سلسلۂ مطبوعات انجمن ترقی اردو پاکستان نمبر ۲۵۳

نوادر الالفاظ

تصنیف سراج الدین علی خان آرزو

مع

غرائب اللغات عبدالواسع ہانسوی

تصحیح و تحشیہ و مقدمہ

از جناب ڈاکٹر سید عبداللہ صاحب

(صدر شعبۂ اردو اورینٹل کالج لاہور)

شائع کردہ

انجمن ترقی اردو پاکستان - کراچی

۱۹۵۱ء

سالِ نو کا نفیس ادبی تحفہ

تاریخ
مسلمانانِ پاکستان و بھارت

جلد اوّل: "عہد کشور کشائی"

(محمدؐ ابن قاسم سے اورنگ زیب عالم گیر تک)

معہ

مقدمہ: زمانہ قبل از اسلام

اِسلامی ہند کی یہ معرکۃ الآرا تاریخ جسے انجمن ترقیٔ اردو نے بہ طور خاص لکھوایا ہے، تیار ہوگئی ہے۔

واقعات کی تحقیق و ترتیب اور بیان کی خوبی کے اعتبار سے غالباً ایسی بہ کوئی کتاب اِس موضوع پر اردو زبان میں نہیں لکھی گئی۔ پاکستان کے ہر تعلیم یافتہ مسلمان کو اس کا مطالعہ کرنا چاہئے۔ ادبی اعتبار سے بقول ڈاکٹر عبدالحق صاحب، یہ کتاب زبان کی فصاحت و شگفتگی کا عمدہ نمونہ ہے کہ اہل نظر پڑھ کر خوش ہوں گے اور نئے اِنشاپرداز اور طلبہ بہت کچھ اِستفادہ کرسکیں گے۔

ضخامت چھ سو صفحات، چند نقشے اور تصویریں۔ کتابت و طباعت نہایت صاف اور کاغذ عمدہ قسم کا لگایا گیا ہے۔ فی مجلد سات روپے آٹھ آنے قیمت ہے۔

مقدّمہ

(ازجناب مرتّب۔ ڈاکٹر سیّد عبداللہ صاحب)

(۱)

اُردو میں فرہنگ نویسی کا باقاعدہ آغاز عہد عالمگیری میں ہوتا ہے چنانچہ اُردو کا قدیم ترین لغت غرائب اللغات اسی زمانے میں لکھا جاتا ہے۔ خان آرزو کی کتاب نوادر الالفاظ (جو اب زیور طبع سے آراستہ ہو رہی ہے) غرائب ہی کی ترقی یافتہ صورت ہے۔ یہاں یہ بتانا ضروری معلوم ہوتا ہے کہ اُردو ارتقا کی کئی منزلوں سے گزر کر فرہنگ نویسی کے اس دور تک پہنچتی ہے۔ اس سلسلے میں قابل توجہ امر یہ ہے کہ ان سب منزلوں میں اُردو فارسی کے زیر سایہ ترقی کرتی ہے چناں چہ ہم دیکھتے ہیں کہ ہندستان میں فارسی اور ہندی کے اختلاط کے زیر اثر ہندی پہلے پہل الفاظ و مفردات کی صورت میں فارسی کتابوں میں داخل ہوتی ہے پھر ہندی محاورات ترجمہ ہو کر فارسی کتابوں کا جزو بنتے ہیں، اسی طرح فارسی لغت کی کتابوں میں (جو بیش تر ہندستان میں لکھی گئی تھیں) فارسی تشریحوں کے ساتھ ساتھ ہندی کے لفظ بھی لائے جاتے ہیں تاکہ ہندستان کے عام خواندہ لوگ ہندی الفاظ

کی مدد سے فارسی لفظوں کے صحیح معنی معلوم کرسکیں غرض آمیزش واختلاط کا یہ سلسلہ جاری رہتا ہو تاآں کہ اُردو بالآخر ایک قائم بالذات اور مستقل ادبی اور زندہ زبان کی حیثیت سے سامنے آتی ہو، ہندی اور فارسی کے اس اختلاط کی ایک شکل نصاب اور فرہنگ تھے جن میں ہندی یا اُردو کو محض بطور تشریح کی زبان کے استعمال کیا جاتا ہو۔ غرائب کو اسی صورت کا نمائندہ سمجھنا چاہیئے۔

تاریخ ہندستان کے عہد اسلامی میں فارسی کی تحصیل وتدریس معاش اور وقار کے اعتبار سے بڑی اہم چیز تھی۔ ہندستانی بچوں کے لئے قدرتی طور پر یہ ضروری تھا کہ وہ فارسی وعربی کو اپنی مادری زبان کے ذریعے سکھیں چنانچہ اس غرض کے لئے ابتدائی تعلیمی کتابوں کا رواج ہوا جن کو نصاب کہا جاتا تھا۔ نصاب کی کتابیں ایران میں بھی لکھی گئی تھیں۔ ان ایرانی نصابوں کا مقصد ایرانی بچّوں کو فارسی کی مدد سے عربی زبان سکھانا تھا ہندستان کے اُردو نصابوں کا مقصد بھی یہی تھا کہ ہندستانی بچے ہندی کی مدد سے فارسی یا عربی کے ابتدائی ذخیرۂ الفاظ پر عبور حاصل کرلیں۔

اُردو نصابوں کا یہ سلسلہ عام روایت کے مطابق خالق باری سے شروع ہوتا ہو جو عموماً امیر خسرو کی طرف منسوب کی جاتی ہو (اگرچہ پروفیسر شیرانی کی تحقیق کے مطابق وہ دسویں صدی ہجری کی تصنیف ہو) بابر اور ہمایوں کے زمانے کے بعد اُردو کے نصاب بہ کثرت لکھے گئے خصوصاً اورنگ زیب عالمگیر کے زمانے میں اس قسم کی تصانیف کی رفتار بہت تیز ہوگئی تھی۔ اورنگ زیب کے زمانے میں اور اس کے بعد نصابوں کی کثرت اس بات کا پتہ دیتی ہو کہ اس زمانے میں اُردو ہندی، تعلیمی

ضرورتوں میں زیادہ سے زیادہ استعمال ہونے لگی تھی اور دیسی زبان کی ضرورت اور اہمیت کا عموماً اعتراف کر لیا گیا تھا۔

فارسی میں ہندی ایرانی نزاع اور فارسی ادب میں 'ہندستانیت' کی تحریک نے (جو عہد شاہ جہانی کے بعد ہندستان میں بڑی شدت اختیار کر چکی تھی) دیسی زبان کے فروغ و ترقی میں بڑا حصہ لیا جس کا ایک نتیجہ یہ ہوا کہ عام اہل علم فارسی کی بجائے اپنی زبان میں لکھنے پڑھنے کی طرف مائل ہو گئے۔ اور ظاہر ہے کہ اس کے طفیل اُردو کو بہت تقویت ملی۔

اس رجحان کے ابتدائی آثار دہلی سے کچھ دور ہریانہ کے علاقے میں ظہور میں آئے، چناں چہ عہد شاہجہانی کے آخر میں ہریانہ کے علاقے میں ایک ادبی تحریک پیدا ہوتی ہے جو ہریانہ کے علاوہ آس پاس کے دوسرے علاقوں کو بھی متاثر کرتی ہے۔ اگرچہ یہ صحیح ہے کہ اس ادب کو کنے والے اُردو ادب کے مقابلے میں چنداں اہمیت نصیب نہیں ہوئی تاہم اس میں کچھ شک نہیں کہ شمال میں دہلی سے پہلے اسی علاقے میں اُردو کی تصنیفی تحریک کا آغاز ہوتا ہے۔ چناں چہ منظومات کے علاوہ اُردو کا پہلا فرہنگ بھی اسی علاقے کی پیداوار ہے۔ میری مراد غرائب اللغات سے ہے جو اگرچہ غایت اور مقصد کے اعتبار سے اُردو کا لغت نہیں مگر اسلوب اور فائدے کے لحاظ سے ہم اس کو یقیناً اُردو کا پہلا فرہنگ قرار دے سکتے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ غرائب اللغات کو اس کی لسانی اہمیت کے پیش نظر زبان اُردو کا کوئی محقق اور طالب العلم نظر انداز نہیں کر سکتا۔

غرائب اللغات کے مصنف میر عبدالواسع جیسا کہ ان کی نسبت سے ظاہر ہے، ہریانہ کے رہنے والے تھے۔ افسوس ہے کہ ان کے حالات زندگی

بہت کم ملتے ہیں۔ ہم ان کے متعلق زیادہ سے زیادہ یہ جانتے ہیں کہ وہ اورنگ زیب عالمگیر کے زمانے کے بزرگ ہیں اور انھوں نے فارسی میں کچھ کتابیں لکھی ہیں۔ معلوم ہوتا ہے کہ ان کی تصانیف ان کے زمانے میں تدریسی حلقوں میں بہت مقبول ہوئیں مگر تذکروں میں ان کے حالات نہ ملنے کی وجہ سے یہ نتیجہ نکالنا پڑتا ہے کہ ملک کے بلند پایہ علمی حلقوں میں ان کو کوئی ممتاز مقام نصیب نہیں ہوا۔

زیرِ بحث تصنیف (غرائب) انھوں نے ہندستانی فارسی دانوں کی مشکلات دور کرنے کے لئے لکھی۔ چناں چہ دیباچے میں لکھتے ہیں:-

"..... ہرچند ایں ہیچ مدان را لیاقت ترتیب و قابلیت تالیف نبود لیکن کثرت الحاح جمع کثیر از اصحاب و فرط اقتراح جم غفیر اولی الالباب باعث براں شد کہ اسماء غیر مشہورہ و اشیاء موفورہ و الفاظ غیر مانوسہ معانی بین الانام مذکورہ را بہ عبارات واضحہ و اشارات لائحہ بیان نماید تا فائدہ آں عام و نفع آں تام باشد"

غرائب کی تصنیف کا مقصد خان آرزو نے نوادر الالفاظ کے دیباچے میں اس سے زیادہ وضاحت کے ساتھ بیان کیا ہے:-

"می گوید فقیر حقیر سراج الدین علی آرزو تخلص کہ یکے از فضلائے کامگار و علمائے نامدار ہندستان جنت نشان، کتابے در فن لغت تالیف نمودہ مسمی بہ غرائب اللغات، و لغات ہندی کہ فارسی یا عربی یا ترکی آں زبان زد اہل دیار کمتر بود در آں با معانی آں مرقوم فرمودہ"

غرائب کی ترتیب حروفِ تہجی کے اعتبار سے ہے مگر یہ محسوس ہوتا ہے

کہ میر عبدالواسع کو لغت نگاری کے تقاضوں سے پوری پوری واقفیت نہ تھی۔ اس لغت میں لفظوں کی ترتیب بے حد ڈھیلی ہے اور بہت سے موقعوں پر پہلے حرف کی رعایت سے قطع نظر لفظ کے باقی حروف کے معاملے میں بھی صحیح ترتیب کو مدنظر نہیں رکھا۔

کتاب کے خاتمے میں ایک فصل ہے جس میں جانوروں کی کنیتیں دی گئی ہیں۔ (غرائب کے بعض نسخوں میں یہ کنیتیں الگ الگ حروف کے ماتحت بھی دی گئی ہیں)

جیسا کہ پہلے اشارہ کیا گیا ہے اُردو میں لغت نگاری کی تاریخ کے سلسلے میں غرائب کو نظر انداز کرنا ممکن نہیں خصوصاً تقدم زمانی کی وجہ سے اس کو جو اہمیت حاصل ہو گئی ہے اس کو کسی طرح گھٹایا نہیں جا سکتا۔ درحقیقت ہانسوی کی اس کتاب میں وہ سب خصوصیتیں موجود ہیں جو کسی فن کے موسس اور ابتدا کرنے والے شخص کی تصنیف میں ہوا کرتی ہیں۔ ایسی کوششیں اس لحاظ سے بڑی قابل قدر ہوتی ہیں کہ وہ بعد میں آنے والوں کو راستہ دکھاتی ہیں۔ بہ ایں ہمہ تحقیق وصحت کے اعتبار سے غرائب کو بلند پایہ تصنیف نہیں کہا جا سکتا۔ یہ ایک سیدھی سادی کتاب ہے جس میں متوسط درجے کے طلبۂ علم کی ضرورتوں کو مدنظر رکھا گیا ہے۔ اس کی تشریحیں مختصر اور بعض اوقات بے حد تشنہ ہوتی ہیں بلکہ بیشتر عربی یا فارسی مرادفات تک محدود ہوتی ہیں۔

میر عبدالواسع کا تصنیفی رجحان مدرسانہ ہے ان کی تمام کتابیں اسی تدریسی مقصد سے لکھی گئی ہیں چناں چہ اُن کی بہترین اور مشہور ترین کتاب "رسالہ در قواعد فارسی" کا سارا ڈھانچ اور انداز بیان بھی تدریسی ہے۔

ان کی ایک اور تصنیف یوسف زلیخا کی شرح ہے جس میں بظاہر انھوں نے اظہار علم کی بڑی کوشش کی ہے مگر اس میں بھی ان کی پرواز مکتب کی دیواروں سے بلند ہوتی دکھائی نہیں دیتی اس میں بھی وہی فرہنگ نویسی کا سا انداز ہے، شعر کی لطافتوں سے بحث نہیں اور ادبی خوبیوں پر سے پردہ اٹھانے کی مطلقاً کوشش نہیں کرتے۔

باقی رہی صمد باری یا جان پہچان سو اس میں کسی وسعت اور بلندی کی توقع ہی نہیں ہو سکتی کیوں کہ وہ کم عمر بچّوں کے لئے لکھی گئی ہے ہانسوی کے اس مدرسانہ مطمح نظر کا نتیجہ یہ ہے کہ ان کی تشریحیں غرائب اللغات میں بھی عموماً سطحی ہیں۔ وہ ایک متوسط درجے اور عام ذہن کے طالب العلم کو اپنے مدنظر رکھتے ہیں اور تنقیح و تحقیق کی مطلق کوشش نہیں کرتے، فارسی کے قدیم لغات کی ورق گردانی کے معاملے میں گو کہ ان کی چابکدستی کا پتہ ضرور چلتا ہے مگر اس میں بھی اُن کی سطحیت ان کے ساتھ جاتی ہے۔ چناں چہ اُردو لفظوں کے مقابلے میں وہ فارسی اور عربی کے جو مرادفات لاتے ہیں اکثر اوقات ان کے باریک امتیازات کو نظر انداز کر جاتے ہیں۔ مثلاً پہیلی کی تشریح یوں کرتے ہیں:-

"معمائے کہ کسے را پرسند و آں را چیستاں نیز گویند، لغز بضم لام و فتح غین معجمہ و زاء معجمہ" حالاں کہ لغز اور معمہ میں بہت بڑا فرق ہے۔

تیل ہماری زبان کا ایک عام لفظ ہے جو کسی تشریح کا محتاج نہیں اور اس کا عربی فارسی مرادف بھی چنداں دشوار نہیں۔ مگر میر عبدالواسع اس لفظ کی تشریح میں بڑا دل حبیب اور محیر العقول نکتہ پیدا کرتے ہوئے فرماتے ہیں: تیل بمعنی روغن کنجد (یعنی تلوں کا تیل) حالاں کہ یہ غلط محض ہے۔ تیل

عام ہی اور تلوں کا تیل ایک خاص تیل ہی۔ اس کے علاوہ اس کا عربی مرادف "حل" قرار دیا ہی حالاں کہ یہ درست نہیں۔

اسی طرح ٹھگ کے لئے فارسی لغات میں جب کسی مرادف کی تلاش کرتے ہیں تو جو لفظ انھیں جس شکل میں مل جاتا ہی اُس کو اسی طرح لکھ ڈالتے ہیں۔ چناں چہ مشتنگ کو مشتگ پڑھ کر جوں کا توں رکھ دیتے ہیں۔ اسی طرح جالا کی تشریح کرتے ہوئے عجیب و غریب "غلط بانی" کرتے ہیں ان کے نزدیک جالا صرف مکڑی کا جالا ہی حالاں کہ جالے اور بھی ہو سکتے ہیں اس کے بعد اس کے مرادف کے معاملے میں بھی وہی "نقل را ہم عقل" کا ثبوت پیش کرتے ہیں یعنی کروتینہ یا کرتینہ کو کرتیہ پڑھ کر وہی لکھ دیتے ہیں۔ اسی طرح اُنھوں نے کاٹھڑا کے سلسلے میں نقارہ کو تغار پڑھا اور وہی لکھ دیا۔

اُردو لفظوں کے فارسی عربی کے مرادفات کا جو حال ہی وہی حال اُن کی تشریحوں کا ہی۔ وہ تشریحوں میں عموم خصوص کی غلطیاں بہت کرتے ہیں یعنی ایک عام مفہوم کو خاص معنوں میں بیان کر دیتے ہیں اور خاص مفہوم کو عام معنوں میں سمجھ لیتے ہیں۔

ان کا مشاہدہ بھی بہت ناقص معلوم ہوتا ہی چناں چہ وہ ان چیزوں کی بھی صحیح تعیین نہیں کر سکتے جن کا تعلق ماحول سے اور عام زندگی سے ہی۔ مثلاً سہرا ان کے نزدیک ایک قسم کا تاج ہی اور شکنجہ کو وہ "چوبکے شگافتہ" کہتے ہیں حالاں کہ وہ دو شگافتہ لکڑیوں کا نام ہی جن کو کس دیا جاتا ہی۔

وہ پنیر اور جغرات اور ٹھگ اور چور کے فرق کو نہیں جانتے۔ ان کے نزدیک سینگی اور تونبڑی ایک ہی چیز کے دو نام ہیں۔ جغرافیہ و تاریخ کے

معاملے میں ہمارے پرانے لغت نگاروں کا تصور عموماً ناقص رہا ہے چناں چہ لغت کی بہت کم کتابیں ایسی ہوں گی جن میں شہروں اور ملکوں کا صحیح جغرافیائی تصور دلایا گیا ہو۔ جب بڑے بڑے لغت نگاروں کا یہ حال ہے تو بیچارے ہانسوی کس شمار میں ہیں۔ ان کے ہاں ایران و توران کے اوضاع و اطوار کا تو کیا ذکر ہے خود ہندستان سے متعلق اسما و اشیا کی بحث ناقص ہے، وہ پرندوں اور پھولوں کے متعلق قیاس سے کام لیتے ہیں اور ایران و ہندستان کی مخصوص اشیا میں بڑا خلط مبحث کرتے ہیں۔ چناں چہ پپیہا جو ہندستان کا مشہور پرندہ ہے اسے ایران میں ڈھونڈھتے پھرتے ہیں۔ توتی جو خالص ایرانی چیز ہے اس کو طوطا (یا توتا) کا رشتہ دار بنا دیتے ہیں۔

میر عبدالواسع کی مندرجہ بالا بے احتیاطیاں قابل معافی بھی ہو سکتی ہیں مگر ان کی وہ غلطیاں جن کا تعلق خود اردو کے الفاظ سے ہے ہمیں غرائب سے بہت بدظن کر دیتی ہیں۔ مثلاً جو شخص گھن کو ایک "کرم چوب خوار" قرار دے لے اس کی قوت مشاہدہ اور عام معلومات کے بارے میں کون کلمۂ خیر کہہ سکتا ہے۔ بےکار اور بےگار میں فرق نہ کرنا۔ اندرسا اور جلیبی کو ایک چیز سمجھ لینا، تکمہ اور گھنڈی میں گڑبڑ کر دینا اور اس قسم کی بےشمار فروگزاشتیں غرائب کے ہر ہر صفحے پر موجود ہیں۔

ہانسوی اشیا اور حقائق کا صرف ایک آدھ رخ دیکھتے ہیں اور کسی وحدت کے سب پہلوؤں کو دیکھنے کے عادی نہیں۔ حالاں کہ اعلا لغت نگار کو حقیقت کی نہ صرف تشخیص کرنا چاہیے بلکہ اس کے سب پہلوؤں کو سامنے رکھنا چاہیے۔ چناں چہ بجاؤنا (یعنی بجانا) ایک عام لفظ ہے اس کے معنی ہیں۔ "کوفتن نقارہ و دہل و امثال آں، نواختن" لیکن یہ ظاہر ہے کہ بجانے کا

اطلاق صرف ڈھول کے بجانے پر ہی نہیں ہوتا بلکہ تار کی موسیقی پر بھی بجانے کا اطلاق ہوتا ہے۔ مثلاً بانسری وغیرہ بجانا، مگر وہ صرف ڈھول پیٹ کر اور نقارہ بجاکر رہ جاتے ہیں۔ اور بھر کوفتن اور نواختن میں بھی امتیاز نہیں کرتے۔ اسی طرح کھوجی کے ضمن میں لکھتے ہیں۔

پے شناس کہ نشاں پائے دزد را شناسد وآں را پے گیر گویند، قائف"
مگر کھوجی کے لئے صرف چور کی پے گیری کی قید نہیں۔ ایک کھوجی کسی بھاگے ہوئے آدمی کا بھی کھوج لگا سکتا ہے۔

غرائب کی ایک خصوصیت یہ ہے کہ اس کے اردو الفاظ ہریانی تلفظ اور لہجے کے تابع ہیں۔ چناں چہ ہم دیکھتے ہیں کہ خان آرزو نوادرالالفاظ میں غرائب کی تنقید کرتے وقت ہانسوی کے گنواری لہجے اور تلفظ پر شدید اعتراض کرتے ہیں۔ ایسے الفاظ جو خاص ہریانہ سے مخصوص ہیں غرائب میں خاصی تعداد میں ہیں۔ مثلاً آگل یا اگل بجائے بینڈا (چوبے کہ در پیش در افگنند تا زود باز نشود")

ایوارا بجائے کھڑک یا کھرک (جائے کہ در صحرا وکوہستان برائے چارپایاں سازند تا شب آں جا باشند)

چھنیل بجائے چھنال (زن بدکارہ کہ بفارسی روسپی ......) ڈبا (گوشت پارۂ کہ شتر بوقت مستی از دہن بیروں آرد ....) آرزو کا بیان ہے کہ یہ لفظ اس معنی میں اکبر آباد اور شاہ جہاں آباد میں نہیں شاید صاحب رسالہ (یعنی ہانسوی) کے وطن سے متعلق ہوگا۔

گپ چپ ("طفلے دہان خود را پر باد سازد و دیگرے چناں زند کہ باد از دہانش بجہد و صدا ازاں برآید۔ یں بازی مخصوص اطفال است")

مگر یہ لفظ دہلی و اکبرآباد میں اس معنی میں مستعمل نہیں۔
ان کے علاوہ لاثا، ہڑبھنا، بجل (بہ معنی شتل)، سلم، بودکی وغیرہ بھی اسی قبیل سے ہیں۔ غرائب میں بہت سے الفاظ ایسے ہیں جسے عوام اور قصباتیوں کی بول چال کے الفاظ کہنا چاہیئے۔ اسی طرح بعض لفظوں کا تلفظ پنجابی زبان کے تابع ہی۔ (اگرچہ بعض کو تلفظ عوام میں شمار کیا جا سکتا ہی)۔
مثلاً بہلائی بجائے بھلائی (= بی شادی) مطابق تلفظ پنجاب۔

پساری　بجائے　پنساری
بیرکھ　بجائے　بیرق
پیہو　بجائے　پشّو
کلابا　بجائے　قلبہ
رُوش　بجائے　رَوِش
ریحل　بجائے　رحل
آفتاوا　بجائے　آفتابہ
پجاوا　بجائے　پزاوہ
بیروجا　بجائے　برونزہ
جچا　بجائے　زچہ یا زچا
کیف　بجائے　قیف (پنجاب میں عموماً ق کا تلفظ ک سے کیا جاتا ہی)
چرکھی　بجائے　چرخی
چھرا　بمعنی　استرا

یہاں یہ ذکر کرنا ضروری معلوم ہوتا ہی کہ اگرچہ بعد کے محققین نے غرائب اللغات کے اس قصباتی اور دیہاتی رنگ پر لے دے کی ہی مگر حقیقت

یہ ہے کہ ہمارے نزدیک وہ اپنی اسی خصوصیت کی بنا پر ایک خاص امتیاز کی مالک ہے کیوں کہ (جیساکہ آگے چل کر بیان ہوگا) یہ کتاب ہمیں اس وقت کی مروجہ اُردو زبان سے روشناس کراتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ غرائب اللغات اپنی خامیوں کے باوجود تاریخ زبان اُردو کے محقق کے لئے بڑی اہمیت رکھتی ہے عالمگیر اورنگ زیب کے زمانے میں شمالی ہندستان میں زبان کی جو حالت تھی اس کی بہت سی خصوصیات پر غرائب اللغات مفید روشنی ڈالتی ہے۔

جیساکہ پہلے بیان ہوا ہے میر عبدالواسع ہریانہ سے تعلق رکھتے ہیں اور ہریانہ ہی وہ علاقہ ہے جہاں شمالی ہندستان میں دلی سے بھی پہلے ایک ادبی تحریک پیدا ہوتی ہے۔ اس عہد کے ادبی کام کو دیکھ کر یہ اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ ہریانی زبان کا اثر ہریانہ کی حدود سے بھی آگے پہنچتا ہے۔ چناں چہ خود دہلی کی زبان بھی ہریانی سے متاثر نظر آتی ہے۔ نوادرالالفاظ میں جو دہلی میں لکھی جاتی ہے، الفاظ کی بہت سی مکتوبی اور ملفوظی صورتیں وہی ہیں جو غرائب اللغات میں موجود ہیں اگرچہ خان آرزو ہانسوی کے بہت سے الفاظ کو ٹکسال باہر قرار دیتے ہیں مگر بہت سے ایسے الفاظ کو قبول بھی کر لیتے ہیں جنھیں بعد کے مصلحین زبان اُردو نے مکروہ اور گنواری قرار دے کر زبان سے خارج کر دیا۔

اس لحاظ سے اگر دیکھا جائے تو غرائب اللغات مطالعہ لسانی کے سلسلے میں بڑی مفید کتاب ہے کیوں کہ اس سے ہریانہ و دہلی اور اُس کے مضافات بلکہ شمالی ہندستان کی رائج الوقت اُردو زبان کے ایک تاریخی دور پر بہت کچھ روشنی پڑتی ہے، غالبًا اسی وجہ سے اپنے زمانے میں غرائب اللغات کی یہ اہمیت تسلیم کی گئی۔ چناں چہ خان آرزو جیسے محقق فاضل نے اس کو قابل اعتنا خیال کیا اور اس کو نوادرالالفاظ کی بنیاد اور اساس بنایا۔

غرائب اللغات اور نوادر الالفاظ کی تقابلی حیثیت کا صحیح اندازہ نوادر کے تبصرے سے ہوگا مگر یہاں اشارتاً یہ کہہ دینا کافی ہوگا کہ نوادر الالفاظ ایک اعلیٰ درجے کی محققانہ اور ناقدانہ تالیف ہی جو نہ صرف زبان اور لغت کے اعتبار سے بلند درجہ رکھتی ہی بلکہ اس میں لسانیات، قواعد زبان اور عام ادبی تنقید کے علاوہ تاریخی اور مجلسی معلومات کا بہت قیمتی ذخیرہ ملتا ہی جس کی وجہ سے ہم یہ کہنے میں غیر حق بجانب نہیں ہوں گے کہ غرائب اس کے مقابلے میں ایک مبتدیانہ کوشش معلوم ہوتی ہی۔ چناں چہ نوادر کے تفصیلی تبصرے سے اس کی تائید ہو گی۔

(۲)

اُردُو کی لغت نگاری کے سلسلہ میں میر عبدالواسع ہانسوی سے ممتاز تر اور اہم تر شخصیت سراج الدین علی خاں آرزو کی ہی۔ ان کا لغت نویسی کے علاوہ اُردُو کی عام تعمیر و ترقی میں بھی بڑا حصہ ہی۔ مجموعہ نغز کے مصنف کا قول اس کے ثبوت میں پیش کیا جاتا ہی۔

> بشائبہ کہ علماء اہل حق را دامت برکاتہم امام ہمام قبلۂ انام ابوحنیفہ کوفی رضی اللہ عنہ می گویند اگر شعرائے ہندی زبان را عیال خان آرزو گویند سزاست (مجموعۂ نغز ج ۱، ص ۲۴)

یہ صحیح ہی کہ وہ اُردُو کے اکابر شعرا میں شمار نہیں کیے جاتے اور ان کی تصانیف میں (جہاں تک مجھے معلوم ہوسکا) ریختہ دیوان شامل نہیں۔ تذکروں میں زیادہ سے زیادہ دس پندرہ اشعار ان کی طرف منسوب ہیں۔ با ایں ہمہ اکثر قدیم و جدید تذکرہ نگار اُردُو اور ریختہ کے سلسلے میں ان کا ذکر

بڑے ادب و احترام سے کرتے ہیں اور اس دور میں اردو شاعری اور زبان کی ترقی کا سہرا انہی کے سر باندھتے ہیں۔ اس سے قدرتاً یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ انھوں نے اپنی زندگی میں اردو کی کوئی ایسی بڑی خدمت انجام دی ہے جس کے اقرار و اعتراف میں ان کے ہر معاصر کو رطب اللسان ہونا پڑا۔

میر تقی میر تذکرہ نکات الشعرا میں کہتے ہیں :۔

"ہمہ اوستادان مضبوط فن ریختہ ہم شاگردان آں بزرگوارند"

اسی طرح قائم نے مخزن نکات میں اور میر حسن نے اپنے تذکرہ میں ان کی عظمت کا اعتراف کیا ہے۔ مولانا آزاد نے آب حیات میں لکھا ہے "خان آرزو کو زبان اردو پر وہی دعویٰ پہنچتا ہے جو کہ ارسطو کو فلسفہ و منطق پر ہے"۔

واقعہ یہ ہے کہ خان آرزو کی عظمت ان کی اردو شاعری کی بنا پر نہیں کیوں کہ اس کا سرمایہ بہت کم بلکہ نہ ہونے کے برابر ہے، البتہ انھوں نے اپنے زمانے کے بڑے بڑے شعرائے اردو کو متاثر ضرور کیا ہے۔ ان کے مکانوں پر مشاعرہ کی مجلس بھی ہوا کرتی تھیں۔ اس کے علاوہ مشاعرہ کی دوسری محفلوں میں بھی ان کی شرکت کا حال تذکروں میں ملتا ہے۔ ان مجلسوں میں آرزو کی تنقید و اصلاح سے بہت سے شعرا نے فن شعر، اور ذوق ادب کی ترتیب پائی۔

ان کے شاگردوں[1] کے کچھ نام تذکروں میں مل جاتے ہیں مگر اس

---

[1] چند شاگردوں کے نام یہ ہیں: (ان میں بعض نام ایسے ملیں گے جن کو باقاعدہ شاگرد کی بجائے تربیت یافتہ کہنا چاہیئے) میر تقی میر، مرزا سودا، خواجہ میر درد، شاہ مبارک آبرو، شرف الدین مضمون، یکرنگ، زین العابدین آشنا، ٹیک چند بہار، بے نوا، حسن علی شوق، علامہ کشمیری، انندرام مخلص، محمد محسن اکبرآبادی، شہاب الدین ثاقب، میر ناصر ساماں،

فہرست کو ہم مکمل نہیں کہہ سکتے۔ اور نہ اس سے آرزو کے اس وسیع اثر کا اندازہ ہو سکتا ہی جو بارھویں صدی ہجری میں شاہ جہاں آباد کے علمی حلقوں پر ہوا کیوں کہ اس زمانے کے تذکروں کے اوراق ان کی عظمت کے تذکروں سے مالا مال ہیں۔ ان کی جو تصویر خزانۂ عامرہ، مردم دیدہ، سفینۂ خوش گو، اور گل رعنا میں نظر آتی ہی اس سے ان کے علم وفضل اور ان کے تبحر کا صحیح صحیح اندازہ ہو سکتا ہی۔ حق یہ ہی کہ ان کے زمانے میں کوئی فارسی ماہر ہو یا ریختہ کا شاعر، ہر شخص ان کی ذات کو اپنے لیے مرجع سمجھتا تھا۔

غرض یہ ہی کہ خان آرزو کا علم وفضل اور فارسی شعر کے قواعد ودقائق پر عبور اور ان کی بے مثال شخصیت فارسی اور اُردُو دونوں میں کام کرنے والوں کے لیے یکساں طور پر سرچشمۂ فیض اور شمع ہدایت تھی۔

کہنے کو یہ تو کہا جاتا ہی (اور کسی حد تک صحیح بھی ہی) کہ جان جان مظہر پہلے شخص تھے جنھوں نے ریختہ کو فارسی کے قالب میں ڈھالا مگر اس سے انکار نہ ہو سکے گا کہ اُردُو کو فارسی کے انداز پر لانے میں آرزو کا بھی کچھ کم حصہ نہیں لالہ سری رام، خمخانۂ جاوید میں صحیح لکھتے ہیں:-

"انہی کی رسائیٔ طبع کا نتیجہ تھا کہ اپنے فارسی مذاق کے پیرایہ میں اُردُو کے اشعار میں ایک خاص رنگ پیدا کر دیا تھا" ان کی فارسی سے متعلق تصانیف کی فہرست طویل ہی[1] ان کا وطن اکبرآباد تھا۔ گوالیار میں بہ سلسلہ ملازمت رہے۔

---

[1] مجمع النفائس شعرائے فارسی کا تذکرہ ہی۔ مثمر قواعد زبان اور لسانیات سے متعلق ایک بلند پایہ تصنیف ہی۔ عطیہ کبریٰ اور موہبت عظمیٰ علم بیان اور معانی سے متعلق ہیں سراج اللغات اور چراغ ہدایت فارسی لغت کی کتابیں ہیں۔ داد سخن نقد شعر سے متعلق ہی۔ فارسی اشعار کا دیوان بھی ہی۔ اس کے علاوہ کئی شروح بھی ہیں۔ نوادرالالفاظ جو اس مقالے کا موضوع ہی انہی کی تصنیف ہی۔

بعد میں شاہ جہاں آباد دہلی میں قیام ہوا۔ ان کی تصانیف سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ سنسکرت (ہندی کتابی)، ہندی، پنجابی اور دوسری ہندستانی زبانوں سے بخوبی واقف تھے۔ ان اوصاف کی بنا پر ہندستانی زبانوں کے متعلق ان کی زباندانی مسلّم تھی۔

آرزو نے اُردو کے سلسلے میں ایک بڑی خدمت یہ انجام دی کہ انھوں نے خود اُردو میں شعر لکھ کر اور اپنے شاگردوں کو اُردو شاعری کی طرف توجہ دلاکر اُردو کا وقار بڑھایا ان سے پہلے اُردو میں شعر کہنا علمی اور ادبی حلقوں میں باعث وقار نہ تھا انھوں نے اس داغ "بے اعتباری" کو ہمیشہ کے لئے دھوڈالا۔

آرزو کا ایک بہت بڑا کارنامہ یہ ہے کہ انھوں نے ہندستانی زبان کی لسانی تحقیق کی بنیاد رکھی، ہندستانی فیلالوجی کے ابتدائی قواعد وضع کئے، اور زبانوں کی مماثلت کو دیکھ کر ان کے توافق اور وحدت کا راز معلوم کیا۔ یہ اصول ان کی کتاب مثمر میں بتفصیل ملتے ہیں۔ اس کے علاوہ لغت کی کتابوں میں بھی جہاں موقعہ ملتا ہے وہ قواعد زبان کی بحث میں خاصی دلچسپی لیتے ہیں۔

آرزو بطور لغت نگار کے

آرزو ایک بلند پایہ لغت نگار تھے۔ انھوں نے لغت نویسی کا معیار بلند کیا۔ فارسی کے عام لغت نگاروں کے مقابلے میں ان کی تحقیق وجستجو کا انداز نہایت عالمانہ اور محققانہ ہے۔ فارسی لغات میں فرہنگ جہاں گیری اس فن کی بہترین کتاب مانی جاتی ہے مگر اس میں کچھ شک نہیں کہ آرزو کی کتابیں (سراج اللغات وغیرہ) تحقیق کے اعتبار سے فرہنگ جہاں گیری

سے بہت آگے معلوم ہوتی ہیں۔

جہاں تک اردو لغت نگاری کا تعلق ہے ہم آرزو کو اردو کا پہلا معیاری اور بلند پایہ لغت نگار قرار دے سکتے ہیں۔ یہ صحیح ہے کہ میر عبدالواسع ہانسوی کو ان پر تقدم ہے مگر فن اور معیار کے اعتبار سے خان آرزو ہی کو ترجیح حاصل ہے۔

اردو لغت نویسی کے سلسلے میں آرزو کی تالیف نوادر الالفاظ بہت بڑی اہمیت کی مالک ہے۔ اس کا سال تصنیف سنہ ۱۱۶۵ھ ہے چناں چہ آرزو نے نوادر میں لفظ بیساکھ کے ضمن میں خود تصریح کی ہے۔

"لیکن تفاوت در بیساکھ و فروردی اتفاق می افتد چناں کہ امسال کہ نوروز بست و چہارم محرم ۱۱۶۵ھ[1] واقع شدہ و آں غرۂ فروردی است و در بیساکھ نوزدہ یا بست روز می باید"

نوادر کا سبب تصنیف آرزو نے دیباچے میں خود بیان کیا ہے۔

"می گوید فقیر حقیر... آرزو کہ یکے از فضلائے کامگار و علمائے نامدار ہندستان جنت نشان کتابے درفن لغت تالیف نمودہ مسمی بہ "غرائب اللغات" و لغات ہندی کہ فارسی یا عربی یا ترکی آں زباں زد اہل دیار کمتر بود دراں با معانی آں مرقوم فرمودہ چوں دربیان معانی الفاظ تساہلے یاسقم بنظر آمد لہذا نسخہ دریں باب بقلم آوردہ جائے کہ سہو و خطائے معلوم کرد اشارات بداں نمودہ و نیز آں چہ بہ تتبع ناقص ایں کمال دوست درآمد براں افزود"

---

[1] نوادر کے ایک نسخے میں سنہ ۱۱۹۶ھ ہے مگر یہ غلط ہے اس لیے کہ آرزو کا انتقال اس سے بہت پہلے ہو چکا تھا۔

کہنے کو تو یہ تالیف غرائب اللغات کی تصحیح و ترمیم ہے مگر ان مفید اور عالمانہ تنقیدوں اور اضافوں کو دیکھ کر جن کا ثبوت ہر ہر صفحے پر ملتا ہے یہ کہنا بے جا نہ ہوگا کہ یہ تالیف اپنی ایک مستقل حیثیت رکھتی ہے اور غرائب کا اور اس کا کوئی مقابلہ نہیں ہو سکتا۔

آرزو نے معنوی اصلاح کے علاوہ غرائب کی ترتیب کو بھی درست کیا ہے کیوں کہ غرائب میں پہلے حرف کی رعایت تو تھی دوسرے حروف کی رعایت ملحوظ نہ تھی۔ آرزو نے نوادر میں اس سقم کو دور کرنے کی کوشش کی ہے۔ ؎۱

آرزو نے غرائب کے سب الفاظ کو نوادر میں لے لیا ہے (ہر چند کہ ان الفاظ کے تلفظ اور املا وغیرہ کے سلسلہ میں اعتراضات بھی کئے ہیں) انھوں نے اپنی طرف سے جن الفاظ کو شامل کیا ہے وہ یا تو ہندی کتابی (سنسکرت) سے متعلق ہیں یا پھر فارسی اور ترکی کے ایسے الفاظ ہیں جو اُردو کا جزو بن گئے ہیں (جن کو غرائب کے مصنف نے خاص فارسی سمجھ کر اپنی کتاب میں شامل کیا تھا۔ اسی طرح آرزو نے بعض جملوں کا اضافہ کیا ہے جس کی بنا پر نوادر میں مفردات کے علاوہ چند مرکبات اور جملے بھی زائد شامل ہو گئے ہیں اگرچہ ان کی تعداد کچھ زیادہ نہیں)۔

غرائب اور نوادر کی تقابلی حیثیت پر میں غرائب کے ضمن میں مختصر بحث کر آیا ہوں جس کا ملخص یہ ہے کہ غرائب ایک معمولی کتاب ہے جس کا مطمح نظر سراپا تدریسی ہے اس کے مخاطب عام طالب العلم ہیں۔ اس کے برعکس نوادر ایک عالمانہ اور محققانہ کتاب ہے جس کے ناقدانہ حواشی فارسی

؎۱ مگر نوادر کے الفاظ کو بغور دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ آرزو کی یہ کوشش کامیاب نہ ہوئی۔

اور اُردو کی لغات میں اس کتاب کو بلند مقام اور رتبہ بخشتے ہیں۔

اس کے علاوہ غرائب کے الفاظ میں ہریانی تلفظ اور قصباتی محاورہ و روزمرہ کا عنصر غالب ہے اس کے مقابلے میں آرزو وقت کی فصیح ترین زبان کو رواج دینا چاہتے ہیں۔

میر عبدالواسع نے جہلا اور عوام کی زبان اور الفاظ کو مستند اور صحیح قرار دے کر غرائب میں شامل کر لیا ہے مگر آرزو نے اگرچہ ایسے الفاظ کو نقل کیا مگر ان کے نزدیک عوام کے محاورہ اور جہال کے الفاظ کو صحیح اور فصیح الفاظ کے طور پر پیش کرنا درست نہیں۔ اس پر انھوں نے میر عبدالواسع پر کڑی نکتہ چینی کی ہے۔

اگرچہ خان آرزو بہت سے علوم میں کامل الفن مانے جاتے ہیں مگر نوادر کے غائر مطالعے سے وہ ایک بہت بڑے زباں داں اور محقق کی حیثیت سے ہمارے سامنے آتے ہیں۔ ان کی دوسری فارسی تصانیف مثلاً چراغ ہدایت اور سراج اللغات سے بھی ہمارے اس خیال کی تائید ہوتی ہے۔ وہ فارسی زبان اور ادب سے گہری واقفیت رکھتے تھے یہی وجہ ہے کہ وہ معانی اور مفہوم کی صحیح تعیین کے علاوہ مرادفات کے باریک اور لطیف امتیازات سے بھی پورے پورے واقف تھے اسی تبحر اور ژرف نگاہی کی بدولت ہم دیکھتے ہیں کہ نوادر الالفاظ میں ہر ہر صفحے پر معانی کی لطافتوں اور باریکیوں کو ہم پر واضح کرتے ہیں اور لفظوں کی معنوی خوبیوں پر سے پردہ اٹھا کر ہمیں ان کے اصلی تصورات کے قریب لے جاتے ہیں۔

ادا ایک عام لفظ ہے۔ مثلاً ادائے معشوقانہ، یا ناز و ادا وغیرہ۔ میر عبدالواسع اس کی تشریح کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ ادا کیفیتے باشد معشوقاں را

کہ بہ تقریر نیاید و ذوق آں را یابد، آں"۔ اگرچہ میر صاحب کی یہ تشریح عام طور پر غلط نہیں مگر تشنہ اور ناقص ہونے کے علاوہ آن کے یہ معنی نہیں۔ آرزو کے نزدیک یہ لفظ عربی کا ہے۔ فارسی میں اکثر حرکت موزوں کے معنی میں آتا ہے مثلاً ابرو وچشم کی موزوں حرکت کو بھی ادا کہیں گے۔ ادا بعض اوقات مطلقاً بمعنی حرکت آتا ہے مثلاً ادائے خارج۔ غرض ادا معشوقوں کی کیفیت نہیں بلکہ ان کے اعضا خصوصاً چشم و ابرو کی حرکت موزوں کا نام ہے اب رہا لفظ آن سو وہ آرزو کے بیان کے مطابق ادا سے الگ کیفیت کا نام ہے۔ یہ محبوبوں کی ایک جمالی حالت اور کیفیت ہے جس کی تعبیر کسی اور لفظ سے ممکن نہیں حافظ شیراز فرماتے ہیں۔ ع

یار ما ایں دارد و آں نیز ہم

ایک اور شعر میں کہا ہے۔

شاہد آں نیست کہ موئے ومیانے دارد بندۂ طلعتِ آں باش کہ آنے دارد

برہان قاطع میں آن کے ضمن میں لکھا ہے:

"آن۔ نمک و چاشنی و حالتے و کیفیتے را نیز می گویند کہ در حسن می باشد و بہ تقریر در نمی آید"

اس ایک لفظ کی تشریح سے آرزو کی تحلیلی اور تجزیاتی صلاحیت کا حال اچھی طرح واضح ہو سکتا ہے۔

آرزو کی اس دقت نظر اور وسعت علم کا اندازہ سراج اللغات وغیرہ سے بھی ہو سکتا ہے مگر نوادر کے صفحات میں اس کے محکم تر ثبوت ملتے ہیں جس کی بنا یہ ہے کہ ان لغات کے برعکس نوادر میں محض تشریح و توضیح ہی نہیں بلکہ غرائب کی تنقید بھی ہے۔[۱]

[۱] سراج اللغات وغیرہ میں بھی فارسی لغت نگاروں کی تنقیدیں ہیں مگر وہ عام ہیں خاص نہیں نوادر میں عام تنقیدوں کے ساتھ ساتھ غرائب کی خاص تنقید بھی مد نظر ہے۔

اس کی وجہ سے آرزو کو ہر موقع پر میر عبدالواسع کی مبہم اور سست تشریحوں کو واضح اور چست کرنا پڑتا ہے۔ چناں چہ اس فرض کے تقاضے سے مجبور ہوکر مختلف الفاظ کے معین تصورات ہمارے سامنے پیش کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اور اس جھول کو دور کرتے ہیں جو عبدالواسع کی تشریحوں کا خاصہ ہے۔

یہ مسلم ہے (جیساکہ ایک دوسرے موقع پر بیان ہوا ہے) کہ میر عبدالواسع کی بہت سی غلطیاں عموم خصوص [1] سے متعلق ہیں۔ چناں چہ آرزو کی تنقید و تصحیح کا بہت بڑا میدان یہی ہے۔

مثلاً چھتری کا لفظ دیکھئے۔ میر عبدالواسع فرماتے ہیں:۔

چھتری۔ جفتے کہ تاک انگور و بیارہ خیار وکدو وغیرہ برآں اندازند، برہم۔

آرزو اس کی تنقید کرتے ہوئے لکھتے ہیں:۔

"لیکن چھتری اعم است وآں چوب یانے باشد کہ باہم بندند درمیاں آں خانہ ہاے مربع گزارند و جفتے کہ براے تاک انگور می سازند نشنیدہ ام کہ آں را چھتری گفتہ باشد ونیز براے بیارہ خیار وکدو ساختن چھتری مرسوم نیست پس غیر برہم باشد، ونیز در رسالہ چھتری آنست کہ دو چوب بلند را بہ زمین فرو برند تا کبوتراں و جانوراں دیگر برآں نشینند وآں را اڈہ نیز خوانند وایں نیز خطاست چراکہ در ہندی آں را چھتری نگویند بلکہ چھتری آنست کہ چند چوب یانے درعرض وطول باہم بندند و بیک چوب یا جاز چوب استادہ نمایند خواہ کبوتران را برآں نشانند و خواہ

---

[1] عموم خصوص سے مراد یہ ہے کہ معنی بیان کرتے وقت جو بات عام طور پر صحیح ہے اس کو کسی ایک چیز سے خاص کر دیا جائے جو بات ایک خاص شے یا حالت سے متعلق ہے اس کو عام چیزوں سے وابستہ کر دیا جائے۔

بپارۂ عشق پیچاں وآں چہ ماناست بداں، برآں اندازند ودوچوب
کذائی راہرگز چھتری نہ خوانند بلکہ اگر برائے جانوراں شکاری مثل
باز وباشہ سازند نیواز گویند والا اڈہ۔

غالباً اس ایک تشریح سے ہی آرزو کے ذہن کے تنقیدی رجحانات کا اندازہ ہوسکتا ہے۔ اور یہ بھی معلوم ہوجاتا ہے کہ بطور ایک لغت نگار کے ان کو صحیح تعین اور کامل تشخص کا ملکہ کس حد تک حاصل تھا۔ ہم دیکھتے ہیں کہ وہ معنی اور مفہوم کی تعیین میں جھول اور ڈھیلاپن گوارا نہیں کرسکتے۔ مگر میر عبدالواسع ہیں کہ دو لکڑیوں کو زمین میں گاڑکر ان کو چھتری کا نام دیتے ہیں اس کے بعد اسی کو اڈہ کے مرادف قرار دے کر اس پر کبوتروں کو بٹھا دیتے ہیں۔ حالاں کہ فارسی اور اردو زبان کے ذخیرے میں ان میں سے ہر ایک حالت کے لیے الگ الگ الفاظ موجود ہیں۔

آرزو کو اس قسم کی ڈھیلی لغت نگاری سے کس قدر چڑھ ہے اس کی مزید توثیق کے لیے نوادر میں بارہ دری، ڈنڈیا، تتھڑا، تتھی، تیل، ٹٹی، بھڑوا، ڈنڈی، بڑ، تکا، پہیلی، پہنچی، تونبڑی، ڈنڈ، اور اس طرح کی بے شمار تشریحات کو دیکھ لیجئے ان سے یہ اچھی طرح واضح ہو جائے گا کہ خان آرزو سست اور مبہم شرح کو کسی صورت گوارا نہیں کرتے بلکہ ہر جگہ اشیا اور اسما کے متعین تصورات اور ان کی باریکیوں کو ملحوظ رکھنا ضروری سمجھتے ہیں۔

ایک خاص بات جو آرزو کو فارسی اور اردو کے لغت نگاروں پر تفوق بخشتی ہے وہ یہ ہے کہ علمی وسعت کے علاوہ ان کی معلومات کا بہت سا حصہ علمی مشاہدہ اور ذاتی تجربہ پر مبنی ہے۔ وہ الفاظ کے مفہوم کی تعیین کے لیے صرف فارسی عربی کی قدیم لغات پر بھروسہ کرلینے کو کافی نہیں سمجھتے بلکہ انکی

دی ہوئی معلومات کو ذاتی تحقیق اور چھان بین سے ٹھوک بجا کر بھی دیکھ لیتے ہیں ۔ اس غرض کے لیے وہ لغت اور ادب کے عام مآخذ کے علاوہ تاریخ اور جغرافیہ کی مستند کتابوں سے استفادہ کرتے ہیں ملکوں کے عام طبعی اور مجلسی حالات اور عام رسوم و رواج کی تحقیق کرتے ہیں زندگی کے دوسرے اوضاع و اطوار کے معاملے میں ذاتی تجربہ کے ذریعے بھی تحقیق کی روشنی حاصل کرتے ہیں۔ وہ ان سب مآخذ سے استفادہ کرنے کے بعد لفظوں کے اصلی مفہوم متعین کرتے ہیں اور تقریباً ہم معنی الفاظ کے لطیف امتیازات کو واضح کرنے میں کامیاب ہوتے ہیں۔ اس کے علاوہ جن چیزوں کا تعلق اپنے ملک سے ہے ان کے سلسلے میں عملی تجربہ اور مشاہدہ و تحقیق سے کام لیتے ہیں اور جو چیزیں ایران و توران سے متعلق ہیں ان کی ماہیت ہندستان میں آئے ہوئے ایرانیوں اور تورانیوں سے دریافت کرتے ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ وہ یہ بھی بتاتے جاتے ہیں کہ فلاں چیز یا قاعدہ یا رسم ہندستان میں ہے توران میں نہیں یا توران و ایران میں ہے اور ہندستان میں نہیں وہ اس طریق کار کو صرف بیرونی ممالک کے حالات و واقعات تک محدود نہیں رکھتے بلکہ ہندستان کے مختلف صوبوں اور خطّوں کے معاملے میں بھی پیش نظر رکھتے ہیں۔ اس کی وضاحت مندرجہ ذیل مثالوں سے ہو سکتی ہے۔

آڑو کی تشریح سے معلوم ہوا کہ میر عبدالواسع کے نزدیک آڑو اور آلوچہ میں کوئی فرق نہیں اس غلطی کی وجہ بظاہر یہ معلوم ہوتی ہے کہ آلوچہ غیر ملکی چیز ہے اس لیے ہانسوی نے سنی سنائی معلومات پر بھروسہ کرتے ہوئے آلوچہ کو آڑو قرار دے دیا۔ مگر آرزو کی تحقیق اس پر قانع نہیں۔ چناں چہ

لکھتے ہیں کہ "آڑو شفتالو کی طرح کا ایک میوہ ہے جس کا درخت بھی شفتالو سے مشابہ ہوتا ہے گویا یہ شفتالو ہی کی ایک قسم ہے۔ اور یہ جو غرائب میں اس کو آلوچہ کہا ہے یہ صحیح نہیں کیوں کہ آلوچہ ہندستان کی چیز نہیں، البتہ اب تھوڑی مدت سے شاہ جہاں آباد کے باغات میں لگا دیا گیا ہے۔ اور میں نے کئی مرتبہ اس میوے کو دیکھا ہے۔ مگر یہاں کا آلوچہ ترش ہوتا ہے۔ کہتے ہیں کہ کابل، کشمیر اور دوسرے ٹھنڈے ملکوں کا آلوچہ بہت لطیف اور میٹھا ہوتا ہے۔"

میر عبدالواسع نے بکتر اور چار آہنہ کو مرادف قرار دیا ہے۔ اس پر لکھتے ہیں۔

" لیکن چار آہنہ آہن چار پارہ است دو بر پیش و دو بر پشت بندند و در ہندستان بہ زرہ وصل کردہ پوشند، چار آہنہ ولایت بر زرہ موقوف نیست، لہذا در محاورہ چار آہنہ بستن است و زرہ بکتر پوشیدن"

میر عبدالواسع نے تھڑا اور آفتابہ کو ایک چیز قرار دیا ہے مگر آرزو یہ کہتے ہیں کہ تھڑا خالص ہندستان کا برتن ہے ایک گھڑے جتنا اس کا پیٹ ہوتا ہے اس میں نہانے کے لیے پانی گرم کرتے ہیں۔ نہانے کا یہ طریقہ ایران میں نہیں کیوں کہ وہاں لوگ حمام میں نہاتے ہیں۔

میر عبدالواسع نے پپیہا کو شخش کا مرادف قرار دیا ہے۔ اس پر آرزو کہتے ہیں کہ پپیہا ہندستان کا پرندہ ہے ایران میں اس کو ڈھونڈھنا بہت بڑی غلطی ہے۔

اسی طرح میر صاحب ایران و توران میں پاپڑ کا سراغ لگاتے پھرتے ہیں۔ اور ایک لفظ ستر غل اس کا ہم معنی نکال لاتے ہیں مگر پاپڑ یہاں کی

چیز ہی باہر کیسے مل سکتی ہے۔

آرزو نے توتا کے ضمن میں جو تشریح کی ہے۔ بے حد دلچسپ ہے:

"توتا۔ در رسالہ جانورے مشہور کہ طوطی گویند، بلفظ .... بداں کہ توتی در ہندستاں جانورے باشد شبیہ بگنجشک مادہ و آواز خوش دارد و در بعضے وقت اورا بنات دہند، و جانورے کہ اورا طوطی گویند غیر آن است و آں مطلق شکر نمی خورد و عامہ شعرائے ہند و ایران طوطی را شکر خوار گویند و حال آں کہ طوطی کہ آں را بہ ہندی توتا خوانند باشکر کارے ندارد و جانورے کہ شکر می خورد توتی است چناں کہ گذشت و او غیر توتہ است پس نسبت شکر خواری بہ طوطی غلط باشد، با وجود دانستن ایں مراتب ما نیز ہمیں قسم می بندیم، چہ کنیم اتباع سلف را دریں قسم امور واجب می دانیم ...."

ان مثالوں سے آرزو کی فراوانی معلومات اور مشاہدات زندگی اور تجربات کی وسعت کا حال بخوبی واضح ہوتا ہے۔ لغت نویسی کے اس اسلوب کی وجہ سے ان کو اردو فارسی کے لغت نگاروں میں ممتاز ترین مقام دیا جاسکتا ہے خصوصاً نوادر الالفاظ کے مصنف کی حیثیت سے ان کا رتبہ بہت بلند ہے کیوں کہ نوادر کو (لغت کی کتاب ہونے کے علاوہ) معلومات عامہ کا مخزن بھی قرار دیا جاسکتا ہے۔

اس کتاب کے مطالعے سے بعض عجیب و غریب غلط فہمیاں رفع ہوتی ہیں جو عام معلومات کے اعتبار سے مسلمات کی فہرست میں شامل تھیں۔ اس کے علاوہ نوادر کے بعض بیانات سے اس زمانے کے عام ملکی اور مجلسی حالات پر نہایت معلومات افزا روشنی پڑتی ہے۔

اس موقع پر میں چند ایسے الفاظ کی فہرست پیش کرتا ہوں جن کے ضمن میں دل چسپ معلومات اور مشاہدے درج ہیں۔

آڑو۔ اگاڑی ۔ اندرسا۔ بکتر۔ بھگتیا ۔ پاپڑ۔ پپیہا۔ پٹو۔ پتر۔ پنیر بنڈول ۔ تتھڑا۔ تکیا۔ توتی ۔ چھپر کھٹ ۔ چھتری ۔ چھتا۔ ڈلی ۔ دستکی۔ ڈوریہ۔ راگنی ۔ سرمنڈلہ ۔ رائتا۔ سرنگ ۔ سورج مکھی ۔ سؤا ۔ سیلی ۔ سہرا ۔ سیس پھول فیل مرغ ۔ کھاٹ ۔ کپڑکوٹ ۔ گچی ۔ گبسو ۔ گولا ۔ متی ۔ مور ۔ ملک ۔ ناس دانی تلک ۔ ڈھولکی ۔ جامن ۔ چنبیلی ۔ چمبک ۔ چھوڑنا ۔ ٹیسو ۔ چودھری ۔ ہجیرا۔ ڈنڈیا۔ ڈنڈ۔

فیلولوجی یا لسانیات کے سلسلے میں سراج الدین علی خاں آرزو کا نام اس خاص حیثیت سے یکتا ہے کہ وہ پہلے بزرگ ہیں جنھوں نے فارسی اور ہندی (یا سنسکرت) کی وحدت اور توافق کا راز دریافت کیا۔ تقابلی لسانیات کے سلسلے میں جرمن فضلا نے بہت کام کیا ہے اور یہی وجہ ہے کہ اس کارنامے کا سہرا عموماً انہی مستشرقین کے سر باندھا جاتا ہے۔ مگر ہمارا گمان یہ ہے کہ ایرانی اور ہندستانی زبانوں کی اصولی وحدت کا انکشاف سب سے پہلے خان آرزو نے کیا ہے۔ چناں چہ انھوں نے اپنی اکثر کتابوں میں اس بات پر بڑے فخر کا اظہار کیا ہے، اور سراج اللغات، چراغ ہدایت، شرح سکندر نامہ، مثمر، نوادرالالفاظ، غرض جہاں کہیں بھی انھیں اظہار کا موقع ملا ہے انھوں نے اپنی یکتائی کا اعلان ضرور کیا ہے۔

مثمر، خان آرزو کے لسانیاتی نظریات اور قواعد زبان کے سلسلہ میں بڑی قیمتی کتاب ہے۔ ہر چند موجودہ زمانے کی تحقیق کی وسعت کے پیش نظر آرزو کے بعض خیالات جن کا مثمر میں اظہار ہوا ہے آج لائق اعتنا نہ سمجھے

جائیں گے بایں ہمہ اس کتاب میں اُردو فارسی فیلولوجی کے بارے میں بہت سی باتیں ایسی بھی ہیں جو آج بھی کار آمد ہیں۔ (اس اصول سے کہ فارسی اور ہندی میں بہت سے الفاظ مشترک ہیں اور ان دونوں زبانوں میں اصولی وحدت موجود ہی) لغت نگاری کے سلسلے میں خان آرزو نے بہت فائدہ اٹھایا ہی چناں چہ مثمر میں ایک موقع پر لکھا ہی :۔

"تاالیوم ہیچ کس بہ دریافت توافق زبان ہندی و فارسی باآں ہمہ کثرت اہل لغت چہ فارسی وچہ ہندی و دیگر محققان ایں فن مہتد نہ شدہ الا الفقیر آرزو، وکسے کہ متبع وپیرو ایں عاجز باشد و ایں را اصل مقرر کردہ وبنائے تصحیح بعضے از الفاظ فارسیہ بریں گذاشتہ چناں چہ درکتب مصنفہ خود مثل سراج اللغۃ وچراغ ہدایت وغیرہ نوشتہ ام وعجب است از رشیدی وغیرہ کہ در ہندستان بودہ اند وہیچ لحاظ نہ کردہ اند کہ دریں دو زبان توافق است (مثمر ورق ۹۳ ب۔قلمی ۔ پنجاب یونیورسٹی)

آرزو نے نوادرالالفاظ میں بھی توافق کے اصول سے بڑا کام لیا ہی۔ اور جا بجا اس اصول کے ماتحت قاعدے بناتے چلے گئے ہیں۔ ذیل کی فہرست میں وہ الفاظ درج ہیں جن میں آرزو کے نزدیک توافق پایا جاتا ہی یعنی یہ وہ الفاظ ہیں جو ہندی سنسکرت اور فارسی میں مشترک ہیں:

ابھر (فارسی ابر)۔ اپ (فارسی اب)۔ اجوائن۔ (اجود)۔ اڈا۔ (فارسی اده)۔ آرا (فارسی اره)۔ اسو (فارسی اسپ)۔ بہات (عربی بہط) بٹا (فارسی بتہ)۔ برچھی (فارسی برچخ)۔ بسورنا۔ (عربی بسور۔ رو ترش کردن) بوتا، بوٹہ (فارسی بوتہ) بہانہ (فارسی پانہ)۔ پٹو (فارسی پتو)۔ پرمیو (فارسی پرمیہ)

پھونک (فارسی پوک)۔ پونی (فارسی پنجک)۔ تھل (فارسی تل)۔ تن سکھ (فارسی تنسخ۔تنسوق)۔ گلا (فارسی گلو بمعنی ٹپ)۔ جوا (فارسی جو، جوہ)۔ چیچ (فارسی ججج)۔ چھاگل (فارسی چغل)۔ چاکسو (فارسی چشنک)۔ چپو (فارسی چپہ)۔ لاٹو (فارسی لاتو)۔ بمعنی چکئی۔ چوکرہ (فارسی یا ترکی چہرہ)۔ چوچی (فارسی چچو)۔ (داک (فارسی تاک)۔ دیئوک (فارسی دیوک)۔ رندا (فارسی رندا)۔ رونگٹے روؤاں (روم رونگ)۔ ریٹھا (فارسی ریتہ)۔ کھیس (عربی خیش)۔ گھڑی (فارسی گری) بمعنی گھڑیال۔ کچھوا (عربی کشف)۔ کرن (عربی قرن)۔ کونپل (فارسی کوپل)۔ کیس (فارسی گیس وگیسو)۔ گراہ (فارسی گراس) لیل (فارسی لار، لیر)۔ ہینگ (فارسی انگ)

ہندی اور فارسی کے مشترک الفاظ کی یہ فہرست جامع نہیں۔ نوادر میں بہت سے اور الفاظ بھی اس طرح کے مل جائیں گے مگر یہ سوال باقی رہے گا کہ ان میں سے کون سے الفاظ ایسے ہیں جو اصولی اور بنیادی طور پر اس قدیم آریائی زبان سے متعلق ہیں جو دو حصوں اور دو شاخوں میں بٹ جانے سے پہلے کی زبان تھی۔ کیوں کہ اس فہرست میں کچھ ایسے الفاظ بھی مل جائیں گے جو سنسکرت اور ہندی کے ذخیرے میں بعد کی فارسی سے داخل ہوئے اسی طرح وہ الفاظ بھی ہیں جو بعد کی ہندستانی زبانوں سے فارسی کے خلط ملط کا نتیجہ ہیں۔ آرزو نے اپنی ساری تحقیق کے باوجود اس امتیاز کا کچھ زیادہ خیال نہیں کیا بلکہ اپنی دریافت کے جوش مسرت سے مغلوب ہو کر عربی الفاظ میں بھی توافق کا اصول جاری کر دیا حالاں کہ اس زبان کے ساتھ ہندی یا سنسکرت کا کوئی رشتہ و پیوند قائم نہیں کیا جا سکتا۔[1]

---

[1] توافق لسانین کی مفصل بحث کے لئے ملاحظہ ہو مثمر (قلمی) مصنفہ خان آرزو نیز میرا مضمون "فارسی کے زیر سایہ اردو زبان کی ترقی" رسالہ اردو جولائی سنہ ۱۹۴۳ء ص ۲۷۸ و مابعد۔

جیلی۔ کھلیان میں بالیوں کو سمیٹنے کے لئے ایک دو شاخہ لکڑی۔
آرزو لکھتے ہیں : " در ہندی متعارف گوالیار کہ افصح السنہ ہندی است پچانگرا گویند "۔

اگل ..... " بہ زبان گوالیار کہ افصح زبان ہاے ہندی است بیٹڑہ گویند"

گانڈر ..... " زبان مردم گوالیار و اکبر آباد کہ افصح السنۂ ہندی است ... "

ان کے علاوہ مندرجہ ذیل الفاظ کے ضمن میں بھی گوالیاری اور برج کا ذکر آیا ہے :-

کنڈل ۔ کھو۔ کپڑکوٹ ۔ تلسی ۔ پاسی ۔ ابیت ۔

گوالیاری زبان کے بارے میں آرزو کی اس رائے کے دو اسباب ہیں ایک تو یہ کہ وہ خود اکبر آباد اور گوالیار سے متعلق ہیں دوسرے یہ کہ اس زمانے تک خاص دہلی کی زبان کو وہ سرکاری اور مرکزی اہمیت حاصل نہیں ہوئی تھی جو بعد میں اس کو حاصل ہوئی ۔ دہلی کے عوام ایک مخلوط قسم کی زبان بولتے تھے جس کو بانگڑو کے نام سے یاد کیا جاتا ہے ۔ اس میں ہریانی الفاظ اور قصباتی محاورے کی خاصی آمیزش تھی ۔ خان آرزو نے اصلاح زبان کے سلسلے میں سب سے پہلے انھی الفاظ کی فصاحت اور عدم فصاحت کی طرف توجہ کی ۔ اور یہ کہنا شاید غلط نہ ہوگا کہ اردو کے ابتدائی لہجہ و تلفظ کو معین کرنے اور ٹکسالی اردو کو مشتہر کرنے میں انھوں نے ایک مؤسس اور واضع اول کا کام کیا۔ اصلاح زبان کی باقی سب کوششیں اس کے بعد کی ہیں ۔ اس سلسلے میں یہ بتانا دلچسپی سے خالی نہ ہوگا کہ خان آرزو کے زمانے میں زبان اردو کی اصلاح ایک مخصوص مفہوم اور محدود معنی رکھتی تھی ۔ غالباً آرزو ہی پہلے مصنف ہیں جن کی تصانیف میں اردو کا لفظ

زبان کے معنی میں استعمال ہوا ہی کیوں کہ تحسین (نوطرز مرصع) شاہ مراد لاہوری (نامہ مراد) اور مصحفی کا زمانہ آرزو سے مؤخر ہی [۱]

نوادر الالفاظ میں لفظ اُردو کئی موقعوں پر آیا ہی مثلاً :۔

رجواڑہ ..... بدیں معنی اصطلاح شاہجہاں آباد است بلکہ اہل اُردو است کہ ایں قسم اماکن اکثر در لشکر راجہ ہا می باشند والا در اصل رجواڑہ جائے بودن است "

گزک ... " در اصطلاح اہل اُردو نوع است از شیرینی کہ از کنجد و شکر سازند"

نکتوڑہ .... " در عرف اُردو وغیرہ بمعنی صرف ناز و غرور است و بمعنی سوراخ بینی ......"

ہڑبھنا .... بزبان اُردوئے اہل شہر نیست شاید زبان قریات و مواضع باشد و بدیں معنی نکلنا شہرت دارد"

اُردو کا لفظ خان آرزو کی تصنیف مثمر میں بھی بعض موقعوں پر استعمال ہوا ہی— میں اس سے پہلے کہہ آیا ہوں کہ خان آرزو علاوہ فارسی کے ہندستان کی بہت سی زبانوں کے ماہر تھے۔ مگر جہاں تک میں نے غور کیا ہی ان کا کمزور ترین پہلو یہ معلوم ہوتا ہی کہ انھیں عربی زبان اور ادب میں وہ دسترس نہ تھی جو فارسی یا ہندستانی کے معاملے میں انھیں امتیاز بخشتی ہی۔ یہی وجہ ہی کہ میر عبدالواسع ہانسوی کی کتاب کی تصحیح کرتے وقت وہ سب سے زیادہ عربی الفاظ کے معاملے میں پھسلے ہیں۔ بایں ہمہ عربی میں متوسط قابلیت انھیں حاصل تھی۔ انھیں قدرت نے فطری طور پر ایک زباں داں پیدا کیا

---

[۱] ان بحثوں کے لئے ملاحظہ ہو پروفیسر شیرانی کا مضمون "اُردو کے مختلف نام" (اورنیٹل کالج میگزین ۲۹ ۱۹ء)

تھا اس لئے عربی میں بھی وہ اور فارسی لغت نگاروں سے بہتر ثابت ہوئے ہیں۔
ان کی زباں دانی اور عام لسانیاتی دل چسپی کا ایک ثبوت یہ ہی کہ وہ نوادر میں جا بجا ہندستان کی مختلف زبانوں کے حوالے سے الفاظ کی تصحیح و تعیین کرتے ہیں۔ رائج الوقت فصیح ہندی کے علاوہ مقامی بولیوں سے بھی اچھی طرح واقف تھے۔ اس عام واقفیت کی وجہ سے انھیں الفاظ کی لغوی تحقیق اور ان کے مختلف تلفظات کے جانچنے کا خوب موقع ملا ہی نوادر الالفاظ کے اوراق میں اُنھوں نے جن جن ہندستانی زبانوا، کا تذکرہ کیا ہی ان کی فہرست یہ ہی:—
ہندی کتابی (سنسکرت)۔ گوالیاری (برج)۔ ہندی راجپوتی (راجستانی) کشمیری یا ہندی کشمیری۔ ہندی پنجاب (یعنی پنجابی)۔ زبان مردم پنجاب۔ زبان اُردؤ۔ زبان اکبرآباد و شاہ جہاں آباد اصطلاح شاہجہاں آباد اہل اُردؤ۔ ہندی فصحا۔
زبان اُردؤ کے محقق اور مورخ کے لئے یہ بات فائدے اور دل چسپی سے خالی نہ ہوگی کہ نوادر الالفاظ عہد عالم گیری سے لے کر شاہ عالم ثانی کے زمانے تک کی زبان اُردؤ پر سیر حاصل روشنی ڈالتی ہی۔ یہ وہ زمانہ ہی جس میں اُردؤ اپنی تعمیر کے عبوری دور سے گذر رہی تھی اس زمانے میں اس کی جو حالت تھی اس کو جاننے کے لیے غرائب اور نوادر دونوں ہمارے لیے نہایت مفید ماخذ ثابت ہوسکتے ہیں۔ اس کے علاوہ یہ بھی جاننا ضروری ہی کہ غرائب اور نوادر دونوں ایک ہی زباں کے مختلف رنگوں کا اظہار کرتی ہیں۔ غرائب اور نوادر کی زبان اور الفاظ کا فرق نہ صرف قصباتی اور شہری محاورے کا فرق ہی بلکہ اس سے اورنگ زیب اور محمد شاہ اور احمد شاہ

کے ادوار کا فرق بھی ظاہر ہوتا ہے۔ ہر چند کہ یہ دور بہت مختصر ہے مگر زبان اُردو کی تعمیر کے سلسلے میں اس کو بحرانی اور انقلابی دور کہا جا سکتا ہے۔ اس لحاظ سے نوادر الالفاظ زبان کے مطالعہ کے سلسلے میں بڑی قیمتی کتاب ہے کیوں کہ اس کے ذریعے اس زمانے کی معیاری زبان کا حال معلوم ہوتا ہے خان آرزو نوادر الالفاظ میں کئی موقعوں پر غرائب کے الفاظ کو " زبان جہال" یا " زبان وطن صاحب رسالہ" کے پُرحقارت نام سے یاد کرتے ہیں۔ اور اس کے مقابلے میں گوالیاری زبان کو ہندستان کی فصیح ترین زبان قرار دیتے ہیں چناں چہ مندرجہ ذیل الفاظ کی تشریح کے ضمن میں لکھا ہے :—

> ایواڑہ۔ بمعنی باڑہ۔ آرزو کہتے ہیں " ایواڑہ زبان وطن صاحب رسالہ خواہد بود .... بہ زبان برج و گوالیار کہ افصح است آں را کھرک گویند "

ایک جگہ پہلوی اور دری کا انھوں نے فرق بتایا ہے :—

> " از تعریف ایں ہر دو زبان چناں واضح میشود کہ دری قرار دادہ مردم کوہ و درہ است و پہلوی زبان شہر و پہلو نزد مجد الدین توسی از عالم آردو است۔ حالا بہ تحقیق پیوست کہ دری و پہلوی در معنی یکے است چرا کہ دری عبارت از آں است کہ بر در ملوک و سلاطین بداں تکلم می نمودند و پہلوی آں کہ در پہلو کہ عبارت از آردو است بداں تلفظ داشتند ..... پس بہ تحقیق پیوست کہ افصح زبان ہا زبان آردو است و فارسی، ہمیں جا معتبر است و زبان خاصۂ ہر ملک در شعر و انشا منظور نیست، ازیں جاست کہ

شاعر از ہر ملک مثلاً خاقانی از شروان و نظامی از گنجہ وسنائی از غزنین
وخسرو از دہلی بہمان "زبان مقرر" حرف زدند وآں نیست مگر زبان
اُردو" (مثمر-قلمی ورق ۶ و ۷)

یہ سارا بیان فارسی سے متعلق ہی اور اس میں جہاں کہیں اُردو کا لفظ استعمال ہوا ہی وہ ہماری زبان آردو سے براہ راست علاقہ تو نہیں رکھتا مگر اس سے زبان اُردو کے بنیادی معنی و مفہوم اچھی طرح واضح ہو جاتے ہیں۔ گویا آرزو کے نزدیک زبان اُردو وہ ہی :-

(۱) جس میں بادشاہ اور امرا وسلاطین تکلم کرتے ہیں۔
(۲) شہری زبان (بمقابلہ قصبات کی زبان کے)
(۳) وہ "زبان مقرر" (یا ٹکسالی اور معیاری زبان) جو ادب وشعر انشا کی زبان بننے کے قابل ہوتی ہی اور لوگ اسی کو معیاری زبان سمجھتے ہیں۔

زبان اُردو کے مفہوم کو واضح کرنے کے لیے میں مثمر سے ایک اور اقتباس پیش کرتا ہوں :-

"ولفظ برسات کہ بفتح ہائے موحدہ ورای مہملہ وسین بالف کشیدہ
وفوقانی بمعنی موسم مخصوص بارش ظاہرا ہندی الاصل است ومی تواند
محاورۂ مولدین کہ عبارت است از اہل اُردو کہ اختلاط تمام بازبانہاے
عربی وفارسی دارند" (مثمر قلمی ورق ۸۸ و ۸۹)

خان آرزو عام ہندستانی زبان یا زبانوں کے لئے ہندی کا لفظ لاتے ہیں (اور سنسکرت کے لیے ہندی کتابی) مگر اُردو ان کے نزدیک محاورۂ مُولدین ہی۔ یعنی ہندی کی وہ خاص شکل ہی جو عربی فارسی الفاظ کی آمیزش سے

تیار ہوئی ہو اسی لفظ برسات کی تحقیق کرتے ہوئے مثمر میں لکھتے ہیں :۔

"واہل اُردو موافق قاعدہ عربی آرند مثل پرگنات کہ جمع پرگنہ"
ورق ۸۸ ب۔

دادِ سخن آرزو کی ایک اور تصنیف ہو اس میں اُردو شاعری کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں :

نیز بداں کہ نظیر ایں ماجرا احوال شعرائے ریختہ ہند است وآں شعرے است بہ زبان ہندیٔ اہل اُردوئے ہند غالبًا بطریق شعر فارسی وآں الحال بسیار رائج ہندستان است وسابق در دکن رواج داشت بہ زبان ہماں ملک"

ان اقتباسات سے ہندی، زبان ہندی اہل اُردو، اور ریختہ کی حدود بہت حد تک معین ہو جاتی ہیں۔ اس کی مزید وضاحت کے لیے آرزو کے کچھ اور اقوال ملاحظہ ہوں۔ چھنل۔ چھنال کے ضمن میں لکھتے ہیں:

معلوم نیست کہ لغت کجا ست ما مردم کہ از اہل ہندیم ودر اُردوئے معلّی می باشیم نشنیدہ ایم۔

رجواڑہ کی تشریح میں پہلے لکھ آیا ہوں :

"بدیں معنی اصطلاح شاہجہاں آباد است بلکہ اہل اُردو است کہ ایں قسم اماکن اکثر درلشکر راجہ ہا می باشند"

جیساکہ پروفیسر شیرانی نے اپنے ایک مقالے میں تصریح کی ہو "آرزو کے نزدیک اُردوئے معلّی سے مراد شہر دہلی کی آبادی کا وہ حصہ ہو جو قلعہ معلّی کے قرب وجوار میں ملازمت شاہی کی وجہ سے آباد ہو اور جس میں فوجی منصب دار، درباری اور دیگر ملازمین شامل ہیں۔ یہ لوگ شہر کے دوسرے

حصوں کے مقابلے میں قدرتاً زیادہ شستہ اور مہذب سمجھے جاتے تھے اور ظاہر ہے کہ اس طبقے کی زبان زیادہ صاف ستھری ہوگی ۔ یہی وہ زبان ہے جسے آرزو متمرین " زبان مقرر " کا خطاب دے رہے ہیں۔

یہ بات یاد رکھنے کے قابل ہے کہ خان آرزو اُردو اور آردوئے معلّی کی اس توضیح کے باوجود برج اور گوالیری زبان ہی کو " افصح السنہٗ ہندی " کہتے ہیں اور الفاظ کی فصاحت کے سلسلے میں زبان دہلی کے مقابلے میں اسی کو اہمیت اور ترجیح دیتے دکھائی دیتے ہیں۔ مگر زبان اُردو کی حیرت انگیز ترقی کو دیکھئے کہ تھوڑے عرصہ کے بعد سید انشا اللہ خاں اسی کے متعلق دریائے لطافت میں لکھتے ہیں :

> " ایں مجمع (یعنی اہل دہلی) ہر جاکہ برسد اولاد آں ہا دلی وال گفتہ شوند و محلہ ایشاں محلہ اہل دہلی ، واگر تمام شہر را فراگیر ند آں شہر را اُردو نامند "

مگر اُردو اور زبان اُردو کا یہ وسیع مفہوم کچھ بعد کی چیز ہے جب شہر دہلی کی زبان کی مرکزی اور ادبی حیثیت علی العموم تسلیم کی جا چکی تھی۔

خان آرزو کے زمانے کی فصیح زبان اور بعد کی ٹکسالی زبان کا فرق اگر دیکھنا منظور ہو تو نوادر الالفاظ کے ان الفاظ کی فہرست بنا لیجئے جو فرہنگ آصفیہ اور نور اللغات میں نہیں ملتے ۔ آرزو کے زمانے میں اور ان کے بعد زبان کی اصلاح اور حذف و ترک کا جو سلسلہ شروع ہوا اور کم وبیش آج تک جاری ہے اس کا نتیجہ یہ ہے کہ نوادر کے بیسیوں الفاظ جنھیں آرزو نے فصیح قرار دیا تھا زبان کے ذخیرے سے نکل گئے ہیں ۔ آج ملک میں توسیع زبان کی جو تحریک چل رہی ہے ۔ اس کے سلسلہ میں

نوادر کے اس ذخیرۂ الفاظ سے پھر فائدہ اٹھایا جا سکتا ہی۔ اس نقطہ نظر سے بھی نوادر بہت اہمیت رکھتی ہی۔

یہ صحیح ہی کہ آرزو نے میر عبدالواسع کی قصباتی اور عوامی زبان کے مقابلے میں شہری اور فصیح تر محاورے کو رائج کرنے کی کوشش کی اور جہلا کے تلفظ اور لہجے کے مقابلے میں شستہ اور مہذب شہریوں کے تلفظ کو رواج دیا (مثلاً روش بر وزن ہوش کی جگہ رِوش، بیرکھ کی جگہ، بیرق اور جچا کی جگہ زچا، وغیرہ وغیرہ) مگر نوادر میں ایسے الفاظ کی کمی نہیں جو آج دہلی تو کیا عام اردو زبان میں بھی بہت کم استعمال ہوتے ہیں بلکہ بعض تو مطلقاً متروک ہو چکے ہیں مثلاً:-

اہوری۔ ایپیا، باٹ موئی، بھنڈ بخت۔ بولوا۔ گرجھ۔ پھٹی۔ دھالا۔

اس کے علاوہ بہت سے الفاظ ایسے بھی ہیں جن کے تلفظ پر راجستانی، پنجابی، ہریانی اور عام قصباتی رنگ غالب ہی۔ مثلاً بعض لفظوں میں ڑ کی بجائے ڈ: ماڈھی بجائے ماڑی، ساڈھو بجائے ساڑھو۔ اسی طرح پڑی بجائے پڑیا، پساری بجائے پنساری، منجہ بجائے پلنگ، خلقا بجائے خرقا، گھلنا بجائے کشتی کرنا، وغیرہ وغیرہ۔

یہ صحیح ہی کہ اس قسم کے الفاظ غرائب سے منتقل ہوئے ہیں مگر آرزو نے ان میں سے بیشتر کو اپنی کتاب کے بنیادی لفظ قرار دے کر اُن کی صحت کو تسلیم کیا ہی۔

غرائب اور نوادر کے مطالعہ سے اردو زبان کی تاریخ کے ایک اور پہلو پر بھی روشنی پڑتی ہی۔ اس پہلو کا تعلق دخیل الفاظ سے ہی۔ یعنی عربی فارسی اور ترکی کے ان الفاظ سے جو ہانسوی اور آرزو کے زمانے تک

جزوِ زبان بن چکے ہیں۔

غرائب میں اس قسم کے الفاظ خاصی تعداد میں موجود ہیں ان میں بہت سے ایسے ہیں جو عوام کی زبانوں پر چڑھ کر کسی حد تک اپنی شکل اور صورت کو بھی بدل چکے ہیں۔ میر عبدالواسع عموماً اس قسم کے الفاظ کو ان کی آخری یعنی بگڑی ہوئی صورت میں لکھ کر ان کو خاص اُردو بنا لیتے ہیں اور ان کے لئے فارسی عربی مرادفات لاتے ہیں۔ جس کا مطلب یہ ہو کہ وہ الفاظ اس زمانے کی اُردو کا حصّہ بن چکے تھے مثلاً :-

ادا، آن، اسپغول، آفتادا، امام، اوربیب، بخاری، بقچا، بیرکھ، پتادا، گرہچہ، جلیبی، چپاتی (۱)، چاکو، چاکسو، چمچا، چلون، خود، دلیا، روش، پوُمیش، سورتی، ترکش، تانبا (طمہ)، موچنہ، نواز، نہالی، سوغات، جلاہہ، ساری (لباس کا نام)، کھیس، بیکھ، شاہ بالا، سوغات وغیرہ۔

ان میں سے بیش تر الفاظ ایسے ہیں جن کی " اردویت " اس حد تک مسلّم ہو چکی ہو کہ بہت کم لوگ ان کے حسب و نسب کے متعلق شک و شبہ میں مبتلا ہوں گے۔

خان آرزو نے بھی نوادر میں اسی قسم کے چند الفاظ کا اضافہ کیا ہو (یعنی وہ ایسے لفظ ہیں جو غرائب میں موجود نہیں) ان لفظوں کی وہ خصوصیت جو انھیں غرائب کے اسی قبیل کے الفاظ سے ممتاز کرتی ہو یہ ہو کہ میر عبدالواسع کے لائے ہوئے الفاظ دخیل الفاظ کی آخری بگڑی ہوئی صورت میں (جس طرح کہ عام لوگوں میں مستعمل ہیں) ہمارے سامنے آتے ہیں مگر خان

سلہ اُردو کا مشہور لفظ چپت (چپت لگانا) بھی اسی سے ہو۔

آرزو کے الفاظ اپنی اصلی شکل میں موجود ہیں مثلاً فراش، فیل مرغ، قرقرہ وغیرہ وغیرہ۔ اس کے علاوہ خان آرزو ان الفاظ کے جو خود فارسی وغیرہ سے آئے ہیں فارسی، عربی، ترکی مرادفات لانے کے حق میں نہیں۔

دخیل الفاظ کے تلفظ اور املا کے سلسلے میں آرزو کی رائے یہ ہے کہ اس معاملے میں لفظ کی وہ صورت (مکتوبی یا ملفوظی) اختیار کی جائے جو اہل زبان (عوام و خواص دونوں) میں رواج پذیر ہو چکی ہو۔ ایسے لفظوں کے لئے اصلی زبان کی پیروی ضروری نہیں البتہ یہ ضرور ہے کہ اپنی زبان میں اس کی وہ صورت سامنے رہنی چاہیئے جو محض عوام ہی میں مروج نہ ہو بلکہ عام و خاص سب کے نزدیک مسلم ہو چکی ہو۔

نوادر الالفاظ میں چند الفاظ ایسے بھی ہیں جو خالص سنسکرت (یعنی ہندی کتابی) سے براہ راست اُنھوں نے لئے ہیں۔ یہ لفظ غرائب میں موجود نہیں۔ معلوم نہیں ایسے الفاظ کو شامل کرنے سے آرزو کا مقصد کیا تھا کیوں کہ یہ لفظ بہت حد تک غیر مانوس ہیں اور اُردو زبان میں کبھی کھپ نہیں سکے۔ شاید سنسکرت سے واقفیت کا اظہار مقصود تھا۔ بہر حال ان کا یہ اضافہ چنداں قرین صواب معلوم نہیں ہوتا۔ مثلاً ذیل کے الفاظ:-

اپاس، اپاسنا، اپ (= اب)، ابھر (= ابر)، لبسی، کرن، کترم، اسو (= اسپ) [1]

آرزو کو سنسکرت زبان میں کہاں تک دسترس تھی اس کا صحیح اندازہ میں نہیں کرسکا۔ گمان غالب یہ ہے کہ ان کی واقفیت سرسری اور معمولی تھی۔

---

[1] مندرجہ ذیل الفاظ کے ضمن میں بھی ہندی کتابی کا ذکر کیا ہے:۔ بڑ، ٹیکا، کلال، گھوڑا،

نوادر الالفاظ میں ضمنی طور پر قواعد زبان کے متعلق بھی مفید اشارے ملتے ہیں جن کو دیکھ کر یہ کہنا بے محل معلوم نہیں ہوتا کہ اُردو زبان کے صرفی اور نحوی قاعدوں اور اصولوں کی طرف سب سے پہلے غالبًا اُنھوں نے ہی توجہ کی۔ قواعد کے سلسلے میں ہمارے پاس قدیم ترین کتابیں دستشرقین کی بعض تصانیف سے قطع نظر) انشا اور قتیل کی دریائے لطافت اور اس کے قریب قریب زمانے کی کتاب دستور الفصاحت (از احد علی یکتا) ہیں۔ اس میں شک نہیں کہ مستقل تصنیف کی حیثیت سے اس معاملے میں فوقیت انھی بزرگوں کو حاصل ہو مگر غالبًا اس سے انکار نہ کیا جا سکے گا کہ خان آرزو نے مثمر اور نوادر میں قواعد اُردو کے اصول ومبانی کے متعلق متفرق طور پر جو اشارات کئے ہیں ان کو اس فن کی قدیم ترین اور اولین کوشش قرار دیا جا سکتا ہے۔ البتہ یہ ضرور ہے کہ آرزو کا فکر و دماغ اپنی سب تصانیف میں محض قواعد صرف ونحو کی بجائے فقہ اللسان (فلالوجی) کے اصولوں کی دریافت اور انکشاف میں منہمک نظر آتا ہے۔ ان کا دائرہ بحث صرف اُردو اور ہندی تک محدود نہیں بلکہ وہ ہندستانی اور ایرانی زبانوں کے باہم خلط ملط اور فعل وانفعال کے راز معلوم کرتے رہتے ہیں۔ اس وسیع کوشش کے ضمن میں اُنھوں نے زبان اُردو کے قاعدوں سے بھی کہیں کہیں بحث کی ہے جن کا مطالعہ محقق زبان کے لیے بے حد مفید ہو سکتا ہے۔

نوادر الالفاظ میں زبان میں تصرفات کے قاعدوں، املا اور تلفظ کے قاعدوں اور ردوبدل کے دوسرے اسباب کے متعلق اشارات جن الفاظ کے ضمن میں آئے ہیں ان کی فہرست یہ ہے:—

اسو، آفتاوا، اوکساتا، انب، آنکس، باٹ موئی، بادلی، بچھا،

اوریب (اوریو)، بگھار، بیرکھ، پوئیش، تسما، توتی، تھلی، ٹوپ،
جمنا، جاگیر، جوہر، چکوا، چلا، خرچی، خشخشت، دانت میں تنکا پکڑنا،
سوارو، خلولا، فاختائی۔

اُردوٗ الفاظ کی املا کے متعلق آرزو نے یہ قاعدہ باندھا ہو کہ وہ لفظ جن
کے آخر میں ایرانیوں کے نزدیک فارسی میں ہ آتی ہو جب وہ اُردوٗ میں
داخل ہو جاتے ہیں تو ان کی املا میں وہ ہ، الف سے بدل جانی چاہیئے۔
چناں چہ چلاّ کے ضمن میں لکھتے ہیں :۔

"... چلہ خود لفظ فارسی است غایتش ہندیان موافق لہجہ خود
آں را بالف خوانند مثل چچا، بداں کہ ایں قسم لفظ کہ آخر آں ہائے
مختفی بود فارسیاں آں را بہائے مختفی تلفظ کنند و ہندیان باالف
مثل بنگالا و مالوا و روپیا کہ زرِ رائج ہندستان است آنہا بنگالہ و
مالوہ و روپیہ گویند و نویسند چناں چہ از کلام اساتذہ و محاورہ اہل زبان
بہ ثبوت رسید، پس در ہندی ایں قسم الفاظ را بہ ہائے مختفی خواندن
غلط باشد و در فارسی بالف، و آں چہ در عہد عالم گیری ایں قاعدہ
برہم خوردہ بود و در دفاتر بنگالا و مالوا وغیرہ ہا بالف می نوشتند محض
غلط، و منشاء آں غفلت از تحقیق است۔"

(اس کے لئے لفظ بقچا کے علاوہ مثمر کے وہ حصے بھی ملاحظہ کئے جائیں
جہاں الف اور ہائے مختفی کی بحث آئی ہو) ہمارے زمانے میں املا کی
تسہیل کے سلسلے میں بہت کچھ بحث ہو رہی ہو۔ بعض اہل نظر کا خیال یہ ہو کہ
بعض الفاظ جو بے ضرورت عربی یا فارسی تلفظ کے نیچے دب گئے ہیں ان کو
از سرِ نو اُردوٗ والوں کے اصل مخارج کے قریب تر لایا جائے۔ عموماً اس قسم

کی باتوں کو جذباتی رنگ میں سوچا جاتا ہے۔ چناں چہ بعض لوگ آج بھی طیار لکھ کر اپنے خیالوں میں عربی زبان کی سرپرستی کر رہے ہیں مگر غرائب اور نوادر کو دیکھ کر یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ آج سے بہت پہلے اُردو کے محققین نے اس معاملے میں ایک معقول اصول طے کر لیا تھا اور وہ یہ تھا کہ املا اور تلفظ کے معاملے میں اہل زبان کے اپنے قدرتی مخارج اور لب و لہجہ کا ضرور خیال رکھنا چاہیئے اور اس تکلف سے بچنا چاہیئے جس کی طرف میں نے ابھی ابھی اشارہ کیا ہے۔ چناں چہ ہم دیکھتے ہیں کہ غرائب اور نوادر دونوں میں صوف کو سوف صابن کو سابن، چاقو کو چاکو، نقشہ کو نقشا، غلولہ کو غلولا لکھا گیا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ ان بزرگوں کا یہ اصول آج بھی مشعل راہ ثابت ہو سکتا ہے۔

آرزو جس زمانے میں نوادر کو مرتب کرتے ہیں اس میں الف زائدہ اور واو زائدہ کا رواج عام ہے۔ ڑ کی جگہ ڈ بھی موجود ہے۔ تلفظ میں چستی اور لطافت پیدا کرنے کے لئے حروف کے ترک و حذف میں ابھی وہ شدت نہ آئی تھی جس پر بعد میں بڑی سختی سے عمل ہوا۔ ابھی اردو پرانی اُردو (یعنی ہریانی، دکنی، پنجابی، راجستھانی ہندی) وغیرہ کے بہت زیر اثر ہے اور اس کا تلفظ ان ملے جلے اثرات کے تابع ہے۔ چناں چہ ذیل کی چند مثالوں سے اس خیال کی توضیح ہو سکتی ہے۔

اڈواڑ بجائے اڑواڑ - اساڈھ بجائے اساڑھ - باٹنا بجائے بٹنا۔ باندر بجائے بندر - باندھ بجائے بند - بجاؤنا بجائے بجانا۔ ڈبھس بجائے ڑبھس - بڈھنا بجائے بڑھنا - بنجھی بجائے بنسی - بھوکنا کتے کا بجائے بھونکنا۔ بھیڈ بجائے بھیڑ - بھوکنی بجائے بھکنی - بیڈو بجائے پیڑو - ساتو بجائے ستو۔

تاپ بجائے تپ۔

ممکن ہو کہ ان میں سے بعض شکلیں کاتب کے اپنے طریق املا کے زیرِ اثر بگڑ کر درج ہو گئی ہوں مگر اس میں کچھ شک نہیں کہ ان میں اکثر آرزو اور ہانسوی کی اختیار کردہ ہیں جس کی توثیق یا تو لفظوں میں حروف کی ترتیب سے ہوتی ہے یا تلفظ کو بذریعہ الفاظ ان مصنّفوں نے خود قلم بند کر دیا ہے۔

نوادر الالفاظ کے مضامین کی اس مفصل اور مبسوط تشریح سے اس کتاب کی اہمیت کا کافی ثبوت مہیا ہوتا ہے۔ آرزو نے اپنی زبردست شخصیت سے نہ صرف اپنے عصر کو متاثر کیا بلکہ بعد میں آنے والی ادبی اور علمی تحریکوں پر گہرا اور نمایاں اثر ڈالا۔ انھوں نے فارسی اُردو ادب شناسی کے اصول قائم کئے انھوں نے ریختہ کے فن کو بے وقاری کے گڑھے سے نکال کر عظمت اور قبول عام کے کوچے سے آشنا کیا انھوں نے فقہ اللغہ کی بنا رکھی۔ انھوں نے زبان کے صرفی اور نحوی قاعدوں کے اصول وضع کئے، اور بالآخر یہ کہ انھوں نے اُردو لغت نگاری کا وہ اسلوب قائم کیا اور اس کے لئے ایک ایسی بنیاد اٹھائی جس کا آئندہ کی لغت نگاری پر گہرا اور دیرپا اثر ہوا۔[1]

---

[1] چناں چہ ہم دیکھتے ہیں کہ ان کے بعد لغت کی بہت سی کتابیں ظہور میں آئی ہیں جن میں سے بعض کے نام یہ ہیں:— زبدۃ الاسما (۱۱۸۰ھ)، شمس البیان طپش (۱۲۰۷ھ) مفتاح اللغات (۱۲۳۶ھ) دلیل ساطع (۱۲۴۸ھ) نفائس اللغات (۱۲۵۳ھ) نفس اللغہ (رشک)۔ ۱۲۵۷ھ النفس النفائس ۱۲۶۶ھ۔ منتخب النفائس (۱۲۶۲ھ) (ان میں سے بعض نام میں نے دستور الفصاحت یکتا کے دیباچے سے لیے ہیں۔ اس کے لئے میں عرشی صاحب کا ممنونِ احسان ہوں)۔

پروفیسر مسعود حسن صاحب رضوی کے کتب خانے میں اس قسم کے ۲ رسالے اور بھی ہیں۔ ان میں سے ایک کا نام منتخب عجائب اللغات ہے۔ دوسرے کا نام رسالہ ظہیر العلما ہے۔ منتخب عجائب اللغات کسی بڑی کتاب کا انتخاب ہے۔ اس کا مصنّف اپنے آپ کو "اجمیری بلوبی" کہتا ہے اس کتاب سے مقصود یہ ہے کہ فارسی لفظوں کی ہندی معلوم ہو سکے (بقیہ حاشیہ ص۴۲ پر)

خان آرزو کی سب تصانیف شائع ہونے کے قابل ہیں۔ خصوصاً مثمر نہایت مفید اور قابل قدر کتاب ہے خالص اُردو کے نقطہ نظر سے نوادر الالفاظ کو ان کے اہم ادبی کارناموں میں شمار کیا جا سکتا ہے۔

اسی وجہ سے ضرورت محسوس ہوئی کہ اس قیمتی تالیف کو تصحیح و تحشیہ کے بعد فائدہ عام کے لئے شائع کر دیا جائے۔ چنانچہ انجمن ترقی اُردو کے زیر سرپرستی یہ کتاب اب چھپ کر شائع ہو رہی ہے۔

نوادر الالفاظ کے موجودہ متن کی تصحیح و تعیین کے لئے میں نے جن قلمی نسخوں کو پیش نظر رکھا ہے۔ ان کی تفصیل یہ ہے :—

۱۔ انجمن ترقی اُردو کا مملوکہ قلمی نسخہ جس کا نشان ا—۱۷۵ ہے اس کا سن کتابت ۱۱۶۳ھ ہے۔ خاتمے کی عبارت یہ ہے : قد وقع الفراغ من تحریر ہذہ الرسالہ یوم الاثنین من ذی قعدہ ۱۱۶۳ من الہجرۃ المنبویہ ..... المطابق سنہ ۳ من جلوس احمد شاہ ...... از دست فقیر حقیر میر شکر اللہ نسخہ نوادر اللغات تحریر یافت ....."

میری معلومات کے مطابق نوادر کا یہ قدیم ترین نسخہ ہے جو بظاہر خان آرزو کی زندگی میں لکھا گیا تھا۔ میں نے اپنے حواشی میں اس کو نسخہ ب سے تعبیر کیا ہے۔

۲۔ پنجاب یونیورسٹی لائبریری کا قلمی نسخہ جس کا نشان API I ہے۔ اس

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۴۱) اس لئے فارسی لفظ پہلے ہے پھر اس کی تشریح ہے۔ اس کے ماخذ میر غرائب اللغات بھی ہے۔ میر عبد الواسع کو افاضت پناہی کہتا ہے۔ ممکن ہے تلمذ کی نسبت ہو۔

ظہیر العلا ۱۲۰۰ھ کی تصنیف ہے۔ لفظوں کا سرمایہ قلیل ہے مؤلف کا نام رادھاکشن ماتھر ہے۔

ان دو کتابوں کے متعلق میں نے یہ معلومات ڈاکٹر عبد الستار صدیقی کے ذریعے حاصل کی ہیں۔ بعد میں خود پروفیسر مسعود حسن صاحب نے بھی ازراہ مہربانی مجھے ان کی مفصل حقیقت سے آگاہ کیا۔

کی اہمیت اس وجہ سے ہو کہ اس کے حواشی میں محمد محسن کے قلم سے کچھ اضافے ہیں گمان غالب ہو کہ یہ وہی میر محمد محسن ہیں جو آرزو کے عزیز تھے۔ ان کی ایک تصنیف محاکمات الشعرا کے نام سے پنجاب یونیورسٹی لائبریری کی قلمی کتابوں میں محفوظ ہو بہت سے الفاظ جو متن میں نہیں حاشیے پر درج ہیں۔ ان میں سے بعض کے ساتھ ملحقات لکھا ہو۔ میں اس کا فیصلہ نہیں کرسکا کہ آیا حاشیے والے سب الفاظ اور تشریحیں ملحقات سے متعلق ہیں؟ کچھ عجب نہیں کہ یہ وہی ملحقات غرائب اللغات ہو جس کا ذکر خان آرزو نے بھی نوادر میں کئی مرتبہ کیا ہو۔

اس کا سن کتابت ۱۲۳۷ھ ہو۔ میرے موجودہ متن کے ذیلی حواشی میں اس نسخے کو الف کہا گیا ہو۔

۳۔ پنجاب یونیورسٹی کا مملوکہ قلمی نسخہ۔ جس کا نشان 1161/Pi1155 ہو۔ سن کتابت معلوم نہیں مگر پرانا معلوم ہوتا ہو۔ اس کو میں نے ج سے یاد کیا ہو۔

۴۔ پنجاب یونیورسٹی کا مملوکہ نسخہ (مجموعہ شیرانی) اس کا نشان عدد ۴۴۶۸ ہو۔ سن کتابت ۱۲۴۸ھ ہو۔ اس کو میں نے د سے یاد کیا ہو۔

۵۔ قلمی نسخہ مملوکہ مولوی محمد شفیع صاحب۔ سن کتابت ندارد۔ اس کو شش سے یاد کیا ہو۔

غرائب اللغات کے نسخے

۱۔ غرائب کا قدیم ترین نسخہ پنجاب یونیورسٹی لائبریری مجموعہ شیرانی میں ہو۔ سال کتابت ۲۹ سال جلوس محمد شاہ ہو۔ یعنی ۶۰-۱۱۵۹ اس کی کتابت نوادر کے نسخہ ب سے بہت کچھ ملتی جلتی ہو۔ اور کتابت خاص دہلی میں ہوئی ہو۔ اس کا نشان عدد ۴۴۶۹ ہو اور میرے متن میں اس کو ہا الف (یعنی ہالسنوی الف) سے یاد کیا گیا ہو۔

۲۔ نقل قلمی نسخہ مملوکہ مولانا حبیب الرحمٰن خاں شروانی۔ بہت صاف اور سادہ ہے۔ اس کی ترتیب ہالف سے کسی حد تک مختلف ہے۔ میں نے اس کو ہاب سے موسوم کیا ہے۔

۳۔ قلمی نسخہ مملوکہ انجمن ترقی اردو۔ یہ معمولی نسخہ ہے اور ناقص بھی ہے۔ اس کا نام ہاج ہے۔

ان نسخوں کے علاوہ میں نے مولانا امتیاز علی عرشی کی وساطت سے کتب خانہ عالیہ رام پور کے قلمی نسخوں سے بھی فائدہ اٹھانے کی کوشش کی ہے۔ مولانا مسعود حسن رضوی ادیب کے پاس بھی اس کے قلمی نسخے موجود ہیں بوجہ بعد مسافت ان سے استفادہ نہ کرسکا اگرچہ مخدومی ڈاکٹر عبدالستار صدیقی کی وساطت سے بعض الفاظ کی تصحیح میں ان نسخوں سے فائدہ اٹھایا ہے۔ میں نے اس متن میں غرائب اللغات کو شامل کرلیا ہے۔ مگر جس چیز کو خان آرزو ملحقات رسالہ کہہ رہے ہیں اس تک رسائی نہیں ہوئی اس وجہ سے میں ان الفاظ کا جائزہ نہیں لے سکا۔ ممکن ہے پنجاب یونیورسٹی لائبریری کے نسخہ الف کے حواشی واضافات ہی ملحقات رسالہ ہوں مگر یقین و اطمینان نہ ہونے کی وجہ سے میں نے ان کو اپنے متن میں شامل نہیں کیا۔

غرائب کے الفاظ و تشریحات کو شامل کرنے کی صورت یہ اختیار کی ہے کہ پہلے خان آرزو کی عبارتوں میں اس کے اقتباسات کو واوین سے مقید کردیا ہے۔ اس کے بعد ہر لفظ کی تشریح کے خاتمے پر نشان [ ] دے کر ان میں یا تو یہ نشان = دے دیا ہے جس سے مراد یہ ہے کہ آرزو نے غرائب کا جو اقتباس دیا ہے وہ مکمل ہے یا اگر ناقص ہے تو جو کچھ کم و بیش ہے اس کو [ ] کے درمیان درج کردیا ہے۔

آرزو نے جو اضافے کیے ہیں ان کے خاتمے پر یہ نشان نہیں دئے۔ مولانا امتیاز علی عرشی کی عنایت سے مجھے محاورات بیگمات کا ایک مجموعہ ملا جو مولانا کے نزدیک آرزو کا معلوم ہوتا ہی بلکہ ان کے بقول نوادر کے ایک نسخہ کا حصہ ہی جو کتب خانہ عالیہ رام پور میں محفوظ ہی۔ یہ رنگین کے مرتبہ محاورات سے بہت حد تک مماثل ہی۔ مگر میں نے اس کو اس متن میں شامل نہیں کیا کیوں کہ انجمن ترقی اُردو کے نسخہ میں (جو آرزو کی زندگی میں لکھا گیا تھا) یہ محاورات موجود نہیں کسی موثق شہادت کے بغیر ان کو آرزو کی تصنیف سمجھ لینے کی ذمہ داری میں نے قبول نہیں کی۔ نوادر اور غرائب کے طریق املا کو (جہاں تک اُردو الفاظ کا تعلق ہی) میں نے برقرار رکھا ہی۔ کیوں کہ مذکورہ بالا قدیم ترین نسخوں میں املا کی جو صورتیں موجود ہیں وہ کسی اصول اور قاعدے پر مبنی معلوم ہوتی ہیں۔ ان میں سے بعض اس زمانے کے تلفظ کو ظاہر کرتی ہیں اور بعض سے اس عہد کی کتابت کے طریقے کا حال معلوم ہوتا ہی۔ مثلاً بجانا کے بجائے بجاؤنا اور واو زائدہ کے ساتھ اس لئے لکھنا ضروری ہی کہ اس زمانہ میں ملفوظی طور پر یہی صورت درست تھی۔ اسی طرح زیر زبر پیش کے لئے حروف علت کا استعمال اس عہد کی کتابت کے عین مطابق ہی۔ البتہ ان نسخوں میں ہائے دوچشمی نظر نہیں آتی۔ اس صورت میں میں نے عموماً ہائے مخلوط التلفظ کو مروجہ دوچشمی ہا سے بدل دیا ہی۔ اسی طرح یائے معروف اور مجہول میں اس زمانے میں فرق نہ تھا۔ میں نے اس امتیاز کو ظاہر کیا ہی۔

عموماً خیال کیا جاتا ہی کہ تائے ہندی (یعنی ٹ)، رائے ہندی (یعنی ڑ) اور دال ہندی (یعنی ڈ) کے لئے موجودہ علامت (ط) انگریزوں کے زمانے کی یادگار ہی مگر ان نسخوں کو دیکھ کر یہ غلط فہمی دور ہو جاتی ہی کیوں کہ ان میں ان حروف کے لئے (ط) کی علامت موجود ہی۔ اس کے علاوہ ایک علامت یہ بھی ہی کہ ان

حروف کے اوپر : : چار نقطے ڈال دے گئے ہیں۔ (ط) علامت نسخہ الف میں مکمل ط نہیں بلکہ عربی ہندسہ ۴ سے مشابہ ہو ممکن ہو : : نقطوں کی بجائے محض ۴ کا عدد مختصر اور سہل سمجھ لیا ہو۔ اور بعد میں یہی ۴ بگڑتے بگڑتے ط بن گیا ہو۔

اُردُو الفاظ کے اعراب کے سلسلے میں میں انجمن ترقی اُردُو کے دستور العمل کا پابند ہوں۔ یعنی۔

واو مجہول خالی رہے گا۔

واو معروف اُلٹے پیش سے ظاہر کیا جائے گا۔ جیسے نُور

واو، ماقبل مفتوح وَ سے ظاہر کیا جائے گا۔ غور

اسی طرح یائے مجہول خالی۔

یائے معروف مثلاً ذہین

یا ماقبل مفتوح مثلاً بین۔

نون غنہ ۔ بانس

واو معدولہ وِ کے نیچے لکیر

حروف صحیح پر زیر نہیں دیا جاتا یعنی خالی حرف صحیح مفتوح ہوگا ورنہ زیر، اور پیش ضرور دی جائے گی۔ بے ضرورت اعراب نہیں لگائے گئے۔

فارسی عبارتوں کی املا میں میں کوئی قاعدہ پیش نظر نہ رکھ سکا۔ اس کی وجہ یہ ہو کہ ہندستان کی فارسی میں آج تک وہ قاعدے ملحوظ نہیں رکھے گئے جن پر آج اصرار کیا جاتا ہو۔ نوادر کے سب نسخے اسی اصول پر ہیں اِس کے علاوہ کوئی کاتب ایسا جو اس طریق املا سے مانوس ہو نہیں ملا۔ اس وجہ سے میں نے اس کو عموماً بے قاعدہ چھوڑ دیا ہو مزید یہ کہ ہندستان میں معروف و مجہول واو اور ی کے معاملے میں جو امتیاز آج تک موجود رہا ہے میں ذاتی

طور پر اس کو قائم رکھنے کے حق میں ہوں خصوصاً ہندستان کی فارسی کے سلسلے میں ورنہ رومی کے اس مصرع کے پڑھنے میں بڑی اُلجھن کا سامنا ہوگا۔ ع

زاں کہ باشد در نبشتن شیر شیر

اس کے علاوہ میرا مسودہ اتنی مرتبہ لکھا گیا ہے اور ایسے ایسے انقلاب اس نے دیکھے ہیں کہ ان کی وجہ سے اصول قائم رکھنے کی کوشش ارادے کے باوجود کامیاب نہیں ہوئی اس لئے بالفعل اس کو بے قاعدہ ہی چلنے دیا ہے مگر ممکن ہوا اور عمر اور حالات نے وفا کی اور اس کے کسی دوسرے اڈیشن کی نوبت آئی تو فارسی املا کو انشاء اللہ با اصول بنانے کی کوشش کی جائے گی۔

نوادر کے موجودہ متن کی تصحیح میں اُردو اور فارسی کی لغات کی یکساں طور پر ورق گردانی کرنی پڑی۔ میں نے اس سلسلے میں جن جن کتابوں کو پیش نظر رکھا ہے اور جن سے وقتاً فوقتاً رجوع کیا ان کی مفصّل فہرست یہاں پیش کرنا بے ضرورت معلوم ہوتا ہے اس کے لئے ناظرین کرام متن کے ذیلی حواشی پر خود ہی نظر ڈال لیں۔ میں یہ تو نہیں کہہ سکتا کہ۔ ع

بسے رنج بردم دریں سال سی

مگر نوادر کے سلسلے میں میری محنت کا زمانہ سات آٹھ سال سے کسی طرح کم نہ ہوگا اس نسخے کی تصحیح میں مجھے بے شمار دقتوں کا سامنا کرنا پڑا۔ میری مشکلات کا بڑا سبب یہ تھا کہ یہ محض اُردو کا فرہنگ نہیں بلکہ عربی فارسی ترکی سنسکرت سبھی کا ملا جلا مجموعہ اور ملغوبہ ہے۔ اس وجہ سے دائرے کی وسعت اور کام کی دقت قدم قدم پر حوصلہ شکنی کرتی تھی۔ چناں چہ مجھے اس کے متن کو صحیح کرنے کے لیے فارسی، عربی، ترکی اور اُردو سبھی ماٰخذ کو دیکھنا پڑا۔ خدا کا شکر ہے کہ آخر کار بڑی عرق ریزی اور محنت کے بعد میں اس کٹھن اور مشکل

ذمہ داری سے عہدہ بر آ ہوا۔ ع :

شکر کہ جمازہ بمنزل رسید

میری اس کوشش اور محنت میں مجھے سب سے زیادہ مخدومی ڈاکٹر عبدالستار صدیقی اور مولانا امتیاز علی عرشی سے مدد ملی جن کی مراسلتوں کو اگر آج شائع کردیا جائے تو دنیا کے لئے وہ مراسلتیں بجائے خود غرائب اللغات اور نوادر الالفاظ بن جائیں۔ میں صدق دل سے ان بزرگوں کی عنایتوں کا شکر گزار ہوں۔

یہ نسخہ بظاہر صحیح ہوکر چھپ رہا ہی مگر کون کہہ سکتا ہی کہ میری تصحیح خود کس قدر تصحیح کی محتاج ہوگی۔ کتاب کا پہلا مسودہ میں نے لکھا تھا۔ اس کا مبیضہ انجمن ترقی اُردو (ہند) کے کاتب نے لکھ کر مجھے بھیجا جس پر میں نے نظر ثانی کی اور کاتب کی تصحیح کے لئے بعض ضروری اشارات بھی لکھے۔ ابھی کاتب اس کی کتابت نہ کر پایا تھا کہ ملک کی تقسیم عمل میں آئی اور دلی شدید سیاسی انقلاب سے دوچار ہوئی جس کی وجہ سے یہ مبیضہ عرصے تک گم رہا۔ بارے بڑی تلاش کے بعد ملا اور پھر کتابت ہوئی۔ مگر اس مرتبہ پروف کی تصحیح میں خود نہ کرسکا۔ ظاہر ہی کہ جو کتاب طباعت و اشاعت کے دوران میں اتنے انقلابات دیکھ چکی ہو اس کے متعلق حسن تکمیل کی توقع غالباً صحیح نہیں ہوسکتی۔ پھر بھی مجھے اُمید ہی کہ مشفقی مخدومی مولانا سید ہاشمی فریدآبادی کے زیر اہتمام جو کام انجام پذیر ہوگا وہ حسن تکمیل کے زیور سے ضرور آراستہ ہوگا۔

مولانا سید ہاشمی اور کارپردازان انجمن کے شکریے کے ساتھ مقدمہ ختم کیا جاتا ہی اور کتاب اہل علم کی خدمت میں پیش کی جاتی ہی۔

سلسلۂ مطبوعات انجمن ترقی اردو پاکستان نمبر ۲۵۳

نوادر الالفاظ

تصنیف سراج الدین علی خاں المتخلّص بہ آرزو

مع

غرائب اللّغات میر عبد الواسع ہانسوی

بہ تصحیح

ڈاکٹر سید عبد اللہ صاحب۔ ایم۔ اے۔ ڈی لٹ

ریڈر (اردو) پنجاب یونیورسٹی

اورئینٹل کالج

لاہور

سراج الدین علی خان آرزو کی اپنی تحریر
(چراغ ہدایت کے نسخہ "مملوکہ خان بہادر مولوی محمد شفیع" کے خاتمہ پر)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سُبحانک لاعلم لنا الا ما علمتنا انک انت العلیم الحکیم۔[1]

بعد حمد و سپاس معلّم الاسماء والصلوٰۃ والسلام افصح الفصحا می گوید فقیر حقیر سراج الدین علی، آرزو تخلص کہ یکے از فضلاے[2] کامگار و علمائے نامدار ہندوستان جنت نشان کتاب در فن لغت تالیف نمودہ مسمّی بہ غرائب اللغات و لُغاتِ ہندی کہ فارسی یا عربی یا ترکی آں زبان زد اہلِ دیار کمتر بود درآں بامعانیٔ آن مرقوم فرمودہ، چوں دربیانِ معانیٔ الفاظ تسا ہلے یا سقمے بہ نظر آمد لہٰذا نسخۂ دریں باب بقلم آوردہ جائیکہ سہو وخطائے معلوم کرد اشارت بداں نمودہ، ونیز آنچہ بہ تتبع ناقص ایں کمال دوست درآمد برآں افزود، اُمید از جناب عطا بخشِ خطا بخشائے کریم مطلق وستار برحق آنست کہ مقبول اہل قبول و اقبال گردد، خصوصاً جناب کرامت مآب قبلۂ توجہ عالم آب و گل، مجدّد جہاتِ عرصہ لامکانیٔ دل، نبض شناسِ شخص باریک بینی و تشریح دانِ پیکر حقیقت گزینی، آنکہ پرتو التفاتش سرنامہ را سایہ بال ہُماست و ظلِ توجہاتش دیباچہ کتاب را بہر حُسنِ خاتمہ طغرا، حصول قلم رانیش براے خطم ردم[3] سرخط رفاہ و قبول دلوانیش خالصۃً لوجہ اللہ کار سرگروہ اشراقیاں از فیضِ بادہ ادراکش بخُم

---

[1] ب و ج: انت العزیز الحکیم دیں یہ آیت نہیں۔ [2] میر عبدالواسع ہانسوی۔

[3] سند، حجت براے اثباتِ دعویٰ (اندراج) کہ خط یادداشت روزنوکری، پروانہ اندراج

کشیدہ وعقل سرخیل مشائیاں در رکاب گردش ساغر عرفانش دویدہ، در پیش صفائے طینتش بحر محیط تر آمدہ و در برابر روشنیٔ طبعتش گوہر تر از آب برآمدہ انموذج علم الٰہی، بحر الجواہر کماہی، انتخاب نسخہ جامع عَلَّمَ آدَمَ الْاَسْمَاءَ کُلَّہَا[۵۴] سَاسِیُّ مَنْ لَمْ نَجْعَلْ مِنْ قَبْلُ سَمِیًّا، [۵۵] لمؤلفہ[۵۶]، ؎

نواب کہ آگاہ ز مغز است وز پوست ماند گل محمدی بس خوش بو ست

احیائے دل مردہ نماید در دم یحییٰ است کہ اعجازِ مسیحا با اوست

چوں خود ستائی لبسیار شیوہ گدا شاعرانِ تباہ روزگار است بنوشتن بہ تصرف نقلی کہ در بیت سیدی محمد عرفی نمودہ دریں موقف زبان را باکتفا کار فرمودہ، و ہو اہذا ؎

لغت نویس خرد در صحاح ہمت او بمعنیٔ لغتِ اندک آوردہ لبسیار

دبہ گمانِ فقیر آرزو مصرعہ ثانی ایں قسم بمعنیٔ لغت کم بیا وردہ لبسیار

اولیٰ است، چہ بہ مناسبت صحاح لفظ کم در عربی بمعنی لبسیار آمدہ و آں طرف وتورع دارد و الیق بہ ہمیں معنی است۔

دیگر مخفی نماند کہ چوں در غرائب اللغات رعایت حرفِ ثانی نبود برآوردن لفظ قدرے مشکل می نمود ازیں باعث مراعات مذکو نیز بہ عمل آوردہ ہر جا کہ لفظ رسالہ بہ ذکر آمدہ غرائب اللغات ازاں ارادہ کردہ و این نسخہ را موسوم بہ نوادر الالفاظ گردانیدہ، امید از جناب کریم آن است کہ مقبول زبان دانان گردد

---

[۵۴] قرآن مجید۔ سورۂ مریم۔ [۵۵] ب: رباعی لمحررہ۔ [۵۶] نواب یحییٰ خاں مراد ہے۔

باب الألف

نوٹ :- متن میں ہر تشریح کے آخر میں [ ] نشانات کے درمیان کی عبارت غرائب کی ہے۔ نشان = سے مراد یہ ہے کہ آرزو نے غرائب کے بیان کو تمام ملخصاً نقل کر لیا ہے اور اس کے مطالب پر کچھ اضافہ نہیں کیا۔ جہاں جہاں آرزو نے اضافے کیے ہیں وہ اس متن کے اندر قوسین کے درمیان درج کردیے گئے ہیں]

اُپاسنا[1] - پرستش، و بہ تازی عبادت

اُپاس روزہ، و بہ تازی صوم

اَبھرک[2] جوہر کانی کہ ورق ورق باشد و روزنِ خانہ ہا بداں بند کنند۔ تَلک بفتح تاے فوقانی و سکون لام و کاف تازی، و زر ورق، و طلق بطا معربِ آں۔ [ابھرک۔ کہ آں را لقفِ آفتاب گویند، برتک ہا الف[3]] [و طلق نیز نامند۔ ہا ب][4]

---

[1] الف : آپاسنا، فرہنگ آصفیہ، نور اللغات اور امیر اللغات میں نہیں؛ مگر platts میں: اُپاسنا= پرستش کرنا۔ [2] د: ابرک ؛ فرہنگ آصفیہ : اَبْرق (ع) اَبرک (ف)۔ ابھرک سنسکرت شکل ہے (رک platts)۔ [3] فرہنگ انندراج : [4] "فرسلُون فتح فامی سعفص و کسر سین بر وزن تعقلُون نیز در فارسی آمدہ" [اضافات الف] لیکن فرہنگ انندراج میں فرسلون ہی بفتح سین "برتک بر وزن اَورَک نیز دیدہ شدہ" [حواشی الف]

ابھر بباے مخلوط التلفظ بہ ہاو براے مہلہ ابر کہ بتازی سحاب گویند، وایں مشترک است در فارسی وہندئ کتابی، زیراچہ تفاوت چنداں نیست[۵۱]، چنانکہ اُشتر بتاے[۵۲] فوقانی فارسی است وبتاے ہندی ہندی۔

اَبلا۔ اَبھلا دخترے کہ قریب بجوانی وبسر دنرسیدہ باشد[۵۳] [دوشیزہ وبتازی بکر صحیح بکسر باے موحدہ[۵۴]۔

آپ بباے فارسی آب[۵۵] وبتازی ماء، وایں نیز از توافق لسانین است و چنداں تفاوت از ہم ندارند[۵۶] چنانکہ گذشت۔

اَبرَہ "رو"ے جامہ مقابل استر کہ بہ عربی ظہارۃ بظاے معجمہ مکسورہ خوانند

---

۵۱ = فرہنگ اندراج: abhra سنسکرت [Platts] ۵۲ پہلوی۔ ustar: زند: ustra سنسکرت: ustra [platts]

۵۳ - باقی سب نسخوں میں ابھلا ہی Platts ہیں اس کا تلفظ abala لکھا ہے؛ سنسکرت (معنی کمزور۔ نازک عورت۔ نیز فرہنگ آصفیہ: اَبلا۔ یہ لفظ در اصل اَبَل سے نکلا ہے۔ اَبلا اور ابلا پری کے لئے نور اللغات اور امیر اللغات بھی ملاحظہ ہو۔ ۵۴ ب: ج د ۵۵ وبالست موحدہ بالف کشیدہ و لام بسین مہملہ وتاے فوقانی زدہ نیز گویند" [حواشی الف] ۵۶ آپ = پانی (platts)؛ آپ۔ تلفظ رام (فرہنگ آصفیہ) - اس لفظ کی دوسری شکلوں کے لیے دیکھو گرے کی کتاب۔ Indo Iranian Phonology

نوٹ نمبر: ۲۸۷، ۲۹۰، ۲۹۳، ۲۹۴، پہلوی آپ ۱۱/ آو: زند: آپ؛ سنسکرت ____ ۵۷ الف: توق۔ ۵۸ مطابق الف

۵۹ ب: "معنی ابرہ را آن گفتن"

اورہ با واو و رائے مہملہ" دریں نظر است، چراکہ ابرہ خود لفظ فارسی
است، بلکہ مستعمل محاورہ حال ہمین است و آورہ لغت جدا دانستن
و ابرہ[الف] را معنیٔ آں گفتن از کمال بے تحقیقی است۔ بلکہ ابرہ مبدل اورہ
است یا بالعکس، از قول رشیدی اول مستفاد می شود، زیراکہ پیش او
بائے موحدہ درفارسیٔ قدیم نیامدہ[الف]

اُبٹنا[۵۱] ۔ چیزے کہ خوبان بر رُو بمالند، و آں انواع باشد، بعضے ازاں
برائے زیادت صفائے چہرہ و بعضے برائے ازدیاد رنگ و بعضے
برائے زردیٔ رنگ، و اکثر ہمیں قسم بود، و غازہ کہ لفظ فارسی است
نزدیک بہ ہمیں است، چراکہ غازہ برائے سرخیٔ رُو باشد و سفیداب
نزدیک باول، چہ از مالیدن سفیداب جوششے کہ از جوانی بر او پیدا
شود برطرف گردد، و چہرہ را صفائے بسیار حاصل شود،

اپاہج در رسالہ "شست خیز و کاہل" مثل[۵۲] بفتح میم و نون زدہ و
بائے موحدہ مفتوح"، لیکن صحیح آنست کہ بمعنی شخصے کہ دست و پائے
اُو از کار رفتہ باشد، و بہ مجاز کاہل را گویند، و نیز اقوی تنبل است

الف-الف نور اللغات اور امیر اللغات[ب] لکھا ہے کہ بقول بعض سنسکرت لفظ آبر کسہ (ڈھانکنے والا) سے بگڑ کر بنا ہے۔ فرہنگ آنند راج میں لکھا ہے "اور بنیرہ آمدہ" اورہ کے معنی برہان قاطع میں یوں بیان کئے ہیں "بفتح اول و ثالث و سکون ثانی معنی ابرہ است کہ روئے قبا و کلاہ و امثال آں باشد، چہ در فارسی باد واو بہم تبدیل می یابند
"ہر دو یک است زیراکہ در فرس با با واو و بالعکس بدل می شود" [حواشی الف]

۵۱ نیز اُبٹن۔ بٹنا۔ رک فرہنگ آصفیہ، نور اللغات، امیر اللغات Platts

۵۲ کاہل۔ سست، بد اعتقاد (برہان قاطع)

به فوقانی [=] ۵۳

اُبلنا ـ جوشیدنِ آب دیگ وغیره؛ و بتازی غلیان گویند بفتح غین معجمه ولام تحتانی ـ

اُپلا ۵۴ ـ سرگین گاو و گاومیش که پهن کرده خشک سازند برائے سوختن؛ غوشاک ۵۵ وغوشاے هر دو به غین وشین معجمتین و پاچک ۵۶ به با و جیم هر دو فارسی [اوپلا: سرگین گاو که خشک شده باشد یا بدست آنرا پهن ساخته خشک کرده باشند، بجهت سوختن و آنرا غوشاک گویند و پاچک به بائے فارسی ـ هاب]

اَٹیرن ـ در رساله چوبکی کج مختصر که ریسمان ریسیده را بران پیچند، چنگوک ۵۷ بفتح جیم فارسی ونون زده وکافِ تازی و واو معروف"

---

۵۳ نور اللغات Platts سنسکرت لیکن سنسکرتی شکل Hasta Paaa تنبل "بتائے فوقانی ونون زده بروزن صندل، صاحب برہان قاطع بمعنی کاہل و ہیچ کاره ومسخره گفته" [حواشی الف] ۵۴ اس کی سنسکرت شکل کے لیے دیکھو نور اللغات اور Platts ۵۵ غوشاک غوشاد غوشائے، غوشاک غوشاد وغیره سرگین حیوانات ـ رک انجمن آرای ناصری، برہان و فرہنگ انندراج ـ ۵۶ بروزن تاوک [برہان وانندراج Platts] ۵۷ برہان قاطع "جنگوک: رنجور بے کار را گویند که ایام نقاہت او باشد وبوقت برخاستن دست بر زانو یا بر دیوار گیرد، و کسے را نیز گویند که دست و پای او کجواج باشد و باجیم فارسی هم آمده" برہان میں جنگوک بروزن مفلوک کے بھی یہی معنی لکھے ہیں ـ اسی طرح چنگوک اور جنگوک کے بھی یہی معنی دیے ہیں، انجمن آرائے ناصری میں بھی یہی معنی ہیں، لیکن جیم عربی کے ساتھ جنگوک موجود نہیں، نیز فرہنگ انندراج ملاحظہ ہو ـ مولانا محمد حسین آزاد نے لغات آزاد میں اٹیرن کے معنی چنگوک لکھے ہیں ـ برہان (نسخہ آزاد) کے حاشیہ پر چنگوک کے ضمن میں بھی یہی لکھا ہے اور کہا ہے کہ یہ لفظ سنسکرت میں اٹیرن ہے اور فارسی میں مجازاً اس معنی میں استعمال ہوتا ہے نیز ملاحظہ ہو نفس اللغۃ رشک لکھنوی و نقش بدیع وغیره ـ نیز دیکھو اصطلاحات پیشہ وراں ج ۲ ـ ص ۱۱۱

لیکن در کتب معتبرهٔ فارسی [ق ۳ ب] چنگوک[۵۹] کسے که دست او شل شده باشد، اگرچه[۶۰] مجاز آچوب مذکورے تواند شد، لیکن دریں قسم مجاز نیز استعمال[۶۱] شرط است [چوبکے کجکے مختصرے که ریسمان ریسیده را بآں بپیچند۔ چنگوک به جیم فارسی و نونِ ساکن و کافِ تازی و لام و واو معروف (از الف ۳)][۶۲]

آٹی [اَٹّی] ریسمانے بر چوبے پیچیده جمع سازند، کلاوه بکافِ تازی و کلاته[۶۳] بفا مبدل آں [اٹی - از ریسمان ریسید [ه] را چنگوک بر بپیچند - کلاوه بکافِ تازی مفتوح - (از الف ۳)]

آٹنا[۶۴]۔ پُر کردنِ چاه و امثال آں بخاک و خاشاک، انباشتن [پُر کردن و مملو ساختن چاه و حُفره[۶۵] و جز آں، انباشتن بالف مفتوح و نون ساکن و بای موحّده مفتوح و شین معجمه]

اُترنا۔ فرو رفتن بچاه و امثال آں، و فرود آمدن از بام و زینه و نردبان، و در رساله ریستن برای مهمله و یای معروف و سین مهمله بدیں معنی آورده، لیکن ریستن مخصوص بچاه مغاک است۔

---

۵۹ ب - چنگالوک: ج و د جنکلوک: الف میں ہر دو موقعوں پر "چنگوک" ہے۔
۶۰ الف: آری اگر، ۶۱ الف: استعمال نیز ۶۲ مطابق الف و ب: آٹی؛ ج و د: اَٹی: Platts: اَٹّی، آٹّی: انٹی دیکھو اصطلاحات پیشه وراں۔ ج ۲ - ص۹ - ۶۳ رک. فرہنگ آنندراج: برہان ایضاً کلابه -
۶۴ مطابق ب: باقی میں اٹنا۔ جو فعل لازم ہے؛ آٹنا فعل متعدی Platts۔
۶۵ از الف: چتره از ب و ج: چتر: غالباً یه حُفره یا حفیره ہے بمعنی نالی یا گڑھا۔

[اوترنا - فرو رفتن بچاہ یا امثال آں ریستن بکسر راء مہلہ و یاے معروف وسین مہلہ]

اجوائن - نام دانہ مشہور، ناخواہ[51] و زنیان[52] بکسر زاے معجمہ و تشدید نون و تحتانی بالف کشیدہ و نون، و این لفظ نیز مشترک است در فارسی و ہندی، بلکہ در فارسی جوانی[53] و جوائن[54] بدیں معنی آمدہ، برمتأمل پوشیدہ نیست کہ اصل لفظ ہندی است، چراکہ بہ معنیٔ زندہ کنندہ نوشتہ اند [=]

اجمُود - دوائیست مشہور، گرم و خشک، کرفس بفتح کاف تازی و راے[55] مہلہ و سکون فاوسین مہلہ، لیکن در فارسی نیز اجمود بہمیں معنی آمدہ [اجمود[56] دوائیست مشہور، گرم و خشک مفتح سُدد جگر۔ کرفس بفتح کاف و فاء ساکن و سین مہلہ]

اَجیرَن[57] - ناگوارِیدنِ طعام، و در رسالہ "ہیضہ کہ تخمہ گویند[58]" ولیکن کتبِ طبیہ[59] ہیضہ غیر تخمہ است و در ہیضہ قے و اسہال باشد بخلافِ تخمہ، و لفظ صحیح ہندی براۓ ہیضہ او کھال پو کھال[ع] و باسی بھات

---

[51] کذا۔ برہان قاطع و فرہنگ جہانگیری، لیکن انجمن آراے ناصری اور فرہنگ اندراج نے اس معنی کو تسلیم نہیں کیا۔ [52] برہان، انجمن آرا اور اندراج میں زنیان بر وزن پریان درج ہے۔ [53] بر وزن فرمود، اجوائن خراسانی (یا گھوڑا اجوائن) اندراج نیز Ptilium. [54] د کرفس دوائیست مانند اجوائن، بوئے آں ناخوش و تیز می باشد [رک اندراج] [55] براۓ الف، ج، د [56] الف "اجمودہ" [57] ب = اَجیرن [58] نیز تخمہ = اندراج [59] د = طِبّ۔ [ع] پکھال اور وُکھال = ہیضہ (جامع اللغات)، ایضاً باسی بھات' چنانچہ کہتے ہیں باسی بھات میں اللہ میاں کا کیا نہوڑا۔

است واجیرن بمعنی تخمہ است [=]

اَچھوانی ۔ طعامے[10] مخصوص کہ برائے زچہ ہا پزند، و در رسالہ[11] "خَرسہ بفتح خاے[12] معجمہ و رائے مہملہ زدہ و فتح سینِ مہلہ" لیکن خُرسہ در قاموس مطلق طعام زچہ آوردہ، و در یں ہر دو تفاوت است ۔ [=]

اُچھایا[14] } سیاہی کہ آدمی را در خواب بگیرد و نفس تنگی کند، فَرنجک[15] بفتح فا
اچھاہہ } و رائے مہملہ و نون زدہ و جیم تازی و کاف تازی، عبدالجنۃ بجیم و نون مشدّد و کابوس بباے موحدہ و سین مہلہ [اُچھاہہ ۔ دیوے باشد کہ در خواب مردم را فرو گیرد، و حکما گویند کہ آں مادۂ سودائیست کہ در خواب مردم از و متیر سد، کابوس (الف ۔ ا ۔ ب)]

اُچھو[19] گرہ شدنِ آب و شراب و امثالِ آں در گلو، و شکستن آب وغیرہ در گلو، واگفتیدن[20] بواو بالف کشیدہ و فتح کاف تازی و فاے زدہ فوقانی

---

[10] مطابق ب : ج، د و د : طعامیکہ مخصوص..... الخ [11] فرہنگ اندراج میں خُرسہ بالضم ہے اور یہی صحیح ہے لسان العرب میں ہے اَلخُرْسُ وَالخِرَاسُ طعامُ الوِلادَۃِ الاخیرۃ عن اللحیانی، ھذا الاصل ثم صارت الدعوۃ للولادۃِ خُرساً وخِراساً الخُرْسَۃ التی ماتطعِمُھَا النُفَسَاءُ نَفسَھَا..... الخُرْسَۃُ مَاتَطعَمہٗ المراءۃُ عند وِلَادھا دنیز ملاحظہ ہو الفرائد الدریۃ ۔ HAYA ۔ اچھوانی یا اجوانی [یا اجوائن = Platts] ایک قسم کا شیرہ جو زچہ کو دیا جاتا ہے ۔ [فرآہنگ آصفیہ] [12] د ۔ حای ۔ [13] ج ۔ چرسہ ۔ [14] ج ، ب : اچھاہہ : الف : اچھایہ یہ لفظ نور اللغات اور فالن دونوں میں نہیں ، اچھایا اور اچھاہا ہے اُچا و ابھی ہے ۔ [15] انجمن آرای ناصری : فرنجک ۔ [16] اندراج ۔ [17] عبدالجنان سے [19] ا الف و ا ب : بیا اچھا ، ج : اچھاہہ [19] مطابق ا ، ب ، ج [20] واکفیدن د اندراج : لغات آزاد،

بیا رسیدہ، وسند این ہر دو در دفتر دوم سراج اللغہ مرقوم است وبتازی شرق خوانند[۲۲۵] [=]

آچار[۲۲۶] خورشے ترش مشہور کہ با غذا خوردہ شود، وآں انواع بود، انبہ ولیمو وشلغم وامثال آں راگاہے در آب وگاہے در روغن سرشف وگاہے در سرکہ اندازند، وصاحب رسالہ ریچار[۲۲۷] فارسیٔ آں گفتہ، وتحقیق آنست کہ در فارسی لفظ اچار ہم آمدہ، ووضع آں مختلف است، درولایت اکثر چاشنی دار باشد ودر لفظ ریچار اختلاف بسیار است وحقِ تحقیق آنست کہ آچار وریچار [اچار۔ مشہور است بیش تر از انبہ ولیموں در روغن سرشف یا سرکہ اندازند کہ ترشی گیرد آں را با طعام خورند، ریچال[۲۲۸] [برائے مہملہ و یائے معروف]

آخور[۲۲۹] بقیۂ کاہے کہ بعد از خوردن دواب بماند، نشخوار بکسر یا[۲۳۰] بضم و نشوار بکسر نون وسکونِ شین معجمہ[۲۳۱] و واو بالف رسیدہ ورائے معرب آں [= بقیۂ کاہے[۲۳۲] بود از خوردنِ اسپ وگاو وغیرہ بماند، نشوار بکسر نون وشین[۲۳۳] معجمہ]

اخروٹ ۔ میوہ الیست مشہور مثلِ بادام خشک چار مغز گردو بکسر کاف فارسی ورائے مہملہ زدہ ودال بواو رسیدہ وگوز بفتح کاف (ق ہ ع)

---

۲۲۵ "وہم غصص دیدہ شدہ" [حواشی الف] ۲۲۶ مطابق ب۔ باقی نسخوں میں اچار ہی۔ فرہنگ آصفیہ: آچار۔ اچار (ع) ۲۲۷ ریچار در ریچال و ریچالہ [رک فرہنگ انندراج، انندراج، انجمن آرائے ناصری، برہان قاطع] ۲۲۸ با الف= بریچال۔ ۲۲۹ "اصل فارسی۔ آب خور کا مخفف" (فرہنگ آصفیہ) "آخر بدن داو نیز آمدہ" انندراج۔ ۲۳۰ انندراج، انجمن آرا، اور برہان قاطع میں یہ معنی نہیں۔ ۲۳۱ ب = یا ۲۳۲ ب، ج، د: بسین۔ ۲۳۳ مطابق با ب اصل سین معجمہ۔

فارسی وزاے معجمہ، وجوز بجیم معرّب آن [۵۱]

ادا۔ بدال مہملہ [۱۱۵] "در رسالہ "کیفیتے باشد معشوقان را بتقریر نیاید و ذوق آں را در یابد [۱۱۶]" آں و دریں نظر است، زیرا کہ ادا ہر چند لفظ عربی است لیکن اکثر فارسیان [۱۱۹] بمعنیٔ حرکتِ موزن استعمال کنند مثلاً اداے ابرو وچشم کہ حرکت این ہا موزوں نماید، وگویند گاہے بمعنیٔ مطلق حرکت، چنانکہ اداے خارج بمعنی حرکت خلاف ظاہر و نامناسب، خواہ فعل باشد خواہ قول، وآں در کتب [۱۱۷] معتبرہ نمکے است خوباں را کہ تعبیر از آں [۱۱۸] نتواں کرد۔ مگر بکلمہ آں کہ اشارت است براے بعید، پس ادا غیر آں [۱۱۹] باشد [۱۲۰] ونیز ادا لفظ ہندی نیست کہ براے آں لفظ در باید بہم [۵۱۹] رسانید [ادا: کیفیتے باشد معشوقاں را کہ بگفت وتقریر در نیاید و بدونِ ذوق آں را درنتواں یافت، آں بالف ممدودہ]

اَڈّا [۱۲۵] - در رسالہ آنکہ "دو چوب بلند بہ زمین محکم کنند (ق سہ ب) وچوب دیگر

---

[۱۱۴] رک شفاء العلیل - خفا جی و اند راج وغیرہ [۱۱۵] مطابق الف [۱۱۶] مطابق ب باقی نسخوں میں لفظ آں نہیں [۱۱۷] ج- بمعنی فارسیاں [۱۱۸] مطابق ج و ب - الف میں "ظاہر" نہیں [۱۱۹] برہان قاطع: "آں - نمک وچاشنی وحالتے وکیفیتے را نیز گویند کہ در حسن می باشد وبتقریر در نمی آید" ایضاً رک وغیرہ: حافظ رح یار ما ایں دارد وآں نیز ہم [۱۲۱] ب - تعبیر الف تغییر [۱۲۲] ب "ادا" ندارد۔ [۱۲۳] فرہنگ آصفیہ میں ادا بمعنی آں ہی لیکن اس آں کے علاوہ ایک لفظ آن اور بھی ہی جو بان کے ساتھ ملا کر "آن بان" بولا جاتا ہی۔ [۱۲۴] "بہم" ج میں ہی۔ [۱۲۵] مطابق الف - ب - و ج میں "ادا" - د میں ادّا ہی صحیح: اَڈّا - فرہنگ آصفیہ اور اصطلاحاتِ پیشہ وراں میں اس کے بہت سے معنی دیے گئے ہیں۔

بر بالائے آں درعرض بندند[۲۲] تا کبوتران وجانوراں دیگر برآں نشینند[۲۳] پتواز بباءِ فارسی وفوقانی زدہ وزائے معجمہ،، مؤلف گوید: لفظِ اڈا مشترک[۵۰] است درہندی وفارسی، درہندی بدال ہندی فشدّد بالف کشیدہ ودر فارسی آدہ[۵۱] بمدّہ ودال وہائے مختفی، وایں از عالمِ توافق لسانین است؛ وپتواز در اصل فارسی بمعنیٔ آدہ[۵۲] است، ودر عرفِ[۵۳] ہندوستان اڈا نشیمن جانورانِ شکاری مثل باز و باشہ ومثل آن [اڈا = آنکہ دوچوب رابزمین فروبرندوچوب دیگر رابر آں چوب بربندند تا کبوتراں ودیگر جانوران بربالائے آن نشینند۔پتواز بباے فارسی وتاے مثناۃ فوقانیہ]

آدھا سیسی[۵۴]۔مرض کہ یک طرفِ سر یا پیشانی[۵۵] درد کند، شقیقہ بشین معجمہ وقاف بوزن عقیقہ[۵۶] [= مرضیست کہ یک طرفِ[۵۷] سر درد باشد اکثر معالجہ آں بسعوطے[۵۸] کہ تنقیہ دماغ کند نمایند، شقیقہ بشین معجمہ ودو قاف بر وزن عقیقہ][۵۹]

---

[۲۱] مطابق ب لفظ "بر" کا اضافہ کیا گیا ہے۔ [۲۲] ب = یا ۔ [۲۳] اضافہ مطابق ب۔ [۵۰] ہا ب

[۵۱] مطابق ج [۵۲] بر وزن جادہ، [۵۳] انجمن آرا وغیرہ میں آدہ اور پتواز کو ہم معنی لکھا ہے۔البتہ یہ فرق ہے کہ آدہ کو "کبوتران و امثال آں" اور پتواز کو "کبوتران و بازان" کا نشیمن قرار دیا ہے۔ وپتواز بروزن پروازآں را بہ عربی میقعہ گویند" [حواشی الف] موقعہ بجائے میقعہ (نفائس) [۵۴] نسخہ مطابق الف۔ باقی نسخوں میں آدھا سیسی آصفیہ میں آدھا سیسی۔ [۵۵] مطابق ب باقی نسخوں میں تا [۵۶] ج حقیقہ۔ [۵۷] یک طرف، صرف ب میں ہے [۵۸] دوادر بینی ریختنی آنندراج [۵۹] نیز دیکھو نفائس اللغات ص۳۰ ۔

اَدھوتر[10]۔ دررسالۂ "جامۂ باریک سفت کہ اکثر لباس زنان باشد، ترلو[11] بفتح فوقانی وواوِ معروف" "مؤلف گوید" درتعین بودن جامۂ مذکور ادھوتر تأمل[12] ست، ونیز ترلو بفوقانی وباے موحدہ بواورسیدہ[13] یا تحتانی محل نظر است، چہ احتمال پرنو[15] بباے فارسی ونون کہ عبارت است از پرنیاں نیز ہست[16] وہیچ سند بر معنیٰ اوّل دلالت ندارد[17]۔ [ادھوتر۔ جامۂ باریک کہ اکثر زنان ازاں[18] لباس سازند۔ ترلو بفتح تا واوِ معروف]

---

[10] امیر اللغات: ادھوتر: سنسکرت: اردہ + اوت (یعنی آدھا + بناوٹ) غربا کا سوتی اور سستا کپڑا۔ فصحاء دھوتر بولتے ہیں نور اللغات نے اس کا تتبع کیا ہی، Platts نے ADHOTAR اور A'hotar دونو دئے ہیں اور دونوں کو ہم معنی قرار دیا ہی لیکن اوّل الذکر کے معنی A fine kind of cloth دئے ہیں اور مؤخر الذکر کے A kind of cloth manufactured in India آصفیہ نے ادھوتر کا لفظ درج نہیں کیا۔ دھوتر درج ہی بمعنی "ایک ہندوستانی موٹا چھدرا کپڑا"۔ [11] ب پرلو، ج ترلو۔ [12] اندراج: ترلو جامہ سفت و باریک بحوالہ مؤید الفضلاء انجمن آرا ناصری اور برہان قاطع میں ترلو "جامہ باریک سفتہ را خوانند اور ترلو" پارچہ جلہ سفید و باریک"۔ برہان میں ترلو بواو مجہول ہی۔ [13] ج و د: و یا تحتانی یعنی ترلو کی جگہ تریو [14] ب پرلو، ج ترلو، پرتو، پرنون، پرنیان: ہم معنی اور مرادف بلکہ ایک ہی لفظ کی مختلف شکلیں ہیں۔ [15] ج: بنانے [16] ب ہست۔

[17] مطابق الف و ب و ج: دارد۔

[18] ا ب = ازو

اَدَھن[۵۱۹] آبے[۵۲۰] کہ در دیگ و دیگچہ اندازند بعد ازاں گرم شود بتازی قرورہ[۵۲۱] بضم قاف و ہر دو یاے مہلہ و قَرَدَہ، بتحریک و قرارہ بہر سہ حرکت،
اڈوار[۵۲۲] [= اڑواڑ] چوبے کہ در زیر سقفِ شکستہ نہند تا نیفتد، نَبارشش بہ نون و باے موحدہ و راے مہلہ بوزن جفاکش[۵۲۳]۔
اڈیٹھہ ریشے کہ بر بدن آدمی پیدا مے شود و اکثر بر پشت بود، ہزار چشمہ، و بتازی سرطان [ریشے کہ بر پشت مردم بر آید و در دیدن نیاید چوں پختہ شود گوشت خوردن و آں بتازی سرطان گویند، ہزار چشمہ۔]
آدرک۔ زنجبیل ترکہ در طعام اندازند، در رسالہ "تُلک بضم بمعنی آں آوردہ" آنکہ تُلک و بیا[۵۲۴] است و بمعنی ادرک اگرچہ در کشف اللغات آوردہ ضعیف است و تحقیق

---

[۵۱۹] حرکات مطابق آصفیہ وغیرہ۔ نسخہ د میں اَدَہن ہے جو صحیح نہیں۔ [۵۲۰] اَدھن یہ پانی کی وہ مقدار جو کھچڑی یا چاول ابالنے کے لیے دیگچی میں رکھ کر چولھے پر چڑھائیں بطور صفت بمعنی گرم اور کھولتا ہوا (سرک آصفیہ، نور، امیر) Platts میں یہ معنی دیے ہیں "Water set to boil or which is boiling for cooking food."

[۵۲۱] قَرَرَہ۔ "آبے کہ در دیگ ریزند پس یا دیگ نسوزد" (اندراج) قَرَرَہ، قرارۃ، قُرارہ، اور قُرُورہ۔ "اسم الماء الذی یُقَرُّ۔ ای یُصَبُّ فی القدر بعد الطّبخِ لِئلاَّ تَحتَرِقُ [اقرب الموارد وغیرہ]۔

[۵۲۲] ب ر ج میں اَڈوار، د میں ادوار اور الف اڑواڑ۔

[۵۲۳] "چُغت بفتح جیم فارسی و تاے قرشت نیز بمعنی اڑوار آمدہ فی الکشف [حواشی الف] چغت بکسر جیم ہم آمدہ بمعنی چوب مذکور فی البرہان۔ [حواشی الف]

وتحقیق آنکہ تُلک توبیا[۲۴] است وبمعنی ادرک اگرچہ در کشف اللّغات آوردہ ضعیف است [= زنجبیل ترکہ آنرا در طعام اندازند، تُلک بضم تاے فوقانی ولام ساکن]

اَمْرُوِیْ ۔ بیخے است چوں گزر وترب کہ پُختہ نان خورش کنند، و در رسالہ قُلقاس بضمّ قاف وسکون لام وقاف بالف کشیدہ وسین مہملہ، لیکن از طریقۂ فارسی بفتح قاف معلوم می شود [=]

ارذاوا[۵۱] ۔ آردے کہ بآب حل کردہ دہند، لیکن این غلط عوام ہندوستان است، ولفظ صحیح اَرذابہ است [= آردے کہ بہ آب شور اندہ باسپ و گاؤ دہند، اردابہ ۔]

ارگجا[۵۲] خوشبوئے واخلاطے کہ عطّاراں سازند، پرگنہ بفتح بائے فارسی و سکون راے مہملہ وفتح کاف فارسی ونون، انیست در فرہنگہا، مؤلف گوید پرگنہ ماخوذ است ازپراگندن، دریں صورت باید کہ آن چیز[۵۳] خوشبو مشک باشد ازعالم عبیر، پس (ق ہ ب) غیرارگجا باشد، زیراکہ ارگجا بآب حل کردہ بربدن وجامہ مالند، چناں کہ مرسوم است وبعضے[۵۴] گویند زریرہ بزاے

---

۲۴ رک برہان قاطع : غلہ باشد کہ آں رالوبیا خوانند، ب وج توتیا کہ غلط است ۔

۵۱ رک فرہنگ آصفیہ : اَرداوہ صحیح اردابہ ۔ جو اصل میں آردآبہ تھا ۔ نیز نفائس اللّغات : اَرداوہ ۔ عربی میں جشِیْشَہ اور جَرِیْش کہتے ہیں اور فارسی میں بُلغور کہتے ہیں ۔

۵۲ رک فرہنگ آصفیہ " خوشبو کا ایک قسم کا مرکّب عطر ۔ غالیہ ۔ اُس خوشبو کا نام بھی ارگجا ہی جو فاتحہ سوم کے روز ایک پیالہ میں گلاب، برادہ صندل ۔ مشک، کافور، عنبر وغیرہ سے بنا کر ہر ایک فاتحہ خواں کے سامنے پھول ڈلوانے کو لے جاتے ہیں ۔ ۵۳ الف : آنچہ ج و د : چیزے خشک وخوشبو باشد ۔ ۵۴ مطابق د ۔ ج و د میں یہ عبارت نہیں ۔

معجمہ بروزنِ حریرہ [ارگجا۔ ترکیبے از بو یہاے خوش کہ عطاراں سازند، پرگنہ بفتح باے فارسی وسکون راے مہملہ وفتح کافِ فارسی ونون]

اٹرنگا آنست کہ شخصے پاے خودرا بپاے حریف بند کردہ اورا بیندازد ببرند بکسرِ سین وراء ہر دو مہملہ ونونِ زدہ ودال، وبتازی سِرغبیۃ[۵۶] بکسرِ سین وراء ہر دو مہملہ وسکونِ غین معجمہ وباے موحدہ وتحتانی مشدد [= آنست کہ کشتی گیر پاے خودرا بہ پاے دیگر بند کند واورا بیندازد وبتازی شغزبیۃ خوانند وبرند بکسر سین مہملہ وراے مہملہ ونون ساکن]

ارنڈ۔ درختے است کہ برگہالیش عریض باشد وازمغزِ تخم او روغن کشند، بیدانجیر وبتازی خروع بخاے معجمہ وراے مہملہ بواو رسیدہ وعین مہملہ وتخم آن رابفارسی کِنتو بکسر کاف تازی وسکون نون وفوقانی بواو رسیدہ گویند [= درختے است کہ برگ وباراو براے امراض بارد وبلغم وآماسِ شکم نفع بسیار کند وبرگ او بسیار عریض بود وآں رابیدانجیر گویند، خروع بخاے معجمہ وراے مہملہ وواو معروف]

آرُو میوۂ نزدیک بہ شفتالو ودرختش نیز مثل درخت شفتالواست، وگویا نوعے از شفتالواست، ودر رسالہ "میوۂ معروف کہ آلوچہ نیز خوانند، وایں

---

۵۶ یہ لفظ نہ مل سکا۔ نفائس اللغات، برہان اور Lane میں شغزبیۃ اور شغربیۃ ہے۔ ۵۷ نسخہ ہا الف د ب میں سغربیہ اور سغرسہ ہے۔ جسے میں نے صحیح کیا ہے۔
۵۸ آرزو نے اس کا تلفظ ضبط نہیں کیا یہ خِرْوَعٌ ہے دیکھو، لسان و Lane و نفائس اللغات وغیرہ) آنندراج میں ہے خِرَوَعٌ کِذْدھمٌ۔ ہانسوی نے واو معروف سے لکھا ہے یہ صحیح نہیں ہے۔ ۵۹ آنندراج کنتو، برہان: کِنتو۔

خوانند" و ایں خطا است، چراکہ آلوچہ کہ آں را اِجّاص گویند بکسر ہمزہ و تشدید جیم میوۂ دیگر است، و درختش ہم بدرخت آڑو می ماند۔[۵۱] آلوچہ مطلق[۵۲] در ہندوستان نبود، حالا از چند گاہ در بعضے از باغاتِ شاہجہاں آباد حرسہ اللہ تعالیٰ عن الفساد پیدا شدہ مکرّر دیدہ شد، آلوچہ رسیدہ مانا[۵۳] بالمزہ رسیدہ[۵۴] آنچہ دریں جا بہم رسد ترش بود، گویند در کابل و کشمیر و ولایت[۵۵] سردسیر بسیار شیریں و نازک بہم رسد [= نام میوہ ایست معروف آلوچہ نیز گویند[۵۶] اِجّاص]

آر[۵۷]۔ چوبے کہ آہنے سر تیز در آں نصب کنند برائے راندان گاو در وسالہ چوبے کہ چارپایاں رانند، خصوصاً گاو و خر، لفارسی خرگواز[۵۸] و ایں خطاست چراکہ آر مخصوص گاو است، خصوصاً گاو ارابہ و قلبہ و خر را بداں نمے رانند و خرگواز مخصوص نیست [=]

---

۵۱ مطابق ج، د: آ و ب: ہمی۔ ۵۲ ب و ج: مطلقاً۔ ۵۳ ج: نارسیدہ۔ ۵۴ ب و ج: ولایات: آ و د: ولایت۔ ۵۵ حاشیہ ب: "تحقیق آنست کہ این تقصیر صاحب رسالہ نیست بلکہ صاحب الالفاظ الادویہ یعنی آلوچہ را کہ اِجّاص گویند آڑو نوشتہ، و آں در اصل غلط محض است۔ ۵۶ آصفیہ (۱) "لوہے کی تیلی نوک دار کیل جو سانٹے میں لگاتے ہیں (۲) کیلدار سانٹا"۔ امیر اللغات: لوہے کی ایک نوکدار چیز ہے جو پینے میں لگاتے ہیں۔ فقرہ: کسان ہل جوتنے میں سُستے بیل کی کبھی دُم مڑوڑتا ہے کبھی آر چبھوتا ہے۔ فقرہ۔ چلتے بیل کے کیوں آر لگائے جاتا ہے"۔ ۵۷ آ ب۔ ج۔ د: خرگواز۔ برہان قاطع: خرگواز بر وزن سرفراز، لیکن بضم ہم آمدہ چوبے باشد کہ خر و گاو را بداں رانند، نفائس اللغات: "آر: چوب دستے کہ بر سر آں آہن سر تیزے باشد و بآں گاو رانند پھر آر ق کے ذیل میں لکھا ہے" کہ بداں گاو و خر آں رانند عربی میں مِنخس۔ فارسی میں غبارہ۔ سخمہ۔ اور شَتَ کہتے ہیں" (صلا)

آریا[1]۔ در رسالہ" نوعے از خیار کہ باریک[2] و دراز باشد کَلوَنده بکاف مفتوح ولام ساکن وفتح واؤ ونون زده ودال وہاے مختفی"، لیکن آنچہ از کتب معتبره ظاہر می شود کلونده بزبانِ شیرازی خیار درازے کہ بہ ہندی[3] ککڑی گویند[4] خیارے کہ براے تخم نگاه دارند، بہر حال غیر آریا است و در کشف اللغات کلونده خیار دراز کہ کگری گویند[5] [=][6]

ازہر۔ غلۂ زرد مائل بسیاہی کہ ہمراه غلّہ خریفی کارند و با غلّات ربیعی درو نمایند شاخُل بشینِ معجمہ وضمّ خاۓ و بکسر خطا است چراکہ شاخل بواو نیز آمده و دَشمر[7] بفتح دال وسکونِ سین ہر دو مہلہ ومیم وراے مہلہ، و بہ عربی دُرْجُع بضم دال مہلہ وسکونِ راے مہلہ وجیم وعین مہلہ گویند [= غلہ ایست زرد رنگ شاخُل]

اُرد۔ در رسالہ" غلّۂ معروف ماش وبتازی مج[8] گویند" لیکن اطلاقِ ماش در فارسی بر ہنو ماش[9] کہ آں را ماشِ عطّار و نیز بہ ہندی مونگ گویند در عرفِ حال بسیار آمده [اُرد=]

ازتهی۔ در رسالہ "جنازۂ گبران، کاہوکب[10]" و درین نظر است[11] چراکہ

---

[1] فرہنگ آصفیہ۔ [2] ب: بزرگ [3] د: درہند۔ [4] رک برہان قاطع [5] ب: کہ گگری گویند درہند، [6] ہا ب: آریہ [7] نفائس اللغات ہے "دُزْجُع" اور دشمر، لیکن سروری میں سین مہلہ کے ساتھ ہے۔ [8] رک لین: مَجُّ، مُجَاجٌ۔ [9] رک برہان قاطع وغیرہ۔ [10] رسالہ میں صرف کاہوکب ندارد۔ [11] انجمن آراے ناصری: گاہوکب بپارسی قدیم تختہ و تابوت راگفتندے زیراکہ گاه بمعنی تخت است ومناسبت دارند وبے در ترکیب گاہوکب شبہتے است۔۔۔۔ شاید گت ۔۔۔۔۔ یاگب بمعنی بزرگ۔۔۔۔۔ تخت بزرگ قبہ دار۔

ارتھی جنازۂ ہندوان را گویند نہ جنازۂ گبران را کہ فارسیان اند، دیگر آنکہ
کاہوکب بمعنی مطلق جنازہ موتی است، چنانکہ از کتب لغت مستفاد می شود
پس تخصیص گبران بیجا است، وتحقیق آنست کہ ارتھی بمعنی جنازۂ
موتی است بزبان ہندی[1] و کاہوکب بزبان فارسی و چو اہل اسلام
و ہنود را تفرقے[2] تمام است از اطلاقات ہندوان بر جنازہ مسلمین
اطلاق آں نکنند وہمیں قسم مردم ولایت اطلاقِ کاہوکب وگاہوکب
صحیح بہ کافِ فارسی وکاف دوم تازی مضموم وباے موحدہ بمعنی
تختِ قبہ دارد، وتفصیل ایں در سراج اللغۃ نوشتہ ام [= جنازہ گبراں
کاہو، بکاف عربی]
آرہ [= آرا] سیخے کہ یک سر آں اندکے پہن باشد وریزۂ نان سوختہ
کہ بہ تنور چسپید بداں تراشند، بلک بکسر باے موحدہ وسکونِ لام ونیزہ آرہ
چیزیکہ چوب وسنگ بداں تراشند[3] وشگافند، آرّہ بہ تشدید، وایں ہم از
عالم توافق لسانین است وبتازی منشار گویند بکسر میم نون زدہ وشین معجمہ

---

[1] ج ہندوی۔ [2] ب و د: تفرتے: الف: تفرقہ۔
[3] آصفیہ: آرہ و آرا: نفائس اللغات = آرہ۔ لیکن ان میں "سیخ تنور" والا
معنی موجود نہیں صرف بمعنی کروت ہی ایضاً platts'
[4] سب نسخوں میں (د کے سوا) اسی طرح ہی، د میں کتابت میں بلسک ہی
مگر ضبط تلفظ کے لحاظ سے وہی بلک رہ جاتا ہی۔ صحیح بلشک ہی۔ سیخ کباب وغیرہ کے
معنی بُلشک بھی آیا ہی لیکن بمعنی منشار نہیں بلکہ بمعنی سیخ آہنی . . . . برائے نان
بر آوردن از تنور . . . . کذا فی برہان وانجمن آرا۔ ممکن ہی استعمال ہند ہو، نیز
دیکھو نفائس اللغات۔ [5] مطابق الف: ب و ج۔ د میں "تراشند" ندارد۔

بالف کشیدہ ورائے مہملہ [اَرَہ^[1] سیخے باشد آہنی کہ یک سرآں را پہن سازند و آتش را بداں در تنور حرکت دہند چوں ریزۂ نان سوختہ بہ تنور چسپیدہ باشد بداں تراشند دگاہ آں را تنور نہادہ بریاں ماازاں بیاویزند بلسک بباء موحدہ مکسورہ ولام ساکن وسین مہملہ]

آری^[2] - ارّہ کوچک بہ یک دست گرفتہ کار کنند - دَسترہ بفتح دال و سکون سین ورائے ہر دو مہملہ -

اساڑھ^[3] - ماہ اوّل از برشگال کہ شروع باراں اکثر دراں باشد - ودر رسالہ" نام ماہیے کہ آفتاب در برج جوزا باشد ، وآں سی و دو روزہ بود ، خورداد" لیکن وقتے باشد کہ در اوّل بلیاکھ کہ ماہ سوم تابستانِ ہنداست نوروزہ واقع است بریں تقدیر تفاوت باشد [اساڈہ^[4][5] نام ماہ کہ آفتاب در برج جوزا سی و دو روز ماند خورداد]

اِسپَرک - گیاہے کہ جامہ ہا را بداں رنگ کنند ، زریر بزائے معجمہ بروزنِ حریر ، لیکن اِسپرک خود لفظِ فارسی است ، وچوں در ہندوستان پیدا نشود وازولایت می آرند ہمیں شہرت گرفتہ ، وآنچہ صاحبِ برہان قاطع آں را برگِ زرد چوب گماں بردہ خطاست - [=]

اِسپغول^[6] - در رسالہ" تخمے است مانند ہالون کہ دروں چوں گندم

---

[1] الف : اُرہ ، [2] مطابق ج و د : آرد ب میں مستقل لغت کے طور پر نہیں - [3] الف : اساڑھ ب اساڈہ [4] اس کے بعد کی عبارت الف میں ہے - [5] مطابق ب ا ج ا الف : اساڑھ : [6] اِسپغول (آصفیہ : برہان) اَسپغول (نفائس اللغات) : اسبغول (انجمن آرائے ناصری) بنگو (برہان) بنکوہ (انجمن آرا)

ترکیدہ باشد و بتازی بذرقطونا خوانند بنگو" مؤلف گوید اسبغول ہیچ لفظے نیست کہ برائے آں لفظ دیگر باید رسانید، خود لفظ فارسی است بلکہ می بایست کہ لفظ ہندی ہم رسانید و فارسی مشہور آں شکم پارہ است [اسپغول: تخمے است مانندِ تخم ہالون و درونِ آں ہمچو گندم ترقیدہ، خاصیت مبرد دارد، و بتازی آں را بذرقطونا خوانند۔ بنگو]

اشگند[1] در رسالہ "بیخے مشہور، بہمن سفید" لیکن غالب آنست کہ اسگند غیر بہمن سفید است، زیرا کہ بہمن در ہندوستان ہم نمے رسد واز ولایت مے آرند، و اسگند دریں ملک بسیار بہم مے رسد بسبب عورت در اشتباہ افتادہ اند۔ [اشگندہ بیخے است مشہور، بہمن سفید]

اَشو [= آشو] ہماں کہ بفارسی اسپ و بہ عربی فرس خوانند، وایں نیز از توافق است چرا کہ تفاوت واو و با چنداں نیست۔

اَست رابطِ کلام است در اثبات، چنانکہ در فارسی، نااست بنون مقابل آن، لہٰذا ناستک بمعنی نافی و منکر خدا است در ہندی، پس از توافق لسانین باشد، وہست در فارسی بدل است باشد، چرا کہ الف بہر دو زبان مبدل بہ ہا شود،

آفتاوا[2]۔ در رسالہ "آوندے گولہ دار کہ دست وپا بدان شویند و آبدستان دقمقمہ[3] بہر دو قاف مضموم" مؤلف گوید: آفتاوا ہم چو لفظے نیست کہ خواص

---

[1] مطابق ب و د، ا و ج میں اسگند: لفظ کے معنی کے لئے دیکھو Platts

[2] آفتابہ: آفتاوہ اصل میں آب تابہ۔ آصفیہ۔

[3] ایضاً مطہرہ۔ اداوہ۔ ترکی میں قمغہ کہتے ہیں (نفائس اللغات)

بداں تلفظ کنند بلکہ روزمرۂ جہالِ ہندوستان است واگر مراعات جہال و عوام کنیم چنانکہ منظور صاحبِ ایں رسالہ است خصوصیت بالفاظے کہ آوردہ نشود، ولفظِ صحیح آفتابہ[۵۱] است کہ فارسی است، وایں کہ گاہے اہل زبان بنا بر مراعاتِ جہال تلفظ بکنند می دانند کہ غلط گفتہ اند۔ پس آوردنِ ایں قسم الفاظ بسیار بے حساب است، والا جمیع یا اکثر الفاظے کہ عوام بہ تغیر لہجہ و حروف تلفظ می کنند دریں نسخہ می بایست آورد۔ [آفتاواہ: آوندے باشد لولہ وار بداں دست بشویند آں را آبدستاں خوانند خواہ از مس باشد خواہ از گِل؛ قمقمہ بقافِ مضموم]

اگوا[۵۲]۔ دررسالہ "پیش رفتن برائے آوردنِ کسے از جہت تعظیم، پذیرہ[۵۳]، ببائے فارسی و ذالِ معجمہ و یائے مجہول و بتازی استقبال ترجمہ پذیرہ"۔ لیکن اگوا شخصے کہ بطریقِ مذکور پیش رود و ہمچنیں پذیرہ، وایں کہ بمعنی استقبال نوشتہ نیز خطاست وظاہراً استقبال ترجمہ پذیرہ کہ گفتہ از برہان قاطع آوردہ و آں سہو است [اگوا۔ پیش رفتن برائے آوردن کسے از برائے نگہداشت حرمت و تعظیم اُو بہ عربی آں را استقبال گویند، پذیرہ، ببائے فارسی و ذال معجمہ و یائے مجہول]

آکھر[۵۴]۔ جائے کہ محل خواب وحشیانِ صحرائی باشد مثل آہو[۵۵] و رنگ و غیرہما کنام[۵۶] بفتح کافِ تازی و نون، و در تحفہ مغلگاہ[۵۷] وسکون غین بمعنی جائے خواب

---

[۵۱] الف میں آفتابہ ہی اور ب میں آفتاواہی۔ [۵۲] رستہ بتانے والا، رہنما، ہادی، (آصفیہ)؛ اگوائی یا اگوانی: پیشوائی (آصفیہ)، نیز رہنما (نفائس) [۵۳] پذیرہ بمعنی استقبال (انجمن آرا) پیش رونده (برہان) [۵۴] بلیٹ "جنگلی جانور کا گھر"

[۵۵] ب مانند۔ [۵۶] برہان و انجمن: بقیہ [۵۷] رک برہان۔

دَدّ و چہار پایاں مطلق گفتہ،

اگاڑی ۔ در رسالہ" رسن اسپاں کہ پیشِ پا کنند تا[1] راست ایستند مقبض بکسر میم وسکون قاف و فتح باے موحدہ و صاد مہملہ" و بعد ازاں نوشتہ : اگاڑی رسنے کہ بگلوے اسپ بندند تا پیش نرود، شکال"، مؤلف گوید۔ مقبض در قاموس رسنے کہ پیش کشند۔ دریں صورت آں رسن خواہد بود کہ دو میخ کلاں بر دو سر طویلہ زنند و ہر دو سر رسنے بداں بندند و درمیان رسن ہاے اسپاں را بداں رسن بندند و ایں قدر در قشون نادر شاہی مکرر بہ نظر آمدہ و در ہندوستان مرسوم نیست، و اگاڑی آنست کہ رسنے در گلوے اسپ و استر بستہ دو طرفِ آں را بدو میخ یا بہمان[2] رسن مذکور بندند و نیز شکال در زبان ریسمانے کہ بدست و پاے ستوراں بندند و آنرا چدار نیز گویند۔ دریں صورت اعم باشد از اگاڑی[3]، رسن اسپاں کہ پیش رہا کنند تا راست ایستند، مقبض بکسر میم وسکون و قاف و صاد مہملہ[4] و نیز رسنے کہ بہ گلو بند اسپ بندند تا پس نرود، شکال بشین معجمہ و کاف عربی]

اگر۔ چوبے است خوشبو از عالمِ صندل و درختِ آں در کوہستانِ دکن بہم رسد و بتازی عُود خوانند۔

---

۱ الف میں ...... اگاڑی تک عبارت ندارد

۲ ب : ج : بدو میخ یا بہمان :

۳ نفائس: "طوال ...... و بفارسی تاتورہ ۔ چدار ۔عربی میں شکیل بھی کہتے ہیں:
نیز رک نور اللغات: امیر اللغات ۔

۴ اس کے بعد کی عبارت نسخۂ ب میں نہیں۔

اگل [آگل] چوبے است که پس درا فگنند[1] تا زود باز نشود فدرنگ بفتح فا و دال و راء هر دو مهله بروزن فرسنگ و بتازی مجوبه" کذا فی الرساله لیکن اگل زبان وطنِ مصنّف خواهد بود و بزبان گوالیار که افصح زبان های هند ست بنید گو بینڈ گویند۔ به معنی عریض چوں چوب مذکور نیز در عرض باشد آں را نیز بنیڈ[2] نامند، بدانکه در کتب معتبرهٔ مشهور مثل قاموس و غیر مجوبه به معنی چوب دیده نشد، اگرچه صاحب مؤید و مدارالافاضل و غیرهما آورده اند [آگل۔ چوبے باشد که پس در فگنند تا کے باز نه تواند کرد، عرب آں را مجوبه خوانند، فدرنگ بکاف فارسی]

اَکَڑنا۔ در رساله" رفتن به تکبّر و غرور، بتختر" مؤلف گوید اکڑنا در هندی کرخت شدن است و بمجاز اعضا را کشیده و سخت نمودن، دریں صورت رارفتن را دریں دخل دادن بیجاست، ولفظ صحیح آں اکڑتا چلنا باشد، فارسی خرامیدن است که بمعنی رفتن بناز است، و نیز اکڑنا بعد ازاں نوشته "و که بمعنی کشیدن اعضا است بسبب ماندگی و خمار، فخیدن بفا و خائے معجمه، لیکن اکڑنا کشیدگی اعضا است که به عربی تمطّی گویند بطائے مهله مشدّد، و ایں حالتے است که در اوائل تپ هامے شود، و نیز فخیدن در کتب معتبره فارسی مطلقاً نیست، معلوم نیست که مصنّف از کجا آورده [= رفتن به تکبر و غرور، تبختر بروزن تعسُّر، ها ب: دو معنی دارد: اول بمعنی رفتن به تکبر و غرور، تبختر بروزن تبقّر[3] دوم بمعنی کشیدن اعضا که به سبب ماندگی و خمار

---

[1] مطابق ب: الف: درپیش در۔ [2] اصل: بنیڈه: آصفیه نوراللغات، امیراللغات ندارد۔ Platts میں ہے۔ [3] تلفظ میں Platts لکھا ہے معروف مجہول دونوں سے اور آخر میں الف لکھا ہے نیز نفائس: عربی شجاز فارسی: فدرنگ و مترس:

باشد۔ نخیدن بفا و خائے معجمہ]

آکڑا۔ در رسالہ "عضوے و بندے باشد کہ بواسطۂ درد آں حرکت نمے تواں کرد، ترغدہ[1] لہذا گویند: فلاں عضو ترغیدہ یعنی دردمند شدہ کہ بہ سبب آں حرکت نمے تواں کرد" لیکن اکڑا در ہندی بمعنی کرخت شدہ است و ترغدہ بفتح فوقانی و رائے مہملہ مفتوح و سکونِ غین معجمہ و دال مفتوح بمعنی عضوِ دردمند است کہ بہ سبب آں حرکت نمے تواں کرد یا خود حرکت نہ کند منجیک نام شاعر گوید[2]۔

زلبس کوب از زمانہ خورد دشمنت ہمہ اعضائے او گشتہ ترغدہ

[= عضو بند باشد کہ بواسطۂ درد آں حرکت نمودہ، ترغدہ وگویند فلاں عضو ترغیدہ شدہ یعنی چناں دردمندہ شدہ کہ بواسطۂ آں حرکت نتواں کرد]

اَگَسْت[3]۔ بفتح و کاف فارسی، ستارہ نزدیک قطب جنوبی کہ بعد انقضائے برشگال دمد و بتازی سُہیل خوانند، بوک[4] بفتح بائے موحدہ و رائے مہملہ و کاف تازی، و بعضے ببائے فارسی نیز گفتہ اند۔ لیکن اصح آنست کہ لفظ اگست مشترک است در فارسی و ہندی،

---

[1] رک برہان و انجمن آرائے ناصری ۔ [2] منجیک کے لیے دیکھو لباب الالباب عوفی (طبع یورپ) ج ۲ ، ۱۳، ابوالحسن علی محمد الترمذی نام سامانی دور کے شاعروں میں تھا ، [3] رک آصفیہ و برہان ، انجمن آرائے ناصری ، Platts میں Agasti - tya [4] بروزن فلک رک برہان و انجمن آرائے ناصری۔

اکھاڑا[1]- میدانے کہ کشتی گیراں درآں کشتی کنند جبرگ بفتح جیم تازی و سکون رائے مہملہ و کاف فارسی، وظاہراورزش خانہ نیز ہماں است و آں راتعلیم گاہ وتعلیم گہ بحذف الف نیز گویند [= میدانے راگویند کہ در آں کشتی کنند وآں را مَصرَعَہ نیز گویند، ریاعہ بفتح رائے مہملہ ویائے مثناۃ تحتانیہ]

اگھن[2]- دررسالہ "نام ماہے کہ آفتاب دربُرج حوُت باشد وسی روزبود" مؤلف گوید: بودن آفتاب دربُرج حوُت درآں ماہ خطائے فاحش است چنانکہ ظاہراست، وشاید سہوناسخ است ونیز تفاوت ماہ ہائے ہندی و فارسی بہ ہماں قیاس است کہ درلفظ اساڑھ نوشتہ اند [= اگھن: نام شہرے است کہ آفتاب دربُرج حوُت سی روزی ماند- آبان[3]]

اگھوا[4]- دررسالہ "جنسے ازطعام کہ تنگ ہاازآردساختہ درشیرہ شکراندازند وپزند وفاتحہ خواندہ تقسیم کنند، وعقیدہ عوام است کہ ازیں عمل چشم بدرد نیاید- بغرالیکن تنگہ بغرادرسروری بمعنی برگ بغراست وآں عبارت است ازپارہ ہائے میدہ پہن کردہ بشکل برگ، تحقیق آنست کہ اگھوا چیزے دیگراست وتنگہ بغرادیگر [= جنسے ازطعام کہ آنرااز آردمثل تنگہا سازند و درشیرہ شکر پزند وفاتحہ خوانند وعقیدۂ عوام آنست کہ ازیں عمل چشم بدرد نیاید: تنگۂ بغرا]

۱؎ اکھاڑے کے لیے دیکھو لغاتکس -۲؎ آصفیہ: قمری ۹واں مہینہ - تقریباً نصف نومبر سے نصف دسمبر تک" ۳؎ بروزن تابان - ہشتم ماہ است ازسال شمسی وآں زمانِ بودنِ آفتاب است دربرج عقرب (انجمن آرائے ناصری) - ۴؎ اصلاً اگھوا روہیلکھنڈ میں یہ رسم اب تک موجود ہے (عرشی)

اُگال - در رسالہ" فضلۂ کہ بعد از خوردنِ برگ تنبول در دہن ماند و آں را بیروں اندازند۔ بُلاعہ بضمِ ہاے موحّدہ و عینِ مہلہ" و درین نظر است، اوّل آں کہ لفظ بُلاعہ در کتبِ معتبرہ مثل قاموس و غیرہ نیست، دوم آنکہ اُگال مخصوصِ پان است و اگر بُلاعہ ماخوذ از بلع کہ فرو کردن چیزے است باشد کہ عام خواہد بود درین صورت تفلِ پان اگر گویند مناسب است امّا بضرورت یا خود لفظ اُگال باید آورد۔ اَکال بکافِ تازی قحط سالی و گرانیٔ غلہ و مقابل آں سُکال بمعنی ارزانیٔ غلہ است [= فضلۂ[1] کہ بعد از خوردنِ برگ تنبول در دہن ماند و آں را بیروں اندازند، بُلاعہ بضم ہاے موحدہ وعینِ مہلہ]

اُوِکسانا [= اُکسانا[2]] در رسالہ" پیش کردن فتیلۂ چراغ، سِحیدن بسینِ مہلہ و ہاے مہلہ و یاے معروف"؛ مؤلف گوید اوکسانا در ہندی بمعنی اندک از جا جُنبانیدن و برآوردن است مطلقاً خواہ فتیلۂ چراغ باشد خواہ غیرآں، و سحیدن در کتبِ معتبرۂ مشہورۂ لغت فارسی نیست بلکہ جاے مہلہ در زبان فارسی نیامدہ و لفظ حیز بمعنی مخنث از عالمِ طلا و طلبیدن و صدن است کہ متأخران تصرف کردہ اند۔ و بمعنی جنبانیدنِ فتیلہ چراغ در ہندستان اشتعالک شہرت دارد و ایں اگرچہ من حیث القیاس صحیح است لیکن سَنَد آں در کلامِ اساتذہ دیدہ نشدہ [اُدکسانا - پیش کردن فتیلۂ چراغ، سحیدن

---

[1] اَکال - قحط سالی، لیکن دہلی میں کال بولتے ہیں اس کے برعکس سُکال (آصفیہ)

[2] ظہوری ؎ شود چہرہ زرد خورشید آل دہندش اگر ماہ رویاں اُگال

[3] رک آصفیہ: چراغ کی بتی کو آگے بڑھانا۔

بسین مہلہ و حا، و یاے معروف]

اوکھڑنا [= اکھڑنا[۵۱]] در رسالہ" لغزیدن و لبسر در آمدن و اشکوخیدن[۵۲] مثلاً چوں کسے تند رود و پایش بہ ٹنگے یا کلوخے بخورد یا بہ سوراخے فرو رود یا آبے ریختہ باشد و پایش بداں رسد و بیفتد گویند اشکوخید" مؤلف گوید : اوکھڑنا براے ہندی بمعنی از جا بر آمدن درخت و امثال اُست و بمعنی افتادن آدمی بہ سبب پا بسنگ آمدن اوکھٹنا[۵۳] باشد بتاے ہندی، و بمعنی اُفتادن بہ سبب لغزش از گلِ ولاے وغیرہ کھِسلنا کہ ترجمہ لغزیدن است، و اشکوخیدن[۵۴] بمعنی لغزیدن و لبسر در آمدن است [اوکھڑنا..... اشکوخیدن بشین معجمہ و واو معروف و خاے معجمہ]

آلگنی ۔ در رسالہ" رلیمانے کہ دو سرِ آں را دو جا بندند و چیزہا بداں آویزند و گاہے خوشۂ انگور وجز آن نیز، آونگ بمدّ و فتح واو و نونِ زدہ و کاف فارسی"، لیکن آونگ اعم است از الگنی و چھینکا و مرادفِ الگنی رَجَہ بفتح راے مہملہ[۵۵] و جیم تازی مفتوح بمعنی طنابے کہ جامہ ولنگ برآن اندازند [= رلیمانے را گویند کہ خوشہ ہاے انگور بدان بیاویزند و جامہ برآں اندازند، آونگ بالف ممدودہ و واو مفتوحہ و نون ساکن]

اُلّو ۔ جانورے مشہور کہ نحس است، بوم و بُوف[۵۶] بفا و آں غیر جُغد است،

---

۵۱ آصفیہ نے ہانسوی والے معنی نہیں دیئے ۔ ۵۲ جب میں رشکوخیدن، ۵۳ رک ۵۴ [illegible] : = آصفیہ میں نہیں ۔ ۵۵ رک انجمن آراے ناصری ۔ ۵۶ رزہ و رژہ : اس کے علاوہ آوند و آونک بھی دیکھنے میں آیا ہے ۔ ۵۶ ابن یمین ۔

تو باز سدرہ نشینی فلک نشیمن تُست ۔۔۔ چرا چو بُوف کنی آشیاں بویرانہ

اِلاَّیلہ[۵۱] چیزیست کہ بر بدن آدمی پیدا می شود، بشکل گندم ودردنکند و مسّہ نیز خوانند لیکن اغلب است کہ مسّہ در ہر دو زبان مشترک است آزرخ بمدّ و راے فارسی وخاو تا شکل بفوقانی بالف کشیدہ وشین معجمہ موقوف ولام۔

اُولِما۔ اُلمہ[۵۲] جانورے مذبوح کہ موے وپر آں باب گرم دُور کنند۔ یولمہ بہ تحتانی و واو مجہول" وظاہرا ہمیں لفظ یولمہ است کہ ہندوستانیاں ازراہ غلط چناں گویند و اغلب یولمہ ترکی است و بفارسی رود،[۵۳] براے مہملہ و واو مجہول و دال گویند۔

اُلاتہنا[۵۴] نام و خصوصیات مردہ را ذکر کردن، تا خود یا دیگران ازاں نالاں یا گریاں شود۔ مویہ بمیم و واو مجہول و یہ عربی نوحہ گویند بفتح نون و سکونِ واو وحاے مہملہ، وصاحب ایں عمل را نوحہ گر و مویہ گر خوانند [نسخہ رام پور نیز بمعنی گلہ و شکوہ وطن و تشنیع آمدہ]

اُلبنہا[۵۵] گرہے کہ در بندگاہ بہ سبب درد عضوے دیگر بہم رسد، چنانکہ از دنبل در بیغولۂ راں و از قرحۂ دست در بغل، باغزہ بباے موحدہ و غین معجمہ و راے مہملہ، و مجدالدین علی توسی بمعنی بتوری آوردہ اند کہ در بدن پیدا شود، لیکن اقوی اوّل است [= گرہے کہ در

---

۵۱ آصفیہ میں نہیں : Platts : مرادف مسّہ

۵۲ ب : اولمہ ۔ ۵۳ رود و رودہ دونوں ہم معنی ہیں۔ (استدراج)

۵۴ گلشن فیض اور نفس اللغۃ میں اولتنا

۵۵ اُلبنہا (ب)، اُلبا (Platts) آصفیہ ندارد۔

اعضاے بندگاہ بہ سبب دردمندی عضو دیگر پیدا شود مثلاً در پاے کسے
دنبل برآمدہ باشد، بداں واسطہ درد آں بغلۂ ران گرہ ہا بہم رسد یا سر
ببالین بیجا نہادہ باشد۔ بداں سبب در گردن گرہ ہا پیدہ شود ہر گرہے کہ
مثل ایں بہم رسد آں را باغرہ بباے موحدہ و غین معجمہ و راے مہملہ گویند[
آلا۔ طاقچۂ عمارت۔ و در رسالۂ[۱] سغ آوردہ لیکن در سروری آوردہ کہ
سغ بعضے بمعنی پوشش خانہ نوشتہ اند اما صحیح نوعے از عمارتِ دراز است
کہ بہ عربی اَزَجْ خوانند؛
اَلاؤ۔ آتشے کہ قلندراں در شب ہانگاہ بر ارند و ہندوان فقیر دھونی
گویند[۲] لیکن الاؤ[۳] بقصر و مد لفظ فارسی است کہ مستعمل ہندوستان[۴] شدہ
است۔
اُلٹا۔ باز گردانیدہ شدہ، باز گونہ[۵] و بہ عربی منکوس[۶] و در آدمی دو صورت

---

[۱] سغ۔ نوعے عمارت است دراز خمیدہ، وطاق، بعربی ازجّ گویند و ازاج
جمع (انجمن آراے ناصری) نیز ملاحظہ ہو لین کی عربی قاموس۔ [۲] آصفیہ۔
[۳] آلاو: بہ سکون واو و آتش شعلہ ناک را گویند و بفتح ہمزہ درست است۔
(برہان) آلاوہ بمعنی دیگ دان وجائے کہ در آں آتش روشن کنند (برہان)
آذری ؎ بر اوج گنبد گردوں ازاں بتابد ہو کہ یافت از تف قندیل مرتضی آلاو
(انجمن آراے ناصری) [۴] لیکن یہ لفظ سنسکرت میں بھی ہے۔ अलात لہذا توافق
لسانین ہے دیکھو Platts
[۵] ایضاً باز گونہ (رک برہان)
[۶] ب ر ک د ،: صرف ج میں معکوس

دارد یکے آنکہ بر رؤخوابد، بریں تقدیر درفارسی دَمر[1] بفتح دال میم ورائے مہلہ خوانند اگر با بالا و سر زیر باز گونہ [اولٹا]

اِلاچی [= اِلائچی] دررسالہ" بتازی ہیل خوانند، قاقلہ بہر دو قاف" و دریں نظر است چراکہ ہیل اِلاچی خورد است، چناں کہ از کتب لغت و طب مستفاد می شود قاقلہ و اِلائچی اعم است از ہیل، و نیز ہیل و قاقلہ ہر دو عربی است و نیز اِلائچی درکتب لغت فارسی آمدہ پس از توافق لسانین باشد [=]

اَلسی ۔ غلّہ است کہ بتازی کتّان بہ تشدید فوقانی گویند، و دررسالہ" بذر بفتح بائے موحدہ و سکونِ ذال معجمہ و رائے مہلہ آوردہ" و تحقیق آنست کہ بزر برائے معجمہ بمعنی مطلق دانہ است و بمعنی مصالح گرم مثل فلفل و دارچینی و با زیر جمع آں کما فی القاموس، لیکن بزر مطلق بہ اصطلاح اطبا بمعنی تخم کتان است چناں کہ در تحفۃ المومنین است و صاحب قاموس بزّار بوزن شدّاد بمعنی فروشندۂ تخم کتاں گفتہ، پس معلوم می شود کہ بزر بمعنی کتاں در عربی ہم آمدہ، و در فارسی بزرک بمعنی تخم مذکور ایں تصرّف فاہیل

---

[1] دَمر ۔ بر رو خوابیدہ کہ در تازی منکوس گویند فوقی یزدی ع کیسے بخیدہ گلے از حدیقۂ دیمرتم (مصطلحات وارستہ) نیز Steingass اور سلیمان حئیم کی فارسی لغت مگر برہان اور انجمن آرائے ناصری میں موجود نہیں۔

[2] اس پر بحث کے لئے دیکھو کتاب الصیدنہ (طبع مکرر آثار قدیمہ) قاقلہ: عرب و ہند کے تعلقات از مولانا سید سلیمان ندوی: اورینٹل کالج میگزین مئی سنہ ۱۹۳۳ء ۔ مرتب کا مضمون" قدیم عربی تصانیف میں ہندوستانی الفاظ" یہ لفظ ہندوستانی ہے۔

باشد و آنچہ در رسالہ بذال معجمہ آورد خطا است ۔

اُونجھنا ۔ [اُلجھنا] در رسالہ[۱] آویختن و رختہ شدن[۱] بسر تیز خار[۲]، و بِشکلیدن بکسر یا و شین معجمہ مؤلف گوید : در لفظ بشکلیدن[۳] اختلاف بسیار است : در سروری بشکولیدن بواو بمعنی جلدی در کار و حریص بودن اُو وبشکیدن بدون واو بمعنی پریشان کردن اتو[۴] بشلیدن بدونِ کاف بمعنی آویختن و رفتن در چیزے و چسپانیدن ، رسند بریں بیت ابو شکور ؎

کہ یارا دریں داورے بگسلد   کہ بر بے گنہ تیغ بر بشلد[۵]

و شکلہ بفتح و بکسر ، پارہ عموماً و پارۂ جامہ کہ بر درختے یا میخے بند شود و پارہ گردد ، شکول در برہان چابکے و چالاکی و شکولیدن مصدر است ، و در کتب دیگر پریشان ساختن و شورانیدن و برآوردن ، پراگندہ کردن و ازیں اختلاف بظہور مے پیوندد کہ یاسے بشکولیدن از اصل کلمہ نیست و شکولیدن در اصل بمعنی درآویختن جامہ است بحدیکہ پارہ شود لہذا شکلہ بمعنی پارۂ جامہ و قاشِ خربزہ وغیرہا آمدہ و شکیدن مخفف شکولیدن است و بشلیدن بمعنی فرو رفتن بچیزے چنانکہ از بیت سابق معلوم مے شود بہ معنی در آویختن ، و شکولیدن بمعنی حریص و جلد در کارے بودن مجاز است نہ حقیقت ، و فارسی بے تکلف اوجھنا بند شدن است مثلاً خارے اگر بجامۂ کسے آویزد گویند جامۂ فلانے بخارے بند شد [= آویختن و رختہ شدن

---

[۱] الف : ریختہ شدن ۔ [۲] الف د : بہ سر ہر خار ۔ [۳] اس کی مفصل بحث کے لیے دیکھو آصف اللغات ج ۱۱ ۔ بذیل شکل ، شکیدن یشل ، بشلیدن ۔ بشکول وغیرہ [۴] مطابق الف : ، ب : قوسی : ج د : قوی [۵] تصحیح از آصف اللغات ۔

بسر تیر و خار چنانچہ اگر جامہ کسے بخار در آویزد و تدآرد گویند لشکلید ولشکلیدن بباء مکسور و شین معجمہ:]

اِمام ۔ در رسالہ" دانہ کہ بر سر تسبیح تعبیہ نمایند۔ سر گرہ بسین مہملہ مفتوح و را اے مہملہ و کاف فارسی لیکن امام تسبیح در فارسی مستعمل است و آں را مُقری نیز گویند بضم میم و قاف زدہ و راے مہملہ بیا رسیدہ، ولفظ سر گرہ اگرچہ درظاہرہ فارسی است امّا معلوم نیست کہ اصطلاح کجا است[1] [=]

اَمکا ڈھمکا ۔ دو لفظ است کہ بہ کنایہ از افراد انسان مستعمل شود، مانند فلاں وبہماں و باستار وبیستار بیاے موحدہ سین مہملہ موقوف وفوقانی بالف کشیدہ وراے مہملہ" بیستار امالۂ اوّل است، بداں کہ لفظ فلاں کہ بفتح گویند خطا است بضم است؛ وفلاں لفظ عربی وبہماں فارسی، فارسیان دوم را تابع نمودہ ہمراہ لفظِ فلاں آرند، اکثر لفظ فلاں مقدم باشد وگاہے برعکس، چناں کہ عرفی گوید ع بہماں وفلانِ آفرینش، و بہماں مخففِ بہمدان است ویا ایں مزید علیہ آں، چنانکہ مذہب بعضے است، و امکا ڈھمکا باہم مستعمل گردند[=]

اَمَربیل ۔ [امربیل[2]] گیلہ کہ بدرخت پیچد و بیخ ندارد، و بر ہر درخت کہ پیچد

---

[1] خاقانی ۔؎

اے سر گرہ از تو عقدِ جاں را   بل واسطۂ عقد آں جہاں را

(انجمن آراے ناصری میں) یہ معنی دیئے ہیں؛ نیز نفائس اللغات: "گل سبحہ اور گل تسبیح بھی کہتے ہیں۔[2] آصف اللغات: بذیل باہماں، بہماں، باستارہ وغیرہ۔

[3] رک آصفیہ: نیز اکاس بیل۔

خشک سازد، بتازی عَشَقہ[۵۱] بفتح عین مہملہ وشین معجمہ وقاف گویند، نَوَیج بفتح[۵۲] نون وواو ویاے مجہول وجیم، وبعضے گویند نویج[۵۳] بروزن تویج است۔

اُمَنگ۔ جوشیدن[۵۴] آب وغیرہ۔

اَمُوختا[۵۵] [امحتۃ ودر رسالہ" خواندن درس ہاے گذشتہ، دَوْر بفتح دال مہملہ وسکون واو وراے مہملہ" لیکن دریں معنی در کتب عربیہ نیست، وآنچہ مصطلح حفاظ ہندوستان است آنست کہ دو حافظ یک رکوع مثلاً پیش دیگرے خوانند وبعد ازاں ہمان رکوع راآں دیگر پیش ایں خواند وہمیں قسم ہر قدر کہ توانند [اَمُوختا[۵۶]....]

اُیَس[۵۷]۔ در رسالہ" گندم وجو سبز درودہ، گراں بکاف فارسی وراے مہملہ بالف کشیدہ ونون" لیکن در کتب معتبرہ گراں بضم[۵۸] دستۂ جو وگندم درو کردہ" ونیز اُیس بزبانِ گوالیار کہ افصح است گندم خوب نارسیدہ بریاں کردہ۔[=]

اُمڈنا [اُمنڈنا] در رسالہ" تراویدن از کنارِ رود وچشمہ وامثال آں زہیدن بزاے معجمہ" لیکن اُمڈنا بسیار شدنِ آبِ دریا وبسیارئ ابر وفوج است و تراویدن لازم است، زُہیدن بضم زاے فارسی چکیدن وتراویدن است

---

۵۱ برہان: عَشِقہ بفتح اوّل وقاف وکسر ثانی، لسان ولین: عَشَقَۃ"۔ ۵۲ بہار: نَوَیج۔ ۵۳ برہان: بروزن زرنیخ۔ ۵۴ گلشن فیض: جوش ودولہ اس معنی میں نہیں آیا۔ آصفیہ نوراسبرئ پلیٹس میں ۵۵ الف: آموختہ، ب: امحتۃ: اموختہ: ج: امحتۃ: ا، ب: اموختا۔ ۵۶ مطابق ا، ب: ا، الف: آموختا۔ ۵۷ = ادی سنسکرت۔ امبی ۵۸ اندراج۔ ۵۹ برہان: بکسر اول بمعنی زائیدن۔ بفتح اول بمعنی افتادن۔ انجمن آراے ناصری تراویدن نیز۔

مطلقاً۔[۔امنڈنا =]

اُنگلبیڑہ[۵۱] دررسالہ" مرضے کہ اطراف ناخن پختہ شود۔ بہ عربی داخس[۵۲] برائے مہملہ وخاے معجمہ گویند" لیکن انگلبیڑہ ہندی مشہور نیست، ولفظ فصیح آں چھلوری است وبفارسی کنژدمہ خوانند بکاف فارسی وندائے فارسی یا جیمہ وکاف تازی بنابر اختلاف [=]

آنڈھا بانڈھا[۵۳]۔ آنکہ طفلاں گرد خود پارچہ ہا پوشند وہمیں حروف را بصوت حزیں گفتہ بازی کنند، ملاحفہ بجاے مہملہ وفا بوزن ملاطفہ لیکن ملاحفہ در کتب معتبرہ مشہورہ مثل قاموس وکنز اللغہ ومنتخب اللغات نیست[آنڈھا باندھا۔آنکہ طفلاں گرد خود پر چہا(کذا) پوشند وباہم نشستہ بازی کنند...
..۱ الف ب]

انڈاگندا[۵۵]۔بیضۂ شدہ کہ بچہ از اں متولد نشود وبتازے غرقلہ[۵۶] بغین معجمہ و سکون را۔ وخا، دررسالہ" وبفارسی ونین معجمہ ودال مہملہ"، لیکن پلندہ مخصوص بہ بیضہ نیست بلکہ بیضہ ومیوہ کہ از اندرون ضائع شدہ باشد

---

[۵۱] نسخوں میں انگلبڑہ، انگلبرہ وغیرہ ہی آصفیہ نے چھلوری کے ضمن میں دیا ہے۔
[۵۲] ملتانی میں اُنگل بڑا اُنگل بیڑا۔ [۵۲] صحیح = داحس د داحوس۔
[۵۳] غالباً "آنڈا بانڈا"۔ آنڈے باندے کھانا۔
[۵۵]۔الف۔انڈہ گندہ۔ب۔انڈاگندا۔ج۔انڈہ گندہ۔
[۵۶] صحیح: غَرْقَلَۃٌ۔رک۔لسان العرب۔
لیکن: غرقلت البیضہ۔ یہ میوے کے لئے بھی استعمال ہوسکتا ہے۔

اَنْب - اَنْبہ[1] "بار درختے معروف کہ در ہندوستان پیدا شود" و در رسالہ "نغزک بفتح نون وغین معجمہ ورائے مہملہ وکاف لیکن چوں انب بہ ہندوستان مخصوص است لفظ نغزک را فارسی زبانان وضع کردہ باشند پس فارسی الاصل نباشد، لہذا در کلام اہل ولایت نغزک دیدہ نشد و اینکہ در کلام بعضے از شعرائے ہند واقع است نظر باصطلاح مُلک خود است ازیں جا است کہ بعضے از ارباب لغت انبج بجیم معرب آں گفتہ

اَندرز[2] - فرشتہ کہ موکل است برابر پیش. ہندیان، بشتر[3] بباے موحدہ مفتوح وسکون شین معجمہ و فوقانی ورائے مہملہ" وایں اصطلاح مجوس است وبزبان میکائیل -

اِندرایَن[4] - ثمر صحرائی کہ بسیار تلخ باشد وبکار دوائی آید وبتازی حنظل بفتح حائے مہملہ وسکون نون وفتح طائے معجمہ گویند، پہی[5] بفتح بائے فارسی وہا بیا رسیدہ، کبست بفتح کاف تازی وبائے موحدہ وسکون سین مہملہ و فوقانی وکوست بواو مبدل آں[6] وایں افصح است، ودرخت آں را کہ از درخت اندرایَن باشد بتازی شری خوانند، بہ تسکین رائے مہملہ انگشتی آتش دان، وبتازی مُنقل بفتح میم وسکون نون [=]

---

[1] صرف الف میں -

[2] ([3] آصفیہ اِندَرز [4] بوزن خرّم (اندراج) [5] نسخۂ د: اندرائن کا پھل، [6] بروزن سہی (برہان) [7] رک لسان العرب ولیس أحلى من الأرى وَأَمَرُّ من الشَّرْی -

انڈل[1] شخصے کہ خایۂ او بسیار کلاں شدہ باشد۔ ذَبّہ خایہ بفتح دال و تشدید موحدہ و غُر بضم غین معجمہ و رائے مہملہ۔

انگرکھا[2]۔ جامۂ کوتاہ آستین و دامن، در رسالہ است کہ "بعضے آں را خفتان گویند شَلیل بہ شین معجمہ و دو لام بوزن خلیل" لیکن خفتان نوعے است از جبہ کہ خاصۂ جنگ است و آں را قزاگند[3] و بہ ترکی قلماقی [= . . . . . بروزن فعیل]

انگش[4]۔ در رسالہ "آہنے سرکج کہ فیل بداں رانند، کجک"، مؤلف گوید انگز بزائے تازی[5] بدیں معنی آمدہ، و ظاہرا انگز مبدل انکس است بضم کاف کہ لفظ ہندی است، و چوں لفظ مذکور کراہتے در تلفظ داشت، سین را بزائے معجمہ بدل کردند ماقبل آں را نیز مفتوح ساختند تا نشانے از آں کراہیت مطلقاً نماند گویا مبدل نیست [= آہنے باشد سرکج کہ بر دستہ تعبیہ کنند و فیلبانان را فیل را بداں نگاہدارند و ہر طرف کہ خواہند برانند، کجک:]

---

[1] آصفیہ، نور اللغات، امیر اللغات ندارند Platts میں انڈیل ہے۔ [2] امیر اللغات و نور اللغات: بفتح اول و سوم و سکون چہارم۔ اگرچہ بعض لوگ انگرکھا بسکون گاف بھی بولتے ہیں۔ [3] قزاغند و قزاگند۔ جامہ را گویند کہ در حشو آن ابریشم و پنبہ نہند و آجیدہ کنند و در روز جنگ پوشند (برہان)۔ [4] مطابق آصفیہ و نیز انکُس و انکس۔
Platts [5] اس کے متعلق مفصل بیان آصف اللغات (ج ۶، ص ۳۰۲۔۳) میں ملاحظہ ہو، انجمن آرائے ناصری نے انگز یا انکزہ ہر دو لفظ لکھے ہیں لیکن بقول صاحب آصف اللغات اصل لفظ سنسکرت ہی بعد میں مفرّس کیا گیا ہے۔

آنگڑا[1]- در رسالۂ چوبے سر کج کہ بداں چیزے را کہ بالا باشد فرود آرند دگل و میوۂ چیدنی را بداں چینند، کلاک[2] بجاف مکسور تازی لیکن در ہندوستان آنچے سر کج بر چوبے نصب کنند۔ و میوہ چینند و خصوصیت بچوب[3] ندارد [=... و آں را کژک گویند ....]

آنگڑائی - حالتے کہ بہ سبب کاہلی یا مرض دست بالا کردہ کشیدگی در بدن پیدا شود، خمیازہ بفتح خاو تیا زی تمطی گویند لیکن در کنز اللغہ است المطوا فازہ تن و ازیں جا معلوم می شود کہ فازہ عام است۔ فازہ تن و فازہ دہن، درہ باشد کہ بہ ہندی جمائی گویند و فازۂ تن انگڑائی۔ [=]

آنکھ مچوا[4]- نام بازئی معروف و آں چنانست کہ شخصے را مامک[5] مقرر کنند و کودکے در کنار او نشیند و او چشم کودک بدست خود بندد و کودکاں مختفی شوند بعد ازاں کہ مامک او را گذارد و جست و جو کردہ یکے را ازاں پیدا کند و ہر کہ او را بازی دادہ آمدہ بر سر مامک دست گزارد خلاص شود و ہر کرا او بگیرد بجائے او پیش مامک نشیند و ہماں عمل کند۔ سر مامک بہر دو میم و چشم بندک بجیم فارسی و یائے موحدہ [آنکھ مچوا[6]....]

---

[1] آصفیہ میں آنکڑا،

[2] الف: کلاب۔ [3] و بفارسی کہر بفتح کاف تازی و بائے ہوز نیز نامند، و ثوباء بضم و فتح الواؤ والمد و باسکہ نیز دیدہ شد [حواشی نسخہ الف]

[4] نیز آنکھ مچولی، آنکھ مچولا۔ [5] سر مامک (انندراج)

[6] آصفیہ، آنکھ مچول: آنکھ مچولی۔ آنکھ مُندوَرا: آنکھ مچولا' نیز ملاحظہ ہو، نفائس اللغات وغیرہ،

آنگیا - و در رسالہ سینہ بند باشد کہ آں را جیب و آستین نباشد، شبی[۱] بشین معجمہ و بائے موحدہ بیا رسیدہ "و دریں نظر است چرا کہ ہرگاہ[۲] مخصوصِ زبانِ ہند و باشد فارسی او نباید، و نیز انگیا آستین کوتاہ دارد و نیز در کتب لغت شبی بعضے بمعنی پوستین و بعضے مطلق جامہ گفتہ اند۔ [=]

آنگوٹھا - بتازی ابہام، نر انگشت [=]

انگوٹھی - انگشتری۔

انگشت[۳] - بتازے ہندی، نر انگشت و ایں نیز از عالم توافق[۴] لسانین است، چناں کہ لفظ بدن کہ در ہندی بمعنی چہرہ و صورت است امّا بدن لفظ عربی است پس از عالمِ سمن باشد کہ بہ ہندی مطلق گُل است و در فارسی گُلِ خاص۔

آنٹی - نہاکردنِ چیزے در انگشتان بنوعے کہ کسے واقف نشود، و ایں اکثر عملِ قمار بازاں است و بتازی قفوف بضم قاف و فا بواو رسیدہ و فارصاحب ایں عمل را قفّاف بر تشدید خوانند [= پنہاں کردن خرمہرہ یا چیزے دیگر در انگشتاں و آنرا اکثر قمار بازان کنند، ققاف[۶] بفتح و قفوف بضم قاف]

---

[۱] نفائس اللغات: شاماخ، ساماخچہ، ساماکچہ وغیرہ [نیز رک حواشی و اضافات نسخہ الف ق ۱۳ الف] شبی۔ جامہ کہ بہ شب می پوشند و آں پیرہن وار ست بے آستین، و آں را معرب کردہ سبیج گویند (انجمن آرا) [۲] مطابق ب: الف، ج، د: بیش گاہ۔
[۳] مطابق ب: باقی نسخوں میں "نر انگشت و بتازی ابہام"۔ [۴] انگشٹھ (سنسکرت) aṅguṣṭha : اردو لغات میں موجود نہیں۔
[۵] اس کی مزید بحث کے لیے دیکھو مُثمر (قلمی پنجاب یونیورسٹی) [۶] ب میں ققاف بفتح ندارد۔

آندرسا۔ زیبائے حلقہ کہ از آر در پنج اقسام پزند حلقچی بفتح حاے مہملہ و سکون لام و قاف، و بعضے جلیبی را گویند" مؤلف گوید: حلقچی ہماں زلیبا است و جلیبی ہماں زلیبا، وچوں زاے معجمہ در ہندی نیست بجاے آں جیم خوانند داین دو صورت دارد یکے آنکہ لفظِ فارسی را ہندیان بجیم تبدیل کنند یا ہر دو جا آمدہ کہ در فارسی بزاے معجمہ و در ہندی بجیم است ۔ چناں کہ تیز بزاے معجمہ کہ در ہندی بمعنی آتش و پرتو و نور تیج بجیم است، زلیبا و جلیبی یک است کہ الف بیا بدل گشتہ، و بمعنی آندرسا خطلے محض۔ [=]

اِنبلی[1]۔ ثمر درختے کہ معروف است و در رسالہ "خرماے ہندی نیز گویند" خنجہ بخاے معجمہ بر وزن غنچہ" مؤلف گوید: نام ثمر مذکور تمر ہندی است نہ خرماے ہندی و نیز خنجہ بنون بمعنی آوازے است کہ در لذّتِ جماع برآید چناں کہ در کتب معتبرہ است و بمعنی مذکور خُنجہ بباے موحدہ نہ بنون اگرچہ بعضے گفتہ[2] اند لیکن ۔ [یا درختے است تُرش و خستہ ہاے او سیاہ بود آنرا خرماے ہندی نیز گویند بجائے معجمہ بر وزن غنچہ]

آنگش ۔ میدان خانہ و بتازی فِناء بکسر[3] فا و نون بالف کشیدہ [=] [اوش بفتح اول و واو ساکن و شین نقطہ دار، نیز بمعنی صحنِ خانہ باشد: حواشیٔ نسخہ الف]

آنبر بیل[4]۔ در رسالہ" بتائے عشقہ نیز خوانند، فرغند بفا و راے مہملہ"

---

[1] - اِملی (آصفیہ) [2] رک برہان قاطع [3] رک لسان العرب: فنی [4] یہ لفظ پہلے 'اُمر بیل' میں آچکا ہی رک آصفیہ امر بیل = امبر بیل نیز اکاس بیل [5] بروزن زرند (برہان)

لیکن در قاموس عَشَقَہ[1] درختے کہ سبز سود و دقیق گردد و رد شود [=]

اَنگاکرہ[2]۔ نانے کہ انگشت در غال وغیرہ پزند، اَنگشتوا[3] بفتح وسکون نون وکسر کاف فارسی وشین معجمہ دفوقانی موقوف وواو بالف کشیدہ [نانے کہ بر انگشت یا بر پاچک افروختہ بپزند و ایں را اکثر ہنود بے سرمایہ یا قامدان در سفر پزند : سُکالیوُ بضم سین وکاف و الف ولام و یاے موحدہ و واو معروف] ۔

اِندرجو۔ در رسالہ "قسم جو است کہ در دوا بکار برند" مؤلف گوید کہ ہرگز جو نیست بلکہ تخمے است بشکلِ زبان کنجشک، لہذا در عربی لِسان العصافیر گویند وبفارسی مرغ زبانک [=]

آنچ۔ گرمیِٔ آتش، تف بفتح فوقانی [=]

انون[4]۔ در رسالہ بُخارے کہ در ایام زمستان بر روے ہوا پیدا شود میغ، مؤلف گوید کہ ایں غلط است، چرا کہ انون در ہندی ابرِ بلند شدہ را گویند لہذا در وقتے کہ ابر شود ہندیان گویند: بادل اُوٹھے۔ یعنی ابرہا پیدا شد، وسبب غلط ایں است کہ امیر خسرو علیہ الرحمہ در رسالہ منظومۂ خود انون میغ گفتہ، در اکثر لغتِ فرس میغ بمعنی بخار مذکور آوردہ، وحال آنکہ میغ بمعنی ابر نیز آمدہ چناں کہ در سروری است وہندیٔ صحیح آں بخارِ مذکور کُہرا است، و فارسیٔ مشہور در کتب لغت نِزم[5] بکسر نون و سکونِ زاے معجمہ ومیم [=]

---

[1] ہا ہفت : ب: عیقہ۔ [2] Plantis انگاکری و انگاکڑی : آصفیہ ندارد: نسخہ الف و ج انگاکیرہ۔ [3] برہان قاطع ایضاً انجمن آرا۔ [4] اُوْنَن (سنسکرت اُنتن) خالق باری میں بمعنی میغ موجود ہے۔ [5] برہان قاطع : بفتح ہم آمدہ : نسخہ ج : نزنم (کہ غلط است)

اُوجھڑی[۱] - جائے ماندنِ فضلۂ حیوانات کہ بسوائے رودہ باشد، وبفارسی شکنبہ[۲] خوانند ودررسالہ جائے ماندن طعام زمردم حیوانات کہ بتازی معدہ خوانند" واین خطا است ، اوجھ غیرمعدہ را ہرگز شکنبہ نہ گویند وہر جانورے کہ شکنبہ دارد مثل گاو وشتر ومیش وگوسفند وآہو نشخوار تواند کرد، بخلاف آں ہائے شکنبہ ندارند مانند اسپ واستر وخر، ونیز طیور راا وجھ نہ باشد ومعدۂ ایں ہا را پوٹہ گویند [=]

اوٹی رُوئی - پنبہ ازپنبہ دانہ کردہ ، لوکہ بلام وواو مجہول وفتح کاف، ومشہور بدیں معنی پخنہ بفتح بائے فارسی وخائے معجمہ کہ[۳] [= پنبہ راگویند کہ پنبہ دانہ از وجدا کردہ باشد - کہو بکاف مفتوح وہائے مختفی وولو مجہول]

اُونگھ - مقدمہ خواب، دراکثر کتب لغت پینکی بیائے فارسی بیارسیدہ ونون وکاف فارسی بیارسیدہ کہ بتازی سِنَۃ گویند بفتح سین مہملہ ونون پینک بدون یائے نسبت مشہوراست، پینکی صاحب ایں حالت راگویند چنانچہ درسراج اللغات نوشتہ ام، وچُرت بضم جیم فارسی وسکونِ رائے مہملہ وفوقانی - [= مقدمہ خواب پینکی شغ]

اوکھلی - سنگے یا چوبے کہ قدرے ازاں خالی کنند تا غلہ دراں کوبند، ہاون

---

۱ اوجھڑی (آصفیہ) : ل l اوجھ - ۲ فرہنگ انندراج -

۳ نسخہ و : اشتر : بہ تصحیح از روے نسخہ ب - ج ۴ رک انجمن آرا ناصری. کوفتہ وپہن شدہ وپخش وپخشودہ : نفائس اللغات : فلخدن ، فلخیدن ، فلخمیدن، فلخمودن وغیرہ - ۵ برہان، انندراج ، نفائس ، آصفیہ ہانسوی کی تائید میں ہیں - فرہنگ انندراج : "پینکی بمعنی پینکی زن مجاز است"

[= گوے باشد کوچک از سنگ و چوب کہ در آن قلعہ و دالو وانداختہ بکوبند
یادشاہ]

اوریب[۱] ۔ در رسالہ "آنچہ از راست مائل، اُریو بروزن اُریب[۲] و بتازی
محرّف کذا فی الرسالہ" لیکن اریو و اُوریب ہر دو فارسی است و ہر دو را
جُدا پنداشتن کمال بے تحقیقی چنانکہ در ابرہ نوشتہ آمدہ اوریب بواو مجہول
زبان جہال است کہ ہرگز قابل اعتبار نیستند [=]

اوتار[۳] در رسالہ" نقل کردن روح از قالب بقالب دیگر در ہمیں نشاۂ
و ایں اعتقاد ہنود است "تناسُخ بنون و سین مہلہ و خاے معجمہ بوزن تفاعُل"
لیکن اوتار شخصے کہ تناسخ زند بلکہ اعم است ازیں، و بعد تحقیق بظہور می
پیوندد کہ بمعنی مذکور آواگون است [=]

اول[۴] در رسالہ" شخصے کہ اورا بدعوئے دیگرے بگیرند از جہت طلب حق،
گواٰ بفتح نون و واو بالف کشیدہ، و شالنگ تحقیق شالہنک بہ ہا" لیکن
ایں بمعنی مطلق گروگان است و نیز تحقیق آنست کہ اول شخصے کہ تراضیٔ
طرفین نگاہ دارند، و آں فرزند برادر خود یا کسے از اقربا باشد و گوا مرادف
نیست[۵] و کسے کہ بزور در جائے بگیرند و نگاہ دارند آن را بزبان ہندی گہنا

---

۱ مطابق ا ب : ا الف : .... ا نہ (بجاے ا ون)، ۲ آصفیہ - اُریب :-
اوریب (پوربی) برہان قاطع - اوریب، اریب، اوریو، سب شکلیں دی ہیں ترکی
قیقاج ۳ ب : اوریب، متن نسخہ ج، ۴ آصفیہ: نزول دیکھ دھارن - دیوتا -
خداکا جسم انسانی یاحیوانی میں جنم لینا وغیرہ ۵ آصفیہ : یرغمال - اول میں دینا گروگان
کے لیے برہان قاطع : گہنا : پنجاب میں بمعنی گروی بولاجاتا ہے نیز دیکھو platts
۶ مطابق ب - آ و - ج د ۃ : این است -

گویند ضرورت نیست کہ فرزند یا ازاقربا باشد گاہے ساکن جائے را بگیرند کہ دست زور بدان جائی رسیدہ باشد، درصورتِ اول زورگیرندہ باشد و درصورتِ دوم ضعفِ آں [=]

اولا۔ آبِ منجمد کہ از آسمان بارد تگرگ، و ژالہ اعم است از شبنم و تگرگ چنانکہ بعد تتبع ظاہری شود [=]

اولٹے پاؤں پھرنا۔ برقفا برگشتن بطوریکہ رفتہ باشد، ترجیع قہقری بفتح رائے مہلہ دسکون جیم و عین مہلہ و فتح ہر دو قاف و سکون ہا و رائے مہلہ بالف رسیدہ کہ بیانو گیند [= عبارتست ازانکہ شخصے چنانکہ آمدہ باشد، ہمچناں برقفا باز گردد گاہے کنایت از زود گشتن کنند، رجع قہقری]

اوندھا مارنا۔ درصورتے کہ آدمی باشد برو افگندن و بتازی تنکیس بفتح فوقانی و نون و شخص مذکور را منکوس گویند و بفارسی دَمَر بفتح دال و میم و رائے مہلہ خوانند [= عبارتست ازانکہ شخصے را از بالا بر جہت او افگنند، و تنکیس بتائے مثناۃ فوقانی و نون و کاف بروزن تفعیل]

آوا۔[1] آنچہ خشت و خم، کوزہ و سبو، و امثال آں در آں پزند داش بدال و شین ہر دو معجمہ[2] و کوزہ نیز گویند، و صاحب رسالہ آتش داش را گفتہ و ایں اصلے نہ دارد [=... واش بدال مہلہ]

---

[1] مطابق ج ضعفِ آں د ب ضعیف آں: د ضعیف آں ہ آوہ۔ فارسی [دیکھو آصفیہ و برہان] [2] برہان و انجمن آرا: داش بادال مہلہ: عطار ؎

زاہدِ خام خویش بیں ہرگز نشود پختہ گرنہی در داش

نیز دیکھو نفائس: آتون (عربی)

اوستا[1] - تر کردنِ چیزے و نگاه داشتنِ آں در آب، خولسانیدن[2] بخاے
معجمہ و واوِ معدولہ و یاے معروف و سینِ مہملہ بالف کشیدہ و نون بھیار سیدہ
و بتازی نقع[3] است، بفتح نون و سکون قاف و عینِ مہملہ [اوستا .... آمیختن
چیزے در آب و زدست زدن در آں ..... خولسانیدن بخاے معجمہ]
اوڈتا[4] و[5] - جدا کردن پنبہ از دانہ فلخیدن از فا و لام و خا، بوزن فہمیدن و فلخمیدن
بروزن بردمیدن و فلخودن مخفف و مبدّل آں و نیز اوڈتا بمعنی جوشش
خوردن و جوشیدن[6] [=]
آہَرَن[7] - اوزارِ آہنی کہ تُپک برآں زنند، سنداں [آلتے است آہن
گراں راکہ آہن بداں راست کنند: و بتازی [illegible] علات[8] گویند.
سنداں]
آہوری[9] - در رسالہ نوعے از کاچی کہ [illegible] آب باشد [illegible] گوشت، آرد را
در روغن بریاں کردہ پزند، بلماج بیاے موحدہ [illegible] بدیں معنی آہوری
در ہندی مسموع نیست، و در برہان قاطع آہوری خردل گفتہ و آنچہ آہوری

---

[1] آصفیہ ندارد: Platts میں ہے مگر مختلف معنی میں
[2] برہان: خوسانیدن: انجمن آرا: خیسانیدن بمعنی تر کردن
[3] نقع ہوئی [4] Platts اوڈنا [5] اوڈنا و اوٹانا (آصفیہ):
(اوڈنا و اوٹنا (Platts) [6] مطابق ج ب و ج [7] آصفیہ -
آہرن بمعنی نہائی: امیر اللغات: آہَرَن: Platts اہرن و اہیرن
[8] رک فرہنگ اندراج - [9] آہوری اُردو
لغات میں نہیں ملا - برہان: آہوری بروزن لاہوری، بلماج، کاچی اور خردل کے لئے دیکھو
برہان قاطع وغیرہ -

بہ تحقیق پیوستہ ماستے باشد کہ خردل در آن داخل کنند و نگاہ دارند و آں
از عالم رایتۂ ہندوستان است و محتاج تحریر ایں است [=]
ایڈ[51] ۔ اشارت کردن بپا برائے رفتن یا جلد کردن اسپ ، اسپ انگیز
و بتازی مہماز بمیم و رائے معجمہ ، و مہمیز امالۂ آں [ایڈ : ...... ، و کفش
موزہ نصب کنند و بہ ہنگام سواری بر پہلوے مرکب زنند تا تیز رود و آں را
مہمیز گویند ، الحال مہمیز بمعنی مطلق اشارہ کردن بپا برائے رفتن اسپ
استعمال کنند ، مہمیز]
ایڑی ۔ گوشت گرد[52] استخوانِ پاکہ اندلیس بود و اسپ بداں تازند باشد
بپائے فارسی و بتازی عَقِبْ بفتح عین و کسر قاف و بائے موحدہ [53]
ایوارا[54] ۔ در رسالہ " جائے کہ در صحرا و کوہستان برائے چہار پایاں سازند
تا شب در آں جا باشند ، آغل بالف ممدوح و غین معجمہ ولام " لیکن در
کتب معتبرہ آغل بمعنی جائے گاو و گوسفند است ، پس اغم باشند و
نیز ایوارا زبانِ وطنِ صاحب رسالہ بود و بزبان برج و گوالیار کہ افصح است
آں را کھرک[55] گویند [=]

---

[51] مطابق ب : ج : د ، نسخۂ الف : ایڑ ، ایڑی کا تلفظ بھی اسی طرح
دیا ہے ۔ [52] ب : د میں " گرد و استخوانِ پا " [53] یہ لفظ Pl: میں موجود ہے

....

[54] رک برہان : جائے در صحرا و جنگل برائے گوسفند
[55] کھرٹک و کھرک (رک آصفیہ (Pl:

ایت[1]۔ پشہ ریزہ وخرد، و ایں زبان گوالیار است۔
ایلیا[2]۔ "نوعے از رفتار است و آں بلند برداشتن دست و پاست و جنباں رفتن، حقحقہ بفتح ہر دو حاے مہملہ و قاف" کذا فی الرسالہ لیکن در قاموس در معنی حقحقہ اختلاف بسیار است و مَنْ اَرَادَ الْاِطِّلَاعَ فَلْیَرْجِعْ اِلَیْہِ۔ [=]
اِیلوا۔ دوائے مشہور، صبر بکسر صادِ مہملہ و رائے مہملہ زدہ شہرت دارد لیکن دراصل بروزنِ[3] کتف است و بضرورتِ شعری سکونِ دوم جائز است کمافی القاموس و در فارسی ایلوا را اِلوا بکسر اول گویند، چنانکہ در سامی وغیرہ است [=]
ایال۔ موہائے دراز گردنِ اسپ، یال[4] بہ تحتانی بالف کشیدہ ولام و لفظ ہندی یا غلطِ عوامِ ہندوستان است یا از عالمِ یک و ایک کہ در ہر دو زبان بمعنی واحد و ایں من حیث القیاس صحیح است، زیرا کہ دریں قسم کلمات الف زائد می آید[5]

---

[1] پلیٹس میں itt اور iti [2] ب میں 'ایلیا' [3] ج: "بمعنی" [4] آصفیہ: یال ترکی) [5] الف: باید

بابُ البا العربیّۃ

[ب]

باٹنا۔ تابیدنِ رشتہ و امثال آں ونیز قسمت کردن[۱] ، وبدیں معنی بخش کردن وبتازی تقسیم

بارہ سِنگا۔ جانورے کہ شاخہاے شاخ درشاخ دارد وبتازی اُیّل بفتح ہمزہ وتشدید تحتانی ولام گوزن۔

باٹ موٗئی[۲] دررسالہ" کنایہ ازانست قُطّاع الطریق رہروان راغارت کنندہ افتادن[۳] ، امیر خسرؔو گوید ؎

رہ افتادن گرفت از ھـر کراں ہا   بماند اندراہ رفتن کارواں ہا"

۱ے : Pl میں باٹنا ، باٹھنا (ہندی) اس معنی میں ہے۔ اول : بٹنا دوم باٹنا عرف حال ہے۔ ۲ے سب نسخوں میں یہی ہے۔ مگر یہ لفظ نہیں ملا۔ آصفیہ نور اللغات اور Pl میں بٹمار اور بٹماری اسی معنی میں موجود ہے، نور اللغات میں دہلی کے محاورے کے مطابق راستہ کھوٹا کرنا اور نقصان پہنچانا بھی آیا ہے (بحوالہ توبۃ النصوح) : بٹ کمیتی رانڈ بگڈنڈی ساس لئے یہ لفظ باٹ ماری ہوگا فوربس اور فالن میں اس کے علاوہ بٹ پاڑی بھی ہے۔ ۳ے نسخہ ب میں : برہ افتادن : اسی معنی میں لکھا ہے۔

مؤلف گوید اگر ترجمۂ بٹ مارنا باشد که لفظ ہندی است و جناب امیر خسرو رہ تصرف کردہ پس بر میر مذکور جائز است کہ مثل او قادر سخن ہیچ نہ رسیدہ و پیش فقیر برقادر سخن این ہا جائز است، چناں کہ در جا ہاے دیگر نوشتہ ام، و بر غیر او غیر جائز، و اگر لفظ آمدہ پس بر ہمہ درست است، لیکن بعد تتبع بسیار در کلام دیگرے از اساتذہ دیدہ نشد[51]۔

باھمنی[52] [یا بہنی] زنِ برہمن، و نیز جانورے خزندہ کہ خطوط سبز و سرخ بر پشت دارد و بیشتر در قاذورات باشد و بتازی دعموص[53] بفتح دالِ مہملہ و عینِ معجمہ زدہ و میم بواو رسیدہ و صاد مہملہ، کنچلیزک بفتح کاف تازی و سکون فا و جیم فارسی و لام بیاے رسیدہ و زاے معجمہ و کاف تازی کذا فی الرسالہ لیکن کنچلیزک در کتب معتبرہ جانور یست آبی کہ سر و تن مدور دارد و دُمے باریک، سرش بسر کفچہ و دُم بدم کفچہ ماند و بمرور زغ شود و در قاموس دعموص خزندہ یا کِرمے معلوم می شود کہ سیاہ بود و از دیوار ہا بر آید و ازیں کہ دعمص الماء کثرت دعامیصہ مستفاد می شود کہ جانور مذکور آبی باشد بلیں انہ قول اول اقوی است، بہر حال بودنِ جانور مذکور باہمنی محل نظر است، و نیز در رسالہ باہمنی مرضے است کہ آب از چشم ہا رود و از کثرتِ حرکت مژگان

---

[51] ب اور د میں مجولہ شعر درج نہیں۔ [52] الف باھمنی: ب: باہمنی ج باھمنی: د: باہمنی: الف: باھمنی: ب: باہمنی باھنی دآمقیہ) باھمنی

[53] سب نسخوں میں یہی ہے لیکن صحیح دعموص بفتح دال و عین مہملہ اس کی جمع دعامیص اور دعامص ملاحظہ ہو لسان العرب " قیل ھی دُوَیبة " تغرص فی الماء۔ نیز ملاحظہ ہو لین اور فرہنگ آنندراج وغیرہ۔

ریختہ شود، چیخ[۵۱] بجیم فارسی بیار سیدہ و خا، لیکن این خطاب است، زیرا کہ
چیخ صاحب این مرض راگویند، در برہان و سروری آوردہ[۵۲]

چیخ کہ شد غمزہ زنی ساز او کور بود ہر کہ کشد ناز او

[بانجنی[۵۳] و بامنی[۵۴] = دونوں ہیں دو معنے ہیں لیکن الگ الگ]

بادر[۵۵] در رسالہ "دام آہو، کفیضہ بفتح و دو ضاد معجمہ و تحتانی در میان ہر دو"
لیکن کصیصہ بہر دو[۵۶] صادِ مہملہ است یعنی پاے دام کہ آہو بداں شکار کنند چنانکہ
از قاموس مستفاد می شود، پس غیر بادر باشد، و نیز بادر خصوصیت بآہو ندارد، بلکہ
حالا آنچہ مشہور است ، دام طورے کہ از ریسمانِ گندہ سازند و چوب ہاے
کندہ را بزمین مستحکم کردہ دام مذکور را بداں بندند و شیرہا بداں محاصرہ و احاطہ
کردہ شکار نمایند [دام آہو۔ کصیصہ بفتح کاف و دو صاد در میاں آں یاے
مثناہ تحتانیہ]

باؤ[۵۷] بہ معنی باد، و بہ معنی باد فرنگ کہ مرضے است مشہور، نیز آتشک [=]
باؤ گولہ[۵۸] ۔ مرضے کہ بہ سبب خوردنِ غم بسیار بہم رسد ۔ و آنچناں باشد کہ دردے
در شکم و قراقر بہم رسد و در رسالہ است کہ "آں را غم بادہ و بادرنگ گویند"
مؤلف گوید : غم بادہ لفظ صحیح است ، و بادرنگ اگرچہ بعضے از اہل لغت

---

۵۱ نسخہ جیم ا الف بفتح جیم فارسی چیخ بوزن میخ لیکن برہان میں چرکِ مژگان کے معنی
میں آیا ہے (نیز دیکھو لفظ "چیپڑ" موجودہ کتاب میں ۔ ۵۲ ہا ب ۔ ۵۳ ہا الف
۵۴ یہ تصحیح مولانا عرشی کی راے کے مطابق ہے ۔ ۵۵ ہا الف : کفیضہ : لیکن نسخہ ہا ب
میں (جو پرانا ہے) کصیصہ ہی درج ہے پس یہ اعتراض ہانسوی پر غلط ہے ۔ ۵۷ سب نسخوں
میں باؤ ہے ۔ ۵۸ رک بہار ۹ نور اللغات وغیرہ ۔

آوردہ اند[1] لیکن بصحت نہ پیوستہ، چنانکہ در سراج اللغہ نوشتہ شدہ [= بیمارے باشد کہ بہ سبب غم خوردنِ بسیار عارض گردد و آں چناں بود کہ دردے بالغخ و قراقر بہم رسد و ناف بجیش می کند و آنرا غم باد نیز گویند، بادرنگ]

بادھی[2] - نجار بجیم، ودو فارسی درود گر و درد گر بحذفِ واو[3] نیز، فلکی در ہجو خاقانی گوید ؎

درودگر پسر بود نامت لشروان بخاقانیئت، برلقب من نہادم

باگ ڈور - رستے کہ بر پوز[4] بند اسپ بستہ کشند، پالہنگ بیاے فارسی بالف کشیدہ ولام والف و ہاے مفتوح و نون زدہ و کاف فارسی، و بعربی مقوَد بہ کسر اوّل و سکونِ ثانی خوانند [=]

باؤری[5] چاہے کہ تا آبِ آن زینہ ہا باشد۔ پایاب[6]"، کذا فی الرسالہ، و

---

[1] فرہنگ انندراج : بادرنگ بیمارے را گویند کہ بوجہ غم خوردنِ بسیار عارض می شود، نیز غم بادہ۔ [2] الف = باڈھی : ب : بادھی : ج : ایضاً : د = باڈہی لیکن آصفیہ نور اللغات اور Pl : میں بڑھئی ہے۔ [3] شاید درودگر بحذف دال، خاقانی کا شعر ہو ؎

یوسفِ نجار کیست درودگر بود تا زہر دم زند بر دو کانِ کہ او

اس کے لیے انجمن آراے ناصری اور فرہنگ انندراج ملاحظہ ہو۔ [4] پوز بہ معنی دہاں است : حکیم سنائی گفتہ ؎ سی او باز دے دلیراں است ، ہیم پوز بند شیراں است و آں را بتقوز نیز گویند... پوز بند بہتر لگام است (انجمن آراے ناصری) الفاظ انس اللغات۔ [5] رک Pl : باؤڑی : باؤری : باؤلی۔ [6] مطابق الف : ب : ج د : تالاب

این قول موافق صاحب برہان است و در جہانگیری کا ریزے کہ زینہ پایہ بر و بستہ باشند، و بعضے گویند: راہے کہ ازاں بچاہ در تواں شد [بادَلی[۱] چاہے را گویند کہ زینہ پایہ بر آں بستہ باشند تا بآسانی بہ تہ آں رفتہ آب بر دارند، پایاب]

باندرو الا[۲]- آنکہ بوزینہ را رقصانندہ روزی بہم رساند، بتازی قراد بقاف و تشدید رائے مہملہ

باڑ[۳] "خار[۴] بستے کہ گرد باغ و کِشت ہا و امثالِ آں کنند، پرچین بیائے فارسی و رائے مہملہ و جیم فارسی بیا رسیدہ و نون است" این است در رسالہ لیکن تحقیق آنست کہ پرچین اعم است کہ بمعانی مذکور و بمعنی چوبہائے سرتیز کہ بر سرِ دیوار نصب کنند و باڑھ بگویند نیز آمدہ، و آنچہ بعضے پرچین بہ معنی پاک کردن باغ از خار و علف بیگانہ نوشتہ اند محل تردد است [باڑھ - احاطہ را گویند کہ بر گرد باغ ہا و کشت ہا و پالیز ہا از خار چوب شاخ درختاں سازند و آں را خار بست نیز گویند، پرچین]

باسَن - کوزہ و کاسہ و خم و سبو و غیرہ، خنور، بفتح خاتون بواو رسیدہ و رائے مہملہ[۵] و بتازی ظرف و ظروف جمع آں۔

---

[۱] مطابق با الف - [۲] ج: بندر والا - [۳] سوائے نسخہ الف کے سب میں "باڑ" ہے۔ الف میں باڑھ، [۴] = باڑا (آصفیہ و نور اللغات): بہ معنی احاطہ، جھاڑ بندی لکھنؤ میں باڑھ بولتے ہیں: باڑا بمعنی احاطہ: چاردیواری، دائرہ، میدان، باڑہ: سیلاب، آڑ، کانٹوں کی روک، حد، کنارہ، کھیت کی وہ احاطہ بندی جو کانٹوں سے کر دیتے ہیں، کانٹوں کی قطار، نفائس اللغات میں (باڑہ) [۵] رک برہان قاطع خنور بر وزن تنور، خنور ہم آمدہ۔

بانسلی[51] - در رسالہ نے باشد کہ مطربان نوازند، "دُوازی[52] بضم دال و واو بالف کشیدہ و زاے معجمہ و یاے معروف" لیکن تحقیق آنست کہ بانسلی نے شبانان نوازند و بعضے آں را بنیشہ[53] بباے موحدہ و یاے مجہول و شین معجمہ گفتہ اند و بعضے نیشہ بنون مبدل نیچہ گفتہ اند، و بانسلی نواختن طریقۂ مطربان ہندست و بانسلی کشن کہ در عہد مغلی شبانی می کرد در ہند شہرت تمام دارد۔ [بانسری (مطابق با الف) =]

باندھ - بندے کہ پیش آب بندند از خاشاک: گل غیر ہما برع بباے موحدہ مفتوح و ظاہرا باندہ و بند کہ فارسی است چوں در تلفظ نزدیک اند یکے باشند از عالم توافق -

باچھ[54] - در رسالہ "آں باشد کہ جمعے چوں بسیر و گشت روند ہر کدام نذرے بدہد تا ازاں سرانجام خوردنی کنند' دانگانہ بادال[55] مہملہ و کاف فارسی بر وزن باز خانہ" و دریں نظر است چراکہ باچھ بزبان فصحاے ہند مقرر نمودن زر است بر رعایا' و بہ معنی دانگانہ گوٹ[56] است بکاف فارسی و تاے ہندی و نیز باچھ در ہندی کنج را گویند [=]

---

[51] = بانسری - [52] سب نسخوں میں یہی ہے۔ صحیح دو دراے یا دو زاے ملاحظہ ہو انجمن آرائے ناصری اور فرہنگ انندراج بمعنی "نے باشد کہ مطربان نوازند" [53] یہ مطابق فرہنگ جہانگیری ہے، انجمن آرائے ناصری میں نیشہ (= نیچہ) ہے بنیشہ کو غلط قرار دیا ہے۔

[54] آصفیہ وغیرہ = پتی، چندہ، بہری، جمع بندی۔

[55] "یہاں سے باز خانہ تک کی عبارت صرف الف میں ہے" باقی نسخوں میں نہیں۔

[56] آصفیہ: ندارد، غالب میں گوٹ بمعنی ضیافت ہے۔ [57] نفائس اللغات: بمعنی کنجکِ دہن: عربی مشدق وغیرہ۔

باسی - چیزے کہ شب بر آن گزرد مثل طعام وگل، ستہ بہ سین[۵۱] مہملہ مفتوح و نوقانی وشبانہ نیز، چوں سند لفظ ستہ کسے نیاوردہ محتمل شبہ بشین معجمہ و بائے موحدہ باشد نسوب بہ شب۔

[= .... - وآنرا ستہ بسین مہلہ و تاے مشدّدہ مفتوح نیز خوانند، شبینہ]

بالی - در رسالہ "زریں یا سیمیں کہ در گوش وجز آں کنند - خرص بکسر خائے معجمہ وسکون رائے مہلہ وصادبے نقطہ" لیکن در قاموس[۵۲] است خرص بضم و کسر مطلق حلقہ طلا و نقرہ یا حلقہ گوشوارہ یا مطلق خورد از زیور ہا [=]

بارہ دری - "خانہ کہ دوازدہ در داشتہ باشد لیکن گاہے چہار دری و شش دری را نیز خوانند، وآں خانہ بود کہ بالاے خانہ باشد و ہر چہار طرف در داشتہ باشد فروارہ بفتح فا و سکون راے مہلہ و واو بالف کشیدہ و راے دوم نیز مہلہ" کذا فی الرسالہ، و دریں نظر است: اوّل بارہ دری[۵۳] مخصوص عمارت بالا خانہ نیست دو زمین وصحن نیز باشد دوم فروارہ مبدل پروارہ بہ معنی خانۂ تابستانی عموماً و بالا خانہ کہ اطراف آں ہا درہا پنجرہا و باد گیرہا باشد خصوصاً و بہ عربی غُرفہ گویند، پس غیر بارہ دری باشد [= ہر چند نام آں می خواہد کہ دواز دہ در داشتہ باشد لیکن گاہ چہار دری و شش دری را ہم بدیں نام خوانند و آں خانۂ بود کہ بر بالا خانہ ساختہ باشند و ہر چہار

---

[۵۱] برہان: ستہ بہ تخفیف - [۵۲] ولیکن تاج العروس و اساس زمخشری (= گوشوارہ)، لسان، لین بھی ملاحظہ ہو۔

[۵۳] فروار، فروارہ، پروار، پروارہ، فروال، فروالہ (دیکھو برہان = بمعنی خانۂ زمستانی ہم بہ نظر آمدہ)

طرف درداشته باشد فرداره ......]

بات [وباٹ] بتاے فوقانی گفتار وسخن وتا[illegible] هندی سنگِ وزن و سنجه بفتح سین و مهمله نون زده وجیم، ونیز راه وطریق [[illegible] و[illegible] بعاد مهمله نیز خوانند]

بانت[1] وسانی [باٹ وسنی[2]] در رساله کنجاره وغیره باهم آمیخته که بخورد گاؤ وبُز دهند تا شیر بسیار دهد، عفنه بعین مهمله وضاد معجمه مشدد د[illegible] درین نظر است چراکه آنچه به بُز دهند آنرا بانت وسانی نه گویند بلکه مخصوص گاو وگاؤمیش است وعض در قاموس چیزے است که باهم آمیخته بخورد شتر دهند وبعضے آنرا آرد جَو وگندم وخستهٔ خرما که جوکوب کرده[3] باشند گفته اند [باٹ وسنی[4] - آنکه کنجاره ودرشته[5] باهم آمیخته بخوردنِ گاؤ وبُز دهند تا شیر بسیار دهند - عفنه ...]

بانسا - در رساله "درختے خود که خار دار، وبرگ آں را اسپ به رغبت خورد[6] ایں دو قسم است یکے گل سفید دار ویکے زرد وایں را پیا بانسا[7] خوانند، اروسا[8] به همزهٔ مفتوح وراے مهمله" وایں غلط است چراکه بانسا وارو سا هر دو لفظ هندی است ودو اسے مقرر نزد حکماے هند ونیز بانسا قصبه[9] که بالاے بینی است [=]

بانا - ضدِ تانا بود وبتازی لُحمَته بلام مفتوح[10] ومضموم وسکونِ حاے مهمله ومیم

---

[1] دیکھو آصفیه ونور اللغات و [illegible] [2] مطابق ا ، الف - [3] ریزه ریزه ساختن چیزے را بمقدار جَو (اندراج) [4] بٹ وسانی (ا ، ب) [5] کذا شاید دَرَش یا درشتی مراد ہے "نوع از خیار باریک ودراز" (اندراج) [6] پیا بانسا دیکھو آصفیه) اصل (پیابانسه)

[7] [illegible] [8] قَصَبَةُ الْاَنْفِ = عرنین [نفائس اللغات]

[9] مطابق ا و ب: ج و د میں مفتوح کے لئے "ونون که بتازی مضموم" ——— (؟)

[= ضدّ تاتا ور یافتن جامہ کہ آں را لحمہ گویندہ پود]

باجھ - زنِ نازایندہ[۱] عقر زن بفتح سین مہلہ و فوقانی و راے مہلہ زدہ و واو مفتوح و نون کہ بتازی عقیم گویند بہ عین مہلہ. بوزن ستیم و عاقر بہ عین مہلہ بوزن باقر [=]

بانس - نے کہ بتازی قصب خوانند لیکن قصب عام است چنانکہ از قاموس مستفاد می شود۔

بانکا - کج و بتازی معوج بمیم مضموم و عین مہلہ و جیم و نیز در ہندی شخصے مفسد و مفتن بے تعیّد، باشندہ شہر کہ مصدرِ فساد گوددہ و فارسی آن رند و لوطی است لوطی اصطلاح فارسیانِ حال است نہ بمعنی وضعی۔

بادل - ابر و بتازی سحاب گویند و نیز چیزے[۲] است کہ آب بسیار بردارد و گویند کہ کفِ دریا و در ہندوستان موسم گرما حقہ کشاں براے تر کردن نیچہ با خود دارند - ابر مردہ است۔

بانی[۳] - قدرتِ گفتگو و بتازی ناطقہ۔

بان[۴] - تیر و بتازی سہم، و نیز در ہندوستان آہنے باشد مجوف بباروت

---

۱ سب نسخوں میں "زن نازائیدہ" ہے۔ ہاب: "زن نازہ کمیدہ"۔ ۲ اسفنج (نوراللغات)
۳ بانی (ہندی ـ سنسکرت = زبان تقریر ـ خوش بیانی) آواز۔ صدا۔ اسپیچ، نظم گیت، فدائی علم۔ فقیروں کی صدا۔ ہندی دُہرے یا گیت جو رباعی یا قطعے کے طور پر ہوں۔ جیسے کبیر کی بانیاں، علم کی دیبی، سرسوتی بیچنے والوں کی صدا جس میں مقفیٰ الفاظ ہوتے ہیں، ایک قسم کی زرد مٹی جس سے کمہار برتن رنگتے ہیں۔ کپڑا بننے کا دھاگا اسّی روپے کی برابر بانٹ (نوراللغات) ۴ دوسرے معانی کے لیے دیکھو آصفیہ، نوراللغات وغیرہ۔

پُر کردہ نے بداں بستہ در جنگ ہا بسوئے فوج اعدا اندازند، تیرِ تخش بہ فوقانی بیارسیدہ و راے مہملہ و فتح فوقانی و سکون خاء شین معجمہ کونوعے است از آتش بازی و آں را ہوائی گویند نزدیک است بہ بان و بعضے[1] تیرچرخ بدیں معنی گویند: تیرچرخ تیرے کہ بہ کمانِ سخت اندازند، چناں کہ کمانِ چرخ بمعنی کمانِ سخت۔

باری[2]۔ نوعے مخصوص کہ مشعل بر دارند۔ مشعلچی اگرچہ مشعلچی عام است۔

باجرہ۔ در رسالہ غلہ الیست بہ ہندوستان کہ جاورس[3] گویند قوناق بضم قاف و نون و قافِ دوم،'' مؤلف گوید:۔ دریں نظر است چرا کہ اگر غلہ مخصوص ہندوستان است (ق ۱۹ اب) جاورس چہ قسم نام آں باشد؛ و آں قدر ضروری و قیمتی نیست کہ از ہند بہ ولاتِ دیگر می بردہ باشند۔ بہرحال گاؤرس غلہ دیگر است کہ بہ ہندی جنیہ گویند و آنچہ در بعضے از کتب دیگر معنی مذکور آوردہ اند نیز اصلے ندارد۔ [=]

بھاجی۔ سبزہ و ترہ کہ پختہ خورند، بتازی بقل بیاے موحدہ و قاف گویند ہر چند در اصل بقل عام است، ساگ[4] و نیز رسم فرستادنِ طعام وغیرہ است درمیان قوم و آشنایان و ہمسایگان بہ یک دیگر، و ایں را بہ اصطلاحِ فارسیان کاسہ گویند و سندِ آں در دفترِ دوم سراج اللغہ مرقوم است۔

بھابھی[5]۔ زن برادر، برادرزن، [= بھابی]

بھاول۔ پیکانِ تیر[6] و بتازی نصل بفتح نون و سکونِ صاد مہملہ و لام، و نیز

---

[1] برہانِ قاطع۔ [2] دوسرے معانی کے لیے دیکھو آصفیہ۔

[3] نفائس اللغات۔ [4] ساگ کا لفظ صرف ج میں ہے۔ [5] نوراللغات: بھابی [= بھائی بی] [6] تیر کا لفظ صرف الف میں ہے۔

بھال[۱] پیشانی کہ بہ عربی ناصیہ گویند۔

بھاٹ ۔ شخصے کہ انساب مردم یاد کردہ نام بنام بگوید از راح، رہمیں اُو باشد و بہ عربی نسّابہ گویند، و در ایران قومے باشد مخصوص کہ ہرگاہ شخصے کہ در جلے داز و شود او در مجلس مذکور نام آں شخص و پدر او بیان کند و آں را مُعرّف گویند بضم میم و فتحِ عین مہملہ و راے مہملہ مشدّد۔ ولیکن نسّابہ اعم است از بھاٹ و معرّف غیر اوست[۲] و ایں بعد تحقیق بظہور می رسد و ایں کہ در ہندوستان باد فروش بہ معنی بھاٹ مستعمل است ظاہراً فارسی تراشیدۂ اہلِ ہند است و سند آں در کلام اساتذہ زبان دانان دیدہ نشد۔

بھان متی ۔ در رسالہ[۳] زن بازی گر، شموع بشین معجمہ و عین مہملہ'' لیکن شموع بہ معنی مطلق بازی گر و مزاح کنندہ[۴] است کما فی القاموس فارسی آں حقہ باز است و آں اعم است از زن و مرد۔ [=]

بھاپ ۔ بخارے کہ از آبِ گرم از دیگ طعام و غیرہ و از زمین عفن و دہانِ آدمی ہنگامِ زمستان بر آید، و شم بہ واو بوزن یشم۔

---

۱ : Pl میں یہ معنی ہیں آصفیہ اور نور اللغات میں یہ معنی نہیں ۲ نسّابہ و نسّاب [لسان العرب] نسّابہ کی 'ت'، براے مبالغہ ہے۔ ۳ در فارسی قومے است کہ آں را معرفہ گویند۔ چوں کسے بہ میرد روز سوم یا چہارم نظم و نثرے در مرثیہ اُو درست کردہ بر وسے ابنیاء و اقوام او خوانند و از انہا نقدے و خلعتے ستانند، یا بمعنی کسے کہ در مجلس سلاطین و اُمرا مردمان را بجاے لائق ہر کہ ام نشانند و شخصے باشد کہ چون کسے پیش سلاطین و امرا رود و مجہول الحال باشد او صاف و لسب او بیان کند تا در خور آں مورد عنایت شود [فرہنگ انندراج] ۴ شموع بسیار بازی و مزاح کنندہ [فرہنگ نفیس]

بھات[1]۔ برنج جوش دادہ، خشکہ وبدہ[2] بباے موحدہ و دال، و بتہ به فوقانی مبدّل آں، وبتازی بہطہ[3] بباے موحدہ وہا و طاے مشدد، و تحقیق آں درسراج اللغہ نوشتہ ام۔ [=]

بھادؤں ۔ دررسالہ" نام ماہے وآں مدّتِ ماندنِ آفتاب دربرج[4] اسد سی و یک روز بود، مُرداد، لیکن تفاوتے ازہم دارند، چنانکہ درلفظ اساڑھ گزشت۔ [=]

بھانجا[5]۔ پسرِ ہمشیرہ، خواہرزادہ وپسر ہمشیرہ بدون اضافت، واین زبان اہل ایران است، سعید اشرف گوید درحق آقا رشیدا ے خوش نویس ع آں پسرِ ہمشیرۂ ملاّ عمادِ دیلمی :

بھتیجا ۔برادرزادہ، و دررسالہ" بھانجا و بھتیجا مرادف افدر بفتح الف و سکون فا و دال وراے مہملہ نوشتہ" وہمیں است در سروری و کشف اللغات، لیکن آں صحیح نیست، بلکہ افدر بمعنی برادرِ پدر است۔ کہ اورا ایرانیان عمو و تورانیاں عمک خوانند لہذا اورا اودر بواو نیز گویند وفا بدل واو است[6]۔ [=]

---

[1] بھتم ۔ بھتو (سنسکرت) بھتّا، بھتی کے لیے دیکھو نوراللغات وغیرہ نیز لغاکس اللغات۔
[2] سہ پرستندہ باشم برآتش کدہ نسازم خورش جُز بشیر وبدہ
بظاہر یہ بھی توافق لسانین، یا تصرف کی مثال ہے لیکن آرزو نے صراحت نہیں کی۔
[3] یہ معرب ہے۔ [4] ہندی چاند کے لیے چھٹے مہینے کا نام (نصف اگست سے نصف ستمبر تک) دیکھو نوراللغات وغیرہ، مرداد ماہ پنجم ازسال شمسی وآں تقریباً بہ ہندی بھادوں ...... (اندراج) [5] باعلان نون (نوراللغات) [6] برہان قاطع۔

بھپارہ۔ دررسالہ "بخارِ چیزے گرفتن بہ سبب آزار، کہتاب[1] بکافِ عربی وسکون ہا و فوقانی، لیکن کہتاب درکتب معتبرہ دواہاے جوشانیدہ کہ گرم گرم بہ عضو ورم کردہ بندند نوشتہ، ودرسروری کاہ دود کہ براے اسپاں کنند، بہ ہر تقدیر بھپارا آں است کہ بدواہا راجوش دادہ بخار گرم آں بہ عضو یا تمام بدن مریض دہند وکہتاب چیزے دیگر وکہتاب بہ معنی کہ درسروری است لفظ ہندی آں دھوئی است نہ بھپارا [=]

بتاشا[۲]۔ دررسالہ "نوعے ازحلوا باشد مانند شکر، لیکن نیشکر[۳] غلیظ تر بود، پانید بباے فارسی ونون بیارسیدہ ودال"، لیکن پانید بعضے قند سفید وبعضے شکر برگ گفتہ اند وشکر قلم وکعب الغزال ہماں است، بہر تقدیر پانید آنچہ دردواہا دیدہ[۴] شدہ سخت وغلیظ بود، وبتاشہ چیزیست متخلل، وہر دو یکے نیست، [=]

بتا[۵] بتاے ہندی، دررسالہ "دارو کوب، کاپیلہ بباے عجمی ویاے مجہول" مؤلف گوید، بتا[۶] بفارسی نیز سنگے کہ بداں دارو کوبند، چنانچہ دررشیدی پس ازتوافق باشد، وکاپیلہ بہ معنی ہاون باشد وظاہر از لفظ دارو کوب اشتباہ افتادہ چہ لفظ دارو بردستہ ہاون ہر دو اطلاق کنند، زیراکہ ہر دو آلتِ کوفتن اند، لہٰذا درکشف اللغات بہ معنی "ہاونے کہ غلّہ وغیرہ درآں کوبند"

---

[1] بروزن مہتاب (برہان قاطع)۔ [2] ب "نیشکر" سے "کر شکر برگ" تک کی عبارت ندارد، بعض نسخوں میں "شکر" کی جگہ "نیشکر" ہے۔ [3] فانید = پانید (برہان)۔ [4] ج "درویدہ شدہ"۔ [5] اس کے باقی معانی کے لیے دیکھو نور اللغات، آصفیہ، رک برہان قاطع (بتہ) مگر صاحب نفائس اللغات نے "بتّہ" بتاے مشدد لکھا ہے۔ نفائس: "بہ عربی آں را فہر گویند وبفارسی سنگِ صلابہ وبتّہ" وغیرہ۔

نیز آوردہ وطرفہ آنکہ صاحب رسالہ جا بعد از نوشتن تبّاے مذکور آوردہ و گفتہ سنگِ درازے کہ بدان چیز ہا کوبند وبسایند وبتازی مِقمَعہ گویند لیکن لیکن ایں سہو است، دو یکے است۔ [= دراز کہ بداں ہر چیز بکوبند وبسایند چوں دارو جز آں وآں را باتو نیز گویند، مقمعہ .....]

بجھایا پانی[1]۔ آبے کہ آہن را تافتہ در آں انداختہ بہ مریضاں دہند، آبِ داغ کردہ۔ سیفی گوید در تعریف آہن گر سہ

آہن ز تابِ آتش چوں برکشید در آب   آں آبِ داغ کردہ مرا بہ ز مرہم است[2]

بجھوکا[3]۔ صورتے کہ در کشت زار ہا سازند برائے رمانیدنِ حیوانات، اُفچہ بضم وفتح الف وسکون، فا وجیم فارسی، و داہول بدال الف کشیدہ وہائے بواو رسیدہ ولام، وبعضے داہول غیر ایں گفتہ اند۔

بھٹی[4]۔ در رسالہ "آنچہ ہیمہ وغیرہ را در آں گذاشتہ ظروف و آہک وغیرہما در آں پزند، داش[5] بالشین معجمہ" لیکن بھٹی اعم است از آتش دانِ آہنگراں و شیشہ گراں کہ آں را کورہ گویند، وصاحب رسالہ ایں لفظ را در دو جا آوردہ و ہر دو جا دو معنی مذکورہ نوشتہ [=]

بھتوا[6]۔ ترہ کہ مردم خورند، بتازی سَرمَق بسین مہملہ وسکون رائے مہملہ و فتح میم وقاف ونیز قطف بفتح قاف وطائے مہملہ وفا، و در رسالہ قلف

---

[1] آبِ داغ کے دیکھو اندراج : طاہر وحید اور صائب کے اشعار بطور سند لائے گئے ہیں۔ [2] مطابق نسخہ الف : ب، ج اور د سب میں شعر غلط درج ہے۔
[3] نور اللغات (= بجھ کاگ) : ط ل میں بجھے گاہ ہے۔ [4] نور اللغات ط ل
[5] داش (= دال مہملہ) برہانِ قاطع۔ [6] نیز بھتوا

بکسر گفتہ، و از طریقہ قاموس بفتح معلوم می شود و قطف بکسر ترۂ دیگر است
چنانکہ ہم در آنست [= سبزہ ایست کہ مردم غربا آں را خورند و آں را
سرمق نیز گویند۔ قطف بکسر اول .....]

بجل[1]۔ در رسالہ "حصہ از زر کہ قمار[2] بردہ بحاضراں دہد و شتل نیز گویند،
بورک بیاے موحدہ و واو مجہول" لیکن بجل بمعنی شتل زبان مردم ملک صاحب
رسالہ باشد و در عرف اُردو و غیرہ شہر ہائے معتبر شتل گویند غایتش عوام
بسین مہملہ گویند اگرچہ در اصل لفظ فارسی است [=]

بجاونا۔ در رسالہ "کوفتن نقارہ و دہل و امثال آں نواختن، لیکن سہو است"
زیرا کہ بجاونا بر سازہائے کہ تار داشتہ باشد نیز اطلاق کنند و ہمیں قسم نواختن۔
[=][3]

بخاری[4]۔ جاے کہ در گوشۂ خانہ براے غلہ سازند بہ خو بیاے فارسی و
خاے معجمہ مفتوح، لیکن بخاری ظاہرا ہمان است کہ در ولایات سردسیر
براے افروختن آتش و گرم کردن خانہ درمیان دیوار خانہ سازند و مشہور
است، و بہ مشابہت آں جاے مذکور را در ہندوستان بخاری گویند،
واللہ اعلم [بُکھاری۔ د ا الف و ا ب]

بجّ[5]۔ دوائیست مشہور کہ بتازی وج بواو و جیم گویند، وظاہرا معرب

---

[1] یہ لفظ نور اللغات، آصفیہ، نفائس اور Pl میں نہیں ملا عرشی صاحب
کی تحقیق ہے کہ یہ لفظ بروزن ڈہل ہے ایرانی بزل بزاے تازی بھی کہتے ہیں۔ [2] ا ب میں ہے:
کہ بہ قمار بردہ بحاضراں دہند۔ [3] الف۔ بجانا[4] آصفیہ اور نور اللغات میں یہ دونوں
معانی دئے ہیں۔ [5] ایک کڑوی دوا کا نام

تنگ است ۔ اگرتر کی بفتح وکاف فارسی ورائے مہلہ، وفریج بفا ورائے مہلہ
ویائے مجہول وجیم، فرزیز بزائے معجمہ نیز گویند، وظاہرا جیم بدل زائے معجمہ است۔
برتسولا[1] ۔ در رسالہ " آلہ مشہور نجاراں، تیشہ، بتازے قدوم بفتح قاف ودال
مہلہ بواو رسیدہ ومیم، ومنحت بکسر میم وسکون ونون وحائے مہلہ وفوقانی"
لیکن تیشہ، سنگ تراشی بر می باشد وتفصیل ہر دو در سراج اللغہ مرقوم است۔
بھرت[2] [= بھرٹ] بوتۂ خارے کہ چوں خار آں بجامہ چسپد بدشواری
دور تواں کرد اجہرہ[3] بجیم تازی وہا بوزن مسخرہ ودوزہ بدال مہلہ وواو
مجہول وزائے[4] معجمہ نیز
بھرتی[5] ۔ در رسالہ " چیزے مثل پنبہ وابریشم کہ درمیانِ ابرہ واستر جامہ
ولحاف واشتال کنند، آگنہ بالف ممدود وکاف فارسی ونون ہر دو مفتوح
وبتازی حشو بفتح حائے مہلہ وسکون شین وواو لیکن آنچہ زبانِ زد مردم است
بھرتی بمعنی مطلق پر کردن است [=]
بھرچھی ۔ نیزۂ کوچک، واغلب اہل ہند دارند۔ برچخ ببائے مفتوح و
سکون رائے مہلہ وجیم فارسی وخا، وچوں ہر دو لفظ در تلفظ نزدیک اند ظاہر از
توافق لسانین باشد [=]

---

[1] یہ لفظ نسخۂ د میں اس مقام پر نہیں، الف : بھرٹ اور ج : بہرت ۔ آصفیہ وغیرہ میں بھی نہیں ۔ [2] اُردو لغات میں یہ لفظ نہیں ملا ۔ یہاں تک کہ : ?? میں بھی نہیں ہے ۔ [3] اجہرہ اور دوزہ کے لیے دیکھو برہان قاطع
[4] ب : زائے مجمی ۔ [5] د میں یہ لفظ اس مقام پر نہیں ۔ [6] د میں یہ لفظ اس مقام پر نہیں ۔

بدھی[1] - دررسالہ "پوششے از چرم کہ زنانِ عوام اطفال تا مدت معہود کہ نذر کردہ اند پوشانند و آں دو پارہ بالاے ہر دو کتف سازند و شکم و پشت ملتقی آں قرار دادہ بپوشانند و بتازی صریمۃ و ہر یک پارہ را فلقہ بکسر فاو لام زدہ و قاف خوانند" لیکن در قاموس صریمہ عزیمت است و قطع چیزے و قطعۂ از تودۂ ریگ و زمینے کہ زراعت آں درو کردہ باشند و فلقہ پارۂ از ہر چیز، و بہ معنی کہ صاحب رسالہ نوشتہ در کتب معتبرہ نیست - شاید بہ نظر در آمدہ باشد [=]

بُڈّھیس [= بڑبھس] رفتنِ عقل بہ سبب پیری، خرافت بجاے معجمہ و راے مہملہ و فا بوزن سخاوت و فند بفتح فا و سکونِ نون و دال و افتاد کہ معتدی آنست لیکن این قدر تفاوت است کہ در عربی عجوزؔ مفندہ نہ گویند زیرا کہ زن صاحب عقل و راے نباشد کمافی القاموس، بڈھیس و فند چناں کہ دررسالہ است یکے نباشد بلکہ اوّل اعم است [= خرافت دیاوگی کہ در ایام کبرِ سن و شیخوخت بہم رسد، فند ..... و آں شخص را مفند گویند]

بدھائی[3] دررسالہ" - زرے کہ بآمدنِ کسے یا در شادی بہ مردم قسمت کنند و شادخوردے نیز گویند، مژدگانی لیکن مژدگانی در کتب معتبرہ آنچہ

---

[1] باقی معانی کے لیے دیکھو آصفیہ - [2] ب: بابھر بھس: الف ا: بدہ بھیل ہے
[3] آصفیہ، نور اللغات: (۱) وہ انعام جو بچہ پیدا ہونے پر دعاے افزائش عمر کے صلے میں دیا جاے (۲) بچے کے پیدا ہونے کی مبارک باد (۳) شادیانہ (۴) خوشی کے گیت (۵) منگل (۶) بیاہ کا انعام (۴) برہان قاطع و فرہنگ اندراج۔

نو

بآرنده مژده دہند۔ دریں صورت قید زر نیز باشد (ق ۲۲ ب) دغیر بدھای بود [=]

بدھنا[1] - در رسالہ کوزۂ کولہ داشتہ باشد و بدان وضو کنند۔ چوشنگ بجیم فارسی مفتوح و واو و شین معجمہ و نون زدہ و کاف فارسی" و دریں نظر است۔ اوّل آنکہ چوشنگ بوزن موشک است کما فی البرہان قاطع وغیرہ دوم آں کہ بدھنا کوزہ لولہ دار نیست بلکہ ظرفے الیست دیگر کہ وضع آں برائے شستن دست[1] ورو و گرم کردن آب است و بفارسی آفتابہ خوانند و بہ ہندی کروا[2] نیز خوانند و چوشنگ ظرفے دیگر است کہ بہ ہندی تنتی[3] خوانند' و چوشنگ ماخوذ است از چوشیدن بہ معنی مکیدن[4] و برائے خوردن کم کم تنتی وضع کردہ اند و دریں ہر دو تفاوت است پیش ہر کہ واقف است [=]

بڈھنا [= بڑھنا] در رسالہ "بزرگ شدن و بر آمدن۔ نمو کردن درخت و امثال آں، کولیدن، و بالیدن"، و دریں نظر است۔ زیرا کہ بڈھنا اعم ازیں ہا۔ چرا کہ اطلاق آں بر دراز شدن رشتہ بہ سبب کشیدن رشتہ بہ سبب نیز آمدہ، و اطلاق بالیدن بر آں نیست و نیز در کتب معتبرہ کولیدن بہ معنی کندن و کاویدن است لہذا کولہ بہ معنی گڑھیا و نیز آمدہ [بڈھنا = ... آنرا کوالیدن نیز گویند]

---

[1] آصفیہ: "وہ مٹی کا لوٹا جس کی ٹونٹی بڑھی ہوئی ہو۔ ٹونٹی دار مٹی کا کروا"؛ بدھنی: چھوٹا لوٹا۔ [2] کروہ (اصل)، [3] نور اللغات: تُنتی: آصفیہ تنتیؔ (= مٹی کا ٹونٹی دار برتن جس سے بچے پانی پیا کرتے ہیں نیز : ٹونٹی) جس میں ملاحظہ ہو تیھڑا وغیرہ۔
[4] برہان قاطع۔

بڈھاوتا۔ دررسالہ "بزرگ کردن، شاہندن بہ شین معجمہ" ودریں نظر است چراکہ شاہندن[1] بہ معنی بزرگ شدن، وازیں ماخوذ است شاہندہ بنون شاہیدہ بہ تحتانی، ولفظ شاہ نیز ازہمیں ماخوذ است، وبہ معنی بزرگ کردن کہ متعدی است نباشد، دریں صورت بہ معنی بڈھاوتا نبود [بڈھاوتا[2] = (الف)
: بڈھانا (الف) =]

بَراہی[3]۔ مرضے کہ در اعضاے آدمی بہم رسد وآں آبلہ ہا باشد کہ دراوائل زرد آبی وچرکے دارد، بہ عربی نار فارسی[4] بنون گویند وبعضے گو جمرہ[5] بضم جیم وبعضے گویند ہر دو مرض جدا است، آتش فارسی[6] نیز گویند۔

بَڑ باگل[7]۔ شپیر کلاں، خربوا[8] ز بخاے معجمہ وراے مہملہ وباے موحدہ بیا رسیدہ وواو بالف کشیدہ وزاے معجمہ وایں مرکب است از خر بمعنی کلاں وبواز بہ معنی شپیرہ۔

بَڑدنگ[9]۔ دررسالہ "دُہلکے۔ اطراف باریک ومیانہ پر تبیرہ بفتح فوقانی وباے موحدہ وراے مہملہ" ودریں نظر است چراکہ تبیرہ کوس ودہل است چناں کہ درکتب معتبرہ است ونیز تبیرہ در جنگ نوازند بخلاف بر دنگ

---

[1] شاہیدن وشاہندن دونوں کے معنی ایک ہی ہیں (برہان) [2] بڈھاوا = بڈھانا = کسی چیز کو بڑھانا" وراتہ کرنا، اضافہ کرنا۔ [3] آصفیہ: پھپھولے والی دیبی۔ کھجلی کی ماتا۔ [4] النّارُ الفارسیہ، مرض کا نام ہے [5] جَمرہ بفتح جیم ہے۔ [6] آتش، آتش پارسی (برہان)۔ [7] بڑ باگڑ۔ گڑ باگل بھی کہتے ہیں۔

[8] خربوازہ، خربوازہ (برہان)

[9] غالباً بڑدنگ ہے۔ مگر مشہور مردنگ ہے۔

مخصوص ہندوستان است۔ [=]

بھروٹا[1]۔ پشتارۂ ہیزم، وبتازی خزمہ بضم ہاے مہلہ وسکون زاے معجمہ و میم" لیکن در قاموس خزمہ آنچہ بستہ شود ودر کشف اللغات خزمہ بستۂ غلہ و دستہ[2] کاغذ۔ [=]

بھڑوا۔ در رسالہ آنکہ" زن و دختر خود را بہ فسق و فجور مزاحم نہ شود و اُجرت گیرد، قوّادہ بفتح قاف و واؤ مشدّد بالف رسیدہ و دال مہلہ" لیکن بھڑوا اعمّ است ازیں کہ زن و دختر خود را بہ فسق مانع نہ شود و اُجرت گیرد یا زنِ دیگر را بہ ہمیں کار برد یا بفرستد یا ہمراہ باشد، بہ ہر حال قُرم ساق بہ تخفیف راے مہلہ مرادف است و بہ عربی قلتبان و قرطبان گویند، وایں ہر دو معرب اند۔ [پیش نظر نسخوں میں یہ لفظ موجود نہیں]

بھڑ۔ زنبورِ عسل۔

بھڑبھونجا۔ در رسالہ" گلخن تاب، لیکن ایں فارسی قیاسی است نہ سماعی چہ گلخن تاب کسے است کہ گلخنِ حمام را گرم کند و آتش افروزد، و در عرف آتش کار گویند و فارسیِ صحیح بھڑبھونجا نخود بریز بنون و خاو باے موحدہ و راے مہلہ و یاے مجہول و زاے معجمہ، وسندِ ایں در دفتر دوم سراج اللغۃ مرقوم است۔ [=]

بر ما۔ دست افزارِ درودگراں و حکاکاں کہ سوراخ بداں کنند۔ سُنبہ بضم سین مہلہ و نون زدہ و باے موحدہ مفتوح، وبتازی مِثقب بکسر میم و سکونِ ثلے

---

[1] مطابق الف : ب : ج : د میں بھروہای۔ آصفیہ میں بھروٹا

[2] ب میں غلہ کے بعد" دستہ و دو بستہ کاغذ"۔

برلی[1] ۔ قفل چوبیں براے استحکام در کلیدان بکافِ مکسور و لام بیا رسیدہ و دال بالف کشیدہ و نون" و ظاہراایں مرکب است از کلید و الف و نون نسبت و لفظ مشہور برلی، بلی بدون راے مہلہ است و ہمیں قسم برسولا کہ گزشت۔

[=]
برَت[2] [3] در رسالہ" ریسمانے کہ از پوست حیوانات یا نباتات تابند در غایت استحکام، و آب بداں از چاہ کشند، کنب بفتح کاف و نون و کنف بفانیز' لیکن برت اعم است از ریسمانے کہ آب بداں کشند و از ریسمانے کہ رسن باز بر آں بر آید در رود و نیز کنب کہ کنف مبدل آنست بمعنی ریسمانے محکم است از پوست حیوانات باشند اطلاقِ آں محل تامل است [= برَٹ[4] ریسمانے کہ از پوست حیوان یا پوست بتابند۔ در غایت استحکام بود و بگاو اں بداں آب از چاہ برکشند، کنب بفتح کاف و کنف بفا نیز گویند و نیز رستے کہ از پوست لسانند براے آب کشیٔ چاہ ... کنبم]
برِی ۔ آنچہ[5] پیش از کتخدائی از جنس شیرنی وغیرہ داماد بخانۂ عروس فرستد۔ شیر بہا بہ شین معجمہ بیا رسیدہ و راے مہلہ و باے موحدہ و ہاے بالف رسیدۂ دتر کی سا چق بہ سین و جیم فارسی خوانند' و ہندواں بعد از کتخدائی بفرستند۔ [=]
بَرَنگا[6] [و بڑنگا] در رسالہ" پارچہ چوب، (و تختہ[7]) کہ در سقف بالاے تیر بانہند

---

[1] آصفیہ میں موجود نہیں۔ [2] آصفیہ میں موجود نہیں ۔ Pl. میں اسی معنی موجود ہی، نسخہ الف میں بریت : [3] برہان قاطع کنَب و کنَف ۔ [4] ا ب : بَرَٹ ۔ [5] وہ میوۂ مٹھائی جو ساچق کے روز دولھا کی طرف سے دولھن کے ہاں بھیجا جاتا ہی۔ (آصفیہ) [6] بَرَنگا۔ کڑی ۔ تیر سقف (آصفیہ) بَرَنگا: لکڑی کا چھوٹا تختہ جو چھت پاٹنے کے کام آتا ہی۔ (نور اللغات)، بڑنگا: کڑی، شہتیر (نور اللغات)، برَگا = (نفائس) Pl: دونوں معنی میں برنگا: بڑنگا، بڑنگا۔ [7] ب میں "تختہ" کا لفظ موجود نہیں۔

و آنرا ہردی و ہرادی[1] نیز گویند و کلادہ بکافِ عربی و دال مفتوح" لیکن از کتب معتبرہ لغت چہ در عربی و چہ در فارسی ہردی و کلادہ بہ نظر نیامدہ مگر آنکہ کوادہ بواو بالف رسیدہ و دال[2] آمدہ' اما بہ معنی چوب زیرین درکہ آنرا فرزدین[3] نیز خوانند و بعضے گویند چوبے کہ باشند در بر آں گردد و دریں صورت بہ معنی دیوتی خواہد بود[4]

[=]

بُڑ۔ در رسالۂ کلام پریشان کہ بظاہر مخالفِ شرع باشد و از زبان واہل حال در عالم استغراق بر آید شطح بفتح شین معجمہ و طاے مہملہ و حاے مہملہ' لیکن بڑ کلام پریشان دیوانہ ہا است، خواہ خلافِ شرع باشد خواہ خلافِ عرف، خواہ از مجدوبان خواہ سر زند از دیوانہ و صاحب مالیخولیا، تازہ ایں کہ لفظ شطح در قاموس نیست و در کشف اللغات است شطح سخن فراخ و بے باک گفتن، بحسب لغت حرکت است و بحسب اصطلاح آنست کہ چوں قوت گیرد حالتے در دل اربابِ وحدت حرکتِ آب معرفت از انابے استعداد بیان معارف کند بزبانے کہ عقل از ادراک آں عاجز باشد، دریں درصورت درمیان بڑ و شطح عموم و خصوص من وجہ بود [=]

برسپت[5]۔ برجیس کہ ستارہ ایست و بتازی مشتری گویند [=]

---

[1] عربی لغات میں ہُرْدی ج ہرادی ہی دیگر معنی مختلف، [2] برہان، لغاکس میں گدارہ لکھا ہے۔ [3] برہان ۔ [4] : بلا ؟

[5] ہ ف : برسپٹ، "زاوش ستارہ ایست سیارہ در آسمان ششم کہ قاضی افلاک است و خانۂ برج حوت و قوس دارد و منجان سعد اکبرش خوانند و آنرا ہورمزد' اورمزد' اورمز' دہورمز' و ہرمز خوانند و بتازیش مشتری و برجیس و قیل باسین مہملہ نیز لغت است فی الکشف، ملتقات [حواشی نسخہ الف]

بَرْ-[بر] بہ تخفیف رائے مہلہ و بعضے برائے ہندی گویند در رسالۂ درختے بہن برگ و غلیظ و دعا ہائے سخت و کوہستان و زمین نمناک روید۔ بیخ بر آرد و ذوات الذنب[۱] و سندیس و ریشائیل بوزن میکائیل، لیکن در الفاظ الادویہ ذوات الذوائب بواؤ تحتانی بہ معنی صاحبانِ گیسو آوردہ پس ذوات الذنب تحریف باشد۔ درخت مخصوص ہندوستان است است لہٰذا ابوالبرکات منیر در تعریفِ بڑ لفظ بر آوردہ چنانکہ گوید ؎ درختے کہ خود بر بود کس ندیدہ۔ وہم چنیں عبداللہ وحدت قمی بہ معنی درختِ مذکور آوردہ[۲] ؎

نخلیم دہاں است بر اندیشۂ ما | آں برخورد از عمر کہ شد بیشۂ ما
وحدت چو درختِ بہد بر طالع | سر بر زدہ است از سر ما ریشۂ ما

اگر فارسی می داشت چرا بے ضرورت (ق ۲۴) لفظ ہندی آورند۔ و نیز لفظ ریشائیل معلوم نیست کہ فارسی کجا است، و بعد از نوشتن از بعضے از زبان دانان ثقہ معلوم شد کہ در بعضے گرم سیرات شیراز مثل لار[۳] و غیرہ کہ ہوائے آں مانا بہ ہوائے ہندوستان است درخت مذکور می شود و آں را در آنجا ول بہ دلام و واو معروف میخوانند، بدانکہ بڑ در ہندی کتابی بہ معنی فائدہ و نتیجہ آمدہ است و ایں نزدیک است بہ معنی ثمر، پس از توافق لسانین باشد [=]

بُڑ بُڑانا[۴] بضم ہر دو با، از خشم آہستہ آہستہ سخن گفتن باخود، ترکیدن[۵] بفتح

---

۱ ا ب۔ ۲ ۔ ۳ صوبۂ شیراز میں ہے (لی سٹرینج۔ جغرافیہ خلافت مشرقیہ) ایک جگہ لار قہستان میں ہے (ایضاً) ۴ بڑ بڑانا۔ بوڑھوں کی طرح منہ ہی منہ میں بولنا۔ نور اللغات۔ ۵ برہان، لیکن غرائب کے نسخے میں ترائے عجمی کا لفظ نہیں۔ ۶ ا ب:

زای عجمی و کاف تازی بیا رسیده و ایں مجاز است۔ در اصل بہ معنی ترش روئی است و بتازی دندنہ بہ دو دال و دو نون، کما فی کنز اللغہ[1] از خشم آلودگی نرم نرم سخن با خود گفتن، رکیدن با کاف تازی[2] و لبیدن بضم[3] اول .... می گویند کہ فلانے می رکد[4]]

برماتا۔ در رسالہ[5] سوراخ کردن چوب بہ برماہ[6] کہ اوزار یست۔ سنبیدن اسم است از سوراخ چوب و سنگ و مروارید و جواہر و غیرہ چنانکہ بر متتبع پوشیدہ نیست، و ہندی[7] سوراخ کردن مروارید و جواہر بیدھنا[8] است۔ [=]

بزّا[9]۔ بزاے معجمہ، جانورے کہ برکنار آب ہا نشیند و گاہے بر درخت، و گوشت آں بسیار لذید بود و بہ مُجرّہ و باز شکار کنند و رنگش سیاہ و سفید باشد بُزَک بضم باے موحدہ و فتح زاے معجمہ و کاف تازی، و ایں کہ در فرہنگ ہا قید سیاہ کردہ اند ظاہرا در ولایت سیاہ رنگ باشد تنہا۔

بساطی۔ موزش فروش بہ میم و واو مجہول و زاے معجمہ و شین نقطہ دار، و آں شخصے است کہ مُہرہ و آئینہ و شانہ و امثال فروشد و آں را خرزی[10] بفتح خا و سکون راے مہملہ و زاے معجمہ بیا رسیدہ نیز گویند۔ [=]

بُستا[11]۔ بضم موحدہ از حال گشتنِ طعام و نان، بتازی تَسَنّہ بفتح فوقانی و سین مہملہ

---

[1] ب : [2] ج: بُرانا برہان میں اس کے رکیدن، رگیدن، زکیدن، زگیدن، ژکیدن [3] یہ تلفظ صاف نہ ہوا، شاید لبیدن بہ معنی ہرزہ سرائی کرنا، اصل ب میں لسدیدن (؟) ہے۔ [4] مطابق الف۔ [5] برمے سے چھید کرنا وغیرہ۔ [6] = برما۔ [7] مطابق ب، الف و ج : ہندوی۔ [8] آصفیہ : بندھنا، $Pl.$: بندھنا و بیدھنا ہر دو۔ [9] $Pl.$ میں ہے۔ ب : بُزَّہ۔ [10] برہان قاطع : خرزی خردہ فروش۔ آصفیہ میں ہے بُسنا دیکھو اُبسنا۔

و نونِ مشدّد مضموم و ہاء[1] [=]
بِسور تا ۔ بکسر باے موحدہ، ساختن رو براے گریہ چنانکہ اکثر اطفال را باشد۔ لب برچیدن وسندِ ایں در سراج اللغت مرقوم است و نیز بسور تا بزبانِ ہندی راجپوتی بمعنی تسنیفے است کہ در ماتم ساختہ سرایند از عالم مرثیہ کہ در فارسی موزوں سازند و تازہ آنکہ بسور[2] بضم و سین مہملہ بواو رسیدہ و راے مہملہ در منتخب روترش کردن آوردہ، پس ایں لفظ مشترک باشد در ہندی و عربی۔
بِساندہ[3]۔ بوئے گوشت و ماہی خام وغیرہ زہمت[4] بفتح زاے معجمہ وسکون ہا و میم فوقانی و ایں لفظ عربی است، اگرچہ اکثر اربابِ فرہنگ از راہ غفلت آوردہ اند[5]
بِس[6]۔ بکسر باے موحدہ، زہر سم[7] بسین و میم مشدّد و بیش بباے موحدہ بیا رسیدہ و شین معجمہ کہ معرّب بس است، لیکن آں نوعے از زہر است کہ قاتل است۔
بِساس[8]۔ گھات بکسر باے موحدہ و ہر دو سین مہملہ، کشتن کسے بہ فریب، و بتازی غدر گویند بفتح غین معجمہ و داو۔

۱؎ در ہندی طعام یا چیز دیگر کہ خراب شد یا از مزہ برگشت اُبسنا می گویند، صاحب رسالہ کہ در فصل با آوردہ بسنا بہ مقام اُبسنا نوشتہ خلافِ دستور است بسنا معلوم نیست کہ زبان کجا است" [حواشی نسخہ الف]۔ ۲؎ رک لسان العرب۔ بسر و باسر۔ ۳؎ ج دد: بسائندہ Ph میں سب صورتیں درج ہیں۔ ۴؎ لسان و لسین: زُہمَۃ و زہومۃ نیز دیکھو نفائس۔ ۵؎ دیکھو آصفیہ وغیرہ و نفائس اللغات ۶؎ دیکھو محیط اعظم کتاب الصیدنہ البیرونی: نیز اورینٹل کالج میگزین مئی ۱۹۳۳ء ۷؎ بسواس = وشواس بمعنی اعتماد، گھات (ghat aughata) سنسکرت میں قتل، پس بسواس گھات بمعنی دھوکے سے قتل کردینا، عربی لفظ غدر سارے مفہوم کا حامل نہیں ہو سکتا۔

بستر[1] بفتح مطلق رخت پوشیدنی، و در فارسی رخت گستردنی برائے خواب، پس نوعے از توافق باشد۔

بسیرا[2]۔ شب بسر بردن جائے خواہ آدمی بسر برد خواہ حیوان دیگر، شب نشین و شب نشینی لیکن لفظ فارسی مخصوص آدمی است۔

بسی کرن۔ بفتح بائے موحدہ و بہ سین مہملہ بیار سیدہ و کاف تازی مفتوح و رائے مہملہ و نون، در ہندی کتابی بہ معنی افسون دوستی است کہ بتازی دعاءُ المحبّت خوانند بضم حای مہملہ و تشدید بائے موحدہ۔

بُھُس۔ در رسالہ کاہ از گندم و جو حاصل شود، دُرشنہ بضم دال مہملہ و رائے مہملہ و شین معجمہ ساکن و نون، لیکن بُھس ہر کاہے کہ از عدس و غیرہ حاصل شود نیز اطلاق کنند و کاہ مخصوص گندم و جو است و نیز در رستہ در رشیدی بکسر رائے مہملہ و فتح فوقانی در ذیل سین مہملہ آوردہ، پس شین معجمہ و نون ہر دو تصحیف باشد، اگرچہ شین معجمہ را وجہ صحتے است [بھوس = ...(درشنہ ...... دباب]

بفا[3] چیزے سفید کہ در سر آدمی از خشکی اُفتد، سبوسہ بفتح سین مہملہ و بائے موحدہ بواو رسیدہ۔[=]

---

[1] آصفیہ . [2] آصفیہ: شب باشی پرندوں کا شب کے وقت آرام کرنا، رات کے ٹھہرنے کی جگہ، شب نشینی، نفائس: بسیرا بیتوتہ و مبیت (عربی) شب نشین۔ صائب ع "دو شب نشین ہند دل من سیاہ شد"۔ [3] نسخہ الف میں شب بسر بردن جائے خواب ..... الخ باقی نسخوں میں خواب ندارد [4] آصفیہ۔ بہ معنی سبوسۂ سر۔

بقچہ[۱] در رسالہ "بستہ جامہ، پُروندہ[۲]، پلوندہ بفتح بائے فارسی و رائے مہملہ و لام کہ بدل است و فتح واو[۳] و نونِ زدہ و دال مہملہ و بتازی رزمہ بفتح و کسر رائے مہملہ و سکون زائے معجمہ و میم"، لیکن بقچہ خود لفظ فارسی است بلکہ[۴] ترکی، این قدر ہست کہ ہندیاں لفظے راکہ ہائے مختفی آخر آں باشد بالف خوانند، چنانکہ لالا بہ معنی گل لالہ و فارسیاں لفظ ہندی راکہ آخر آں الف بود اکثر مختفی، مثل بنگالا و مالوا و روپیا کہ بنگالہ و مالوہ و روپیہ گویند، آنچہ در عہد عالمگیر رح بادشاہ بخلاف قرار یافتہ مسلّم نیست، در واقع اگر در تلفظ ہندی بنگالہ گویند خطاست، لیکن نوشتنِ آں در دفاتر و مکاتیبِ فارسی بہ ہا صحیح است بلکہ ضروری، [= بستہ جامہ و قماش کہ آں را غبیہ ہم گویند بروید[۵] بروزن غلطیدہ[۶]]

بکو[۷] و بکوا۔ آنکہ بسیار گوید و بے موقع حرف زند، در از نفس

---

[۱] نفائس اللغات: بقچہ ..... لغت ترکی است در اُردو و ہندی مستعمل، فضل اللہ خاں در لغت ترکی آوردہ است کہ بوغچہ بفتحتین با و سکون غین معجمہ و فتح جیم فارسی بہ معنی جامہ [illegible]، پس معلوم شد کہ بقچہ لقاف ہماں قبچہ است کہ غین را بقاف بدل کردہ اند بہ عربی آنرا صوان گویند در اساس است و المتواب فی صوانہ ای فی غلافہ ....، [۲] ب: پشتہ۔ [۳] بروندہ، پروندہ، پلوندہ تینوں بروزنِ شرمندہ ہیں۔ (استدراج)۔ [۴] مطابق الف، باقی نسخوں میں آنکہ: ب میں بر کہ۔ [۵] بروزن غلطیدہ لغت میں نہیں ملا۔ [۶] نسخہ الف و ب بگو ب میں بکہ، یہی ہے مگر کاتب کو تحریف معلوم ہوتی ہے نسخہ ج و د بکوا، لیکن آصفیہ و نور اللغات میں بکوا کی شکل موجود نہیں۔ [۷] : pl میں بکوا اور نور اللغات میں بکی بہ معنی بکواسی موجود ہے، نیز دیکھو بکو بکوا معنی یا وہ گو آصفیہ۔

بہکنا۔ دررسالہ[۵۱] پریشان شدن جابجا شولیدن لیکن در بعضے از کتب لغت بہ معنی پریشان کردن است مبدل شوریدن و در بعضے بہ معنی درہم شدن مرادف۔ بھٹکنا۔ ژولیدن و ازیں نیز ظاہر امبدل آنست یا برعکس، و در بعضے متحیر و درماندہ شدن۔

بکھی۔ جائے از تن آدمی کہ میان استخوان پہلو و کمر باشد قبرقہ بفتح قاف و ضمّ بائے موحدہ و سکون رائے مہملہ و غین معجمہ، و ظاہر ایں لفظ ترکی است۔

بکھیرنا۔ پراگندہ کردن، بشین معجمہ و کاف تازی، و پراگندن [= نسخہ الف میں یہی ہے لیکن نسخہ ب میں پھٹکنا دو موقعوں پر، ایک لازم اور دوسرا متعدی معنی ہیں۔ بکھیرنا ندارد]

بکائن۔ درختے کہ برگہا لیش بہ برگ درخت نیم ماند بعضے آزاد درخت گفتہ اند و بعضے[۵۲] گویند غیر درخت مذکور است و در رسالہ طاخک آوردہ [=]

بکسا۔ دررسالہ[۵۳] ہر چیزے کہ بہ زیر بار پہن شود چوں میوۂ پختہ کہ بار برو نہند کج

---

[۵۱] ا ب میں 'بھٹکنا' یہ فقط دو مرتبہ آیا ہے، ا: بہ معنی پراگندہ کردن شکولیدن بشین معجمہ ۲: پریشان شدن جابجا شولیدن، مگر ا الف میں بھٹکنا سرے سے موجود ہی نہیں، نوادر کے سب نسخوں میں بہکنا ہے، میں نے یہ لفظ اس جگہ اسی طرح رہنے دیا ہے کیونکہ ترتیب یہ کہہ رہی ہے کہ خان آرزو نے یہاں بہکنا ہی لکھا ہوگا۔ الفاظ کا یہ سلسلہ ب مع الکاف سے متعلق ہے۔ مثلاً اس سے پہلے کے لفظ بکا، بکچا، بکنو، بکھی وغیرہ

[۵۲] آزاد درخت، زہر زمین، طاق طنک دبرہان قاطع۔

[۵۳] برہان قاطع، و بہ عربی طلقم۔ [۵۴] بگسنا و بگسنا (آصفیہ: Phl:

مسکرانا کھل جانا۔ متبسم ہونا۔ پژدہ ہونا۔ کملانا۔

بہائے وسکونِ خاو جیم تازی"، ودریں نظر است اوّل آنکہ در بکسا شرط نیست کہ بہ زیر بار پہن شدہ باشد بلکہ بہ معنی مطلق ترکیدہ است چناں کہ میوۂ رسیدہ مثل خیار و خربزہ و انار کہ بعد از رسیدن خود بخود می ترکد، وآں را بکسا گویند دوم آنکہ پخج بہ معنی پہن شدہ است معنی بکسا کہ مرادف ترکیدہ است، سوم آنکہ پخج بجیم فارسی[1] است نہ تازی لہٰذا بخش بہ شین معجمہ مبدّل آں آمدہ، و عجب تر آنکہ بکسنا کہ مصدر این است بہ معنی کفیدن و شگاف شدن آوردہ۔ [بکسا و بکسنا بہ معنی شگاف کردن خربزہ، (نسخہ ب) شگاف شدن (نسخہ الف) کفیدن]

بکتر۔ در رسالہ" جامۂ آہنی کوتاہ دامن کہ روز جنگ پوشند، چار آہنہ، لیکن چار آہنہ آہنِ چار پارہ است کہ دو بہ پیش و دو بہ پشت بندند و در ہندوستان بہ زرہ وصل کردہ پوشند، چار آہنۂ ولایت بر زرہ موقوف نیست، لہٰذا در محاورہ چار آہنہ بستن است و زرہ و بکتر پوشیدن [=]

بگھولا[2]۔ بادے گرہ شدہ کہ بہ شدّت وزد، گرد باد[3] بکسر کافِ فارسی و بتازی اعصار آوردہ و در قاموس در آثار اختلاف ذکر کردہ بعضے بہ معنی بادے آوردہ اند کہ ابرہا را پریشاں می کند و بعضے گویند بادے کہ در آں آتش باشد و بعضے گرد باد و بعضے بہ معنی بادے آوردہ اند در آں عصار باشد یعنی غبار سخت۔ [= بگھولا۔ مطابق ہا، ب]

---

[1] رک برہان قاطع پخج، پخجودہ، پخچیدہ، بخش، پخشودہ، بخشیدہ، وغیرہ بہ معنی پہن شدہ

[2] ج، ب : ج : د میں بگھولا۔ [3] برہان: نغاکس میں زوبعہ، ترجمہ تازی، قولون ترکی، سنگ دولہ : آصفیہ : فارسی۔

بگلا[۱] مرغے آبی کہ غم خوارک نیز گویند، ازاں جہت کہ بر لبِ آب نشیند و از غم آنکہ مبادا آب کم شود با وجود تشنگی آب نخورد، بوتیمار بیاے موحدہ و فوقانی، و بتازی مالک الحزن بجاے مہملہ و زاے معجمہ نیز گویند [=]

بکروٹا ۔ بچہ بز[۲] یجہ بوزن کلیجہ و بتازی جدیٌ جیم و سکون دال تحتانی۔

بُھوا[۳] نوعے از رنگ نہ تیرہ نہ سرخ کہ از گیرو سازند و اکثر لباس جوگیان است قتمہ بفتح قاف و فوقانی، لیکن در قاموس قتمہ لون اغبر است و اَقتم و قاتِم بمعنی سیاہ [بھنگوا =]

بگھار ۔ آنست کہ[۴] چوں گوشت و امثال آں پزند اول پیاز را در روغن بریاں کنند بعد ازاں چیز مذکور را در دیگ انداختہ بریاں کنند، سیر داغ بہ سین مہملہ بیا رسیدہ و را ے مہملہ نواب مغفور مبرور مؤتمن الدولہ مرحوم نقل می کردند کہ روزے از مغلے استفسار بگھار کردہ شد کہ در فارسی آں را چہ می گویند چوں معلومش نہ بود یا فراموش کردہ بود تا دیر فکری شدہ گفت بگار خودش لفظ فارسی است صاحب ہندی اش بہم رسانند۔

بھگتیا[۵] در رسالہ جماعہ کہ در شب بازی کنند و صورت ہاے مختلف آرند شب باز معجمہ و باے موحدہ، لیکن تحقیق آنست کہ بھگتیا قومی است از رقاص

---

[۱] آصفیہ : غمخوارک، بوتیمار، ماہی خور بگلا۔ [۲] برہان قاطع، بہ عربی حملان۔ علام

[۳] قُتمۃٌ وقتامٌ وقتمۃٌ (

) قاتمٌ کی جمع قواتم واقتم Blottimb Brown (لین)، [۴] نسخہ آ۔ ج۔ ر میں لفظ اول ہی بگھار = چھونک : روغن جوش (آصفیہ) [۵] آصفیہ " بھانڈ۔ نقال۔ ناچنے گانے والا فرقہ "

بوضعی خاص کہ صورت ہاے مختلف بیارند، اکثر ایں عمل ہنگام شب باشد و گاہے روزانہ نیز بود و سابق امروان را بہ شکل زنان ساختہ بانواع صُوَر[۵۱] مختلفہ و ایں قسم رقاص ہندوستان است، فارسی ندارد، شب باز آن است کہ خیمہ استادہ کردہ اشکال نماید و آں صور منقش در چرم و کاغذ بود و بہ ہندی ایں عمل را پیکھنہ[۵۲] (= پیکھنا) خوانند و اگر تصاویر مذکور سایہ دار باشد، عمل مذکور لعبت بازی گویند چنانکہ عرفی گوید ؎

چہ پری چہرہ نگارے کہ ندارد شکلش	در پس پردۂ فطرت فلک لعبت باز

و بہ ہندی لعبتِ مذکور را پُتلی گویند و قسمے است دیگر نزدیک بہ ہمیں نوع کہ آدمی صورتِ خود را بوضع و رنگ و شکل ہر شخصے کہ خواہد نماید، و آں را بہ ہندی بہروپ گویند[۵۳] ایں عمل اکثر روزانہ بعمل[؟] باشد و ایں را بفارسی صورت بازی می خوانند، و دریں انواع تفاوت بسیار است

بلاندو بلشت[۵۴] [=] مقدارے از سر خنصر تا ز انگشت، بدست، بکسر باے موحدہ و دال و سین مہملہ و فوقانی، و بتازی وَجَب بفتح واو و جیم و باے موحدہ [= ہا ب: بِلاند و بالِشت]

جھلستا[۵۵]۔ در ملحقاتِ رسالہ معہ بر آتش داشتن کلہ بُز وغیرہ تا موے آں را بسوزد، و پلیتہ[۵۶] نیز گویند بضمِ تحتانی، و بتازی تشویط بہ شین معجمہ و واو و طاے

---

[۵۱] الف: صورت۔ [۵۲] آصفیہ: سیر و تماشا Platto: puppet show
[؟] Platto: پیکھنا، تماشا دکھانے والا فرقہ یا Actor
[۵۳] نفائس اللغات: پُتلی اور پتلی کا سانگ، [۵۴] مطابق ب: [۵۵] آصفیہ: نیز نفائس اللغات، مگر 'بلشت' بالشت کی بگڑی ہوئی شکل ہے۔ [۵۶] آصفیہ لازم و متعدی ہر دو[؟]
[۵۷] = اُد کہ۔

مہلہ بر وزنِ تفعیل" اگرچہ تشویط موافقِ قولِ کشف اللغات ہمیں است لیکن در قاموس بہ معنی جوش آوردنِ دیگ و پختن گوشت و بہ معنی سوختن آوردہ؛ بلونا[۵۱] چوب زدن در مخبرات تا مسکہ جدا شود۔ شورانیدن [..... بتازی آں را تخیض گویند]

بھنبھنانا مکھی کا۔ آواز کردنِ مگس و بتازی دندنہ بدو دالِ مفتوح و دو نون۔[۵۲]

بُلاہِر[۵۳] شخصے کہ خانہ بمائے دہ باشد، و کسے کہ واردِ دہ شود خدمت او بجا آرد، چوں ایں کار بہ ادنیٰ ترین خلائق و خسیس ترینِ مردم کہ کنّاس وغیرہ باشند تعلّق دارد بر کنّاس اطلاق آمدہ، پائے کار و پاکار ہر دو[۵۴] بیائے فارسی و آں را خانہ خواہ نیز گویند بہ ہر دو خائے معجمہ۔

بھلاوا۔ [= بھلاواں] بار درختے است مشہور کہ بہ کارِ دوا آید، بلادُر بوزنِ بہادُر و بِلا دور بلاو۔

بیندکی۔ در رسالہ" دائرہ ہائے نقش و نگار چنانکہ زنانِ ہند بر دست خصوصا بر دست و بر خسارہ عروس بندند کفف بکافِ مفتوح و ہر دو فا۔ لیکن در کتب معتبرۂ عربی و فارسی کفف بدیں معنی نیست آرے در فارسی کف بفتح چیزے سیاہ کہ مشاطگان بر ابروے عروس مالند، دریں صورت وسمہ خواہد بود دیا چیزے مانا بداں، و در ہندوستان کفک حنائے را گویند کہ در کف پائے

---

۵۱ آصفیہ: متعنا، تخیض۔ نیز مخیض و مخوض و تخوض۔ مکھن الگ کیا ہوا دودھ۔

۵۲ دَنَّ یَدُنُّ دَنّاً و دَنَّ، دَنَّ دنیاً، دَندَنَ۔ ۵۳ بِلاہَر = و شُدَر ٹھلیا۔ خدمتی ہر کارا رہنا۔ رہبر، بیگاری، پاسبان، چوکی دار Platts میں بَلاہَر و بُلاہر آیا ہے۔ ۵۴ برہان۔

معشوقاں بندند و آں را سیاہ سازند، کفف معلوم نیست کہ از کجا آوردہ
بُندگی دمطابق با الف: =]

بھسنبھ پُنت[1] - میوۂ نیم رس کہ چیدہ در خانہ نگاہ دارند تا برسد۔ خانہ رس
از لبعضے مسموع است [با الف: ندارد: ب = ... غیسل بہ غین معجمہ
بر وزن فعیل]

بتولا - پنبہ دانہ، فلخود یا فلخید بفتح فا و سکونِ لام و خا بواو رسیدہ یا بیاے
معروف و دال، بتازی حب القطن خوانند بضم قاف و سکون طاء مہملہ
و نون [= دانہ کہ از پنبہ فلخیدن برآید و آں را پنبہ دانہ نیز گویند فلخیدہ[2] بہ
اول مفتوح و ثانی زدہ و خاے معجمہ و یاے معروف]

بند تنبورے کے[3] - رشتہ ہائے کہ جا بہ جا بر دستۂ تنبور بندند براے حفظ مقامات
و اصوات کہ از کدام جا بہ کجا باید آمد پردہ اگرچہ ۔دہ بہ معنی سرودِ مخصوص نیز
آمدہ و بدیں معنی ظاہرا ہفت پردہ است ۔

بن مانُش - حیوانے صحرائی بہ شکل آدمی، نسناس بہ و نون مفتوح و دو سین مہملہ
و در رسالہ است کہ دیو مردم نیز گویند، لیکن بودنِ دیوم بدیں معنی نظر است و
اینکہ صاحبِ برہان بدیں معنی آوردہ قابلِ اسنادِ کلی نیست بلکہ او بہ معنی جن نیز
گفتہ و آں غلط محض است [=]

بنجھی [بنسی[4]] در رسالہ "شستے کہ بدان ماہی گیرند، نپشیل بکسر نون و سکون

---

[1] لغات میں دست یاب نہیں ہوا۔ [2] فلخیدہ و فلخودہ ہر آں کہ چیز کہ از غل و غش پاک
ساختہ شدہ باشد و مخصوص بہ پنبہ نیست۔ پنبہ دانہ مرادف فلخید و فلخود، برہان قاطع۔

[3] ج و د: بند تنبور کے۔ [4] الف: لیکن ب: ج: د میں بنجھی ہی اسی طرح بانسی
کے اقدم نسخہ میں بنجھی ہی۔ کتب لغت میں موخر شکل موجود نہیں۔

بشین معجمہ و بائے فارسی بیار رسیدہ ولام"، لیکن نشبیل اعم است زیرا کہ معنی آہن سر کج است خواہ قلاب ماہی باشد و خواہ قلاب کہ خرما بداں از درخت گیرند، خواہ غیر آں، پس مرادف نبسی قلاب ماہی است و تخفت [ا الف : بنسی د ا ب بنجھی =]
بھنگی - بہ نون غنہ، در رسالہ" آنچہ بر گردن یا بر پشت خر نہادہ از میوہ و شیر پُر کردہ از جائے بہ جائے برند، زبیلہ بفتح زائے معجمہ بیار رسیدہ و میم ولام" و دریں لغت غلط ہا واقع شدہ اول آنکہ در ہندی بھنگی چوب بانی گندہ باشد کہ بر دو سر آں بار بندند و بر دوش گزاشتہ راہ روند و صاحب ایں رسالہ بر گردن گفتہ دوم آنکہ آنچہ بر پشت خر بار کنند آں را بھنگی نہ گویند و ایں کمال است، و نیز زبیلہ در فارسی چہار چوب کہ بہم وصل کنند و مانند کجاوہ پر از میوہ و غیرہ کردہ بر پشت خر و گاو بستہ بجائے برند [آنچہ بر گردنِ آدم یا پشتِ خر الخ]
بھنبیری [و بھنبھیری] در رسالہ" حیوانے کہ در اواسطِ ایام برشگال پیدا شود و بر سر خار ہا نشیند، سرعوفہ و بعضے گویند ملخ خورد نوزائیدہ است لیکن در قاموس است سِرعوفٌ بہ سین مہملہ و رائے مہملہ و عین مہملہ بواو رسیدہ و فا، کعصفورٌ، کُلٌّ ناعمٍ خفیفِ اللّحم، وَ الفرسُ الطویلُ والمرأۃ الطویلۃُ الناعمۃُ والجرادۃ و دابۃٌ تاکلُ الثیابَ[۵۲] و شرعوف بہ شین معجمہ بہ معنی غوکِ[۵۳] خُرد آوردہ [میرے پیش نظر نسخوں میں یہ لفظ موجود نہیں]

۵۲ تصحیح از قاموس : سب نسخوں میں النبات ہے لیکن یہ نہیں - قاموس میں ہی الشرعوفُ کعصفورٍ نَبتٌ او ثمرُ نبتٍ والشرغوفُ (غین کے ساتھ) الضِفدَعُ الصغیرُ

۵۳ ب لفظ خُرد موجود نہیں -

بنجر۔ در رسالہ" زمینے کہ از زراعت افتادہ باشد، یا بز بہ تحتانی بالف کشیدہ وبائے موحدہ مکسور و زائے معجمہ"، لیکن در کتب معتبرہ یابز زمینے کہ سلاطین در وجۂ معیشت ارباب استحقاق دہند، و بتر کی سیورغال گویند، دریں صورت معنی زمین ناکاشتہ اُفتادہ از چند سال نباشد و ظاہراً از ال دریافت نمودہ کہ در ہندوستان ا ہمیں قسم زمین در وجۂ مذکور دہند۔ [=]

بنگی لٹو۔ در رسالہ" چیزے چوبیں گردن دراز کہ وقت گردانیدن بانگ کند از قسم لٹو است کہ بازیچہ اطفال باشد گر دنائے بکسر کاف فارسی و رائے مہملہ و دال و نون بالف کشیدہ" امّا در کتب معتبرہ گردنا بمعنی مطلق لٹو است و نیز قید چوب خطاست بلکہ از عاج و گل نیز باشد [=]

بنگلا۔ (ق ۲۹ الف) در رسالہ" خانۂ گنبد دار کہ از چوب سازند، تالار بہ فوقانی بوزن سالار" لیکن آنچہ بہ تحقیق پیوستہ تالار بہ معنی مطلق عمارت چوبیں است و بنگلا عمارت است بوضع خاص کہ اکثر آں بکاہ پوشند و گاہے از چوب، و ایں وضع مخصوص ہندوستان است، خصوصاً بنگالہ، بلکہ بنگلہ ماخوذ است از بنگالہ کما لایخفی۔[=]

بنس لوچن۔ دوائے سفید رنگ کہ از نے حاصل شود، تباشیر و طباشیر معرب آں، مخفی نماند کہ در ہندوستان توالکھیر چیزے است مشابہ بہ تباشیر لیکن غیر آں است چہ بنس لوچن گجراتی را تباشیر گویند چوں ہر دو در تلفظ بسیار قریب اند معلوم نیست کہ بنس لوچن گجراتی را توالکھیر تصور کردہ تباشیر گفتہ یا تباشیر لغت علٰحدہ است[۵۱] [بنسلوچنہ (نسخہ ب ہا)]

بھونری [بھوری] در رسالہ" موئے گرد پیچ خوردہ کہ بر سر نمایاں باشد

---

۵۱ نسخہ الف بہوری (= بھونری) ہا ب میں مطابق لہجہ عوام بہنوری

عورات[۱] ازاں بہ نر و مادہ کہ عقب آں طفل خواہد شد فال گیرند، گرد موے بکسر کاف فارسی، لیکن بھوری خصوصیت بہ انسان ندارد، در بدن اسپ ہم باشد و آں را در ہندوستان گاہے بد و گاہے نیک دانند، و نیز لفظ گرد موے در کتب معتبرہ نیست، ظاہراً از جائے دیگر بہ صحت رسیدہ باشد [=]

بودلی[۲] در رسالہ "زنِ فاحشہ، جَلَب بہ جیم ولام و ہر دو مفتوح" لیکن بودلی در عرفِ اردوے بادشاہی زنے را گویند کہ در زی فقراے بے نواکہ نوعے از فقراے ہند و آزاد نیز گویند گذران می کردہ باشد بہ معنی زن فاحشہ چھنال[۳] است، اگرچہ در بعضے از مواقع بودلی معنی زن فاحشہ مستعمل، لیکن بہ مجاز۔

[میرے پیش نظر نسخوں میں موجود نہیں]

بھونچال[۴] ۔ بہ حرکت آمدنِ زمین، لرزہ و بتازی زلزلہ

بوتنا[۵] ۔ در رسالہ "بچۂ شتر، و ترکی بوردا[۶] گویند۔ قِرل بکسر قاف و راے مہملہ زدہ و میم" لیکن در منتخب قرمل شتر کرّہ بختی آوردہ و در عرفِ تورانیاں بہ معنی

لہ نسخہ ج و د: عورتان ۔ ٹہ آصفیہ ندارد Platts بودلا و بودلی
A woman who lives with a Be-nawa Faqir and dresses like a man ....

سہ [الف]: دُرزمرہ، سکہ چھنال (آصفیہ: نوراللغات) ھہ اصل میں "بھوم چال" تھا (آصفیہ) نسخہ ج و د "بھونچال" ہے آصفیہ و نوراللغات، برہان میں "۱ درخت پست، ۲ بچہ آدمی و سائر حیوانات و بچۂ شتر ۳ نشانہ تیر" نوراللغات میں بہ معنی کھٹالی بھی ہے۔ آصفیہ "بھدی اور بھونڈی شکل والے آدمی کی پھبتی کہتے ہیں" ٹہ بوردا (نسخہ ج)

مطلق بچہ است لہذا بر فرزند اطلاق کنند وچوں بٹیا[1] بتاے ہندی وبوتہ
بہ فوقانی در تلفظ نزدیک اند ظاہرا از توافق باشد واللہ اعلم [=]
بوڈا بھوس[2] [= بڈھا بھوس] در ملحقات رسالہ "گیاہ کہنہ، دِندِن بکسر
ہر دو دال و دو نون" وایں غلط است چراکہ بڈھا بھوس بدال ہندی
مخلوط التلفظ بہ ہاست بہ معنی پیر کہنہ فرتوت، ونیز دِندِن در قاموس
گیاہے ودرختے است کہ سیاہ شدہ باشد[3]۔
بھوکنا کُتّے کا [= بھونکنا کتے کا] فریاد کردنِ سگ کہ بتازی ہریر
بوزن سریر گویند، زنوییدن بفتح زاے معجمہ ونون بواو رسیدہ و
تحتانی بہ تحتانی رسیدہ۔
بھتورا[4]۔ **بھوترا**۔ زنبور سیاہ، کہ سوراخ در چوب کند تا وران باشد، بُلذ
بفتح باے موحدہ مفتوح، شتبہ[5] بضم سین ونون زدہ وباے موحدہ وبتازی
زعار بفتح زاے معجمہ وعین مہملہ باکشیدہ ورا بے نقطہ، [=]
بوغلبند۔ آنچہ دروے نگاہ دارند، در رسالہ "بغلطاق بفتح اول وغین معجمہ
ساکن وطاے حطی سعدی ؎

بغلطاق ودستار ورختے کہ داشت   ز بالا بدامان او درگزاشت

وبعضے جامہ بغلبندی نیز گفتہ اند، لیکن بغلطاق بہ معنی کلاہ وبغلبند است

---

[1] مطابق ب، ج، د: میں بوٹہ، [2] مطابق نسخہ ب، الف۔ بوڈا بھس،
د: بودبہس، نور اللغات: بوڑھا پھونس، آصفیہ: [3] قاموس "الدِّندِنُ ما
اسود من نباتٍ اَوْ شجرٍ"، [4] نوادر کے نسخوں میں بھونرا، غرائب کے نسخوں
میں مختلف، با ب جو سب سے بہتر لکھی ہوئی بہتورا، [5] عبارت مابین "شتبہ.....تا
..... باے موحدہ مفتوح"، نسخہ الف اور ج میں نہیں۔

کہ نوعے از جامہ است، خواجو گوید؎

اے بغلطاق بعمرک بر قد سرو تو راست چوں تو شمشادی ز بلغ قم قامتد بر تخاست

و در تحفہ بہ معنی خرجی است و آں نیز بہ ثبوت نہ رسیدہ، بہ معنی بوغنبد کہ لفظ مستعمل ہندوستان است نیست، و از بیتِ مستند نیز ظاہر، چرا کہ مقابلہ دستار از معنی بوغنبد ابائی کلی دارد، ظاہرا در بوغنبد و بغلبند اشتباہ اُفتادہ [= آنچہ در روے جامہ پوشیدنی بر بندند، بغلطاق.... الخ]

یوری۔ خریطۂ کلانِ طویل از گلیم و پارچہ کہ زر دراں کنند، و از جائے بجائے برند، بذرہ [= خریطہ باشد مربع کہ طولش از عرض اندک بیش تر باشد و آں را از پرچہ و گلیم و امثال آں آگندہ بدوزند.... الخ]

بولا[1]۔ آنکہ بہا پیشگی دہند و جنس بوقت معہود گیرند مثلاً جنس ہنوز خام باشد و زرش بہ صاحب غلہ دہند، ہر گاہ برسد گیرند و ایں با شرائطِ ہشت گانہ کہ شرع تجویز کردہ درست است سَلَم بفتح سین مہملہ و لام و میم، کذا فی الرسالہ [=]

بھوبھل[2]۔ [بھوبل] خاکستر سوزاں کہ در آتش ماندہ باشد خزیرہ[3] بفتح خائے معجمہ و زائے معجمہ بیا رسیدہ و رائے مہملہ

---

[1] لغات اردو میں یہ لفظ نہیں ملا، غالب اور Platts میں بولا
verbal agreement between parties

[2] مطابق آصفیہ: قلمی نسخوں میں دونوں صورتیں ہیں، نور اللغات: بھوبل بہ معنی بھو: خاک و بل بہ معنی راکھ۔ [3] برہان قاطع: خزیرہ بر وزن وزیرہ بہ معنی آتش و خاکستر سرگین وغیرہ۔

بوہنی[۱] - سودائے اوّل[۲] کہ شگون دانند، دست فال و دست لاف کہ قلب است و در عرفِ حال دشت بفتح دال و سکونِ شین معجمہ و فوقانی گویند و آں را اولِ دشت نیز گویند و سند ایں دو لفظ در دفترِ دوم سراج اللّغہ مرقوم است۔
[=] ا ب ہ

بھوترا - کہ در زیر زمین سازند و تہ خانہ نیز گویند سرداب بفتح سین مہملہ و سکون رائے بے نقطہ، و نہاں خانہ را نیز گویند، مرزا صائب گوید ع
سبک رواں بہ نہاں خانۂ عدم رفتند بر آستانہ چو نعلین مانند قالب ہا[=]

بوزا[۳] در رسالہ "مشروبِ مُسکر کہ از ذرّت و برنج وغیرہ سازند، بادہ، بادق" لیکن بوزہ خود لفظِ فارسی است، غایتش الفِ آں تبدیل ہا است چنانکہ سابق نوشتہ آمد و بادہ شراب است و شہرت دارد و بہ مجاز بہ معنی پیالہ چنانکہ یک بادہ و دو بادہ، و ایں در کتبِ قوم مرقوم است و بہ معنی بوزا ہرگز نیامدہ و در قاموس است البَاذقُ[۴] بکسر ذال المعجمۃ وفتحِہا مَا طُبِخَ من عَصِيرِ العِنَبِ اَدْنیٰ طَبخَۃٍ فصاد شدیدًا۔ باذِق بکسر[۵] ذال معجمہ و فتح نیز آمدہ و آب انگور را کہ جوش دادہ باشند [=]

بھوج پتر - پوست درخت است کہ در ہندوستان از کشمیر آرند و سابق ہندوان کتب خویش بر پوست مذکور و برگ درخت تار[۶] بقلمِ فولادی می نوشتند

---

[۱] نفائس: بُہنی۔ [۲] میر نجات ع رنگین نگشتہ دامن صحرا ز خون ما ؛ دشتے نکردہ است بہار از جنون ما۔ ایضا میر افضل ثابت ع اول دشت بہ سودائے جنون نیز خرد ؛ نو د فروشی چو کند جلوہ اود ربار [؟] [۳] ب: بہونرا، ج: ایضاً، د، ایضاً۔ ہا ب بہونرا [۴] نور اللغات، بوزہ بر وزن روزہ، برہان بُوزہ بر وزن کوزہ [۵] نسخہ الف۔ ذرۃ جوار، مگر باقی نسخوں میں نقطِ جوار نہیں۔ [۶] صرف نسخہ الف میں ہے۔ [۷] تار، تار، انار وغیرہ۔

و در ولایت نیز بہم رسد و آن را توز بہ فوقانی. وا و رسیدہ و زاے معجمہ خوانند۔

بِوائیٔ ۔ در رسالہ کفیدگی[1] پاے و پاشنہ کہ در وکند زَلیقَہ بفتح زاے معجمہ و بائے موحدہ'' لیکن در قاموس بدیں معنی فَلَش بقا آوردہ، چنانکہ عرب گوید، فی دِجلِہٖ فلوقٌ اے شقوقٌ [=]

بھونشا۔ بریان کردن 'برشتن' بہ شین معجمہ مشہور در عرفِ حال بو دادن است و آں چیز را فرودہ بقا و راے مہملہ بوزن کشودہ گویند

بونڈی[3]۔ غنچۂ ہر گل کہ کلی نیز گویند

بُوندا باندی۔ کم کم باریدنِ ابر، تقاطُر

بَہو[4]۔ در رسالہ ''زنِ پسر، سُنّۃ بضم سین مہملہ و تشدید نون'' لیکن در کتب معتبرہ بہ ضمتین است و در کشف اللغات بہ سکون دوم و تشدید در ہیچ جا نیست، نیز در فارسی بنو باے موحدہ و نون بواو رسیدہ' و این ظاہرا مخفف بانو است کہ مجازاً بہ معنی مذکور آمدہ و ایں در ہندوستان بَنو بہ تشدید نون و واو مجہول خوانند ظاہرا ہمیں لفظ است، بریں تقدیر از توافق خواہد بود مخفف بانو نباشد چنانکہ گذشت و بتازی کَنّی بفتح کاف و تشدید نون بیا رسیدہ[5] و بعضے بہ معنی

---

[1] [2] ایضاً گفتگی بہ ہمین معنی ۔ [3] نور اللغات : وہ کلی جو قریب کھلنے کے ہو۔ [4] آصفیہ: دلہن، کدبانو، عروس، بیٹے کی جورو، بیوی، نور اللغات: گھونگٹ کا چراغ فان جس میں چراغ کو ہوا نہیں لگتی؛ معزز ہندو عورت، عزت دار عورت وغیرہ نیز دیکھو نفائس ۔[5] کنی تحتانی کے ساتھ لغات میں نہیں ملا۔ قاموس میں ہے یذیل کَنّۃٌ: ''و بالفتح امرأۃُ الابن اَوِالاخِ'' لیکن لسان میں کنۃ ہے جس کی جمع کنائنُ (نادر) آئی ہے۔

زنِ برادر گفته اند، کما فی القاموس پس مرادف بھابھی باشد و ترکی کیلن بفتح کاف وسکونِ تحتانی و فتح لام ونون است [= سُنّہ بہ سین مہملہ مضموم ونونِ مشدّدہ مفتوح]

بہنوئی - شوہر خواہر، یزنہ بہ تحتانی مفتوح وزاے معجمہ زدہ ونون وظاہرا این ترکی است [=][1]

بھتی[2] زرے کہ راہداراں وگزرباناں از سوداگراں وآیندہ وروندہ ہا گیرند باز بباے موحّدہ وزاے فارسی، و باج بہ جیم مبدّل آں، کذافی الرسالہ لیکن بھتی بہ معنی زرے ست کہ از آیندہ وروندہ گیرند بر جنسے کہ در مکانِ گرفتنِ محصول یا جاے کہ مکان از توابع آں باشد بفروخت رود، دریں صورت اخص باشد از باج، چراکہ آں بہ معنی زکوۃ و محصول است کہ از آیندہ وروندہ گیرند برعکس، پس لفظ صحیح ہندی براے باج دان است بدال ونون، لہذا شخصے را کہ باج می گیرد بہ ہندی دانی گویند [=]

بہتا - در رسالہ آنچہ بر روے آب رود مثل خاشاک یا چیزے دیگر کہ ہمراہ گویند شریدہ می رود، شریدہ بہ شین معجمہ بوزن خریدہ لیکن شُتریدن بضم بوزن غریدن ریختن پے درپے آب است، ولعضے تراویدن[3] گفتہ اند، این است درکتب معتبرہ، ومعنی کہ مصنف نوشتہ معلوم نیست کہ از کجا است [=]

---

[1] باب: بہیوی [2] آصفیہ ونور اللغات: اس معنی میں نہ ملا۔ البتہ Platts میں مبہم طور پر موجود ہے نیز بھتی بہ معنی ضیافتِ ماتم بھی آیا ہے۔ [3] اس معنی میں "شریدن بروزن رسیدن" برہان میں ہے۔

باری[۱] - قومے مخصوص کہ مشعل بردارند، اگرچہ مشعلچی عام است -

بہی - درر سالہ "میوہ ایست کہ بہ عربی سفرجل گویند، آبی" لیکن بہی و آبی ہر دو لفظ فارسی است و حذفِ تحتانی مخففِ بہی، و اکثر ہمیں مستعمل است [=]

بن بھلی[۲] - درر سالہ "بناتے است دوائی عفر بل بہ غین معجمہ وفا و راے مہملہ و یاے معروف ولام[۳]" [=]

بھلائی[۴] - درر سالہ "صورتے مکروہ کہ اطفال را ازاں ترسانند، استنبہ بالف مکسور و سینِ مہملہ زدہ و فوقانی و نونِ زدہ و باے موحدہ و ہاے ملفوظ" لیکن در کتب معتبرہ مشہورہ استنبہ بہ معنی ہر چیز زشت و مکروہ است و بعضے بہ معنی جفا کار و درشت نیز گفتہ اند، پس بہ معنی چیز مذکور نباشد معلوم نیست کہ مصنف از کجا آوردہ - و صحیح بدیں معنی لولو است بہر دو لام بواو رسیدہ، چنانکہ در کتب آمدہ [بی بھلائی و صورتے باشد کہ از غایت کراہت و زشتی طبع از دیدن زیان باشد لہذا از پرچہ کاغذ سازند و مردم غردل[۵] و اطفال را ترسانند]

بیدھ[۶] - درر سالہ "داروفروش، بیلور بیاے موحدہ بیا رسیدہ مجہول" لیکن بید

---

[۱] یہ لفظ اس موقعہ پر صرف نسخہ الف میں ہی [۲] نوادر، نوادرالغرائب دونوں کے نسخوں میں 'بہنبھلی'، نسخہ ب و ج و د میں اس کے بعد لفظ بہنو کی آیا ہی جو تکرار ہی۔ [۳] ہا ب

[۴] رسالہ: بی بھلائی (نسخہ ا ب)، فرہنگ آصفیہ میں نہیں۔ بی شادی اسی معنی میں آیا ہی۔ نوراللغات میں ہی نیز نفائس اللغات [۵] غردل بہ معنی بزدل و نامرد (برہانِ قاطع)

[۶] مطابق ب، ج، د، الف میں بید معنی کے لیے آصفیہ، نوراللغات، نفائس

[۷] برہان قاطع۔ نیز بیلہ و ربیلے فارسی۔

درہندی مطلق طبیب را گویند و قومے مخصوص[1] کہ در کوچہا مے گردند برائے تداوی مردم و بیلو رکہ کسے خریطہ دواہا بر دوش گذاشتہ در کوچہا گردد برائے فروختن دوا، و دریں دو تفاوت است بسیار و نیز در معنی لفظ پساری کہ شخصے است کہ دواہا و مصالح گرم وغیرہ ہما فروشد لفظ بیلو را آوردہ و دریں جا مرادف بید گفتہ و ایں سہو[2] است [میرے نسخوں میں موجود نہیں]

بھیر[3] کرنا۔ بوق، بباے موحدہ بہ واو رسیدہ و قاف

بھیروں[4]۔ در رسالہ" نام پردۂ سرودِ خاص، زیر افگن براے معجمہ و یاے معروف و راے مہملہ" و در برہان زیر افگن را کوچک نیز گفتہ، [میرے پیش نظر نسخوں میں موجود نہیں]

بیا۔ جانورے کنجشک کہ گلوش[5] زرد دارد و گورب با فک بکافِ فارسی و واو مجہول و فتح راے مہملہ و باے موحدہ و باے دوم نیز موحدہ بالف کشفت و خاو کاف" و در رسالہ" و ضعہ بضاد معجمہ و عین آوردہ" لیکن لغت مذکور در قاموس وغیرہ دیدہ نمے شود[6]۔ در منتخب است وضع بفتح واو و صاد مہملہ مرغے است خورد برابر کنجشک [جانورے است شبیہہ گنجشک، گلویش بزردی مائل کہ آنرا وضعہ.... کور بکاف عربی]

---

[1] نسخہ ب میں اس کے بعد لفظ "درہندوستان" "براے تداوی مردم آیا ہی۔
[2] نسخہ الف: "مشہور است" [3] الف "بہیڑ"، یہ لفظ ان معنوں میں آصفیہ و نوراللغات میں ندارد، [4] [illegible] : میں سنسکرت: "بھیر" اور "بھیری" ہی "چھ راگوں میں ایک راگ کا نام جو پہر رات سے صبح تک گایا جاتا ہی، مہادیو جی کو اس کا بانی خیال کیا جاتا ہی" (آصفیہ) [5] مطابق الف و ج : ب و د میں بیزردی، برردے،
[6] اس کے بعد کی عبارت الحاقی معلوم ہوتی ہی، صرف الف میں ہی۔

بیگار ۔ در رسالہ "کار بے مزد و بتازی سخرہ بضم سین مہملہ و خاے معجمہ زدہ و مجرگ[1] بفتح میم و جیم و راے زدہ و کاف فارسی" بیگار و مجرگ ہر دو لفظ فارسی است، و نیز بہ تکرار لفظ مذکور آوردہ و نوشتہ، بیکار کار بے مزد و تنبل بفتح فوقانی و نون زدہ و باے موحدہ، مؤلف گوید با وجود لفظ مشہور تصحیف در معنی واقع شدہ چہ بے گار بے مزد است و تنبل بہ معنی کاہل، و چون در معنی تنبل بے کار نوشتہ اند بکافِ تازی، صاحبِ رسالہ بہ کاف فارسی گمان بردہ [=]

بیاہ ۔ شادی کتخدائی کہ ترکی طوی گویند، بوگانی بفتح باے موحدہ و نون بواو رسیدہ و کاف فارسی بالف کشیدہ و نون و یاے معروف۔

بیڑا[2] چوب ہاے بہم بستہ کہ از دریا بداں عبور نمایند، سل بفتح سین مہملہ ولام [=]

بیڑی[3] آنچہ در پا کنند براے قید، و آنچہ بداں از دریا عبور نمایند و ایں زبانِ پنجاب است، کشتی بفتح کاف یا کسر آن علیٰ اختلاف اللہجتین و نا؍ لفظِ مشترک است در ہندی و فارسی بہ معنی مذکور، و بہ معنی اوّل زنجیر و سلسلہ است زولان[4] بفتح زاے معجمہ و واو زدہ و لام و الف و نون [ ]

بلینڈا[5] ۔ چوبے سطبر و گندہ کہ در عرض دروازہ پشت[6] تختہ ہاے در نصب کنند براے استواری، فدرنگ بہ فتح فا و دال و راے ہر دو مہملہ بوزنِ

---

[1] بروزن تگرگ [برہان قاطع] [2] بکسر ب و یاے مجہول ساکن (نور اللغات و نفائس وغیرہ) [3] بکسر با و یاے مجہول ساکن [4] زولانہ بجائے زولان (برہان قاطع) [5] ب میں صرف معنی اول دیا گیا ہے [6] نسخہ ج: "بست"، نسخہ ب: "بشب"

سَرِ چنگ"،

بیل[1] - نبات کہ ساق نداشتہ باشد و بہ درختِ دیگر پیچیدہ بالا رود مثل کدو خربزہ و عشق پیچاں[2] وغیرہ بَیارہ بباے موحدہ و تحتانی بالف کشیدہ و فتح راے مہملہ[3]" وَنرہ بہ فتح واو و نون زدہ و راے مہملہ" مؤلف گوید ظاہر اَویرہ و بیارہ یکے است، غایتش ویرہ مبدّل بیرہ است کہ مخفف بیارہ است' و بہ عربی یَقطین بفتح تحتانی و سکونِ قاف وطاے مہملہ بیا رسیدہ و نون چنانکہ در قاموس است، الیقطینُ مالا ساقَ لہٗ مِنَ النّباتِ، وہمچنین نَجْم بہ نون و سکونِ جیم و میم" کما فیہ[4] [= درختے[5] را گویند[6] کہ ساق نداشتہ باشد و در زمین پہن شود یا بہ چوب و درخت و امثالِ آں پیچیدہ بالا رود مانند بیارۂ خربوزہ و کدو عشق پیچہ، وَیرہ[7] بواو مفتوح و یاے تحتانیہ ساکن و راے مہملہ]

---

[1] بکسر با و یاے مجہول ساکن ۔ [2] یہ صرف نسخہ ب و د میں ہی۔
[3] یہ لفظ ہا ان میں نہیں۔ [4] مطابق ب ۔ باقی نسخوں میں "کافیہ"
[5] مطابق ہا و ب : الف میں بیل کی تشریح طویل تر ہی بیل سہ معنی دارد اوّل (جو متن میں درج کی گئی ہی) دوّم (بہ معنی میوہ باشد مانند بہی وطعم آں فی الجملہ مائل بہ تیزی و تلخی باشد و آں را بل نیز خوانند، مثل تسبین معجمہ مکسور سوم سبزہ ایست وگیاہے معروف کہ دارد و بر درخت گسترہ شود ، بتازی نجم بفتح نون و جیم ساکن، بیارہ بباے مفتوح و باء مثناۃ تحتانیہ و راء مہملہ - [6] ہا کے سب نسخوں میں ویرہ ہی لیکن نوادر کے سب نسخوں میں ہا کی طرف وَنرہ منسوب کیا گیا ہی ممکن ہی آرزو کے پیش نظر نسخوں میں یہی ہو، بیل کے لئے نفائس اللغات -

بھینگا[1]۔ آں کہ یکے را دو بیند، چشم گشتہ، بعضے لوچ بلام و جیم فارسی و بعضے گوچ بکاف فارسی تصحیح کردہ اند و در اں نظر است و بتازی "حَوَل" خوانند۔
بیل در رسالہ "میوۂ گرد کہ بقدر بہی کہ طعم تلخ و تیز دارد[2] و بِل بحذفِ تحتانی نیز، شِل بکسر شین معجمہ"، لیکن آنچہ در ہند بہم رسد بعد رسیدن مے خوش بود[3] و ظاہر ابل و بیل از توافق باشد غایتش یکے مختف است، و نیز نام مرضے مشہور مراسپ و استر را کہ بہ سبب بدی نامش نیے برند و بدنام گویند، سراجہ بکسر سین مہملہ و راے مہملہ بالف کشیدہ و فتح جیم [=]
بیرکھ[4]۔ در رسالہ "دستارچہ عَلَم طِرازہ" لیکن لفظ بیرکھ غلط عوام بدتراز انعام است، و ایں قسم الفاظ را داخل کردن چنانچہ شیوۂ صاحب ایں رسالہ است خطاست، زیرا چہ دریں صورت بسا الفاظ کہ بہ قاف و شین معجمہ و عین مہملہ است و عوام بداں تلفظ نہ توانند کرد داخل کتاب باید کرد، بہر تقدیر لفظ صحیح ہندی براے بیرق دھجا است و نیز در قاموس است اَلطِّرَازُ بالکسر عَلَمُ الثَّوبِ[5] [=]
بیج کا پھل۔ ثمرے کہ براے تخم نگاہدارند مثل خیار و کدو و پاسنگہ بباے فارسی [صحیح : پاسنگہ] و نیز اطلاق پاسنگہ بر خوشۂ انگوری کہ بر آونگ نگاہدارند (و آں ہم از جہتِ نگاہداشتن) است و تخصیص سامانی[6]

---

[1] آصفیہ بھینگا : نوراللغات : دلفائس و نسخہ ب و الف : بھنگا [زیادات نسخہ الف بھنگا کے مرادفات : کاج و لوج، کلنگ، تیزکاژ] [2] مزہ ترش و شیریں (برہان قاطع) [3] آصفیہ : عوام بیرکھ بولتے ہیں [4] شاید دھجیت نہ ہو؟ [5] "وھو معرّب" (قاموس)، [6] یعنی صاحبِ فرہنگ سامانی۔

به خیار خطا است و تفصیل[1] ایں در سراج اللغت مذکور است۔
بیہڈ [بیہڑ] [2] زمینے کہ آں راکندہ باشد و گودال ساختہ، آب کند[3] بکافِ تازی
و فرکند بفا و رائے وراے مہملہ زدہ وکافِ تازی،
بیلن[4]۔ چوبے کہ بدان نان پہن سازند، چوبینہ[5] بجیم فارسی و بائے موحدہ
بیا رسیدہ و نُغروچ بضمّ نون وسکونِ عین ورائے مہملہ وواو رسیدہ وجیم فارسی
بعضے بجائے نون فا گفتہ اند پس یکے ازیں دو تصحیف باشد و دستورہ بدال
وسین مہملہ بر وزن پر وردہ[6] [=]
بیساکھ۔ در رسالہ[7] نام ماہے وآں مدت ماندن آفتاب است در برج
حمل سی و یک روز، لیکن تفاوت در بیساکھ و فروردی اتفاق مے افتد،
چنانکہ امسال کہ نوروز بست وچہارم محرم ۱۱۵۶ھ[8] واقع شدہ وآں غرّۂ فروردی
است و در بیساکھ نوزدہ یا بست روزے باید [= مگر ب اج میں بیساکھ
موجود نہیں]۔

---

[1] آصف اللغات: "پاشنگ و پاشنگہ - خان آرزو در سراج بذکر قولِ سامانی گوید: عجب از سامانی چراکہ ہرگاہ شنگ بمعنی خیارے باشد کہ برائے تخم نگاہ دارند لفظ پا بمعنی پایندہ مستدرک وزائد محض خواہد بود پس صحیح ہماں است کہ بمعنی مطلق ثمرے است کہ برائے تخم نگاہ دارند......" [2] ب، ج، د میں دال ہندی کے ساتھ ہے یعنی بیہڈ نفائس اللغات، د آصفیہ بیہڑ (بیائے معروف ومجہول ہر دو) اونچی نیچی زمین، ناہموار زمین بیلا بن، چراگاہ، جنگل [3] آب کند اور فرکند کے لئے دیکھو برہان قاطع وغیرہ [4] لیکن برہان میں چوبہ اس معنی میں آیا ہے [5] نفائس نے غین معجمہ کے ساتھ دیا ہے [6] باقی مرادفات کے لیے دیکھو نفائس: وزودنہ، گردنہ: چوچہ، نیز زیادات نسخہ الف: دنیوارہ [7] نسخہ الف میں ۱۱۹۶ھ ہے باقی سب نسخوں میں ۱۱۵۶ھ نسخہ الف کی غلطی ظاہر ہے۔

بیرجا۔ بیروجا[۵۸] . دوائے کہ بتازی قِنّہ گویند بکسرِ قاف ونونِ مشدد بزرد رائے مہملہ موقوف وزائے عجمی ودال [= بریجا]

بلیس۔ آز دخود مقشر، نقل است کہ یکے از ظرفا بہ مخدرات سلاطینِ ہند کہ بظرافت وخوش طبعی مشہور آفاق ودر سخن فہمی طاق بود نوشتہ کہ سنبوسہ لے سن می خواہم، بیگم فہیدہ نوشت کہ بہ پیغام است نمے آید۔

بیّراگ ۔ بیزاری از تعلقات، آزادی، وبتازی تجرد گویند۔

---

۵۸ ج : بیروجا باقی نسخوں میں بیرجا۔ آصفیہ میں = بیروزہ

بابُ الباءِ الفارسیہ

(پ)

پاڈہ[1] - جانورے صحرائی بقدر گوسفند، و بعضے ازاں کلاں تر و آں را کوتاہ پاچہ و کوتاہ پا[2] نیز گویند، نوجی[3] نیشاپوری گوید، در مدح شکارگاہ[٤]

شاہ جہاں بادشاہ ؎

چناں تنگ گردید در بیشہ جا
کہ کوتاہ پا کرد کوتاہ پا

پاکھر[4] - در رسالہ[6] سلبے تہہ[5] تہہ دوختہ کہ براسپاں و فیلاں اندازند روز جنگ تا سلاح براں کار نکند، برگستواں بفتح باے موحدہ و ضم کاف فارسی، لیکن در کتب معتبرہ برگستواں سلاح مرداں نیز گفتہ، دریں صورت بہ معنی جلبقد خواہد بود و برگستان بے واو مخفف آں و غالباً از برست ماخوذ است کہ بہ معنی پناہ است و داں کلمہ نسبت بریں تقدیر بفتح کاف می باید و آں را بجیم و کچین[7] بکاف و جیم ہر دو تازی[8] نیز گویند

---

[1] ہرن کی ایک قسم پاڑہ ہے[2] مطابق ج د[3] فوجی نیشاپوری: عہد شاہجہانی کے شعرا میں سے تھا۔[4] آصفیہ: چار آئینہ - ترپال ٹاٹ کی پوشش - برگستوان وغیرہ[5] مطابق د ج: برپنبہ دوختہ، د، ب: تو۔ نوادر کے باقی نسخوں میں کتابت بگڑی ہوئی۔[6][7] برہان قاطع۔

[8] ج: ہر دو فارسی، لیکن یہ صحیح نہیں۔

پاتابه[1] - در رسالهٔ[ ] پشمے یا پارچه که زیر موزه جهت دفع سرما پوشند، لیکن پاتابه خود لفظ فارسی است و جَورب معرب گورب[2] که بواو معدوله شهرت دارد [٠]

پهاوڑا[3] - چیزے است که از آهن سازند، کج و پهن باشد که زمین را بداں کنند، کج بیل بکافِ تازی و جیم، و آنچه راست باشد به هندی و فارسی بیل گویند۔

پهاوڑی - آنچه سرگین اسپ و امثال آں بداں کشند، پارو[4] بیاے فارسی و راے مهمله و واو مجهول [= چوبے باشد که بداں سرگین اسپ و امثال آں بکشند و اکثر فقیرانِ مداری با خود دارند، پارو با راے مفهوم و واو مجهول]

پارس[5] حلقهٔ که به سبب بخارات گردِ ماه پیدا شود و آں را فارسیاں از آثار بارش دانند، هاله و خرمنِ ماه و خرگهٔ[6] ماه و تنها خرگه نیز بدین معنی آمده۔

پاهرو[7] [= پَہَرو] شخصے که شبها گردِ محلات و لشکر گشته فریاد کند تا مردم خبردار باشند، پاسبان و دُراجه بضمِ دال مهمله و راے مشدد مهمله بالف کشیده

---

[1] آصفیه: مخففِ پاے تابه۔ [2] رک برہان قاطع۔ [3] الف: پہاڑوا۔ [4] پارو۔ بولو مجہول شاید مخفف پاروب (برہان قاطع) [5] یہ لفظ آصفیہ میں نہیں ملا نسخہ ب اور د و ج میں پارس ہے، پوہ یا پوس اس معنی میں مستعمل نہیں : Pl ، پاوس اور پاؤس = برسات کا موسم۔ [6] نسخہ ب میں بجائے خرگہ 'جرگہ' ہے۔ خرگ مہتاب وغیرہ کے لیے دیکھو فرہنگ آنندراج [7] پہرو = پہرہ دار : Pl وغیرہ

وجیم تازی" لیکن در اینجا مخصوص لشکر داشته اند و پاسبان ہم اعم است چراکہ
فریاد کردن و گردیدن در پاسبانی ضروری نیست بہ معنی مطلق محافظ و نگہبان
است۔
پھانسی[۱]۔ در رسالہ" [ریسمانے باشد] حلقہ در شکل غایت استحکام کہ
رہ زنان قابو یافتہ در گردنِ مسافری اندازند و بکشند، تا خفہ شدہ بہ میرد،
سازو بہ[۲] سین مہملہ بالف کشیدہ وزراے معجمہ بواو رسیدہ" لیکن سازو بہ معنی
مطلق ریسمان است، لہذا ریسمان بازرا سازو باز گویند، و در سروری ریسمانے
کہ از لیفِ خرما سازند، پس غیر پھانسی باشد۔ [=] [بہ معنی.......
حواشی الف]
پھانا[۳]۔ چوبکے کہ نجاران در شگافِ چوبے فروبردہ شگافند، پانہ بباے
فارسی و نون، اغلب کہ پانہ و پھانہ یکے است و از توافق باشد [=
چوبکے باشد کہ نجاران در شگاف چوبے کہ آں را پارہ شگافتہ باشند
فروبندتا زود بشگافد، پانہ بباے فارسی]
پاسی[۴]۔ جوالے کہ از ریسمان بافند و باغبانان و سبزی فروشان آں را از
زردک و شلغم و امثالِ آن پُر کردہ بر سرِ خود یا بر پشتِ گاو خر بندو بزبانِ گوالیار

---

[۱] پھانسی = پھندا ۔بند ۔گل ۔ وہ ریشم یا رسی کا حلقہ جس کے ذریعے آدمی کا
گلا گھونٹ دیتے ہیں۔ ٹھگوں کی کمند وغیرہ وغیرہ [آصفیہ] [۲] بروزن بازو [
فرہنگ آنندراج] [۳] آصفیہ نداردر Platts میں پھانا ۔پھانی، پانہ کے
فرہنگ آنندراج میں علاوہ اس کے اور معنے بھی دئے ہیں۔ [۴] آصفیہ وغیرہ میں اس کے
معانی اور بھی ہیں۔

که افصح است جَالی اَلرَّدْ[۱] بفتح وضم لام ورائے مہملہ موقوف ودال کما فی الرسالہ، واصح فتح است [= غرائب کے نسخوں میں 'جالی' کا لفظ موجود نہیں]

پھاگن ۔ در رسالہ" ماندنِ آفتاب در دلو مدت سی روز،' بہمن لیکن این ہر دو نیز تفاوت دارند بر قیاس بیساکھ وبھادوں کہ نوشتہ آمد [=]

پالکت ۔ سبزۂ خوردنی، اِسفِناخ بالف مکسورہ وسین مہملہ زدہ وکسر فا ونون بالف کشیدہ وخا' اسپانخ وا سپاناج بباے فارسی ونون وجیم تازی ودوم نیز بہمیں حروف قلب آن یا برعکس، وتحقیق این در سراج اللغۃ مرقوم است وظاہرا بہ خاء معرب است وجیم تازی فارسی واللہ اعلم [=]
[حواسی الف میں برہان سے استنباط کیا گیا ہے ۔ سپاناخ کا اضافہ ہے]

پاپری [پاپڑی[۲]] چیزے کہ بر روے شربت ودیگر مائعات بستہ شود مانند نان، سِپیجہ بہ سین مہملہ وباے فارسی ویاے مجہول وفتح جیم تازی [=]

پاد ۔ بادے کہ از راہ سپت برآید، گوز، وبتازی ضُراط بضم[۳] ضاد معجمہ ورائے مہملہ بالف کشیدہ وطاے مہملہ [=]

پُہار[۴] ۔ در رسالہ" زمینے کہ قلبہ بدان رانده باشند یرلسے شیار کردن، خیشار[۵]

---

[۱] الف، ب: خالے ؛ ج حالی، یہ لفظ غالباً جالی ہے ۔ بادیہ؛ اَلرَّدْ بالف مفتوح ولام مضموم و راء مہملہ، زدہ ودال مہملہ، لفظ جالی وغیرہ موجود نہیں، [۳] بروزن نَبَرد [رک فرہنگ اندراج] [۲] سب نسخوں میں پاپری رائے مہملہ کے ساتھ ہے ؛ الف ڑ کے ساتھ : آصفیہ میں موجود نہیں البتہ ملاحظہ ہو "پیپڑی" [۴] ۔ لفظ آصفیہ اور ... : ... میں نہیں ملا
[۵] لیکن اندراج میں خیشادہ بروزن بیجادہ دال مہملہ کے ساتھ ۔

بخا و یاے معروف و شین معجمہ و راے مہملہ" [= زمینے را گویند کہ بر آں قلبہ رانده باشند و آں قلبہ راندن راشدیار کردن گویند و آں زمین راشدیار کرده، خیشاوه ..... بواو]

پاڑھ۔ [=] چوب بندے کہ بنایان و کتابہ نویساں بیروں و دروں بستہ بر بالاے آں کار کنند، خو بفتح خا و سکون واو [=[۱] ..... نیز خوازه ...

....]

پاچن[۲] ترکیبے کہ بہت گوارش طعام خورند، گوارش بضم کاف فارسی و جوارش بفتح جیم معرب آں [=]

پھانک۔ قطعۂ خربزه و تربزه و امثال آں لاہوره بہا و واو مجہول و راے مہملہ و کرج بفتح کاف تازی و راے مہملہ زده و جیم تازی و قیل فارسی برنیش بضم باے موحده و راے مہملہ بیار سیده و نون و شین معجمہ[۳] و در رسالہ بُرینہ۔ بہاے مختفی است، لیکن در کتب[۴] معتبره مشہوره نیست و تراشہ نیز گویند و ترکی قاش لیقاف و ہمیں شہرت دارد [=]

پائی[۵] دو چوب طولانی کہ در پلنگ و تخت باشد کہ نواے آں نوار وغیره بافند یا تختہ پوشند، ساق ساق منجہ بہ معنی پائی در کلام طغراے مشہدی

---

۱ ب میں پیر، ا الف میں۔ معانی کے لئے دیکھو آصفیہ و ب الف میں پاڑھ ۲ آصفیہ= چورن، ہاضم، پچانے والا۔ ۳ مطابق فرہنگ انندراج۔ برنیش بتقدیم یا بر نون از بدیدن۔
۴ فرہنگ انندراج میں بُرین بہ معنی قاش موجود ہے رومی کا شعر بطور سند لایا گیا ہے۔
۵ آصفیہ میں نہیں۔ : Pl میں اس معنی میں موجود ہے ۶ فرہنگ انندراج منجہ بہ معنی چار پائی در ہندوستان پلنگ،..... منجہ ہندی پنجابی است سہ

سود بہ ہند چو خراط چرخ بر سرکار   ز چوب خشک تنم ساقِ منجہ می خواہد

آمده، چنانکہ در دفتر دوم سراج اللغہ مرقوم است [=]

پھال - در رسالہ "آہنے کہ بر سر قلبہ کنند و زمین را بداں شد یار کنند، آہن جفت" لیکن در سروری وغیرہ آہن جفت بضم جیم تازی و فاء زدہ و فوقانی آلتے کہ بداں زمین راشد یار کنند و آہن وگاو آہن نیز گویند[۱] دریں صورت بہ معنی قلبہ خواہد بود کہ بہ ہندی ہَل گویند و فارسی صحیح آن امیذ[۲] است بفتح الف و تحانی زدہ و فتح میم و ذال معجمہ کمافی رسالہ و بتازی مِنسفہ، لیکن در قاموس مِنسَفہ آلتے بروزن مِکنَسہ کہ کندہ شود بداں بنا، دریں صورت در ہندی چیزے باشد کہ در ہندی کودال گویند یا آنچہ آن[۳] را کھرپا خوانند و آن آہنے باشد راست بقدر یک دست گرد و درازو سرش اندکے تیز باشد[۴] [=]

پاپڑ - در رسالہ "نانے تنک پر مصالح کو از آرد ماش و ماش ساختہ بر آتش بریاں کنند و خورند با طعام و ایں اکثر خوراک ہندواں است سرغل بفتح سین مہملہ و غین معجمہ لیکن لفظ سرغل در کتب عربیہ مثل قاموس وغیرہ نیست و ہم چنیں در کتب فارسیہ مثل جہانگیری و سروری و غیرہما معلوم نیست کہ از کجا آوردہ و حال آنکہ از ثقات مسموع کہ پاپڑ مطلقاً در ایران و توران رواج ندارد و مردم آنجا آن را می دانند [=]

پاتر[۵] در رسالہ "رقاص، پاکوب" لیکن پاتر در عرف ہندی مخصوص زنان است

---

[۱] اندراج۔ [۲] اندراج میں ایمد بروزن ابجد نیز المیر، نیز نفائس اللغات۔ [۳] الف: کز ب کزلیہ (؟) ج کبہ [۴] کھرپا۔ کدال۔ وکودال وغیرہ کے لیے دیکھو آصفیہ وغیرہ۔ [۵] آصفیہ: بہ معنی کسبی۔ رنڈی۔ بیسوا۔ وغیرہ۔

درقاص و پاکوب اعم از مرد و زن [=]

پان ۔ برگے مشہور کہ اکثر بعد از طعام خورند۔ تنبول و تانبول لیکن این ہر دو لفظ ہندی الاصل است بنا بر ضرورت علمی در فارسی و عربی آمدہ و لفظ پان نیز برین قیاس [= برگ تنبول، تابول]

پانو پیٹنا[ل] ۔ در رسالہ "دست و پا زدن مذبوح، دحص بفتح دال و حاے مہلہ زدہ و صاد مہلہ" این خطاست بلکہ سہو بہ معنی دست و پا زدن ہاتھ پانو مارنا باشد نہ پانو پیٹنا و نیز دحص بہ معنی مطلق حرکت است خصوصیت مذبوح ندارد ۔ [میرے پیش نظر نسخوں میں یہ لفظ موجود نہیں]

پاچھنا[ع] ۔ استرہ زدن و بتازی حجامت خوانند و در رسالہ انجیدن بنون بدین معنی آوردہ، اگرچہ در کتب[ع] دیگر نیز ہست، لیکن صحیح آجیدن بمدہ، لہذا پچھنہ را آجدہ و آجیدہ و اجیدہ گویند [=]

پال ڈالنا[ع] ۔ در رسالہ "انبہ خام را کاہ پوش کردہ نگاہ دارند تا پختہ شود قابل [ ] یدن گردد، خوابانیدن"، در عربی بدین معنی غمل است[ع] بفتح غین معجمہ و میم و لام آن نگاہ داشتن خرما و غیرہ میوۂ نیم رس است تا برسد برین تقدیر طوز نگاہداشتن جدا باشد[ع] [=]

پھپھولا[ع] ۔ در رسالہ "جوششے کہ بہ سبب تپ بر اطراف لب پیدا شود تبخال

[ل] آصفیہ میں اس کے بہت سے معنی دئے ہیں ۔ [ع] نسخہ الف میں پچھنا، تصحیح از ب و ج وغیرہ ۔ [ع] مثلاً فرہنگ انندراج ۔ [ع] نسخہ الف میں غلطی سے یہاں پاچھنا لکھا ہے۔ دوسرے نسخوں سے تصحیح کی گئی ہے ۔ [ع] غَمَلَ یَغمِلُ غَمْلاً، غمن نیز آمدہ [حواشی نسخہ الف] ..... غمن و غمل گویند و در فارسی خانہ رس گویند [ایضاً] [ع] = پھپولا (آصفیہ)،

بفتح فوقانی وسکون موحدہ وخا" لیکن تبخال خاص است وپھپولا عام زیرا که در ہندی[1] ہر آبلۂ را که در بدن پیدا شود از مرض ویا رفتن راہ پھپولا خوانند بخلاف تبخال ولفظ صحیح تبخال تپ کا موتنا ولفظ پھپولا، آبلہ [= آبلہ بود که بہ سبب سوختن بر اعضاء دست وپا پدید آید تا ول (ہاب)، دو قسم باشد یکے آنکه جوشش است که بہ سبب حرارت وشورش تب بر اطراف لب پدید آید۔ تبخال بفتح تاء مثناۃ وسکون باء موحدہ آبلہ .... الخ (ہاالف)]

پپیہا در رسالہ" مرغے[2] است کوچک خوش آواز شخش بدو شین معجمہ وخا در وسط" لیکن شخش بوزن مُرخش بضم وبفتح اول دوم، وشخش بوزن کشش بمعنی مرغے خوش آواز نوشتہ اند وآں را پپیہا قیاس کردن سندمی خواہد زیرا که ایں قسم جانور بسیار است بلکه بودن پپیہا در ولایت محل نظر است واز سقابله باز و شخش که در شعر رودکی بنظر آمدہ ؎

گرگ را کے رسد علامت شاہ   باز را کے رسد نہیب شخش۔

[3] صوہ معلوم می شود، چنانکه بر سخن فہم پوشیدہ نیست [= ہاب: دو معنی دارد[4] اول ...... دوم جانورے است حقیر جثہ که آواز بغایت خوش و حزیں دارد وکوچک تر از گنجشک خانگی بود زیک بزاے معجمہ ویاء معروف ہا الف]

---

[1] بفتح وبہ کسر (اندراج)، [2] اندراج، شخیش باضافہ یا نیز گویند رودکی گفتہ ؎
گرگ را کے رسد علامت شات ٭ باز را کے رسد نہیب شخیش - یہ شعر سب نسخوں میں غلط درج ہے تصحیح از روے اندراج وغیرہ ودیوان رودکی، [3] ہاالف میں ہاب پر اضافہ ہے

پتّا۔ دررسالہ "تلخہ کہ آں را زہرہ نیز گویند وبتازی مِتّوہ[۵۱] بکسرمیم وتشدید راء مہلہ"، لیکن تلخہ بہ معنی صفرا است کہ ہندی پت گویند مقابل سودا۔ [=]
پتادیولی[۵۲]۔ مرغکِ سیاہ کہ پیوستہ درپرواز باشد وآں را ابابیل[۵۳] نیز گویند بادخورک[۵۴] بیانے موحدہ وپرستوک[۵۵] وپرستو وپرستک ہرسہ بباے فارسی وسین مہلہ وفوقانی۔
پتیرج[۵۶] دواے است مشہور، سادہ بہ سین مہلہ وساذج بذال معجمہ وجیم تازی معرب آں۔
پٹوا۔ دررسالہ ابریشم فروش کہ طراز گویند ورنگروش بفتح راے مہلہ ونون وزدہ وکاف فارسی"، لیکن پٹوا کسے است کہ ابریشم براے زیور وغیرہ بافد وتابد وعلاقۂ زیور ہا وغیرہ سازد، آں را درعرفِ حال علاقہ بند گویند ونیز طراز لفظ صحیح نیست، بلکہ بدین معنی قزّاز بقاف ودوزاے معجمہ بوزن طنّاز چنانکہ درقاموس است، ورنگروش کہ مخففِ رنگ فروش است بمعنی ابریشم فروش ہردو آمدہ چنانکہ درتحفہ است، وابریشم فروش عام است از پٹوا وغیرہ۔
پٹّا۔ گلوبندِ سگ وغیرہ کہ ازچرم نبات سازند وقلادہ[۵۷] بضم نیز خوانند۔ ساجور بواو معروف لیکن درقاموس است السّاجُورُ خَشَبَۃٌ تُعَلَّقُ فی عُنُقِ الکَلبِ پس غیر گلوبند وقلادہ باشد بہ تقریب لفظِ قلادہ نوشتہ شود

---

[۵۱] نفائس اللغات = مرارہ [دیکھو لفظ پت۔ [۵۲] نسخہ رضوی کذا: آصفیہ، ونفائس ندارد۔ [۵۳] آصفیہ: ابیل: بہ معنی دیودلاخ: نفائس: عربی میں خطاف۔ [۵۴] اندراج۔ [۵۵] تعین حرکات از اندراج۔ [۵۶] آصفیہ وغیرہ میں نہیں۔
[۵۷] قلادہ بالکسر بھی درست ہے (اندراج)۔

کہ شیخ ابوالفیض[۱] فیضی فیاضی را اعتقاد این بود کہ لفظِ سگ در شعر شمس الدین حافظ شیرازی قدس اللہ سرہ مطلقاً واقع نہ شدہ و این معنی را در بعضے از اشعار خود نظم کردہ چنانکہ در دیوانِ او داخل است، و این اگرچہ کم است لیکن ہست چنانکہ می فرماید ؎

شنیدہ ام کہ سگان را قلادہ می بندند | چرا بگردنِ حافظ نمی نہی رسنے

[=]

پٹّو۔ در رسالہ "نوعے از لباس کہ از پشم گوسفند بافند و اکثر مردم بدخشان و کشمیر بداں لباس سازند، رغزہ[۲] براے مہملہ و غینِ معجمہ زدہ و زاے منقوطہ" لیکن تحقیق آنست کہ پتو بتاے قرشت نیز فارسی است مرکب از پت بہ معنی پشم نرے کہ از بن موے بز بروید و واوِ نسبت، و بتاے ہندی لفظِ کشمیری کہ آنہم نوعے است از زبان ہندی و فارسی یا غیر ہندی است و این اختلاف موجب تفاوت لفظ نمی شود چنانکہ اشتر کہ بتاے ہندی ہندی است و بتاے قرشت فارسی [=]

پٹ پڑ۔ در رسالہ " زمینے کہ چوں باران بارد و تر شود و مردم بر آں آمد و رفت بسیار کردہ باشند چند انکہ خشک و محکم گردد، پاخوشہ بجاے فارسی و خاء معجمہ و واو مجہول و شین معجمہ" لیکن پٹ پڑ در ہندی بہ معنی زمین ہموار ہمین است کہ نشیب و فرازہ در آں نبود و درستی[۳] ہا کمتر بود، و نیز پاخوشہ

---

[۱] نسخہ: ابوالفضل و فیضی۔ [۲] با الف و حب: رغرہ۔ اننذراج: رغزہ بہ عین معجمہ لیکن ملاحظہ قول اس کا کہ " این لغت را در فرہنگ نیافتم"[۳] آصفیہ۔ [۴] الف: زشتی ہا: حب: درستی ہا ج: رسنے ہا۔

اگر یافتہ شود بسین مہلہ خواہد بود نہ معجمہ، اگرچہ سین مہلہ بہ معجمہ بدل شود لیکن آمدن شرط است، چہ خوسہ ماخوذ است از خوستن بہ معنی کوفتن و آں مہلہ است [=]

پٹرا۔ "در رسالہ" آں چوب و سنگ کہ گازران وقتِ شستن بر آں کو بند، میقعہ بہ میم بیا رسیدہ و قاف و عین" لیکن در قاموس چوب گازران گفتہ وہمیں قسم در ہندی سنگ گازری را پٹرا می گویند اگرچہ تختہ چوب بود خوانند [=]

پٹ[۱] ۔ برزو خوابیدہ، دمر بفتح دال و میم و راے مہلہ وبتازی مُنبَطِحٌ بمیم وساے موحدہ وطاے مہلہ و حاے بے نقطہ بوزن منفَعِلٌ و مُستلقی بضم میم وسین مہلہ ولام و قاف و تحتانی بوزن مستفعِلٌ بصیغہ فاعل [=]

پتنگ۔ "در رسالہ قسمے بادفر است کہ طفلان از کاغذ ساختہ در بادپر اں دہند" بادبرگ اعم[۲] است خواہ پتنگ باشد خواہ چنگ[۳] خواہ لنکوا (کہ ہر سہ نوع علیحدہ است در ہندی) خواہ غیر آں، وہمہ را کاغذ باد و بادبرگ نیز گویند وکاغذ ہوائی نیز آمدہ چنانکہ در دفتر دوم سراج اللغہ نوشتہ ام ونیز "در رسالہ چوبے سرخ بدان جامہ وغیرہ رنگ کنند، روناس براے مہلہ وواو مجہول ونون وسین مہلہ" لیکن روناس بیخے کہ جامہ بدان رنگ کنند وبہ عربی فوّہ[۴] بفتح فا تشدید واو خوانند وبہ ہندی مجیٹھ خوانند وپتنگ غیر اوست وبہ عربی پتنگ را بقم خوانند، ودر قاموس است بقم مشدد القاف چوب درخت کلاں است کہ برگش بہ برگ بادام ماند وتنہ سُرخ

---

[۱] آصفیہ۔ [۲] کذا (اندراج) [۳] آصفیہ۔ [۴] بالضم فوّہ (اندراج)

رنگ بود، مجیٹھ بیخے است کہ بکار دواے ہندی آید و بیخ بقم زہر است کما فی القاموس۔ [=]

پُھٹھ۔ چیزے کہ براے تقویت نشہ داخل شراب وغیرہ کُنند لُشت[1] بلے فارسی و شین معجمہ موقوف و فوقانی و سَنَدایں در دفتر سراج اللغہ مرقوم است۔

پٹیلا[2]۔ آلتے کہ کِشت رایدان شکنند و آں چوبے باشد سنگین کہ ہر دو طرف آں بہ رسنے بندند و یوغ بستہ یک شخص بر آں سوار شود و گاو رایدان رانند تا کلوخ ہاے کشت بہن و شکستہ شود تبکن بفتح موحدہ و فوقانی زدہ و فتح کاف تازی و نون، و مالہٗ بہ میم نیز و ظاہراً بزن بفتح با و زای معجمہ کہ ارباب لغت بہ معنیٔ مالہٗ ندگاں نوشتہ اند کہ چوبے باشد کہ زمین شیار کردہ رایدان ہموار کنند تبکدہ باشد بمعنی زدن در آں است شاید کہ بکسر اول باشد[3] [=]

پٹ بیجنا[4] کرمے کہ شب ہا مثل شرار تابد، کرکِ شب تاب، چرانک و چراغلہ[5] و کرم شب چراغ و سند لفظ چہارم کہ غیر مشہور است در دفتر دوم سراج اللغہ مرقوم است، و در رسالہ بدیں معنی کاونہ بہ کاف تازی و واو موقوف و نون، و در سامی مرغے سفید و سیاہ کہ زہر دار باشد و در جہانگیری جانور سرخ زہر دار کہ نقطہ ہاے سیاہ بر آں بود، و بیش تر در فالیز باشد و بہ عربی[6] ذرّوح بوزن سبّوح خوانند و ہمیں اقوی است و پٹ بیجنا را ولد الزنا گویند و بعضے گویند ولد الزنا اعم است ازاں۔ [=]

پتھری۔ در رسالہ" سنگ ریزہ کہ در میان آلت پیدا شود و بول بستہ گردد

---

[1] آصفیہ۔ [2] اندراج۔ [3] اندراج آصفیہ۔ [4] یعنی بزن بہ۔ [5] (Platts)۔ [6] مطابق ب (براے چراغلہ دیکھو اندراج) [7] ذراغ و ذَرَوح و ذُرّوح و ذُنّوح و ذُرنَخ و ذَرَدح ج ذراریح۔

سنگ مثانہ نیز گویند "حجر الصبیان"[۱] لیکن پیدا شدن سنگ مذکور در آلت محل نظر است بلکہ در مثانہ پیدا شود و گاہے آمدہ در مخرج بول بند گردد و بول را سدود سازد [=]

پھٹکری[۲]: شبّ یمانی[۳] بضمّ شین معجمہ و تشدید باے موحدہ، زمہ بفتح زاے معجمہ، و زج بجیم معرّب آں" این است در رسالہ لیکن اصح زج بلور است [= آن را قلقطار[۴] و زج و شبّ نیز خوانند، زاگ بزاء معجمہ]

پتی۔ مرضے کہ در اکثر بدن پیدا شود و سرخ گشتہ لکہ لکہ[۵] افتد و خارش پیدا کند و بتازی آں را شرا گویند[۶] بفتح شین معجمہ و راے مہملہ بالف کشیدہ۔

پیت[۷] پاپڑا۔ دواے مشہور، شاہترہ۔ [=]

پٹی۔ بتاے ہندی، در رسالہ[۸] آنچہ از پارچۂ جامہ بر جراحت بندند و آں را تختہ بند نیز گویند ضماد" لیکن تختہ بند آنست کہ چوں عضوے بشکند بر تختہ گزاشتہ پارچہ بر آں پیچند نہ بہ معنی چیزے کہ بر جراحت بندند، شاعر گوید؎

بہ تختہ بندئ چوب قفس شدم محتاج — دگر علاج ندیدم شکستہ بالی را

و نیز ضماد بصاد مہملہ و میم و دال مہملہ آنچہ آدمی بر سر پیچد از خرقہ و قندیل سواے عمامہ۔ لہذا مصنّف در نسخۂ دیگر نوشتہ کہ آں چیزیست کہ خستہ بند نیز گویند و مریشم بہ میم و راے مہملہ مکسورتین و یاے مجہول و شین معجمہ و میم و چوبہاے را کہ بر عضو شکستہ بندند بتازی جبیرہ بجیم بوزن کبیرہ

---

[۱] نفائس اللّغات۔ [۲] ہندو اہل مشرق بفتح اول اور عوام اہل دہلی بہ کسر اول و ثانی (آصفیہ) [۳] اندراج وغیرہ میں بالفتح۔ خشب یمانی، [۴] قُلقطار بالضم (اندراج) [۵] بمعنی (اندراج) [۶] نفائس وغیرہ میں الف مقصورہ کے ساتھ شری ہے۔ [۷] آصفیہ ندارد تصحیح از

Platts

گویند [= ... صیاد][۱]

پتر[۲] در رسالہ "بہ تشدید فوقانی آہن پارہ ہا کہ در جیبہ و جوشن بکتر و کجیم بکار برند، غیبہ بہ غین معجمہ مفتوح و تحتانی زدہ و باے موحدہ مفتوح" لیکن پترا آہنے باشد متفاوت المقدار طولش زیادہ بر عرض کہ براے استحکام بر صندوق و زین نصب کنند بہ میخ ہاے باریک و در جوشن مرسوم نیست ، و نیز لفظ غیبہ از کتب مشہور عربی و فارسی نیست و نیز پترا کاغذی کہ احوال سال و ماہ وغیرہ بحساب نجوم در اں مرقوم باشد و بتازی تقویم گویند [=][۳]

پتنگہ -[= تپنگا] آن ست کہ چوں آتشے در خانۂ کاہ پوش اُفتد گلولہاے کاہ سوختہ کہ ہنوز آتش در میانش باشد بزور آتش و بادو بہ ہوا رود، بلغتہ بضم اوّل و ثانی و سکون عین و فوقانی[۴] [= ..... بلغتہ سکون غین معجمہ .....]

پٹا دینا[۵] در رسالہ "براغالیدن و بتازی اغرا و تحریص گویند" لیکن اغلب آن است کہ اعم است زیرا کہ پٹا دینا در جاے مستعمل شود کہ شخصے را از کسے ایذاے رسیدہ باشد و او ہیچ نگوید و شخصے او را حرف ہاے گوید کہ گرم شود و تدارک آں نماید و براغالیدن اعم است [پٹا دینا = براغالیدن و در بستن]

پھٹ - کلمہ کہ در محل نفرت گویند ۔ شُتہ بضم شین معجمہ و ہاے ساکن ، و بتازی اُفّ بضم ہمزہ و تشدید فا [=]

۱؎ سب نسخوں میں یہی ہے۔ صحیح صماد یا ضماد۔ ۲؎ آصفیہ - پترا۔ ۳؎ ہا الف : پتر۔

۴؎ سواے الف کے سب نسخوں میں بلغتہ غین معجمہ کے ساتھ ہی الف میں فا کے ساتھ بھی اندراج میں ہے بلغتہ بفتح اوّل و دوم و سکونِ فا وغیرہ۔ ۵؎ الف : پٹا دینا ، ب : پتا دینا ، ج الفیہ د پتاونا ، ہ ، ب : پٹ دینا، نسخہ رضوی ایضاً، یہ لفظ مشکوک ہے۔ ممکن ہے پٹی دینا ہو۔

پجاوا۔ در رسالہ "پزاوہ کہ ظروفِ سفالین و خشت و آہک و امثال آن در آں پزند، داش بدالِ مہملہ و شین معجمہ" و دریں بہ چند وجہ نظر است اوّل آنکہ پزاوہ فارسی آمدہ نیست، و صاحب رشیدی آنرا ہندی گفتہ بلکہ در فارسی پژو پژہ است۔ آں ہم بہ معنیٔ گریوہ و کوہچہ و پشتہ، چنانکہ در کتبِ قوم مسطور است و نیز داشِ ظروفِ سفالین را در ہندی پجاوہ نہ گویند بلکہ آوہ خوانند و نیز داشِ آہک را بھٹی و پجاوہ مخصوص خشت است [=]

پچھنا۔ زخمِ اُسترہ بجہت خون کشیدن کلک بفتح کافِ تازی و لام و کافِ دوم نیز تازی و بتازی حجامت خوانند [=]

پچھوا۔ بادے کہ از طرفِ مغرب وزد۔ بتازی دَبُور بدال مفتوح مہملہ و بائے موحدہ بواو رسیدہ و رائے مہملہ۔

پچھاڑی۔ ریسمانے کہ بر عقب پائے اسپ و اشتر و خر بندند، تاتورہ بدو فوقانی و واو معروف و رائے مہملہ و جِدار بکسر جیم فارسی و دال بالف کشیدہ و رائے مہملہ و بتازی نِجاد بنونِ مفتوح و جیم الف کشیدہ و دالِ مہملہ گویند لیکن ایں ہر سہ لفظ بر اگاڑی کہ رسنِ پائے پیشین است نیز اطلاق کردہ می شود۔

پچھاڑ کھانا۔ نود۔ ابر زمین زدن از درد یا غمے کہ رسیدہ باشد تجعجع بدو جیم و دو عینِ مہملہ بوزنِ تفعلُل [=]

ج اور د میں پجاوہ۔ مطابق ب و ج ؛ رک اندراج پزہ
پز و پژہ آصفیہ دیکھو "پچھنے لگانا، یا پچھنے دینا" الف : اشتر۔
آصفیہ دیکھو "پچھاڑیں کھانا"

پُھدکی ۔ درر سالہ" قسمے از رفتار پو یہ بتازی خَبَب" لیکن در سروری پویہ بہ معنی مطلق دویدن است و در لفظ خبب اختلاف بسیار[5] است چنانکہ در قاموس مسطور است : آرے در ہندی پوئیوں جانا بہ معنی پُھدکی است یا نزدیک است بدان ۔ [=]

پھنڈی[6] باہنا ۔ درر سالہ" قسم سرود است کہ جوانان یا زنان دست ہم دگر گرفتہ حلقہ زدہ ایستادہ شوند و کف زنان بگروند، عطعطہ بدو عین مہملہ و دو طاے بے نقطہ" لیکن در قاموس عطعطہ درجنگ وغیرہ تتابع اصوات است، و در کنز اللغہ بہ معنی مطلق نعرہ زدن [=]

پدڑی ۔ درر سالہ" جانورے کوچک جثہ ۔ تتر بفوقانی و زاے عجمی" لیکن در کتب معتبرہ تتر مرغیست کہ بیشتر بوستان بود و کم سکون و خوب نتواند پرید و آواز حزین دارد و بہ عربی صعوہ خوانند پس ممولا باشد نہ پدڑی۔ [...... تتڑہ ......]

پَرہ ۔ آبادانی مختصر کہ جدا از شہر و متصل و تابع شہر بود، شکوہ بکسر شین معجمہ، و در کشف اللغات بفتحتین بہ معنی دہ خورد، لیضے بفتح اول و سکون دوم بہ معنی مذکور آوردہ، امّا در کتب مشہورۂ دیگر نیست ۔ [= ...شکوچہ ....]

پرمیو[7] ۔ مرضے مشہور کہ بول بہ گرمی بسیار آید، و در ناتُرشہ قرحۂ بسیار بہم رسد، سوزاک، بتازی حرقۃ البول خوانند، لیکن پرمیو در فارسی بہ معنی مشہور آمدہ و ایں از توافق لسانین است ۔

---

[5] نفائس نخبۃ الفرس، [6] لغات میں نہیں ملا۔ [7] اندراج میں نہیں ملا [8] آصفیہ ندارد۔ : [illegible] میں پرمیو کے علاوہ پرمیہ (ہندی)، آیا ہے، فرہنگ اندراج میں بھی موجود ہے۔

پرچھتّا۔ دررسالہ" چیزے کہ از کاہ وبرگ یابافند تا پناہ باراں شود، گونده بکاف تازی و فتح واو ونونِ زدہ لیکن درکتب معتبرہ بہ فتحتین، وقیل بوزنِ رونده دام وشکنبہ کہ کاہ وغیرہ بداں کشند، دریں صورت بہ معنی جال باشد کہ لفظ ہندی است [=]

پردھان۔ شخصے کہ مشیر درمقدّمات مالی وملکی بادشاہی باشد، وزیر۔

پدّا۔ دررسالہ" جانورے خورد وریزہ، درجنگل ہا خانۂ اوازشاخ آونگان باشد بریک تارِ ضعیف[۵۱] تنوّط بطاء مہملہ، زیگ بزاے معجمہ بیار سیدہ وکاف فارسی" لیکن درکتب معتبرہ زیگ جانورے است حقیرجثّہ خاکستری کہ زیرہردو بال اوسرخ وآوازش حزیں وکوچک تر از کنجشک بود، پدّاکہ مشہور بہ پورنہ ہست چنیں نیست وشاید کہ پدّا درولایت بہ ہمیں رنگ پیدا می شدہ باشد اگرچہ حقیرالجثّہ وآوازش حزیں است ونیز آشیانۂ پدّا بتارضعیف آونگان نبود بلکہ اودو برگ درختے مثل تاک وغیرہ کہ قدرے عرض وطول داشتہ باشد بہ رشتہاے باریک بہم دوختہ درمیان آں بچہ دہد۔ وخصوصیت بہ جنگل ہا ندارد ودرخانہ و باغات مکرر دیدہ شدہ وتنوّط درقاموس بوزن تکرّم لقیم تاے وکسرواو طائرے است کہ می آویزد بہ رشتہا از درختے و می بافد آشیانہ مثل شیشہ وروغن پیوستہ بداں رشتہ ہا[۵۲]، بدیں تقدیر جانورے معلوم می شود کہ آں را بیا بہ ہندی گویند ولفارسی گورب یا فک خوانند اگرچہ آں جانور آشیانہ برشتہ ہا نمی بندد

---

۵۱ الف: وبریک تار ؛ ب: بزنگ مار ضعیف، ج: وہریک بار ضعیف ہا الف: بزنگِ تارضعیف : ہا ب بریک تارضعیف ۔ ۵۲ مطابق الف = ب و ج: الف: اس کے بعد "می بندد"، ۵۳ رک اندراج۔

وکاہِ باریک مستحکم می آرد کہ حکم رشتہ دارد [=]

پرچھتی ۔ دررسالہ "آنچہ از کاہ وخس سازند بر سر دیوار برائے محافظت باران می‌اندازند، خصّ بضم وتشدید صاد مہملہ" لیکن در قاموس خصّ خانۂ از نے یا خانۂ کہ مسقف باشد بچوب وظاہر مصنف از لفظ گازہ کہ در کشف اللغات بہ معنی خصّ آوردہ این معنی دریافت نمودہ وحال آنکہ گازہ نیز بہ معنی خانۂ نے بست است وآں از عالم خانۂ کاہ پوش است کہ بہ ہندی چھپر گویند [=]

پرسوں کی رات ۔ دررسالہ "شبے کہ پیش از شب گذشتہ باشد پرن دوش بفتح بائے فارسی وکسرۂ[51] فتح رائے مہملہ ودال وواو مجہول وشین معجمہ وآں را پری شب نیز گویند" لیکن اگر پری شب باشد نسبت با شب سوم باید، درمعنی آں شب دوم از شب ہائے گزشتہ نوشتہ اند، اما صحیح سوم است، چنانکہ درکشف اللغات آوردہ کہ شب پیش از دوش [=]

پڑوال[52] دررسالہ "علتے کہ از بیخ مژگاں خارش پدید آید، شعر الزائد"[53] واین سہو است، چراکہ پڑوال موئے را گویند کہ اندرونِ پلکِ چشم روید وآزار بدیدہ رساند وچوں بکنند باز روید، لہذا اں را درعربی شعر الزائد خوانند [=]

پڑی[54] یا پڑا ۔ کاغذے کہ چیزے درآں نہادہ بپیچند مثل قرنفل والاچی وغیرہ ہما چلیسہ بفتح جیم فارسی وکافِ تازی فتح سین مہملہ" اگرچہ صاحب سروری چلیسہ بہ معنی کوچک وخُرد از شرفنامہ نقل کردہ اما قوی بہ معنی کاغذ مرقوم است

---

[51] ب: لفظ کسر، ندارد۔ [52] پربال (آصفیہ) [53] لیکن ہانسوی کے سب نسخوں میں شعر الزوائد ہی۔ [54] آصفیہ پڑیا،

چنانکہ در جہانگیری است لیکن این قدرہست کہ پڑی اعم است ازان، زیرا چہ از برگِ درخت نیز سازند [=][۱]

پُروا۔ بادشرقی کہ بہ عربی صبا گویند اگرچہ اکثر اہل لغت صبا بہ معنی بادے گفتہ اند کہ چون رو بقبلہ آرند از پس پشت وزد، درین صورت ہر باد صبا تواند بود موافق جہات لیکن ساکنانِ شرق رویہ این تفسیر کردہ اند۔

پرّہ[۲] [=پرا] برابر استادن مردم فوج سوار و پیادہ کہ بتازی صف خوانند ردہ بفتح راے مہلہ و دال، و بعضے ردہ اعم از پرہ گفتہ اند[۳]۔

پَرِیوا[۴]۔ کبوتر جنگلی[۵] و صحرائی و مرغ الہی[۶] چنانکہ در برہان است و کناد بفتح کافِ تازی و نون بالف کشیدہ و دال، و بتازی ورقاء بفتح واو و سکون راے مہلہ و قاف بالف کشیدہ و ہمزہ،

پھِرکی۔ بازیچہ اطفال کہ از چرم سازند و آں پارۂ چرم است کہ سوراخ کردہ بہ ریسمان کشند و بجدے آں رشتہ را تاب دہند کہ پیچد کوتاہ شود بعد ازاں ہر دو طرف آں را کشند، و آں چرم بگردد و آوازے بر آید، خُذرُوف[۷] بجاے مہلہ و ذال معجمہ و راے مہلہ واوِ معروف و بفارسی فرفرہ بفتح ہر دو فا، و بادفر بفتح فا خوانند، کما فی الرسالہ[۸] [=

---

[۱] ہاں صرف 'پڑی'۔ [۲] آصفیہ 'پرا'۔ [۳] مطابق الف و ب: ج۔ [۴] مطابق الف، ب اور ج پرلوا [نیز آصفیہ] [۵] الف: ندارد۔ [۶] کنایہ از روح (حواشی نسخہ الف) [۷] سب نسخوں میں یہی ہے لیکن قاموس اور اندراج میں خُذرُوف خاے معجمہ کے ساتھ ہے [۸] ج میں کما فی الرسالہ موجود نہیں۔

بازیچۂ بچگان کہ چرم پارہ کردہ بہ ریسمان درکشیدہ آں را چپ و راست گردانند تا آوازے ازاں برآید]

پَرچھی[۵۱]۔ در رسالہ "آنکہ یار را دو جا کردہ بر پشت ستور اندازند، عِکامہ بہ عین مہلہ و کاف تازی" لیکن قاموس است "عَکَمَ المتاعَ یَعکِمُہٗ شَدَّہٗ بِثَوبٍ وَ اَعکَمَہٗ اَعانَہٗ علی العِکمِ، وَالعِکمُ بالکسرِ مَاعُکِمَ بِہٖ کالعِکامِ" پس عکامہ چیزے باشد کہ دراں چیزے بندند، در کنز اللغہ عِکم تنگِ بار گفتہ [=]

پھرت۔ در رسالہ "زر قلب، ناسرہ کہ غیر دار الضرب زدہ باشند نَبہرہ بفتح یا و نون و بعضے برعکس گفتہ" لیکن نَبہرہ مخفف نابہرہ است کہ خلافِ قیاس آمدہ از عالم نامراد پس تقدیم یا بر نون صحیح نبود و اگر قائل بقلب شویم آں در یک کلمہ باشد و ایں جا دو کلمہ ہست و لفظ آبشخور کہ قلب آب خورش است بعد تأمل معلوم می شود کہ ازیں عالم نیست، لہٰذا نبہرج بہ تقدیم [نون] معرّب آں گفتہ، لیکن در قاموس بہرج بدونِ نون بدین معنی آوردہ [=]

پدر دادا۔ پدر جد، فرجد بفتح فا و را سے مہلہ زدہ و جیم و دال ساکن، لیکن لفظ فرجد مستحدث است زیرا چہ مرکب است از فر بہ معنی بالا و جد کہ عربی است۔

---

[۵۱] آصفیہ ندارد : Platts میں ہے۔ [۵۲] آصفیہ : Platts ہا جب میں پھرت فا لمن میں پھرتی ہنڈی، بہ معنی رَدّی ہوئی ہنڈی ہے۔ "پھرتا لیسکہ" کھوٹے سکہ کے معنی میں ہوگا۔ نیز دیکھو سکّا پھرت، ردیف س میں۔ صحیح : فرا بمعنی بالا۔ اندراج میں فر بہ معنی پدر لکھا ہے دیکھو لفظ فرجد

پساری[۵۱] - در رسالۂ " آں کہ زنجبیل و زیرہ و امثال آں فروشد۔ بیلور بہاے موحدہ و یاے مجہول و لام زدہ و واو مفتوح و راے مہلہ و بلوز بحذف تحتانی نیز" و ایں سہو است چراکہ سابق مرادف بیدہ کہ بہ ہندی طبیب را گویند گفتہ، لیکن صحیح آنست کہ بیلور بہ معنی دارو فروشی است چراکہ سابق مرادف بیدہ کہ بہ ہندی طبیب را گویند گفتہ، لیکن صحیح آنست کہ بیلور بہ معنی دارو فروشی است کہ خریطہ ہاے ادویہ بدوش گرفتہ در کوچہا فروشد چنانچہ در کتب لغت مرقوم است دریں صورت غیر لیساری باشد[۵۲] زیراکہ بر دوکانِ خود فروشد و غیر بیدہ چنانکہ سابق گزشت ۔
[=][۵۳]
پھسلنا پتھر - سنگے کہ مردم براں لغزند مطلقاً نامِ سنگے مخصوص در نواح مزار فائض الانوار حضرت خواجہ بختیار کاکیؒ "چچلہ بدو جیم و با ہر دو فارسی بوزن مَرحَلہ" لیکن اصح آنست چیچلہ بہ مطلق جاے لغزش است و آں را لخشک نیز گویند بلام و خاے زدہ و شین معجمہ مفتوح، و بعربی زحلوفہ بزاے معجمہ و سکون حاے مہلہ و لام بواو رسیدہ و فا خوانند و بہ معنی سنگِ مخصوص نیز آمدہ و در شیراز نیز جاے ہست چنانکہ در دہلی کہ مردم رفتہ بر سنگِ لغزند و آترا ترترک بہر دو فوقانی و دو راے مہلہ گویند۔
پھسکی - بادِ بے آواز کہ از زیر آدمی برآید، لیغفے پھسکی بہاے ہندی مخلوط التلفظ بہ ہا نیز گویند بضم جیم فارسی و سین مہلہ۔

---

۵۱ [= پساری (آصفیہ)، ۵۲ اسکے بعد کی عبارت ب کے سوا کسی نسخے میں نہیں۔
۵۳ ا الف: پساری۔

پکار[۵۱]۔ مردم کہ بہ مدد لشکرے یا جائے برسند، چریک بجیم فارسی بوزن شریک، و در ہندی بعضے کہار گویند۔

پکھال۔ در رسالہ "مشک بزرگ برگاؤ وغیرہ بار کنند و آں را جحل بہ جیم تقدیم حا بر جیم و سِیاح بکسر سین مہملہ نیز گویند خیک بخائے معجمہ" لیکن پکھال آنست کہ دو چرم مثلث الشکل را باہم دوزند و ہمیں قسم دیگر ویرائے ہر دو دہان سازند بر طرف بالا و برائے خلاصی دو دہن بر دو گوشہ پائین طرفِ عقب و ہر دو چرم را باہم دوختہ برگاو و استر وغیرہ بار کنند و آب پُر کردہ ہر جا خواہند برند، و خیک را اگرچہ صاحب کشف اللغات مرادف پکھال گفتہ لیکن صحیح آنست کہ خیک و مشک ہر دو ترادف دارند و لفظ جحل در قاموس وغیرہ نیست[۵۲] و ہم چنیں لفظِ سیاح در کتب فارسی [= .....]

پگھلنا[۵۳] در رسالہ گداختن روغن و پیہ و موم و امثال آں بہ سبب گرمی بخیدن[۵۴] بہائے فارسی و خا و سین مہملہ" لیکن بعضے بہ معنی کاہش پژمردہ شدن نوشتہ اند و بعضے ہر چیز ناقص[۵۵] گفتہ اند و مجد الدین علی قوسی بہ معنی چیزے کہ از حرارت چین چین شدہ باشد آوردہ و در کشف اللغات بخسیدن و بخسانیدن خود را در رنج داشتن گفتہ، و تحقیق آنست کہ مبدلِ پخ است بجیم و آں بہ معنی پہن شدن است و چوں در گداز نیز پہن شدن است مجازاً بدیں معنی

---

۵۱ آصفیہ میں یہ معنی نہیں۔ ب : مردے کہ ..... برسد، ۵۲ صحیح یہ تقدیم خا بر جیم (اندراج) ۵۳ آصفیہ "پگھلنا" ۵۴ بخشیدن بخسیدن، بخسودن بخیدن، بخودن وغیرہ (اندراج) ۵۵ ب ناقص۔ باقی نسخوں میں ناقص۔

نیز آمدہ و دیگر ہمہ معانی مجازی است اگر مستندات[1] پیدا شود۔ [= .... بتازی آں را ذوب گویند]

پھکی[1] [و پھنکی] دوائے کہ سودہ کف کنند و بتازی سُفوف بضم سین مہملہ و فا بواو رسیدہ و فا در دوم۔

پلی[2] "آلتے از آہن مثل چمچہ کہ از و روغن تلخ و امثال آں برآرند، تَشّہ بفتح فوقانی بوزن پَشّہ و پِستو بکسر بائے فارسی و سین مہملہ زدہ و فوقانی بواو رسیدہ" کذا فی الرسالہ، لیکن بَستو ببائے موحدہ است و در معنئ آں اختلاف، رشیدی بمعنی مرتبان کوچک و بستوقہ معرب آں گفتہ، و قوسی و سروری بمعنی چمچۂ کوچک کہ روغن و دوشاب بداں کشند و آوردہ اند، در جہانگیری بمعنی چوبے کہ ماست بداں شورانند تا مسکہ برآید، و الحال بہ تحقیق پیوست کہ قول اول اقوی است۔ [پَلی = ... روغن از آو ند بداں برآرند .....]

پلڑا۔ "پلہ ترازو، کفّہ بفتح کاف تازی و فا مشدد" کذا فی الرسالہ، لیکن در قاموس گفتہ کہ اقوی بکسر است [=]

پلیتھن۔ آرد خشک کہ بر دست ریختہ زوالہ سازند تا خمیر نہ چسپد، پُرسُم ببائے فارسی و رائے مہملہ زدہ و سین مہملۂ مضموم۔ [= آرد خشک برکفِ دست نہادہ از خمیر آرد زوالہ کنند و بر خمیر پاشند تا بر دست نچسپد]

پلا[3] [= پولا]۔ در رسالہ "خربزہ و ہندوانہ و امثال آں کہ اندرون آں ترش و ناقص شدہ باشد آنجشت ببائے موحدہ موقوف و خائے معجمہ و سین زدہ"

---

[1] مطابق ب د، الف و ج میں پھنکی، ترتیب کی رعایت چاہتی ہے کہ مصنف نے پھکنی یا پھکی لکھا ہوگا۔ [2] = آصفیہ: تیل یا گھی نکالنے کا آلہ چمچہ

[3] Platts اور آصفیہ میں یہ معنی نہیں۔

لیکن پَپّا در ہندی میوہ ایست کہ بہ سبب دیر ماندن ضائع شدہ باشد و
آنجست میوہ مثل خربزہ و ہندوانہ کہ آب با و بیشتر رسیدہ و پرچین و ترش شدہ
باشد اگرچہ بعضے بہ معنی اول نوشتہ اند لیکن جوہر لفظ دلالت بر معنی دوم دارد
پس غیر ہم باشد [پپّا = ...]

پھلاؤنا[1] - در رسالہ ”کسے را بزبان فریفتن، پوسانیدن بیاے فارسی و سین مہملہ
بوزن پوشانیدن لیکن مشہور در ہندی بدیں معنی پھسلانا[2] باشد [پھلاؤنا[3]......]

پلنگ[4] - چیزے مشہور کہ مردم بر آں نشینند و خواب کنند و بزبان پنجابی منجہ
گویند اندول بالف و نون زدہ و دال مہملہ بوزن مفعول اگرچہ ارباب
لغت در تعبیر آں گفتہ اند کہ گلیمے باشد کہ چہار چوب بہ میخ ہا محکم کنند مثل
پلنگ و حکام زنگیان[5] بر آں نشینند لیکن در واقعہ ہماں چار پایہ است
غایتش طرز ہر ملک جدا است در ہند چہار پایہ را گاہے نوار در میاں بافند
و گاہے بان کہ ریسمانیست مشہور و گاہے بیت کہ گیاہے است کہ از
طرف بنگالہ آرند و لفظ منجہ در شعر ملا طغرا مشہدی آمدہ چناں کہ در دفتر
دوم سراج اللغہ مرقوم است۔

پنیر والا[6] - آنکہ پنیر فروشد و بتازی جبّان بجیم و باے موحدہ مشدّدہ
لیکن در قاموس و منتخب اللغات جبان بدل و صحرا و گورستان و زمین ہموار

---

[1] پھسلانا ممکن ہے پھلاتا ہو۔ [2] کذا ب و ج۔ غالباً مطابق تلفظ عوام یا تلفظ
پنجاب: نسخہ الف پھسلانا نسخہ ج حاشیہ پھپلاونا۔ [3] کذا نسخہ ب ہا۔ [4] یہ لفظ اصل
سنسکرت پلینک سے ماخوذ ہے مگر اہل فارس نے بھی ہندوستانیوں کا تتبع کر کے اپنے ہاں
اشعار میں باندھا ہے چنانچہ فردوسی، سلیم، اشرف کے ہاں موجود ہے“ آصفیہ [5] یا زنگبار۔
[6] مطابق، ب، الف وغیرہ میں بید

که گیاه بسیار دران باشد آمده و به معنی پنیر فروش در کنز اللغه است [=]

پنڈلی - ساق، در رساله سجوک آورده، لیکن سجوک در کتب عربی و فارسی نیست [- سجوق (ہا ب) سجوق (ہا الف)]

پنکھا - در رساله "بادبیزن و بادزن و بادکش، و بتازی مِروحه بکسر میم" لیکن بادکش پیش بعضے بادزنِ کلانے است که از سقف وغیره آویزند و خشت بادبیز گویند، ونزد بعضے مطلق است [=]

پنہی[1] - بکسر نخستین جامه که به جهت کودک دوزند عِلقه بکسر عین وسکون لام" اما علقه بدین معنی در قاموس ومنتخب اللغات وکشف اللغات در کنز اللغه آورده، و پنہی در ہندی بفتح بای فارسی[2] بتقدیم نون کفش وپا افزار را گویند- [پنہی - نخستین جامه که دوزند کودک را ...]

پنجری[3] - در رساله توبرۂ صیادان که صید در ان اندازند- مِقنَب بکسر میم وسکونِ قاف ونون و بای موحده" لیکن تحقیق آنست که پنجری قفسِ خورد باشد که صیادان صید را دران اندازند، توبره را جھولی گویند و در قاموس مِقنب وعای شکار انداز را گفته پس اطلاق بر توبره و قفسِ خورد مشکل است [=]

پن یاری[4] - در رساله "زمین غرقاب نَزَه بنون و زای معجمه مفتوحتین" لیکن

---

[1] پنہی پیراہن سے بگڑا ہوا ہے پنجاب میں اب بھی پہرنی کہتے ہیں، آرزو کو مغالطہ ہوا ہے، پنہی کی بجائے اس لفظ کو پہنی درج کرنا چاہیے، خِلقه بھی اس معنی میں پنجاب میں بولا جاتا ہے Platts میں پنہی بمعنی جوتا - چپّل shoe, sandal [2] ب" بفتح تقدیم نون وپا در ہندی کفش و پا افزار را گویند [3] نسخه الف میں یہاں لفظ پھٹی ہے۔

[4] پن یاری ب وغیرہ میں ہے محشی صاحب کی تحقیق باڑی

لیکن نزہ در برہان جاے آمدن و تراوشِ آب پس بہ معنی زمین غرقی نباشد [=]

پُھنگی [1] در رسالہ "سرِ شاخ" سعف بکسر سین و عین ہر دو مہملہ و فا، لیکن در قاموس است السعف بہ تحریک شاخ درخت یا برگِ آں، و اکثر در ورقے است کہ خشک شود و در منتخب شاخ خرما و برگِ آن بہر تقدیر غیر پھنگی است، اما در کنز اللغت سعف آنجا کہ برو برگ بود از شاخ نزدیک است بہ معنی کہ در رسالہ است۔ [پھنگی د ہا الف) ۔پھلکی (؟) (ہاب)]

پنڈی [2] گلولۂ چنگال کہ از شیرینی باشد گلنج بضم کاف فارسی و لام زدہ و فتح خا و جیم" و دریں نظر است چہ پنڈی در ہندی مطلق گلولہ آرد وغیرہ است بہ معنی گلولہ گلین کہ بقدر یک مشت باشد و نیز گلنج بہ معنی گلولۂ چنگالی و زوالہ آرد است چنانکہ در کتب آوردہ [= پیڈی]

پنوار [3] در رسالہ "ترہ ایست کہ براے دفع غلبۂ خون و باد خورند، قلت [4] بفتح قاف و لام زدہ و فادن بفا و دال مہملہ نیز گویند، لیکن در بحر الجواہر قلت ماش ہندی است و صاحب بہار عجم گفتہ کہ قلت ظاہر اکلتھی بضم کاف تازی، و لام زدہ فوقانی مخلوط التلفظ بہا بیا رسید کہ غلّہ ایست مشہور در ہند، بہر تقدیر پنوار نیست۔ [=]

---

[1] پُھلنگ، پُھنگ، پُھنگی (آخری لفظ Platts میں ہی) [2] آصفیہ۔ [3] آصفیہ ندارد Platts میں ہی نسخہ الف۔ پنواڑ۔ [4] اندراج: قِلت بالکسر۔ [5] ایک نسخہ میں کلتی ہی۔ کُلتھی کے لیے دیکھو Platts

پھُلنشی۔ جوششے ریزہ کہ در اعضاے آدمی پیدا شود، پروشش بفتح باے فارسی وراے مہلہ بوزن سروش بتازی بثرہ بضم باے موحدہ وسکون تاے مثلثہ وفتح راے مہلہ [= ..... پرواش بباے فارسی وراے مہلہ وواو معروف وقلاع بضم اول نیز خوانند .....]

پنیر۔ در رسالۂ "جغرات آراستہ کہ بکارد بریدہ بانان خورند جبن بضم جیم"، لیکن پنیر جغرات نیست بلکہ وضع ساختن آں جدا ایست وضع جغرات جدا، وعجب کہ ایں مرد فرق دریں ہر دو نہ کردہ، ونیز جبن بضم وبضمتین وتخفیف نون وتشدید نون ہر سہ آمدہ، کما فی القاموس [=]

پنڈول۔ در رسالۂ "خاکِ سفید کہ گلا بہ ساختہ بعد زمستان خانہ ہا راکہ بہ دود سیاہ شدہ باشد بدو سفید کنند، لاؤ"،[۱] لیکن مخفی نیست کہ گلے کہ بداں خانہ ہا سفید کنند دو نوع است یکے سفید مائل بزردی کہ پنڈول گویند، دوم کھری[۲] کہ سفید تر باشد و آنرا کھری خوانند لیکن معلوم نیست کہ لاؤ بہ کدام معنی است، اگر لاؤ وسیم بگل یکے است غالباً کھری است [=]

پھندا۔ حلقۂ ریسمان یا موے کہ جانور شکاری دراں بند شود، ربقہ بہ راے مہلہ و باے موحدہ وقاف"، لیکن در قاموس ربقہ رسنے است کہ دراں چند حلقہ باشد کہ چار پایاں را بداں بندند، دریں صورت غیر پھندا باشد زیراکہ آں مخصوصِ شکار است واگر گویند ربقہ بہ معنی

---

[۱] آصفیہ۔ [۲] اندراج۔ [۳] کھڑیا (آصفیہ) [۴] مطابق الف : ب= کہ سفید سفید باشد، ج : کہ سفید سفیدہ باشد۔

حلقہ نیز آمدہ گوئیم بریں تقدیر عام خواہد بود۔ [=]

پَنجا نگرہ[1]۔ بدو نون غنہ چوبے کہ چند شاخ دارد و خرمن را بداں برداشتہ بباد دہند، افشون بہ شین معجمہ بوزنِ افیون و بعضے بدیں معنی عِقاص بکسر[2] عینِ مہملہ و قاف و صاد مہملہ بتازی گفتہ اند بہ معنی شانہ۔

پنگھورہ[3]۔ [= پنگھوڑا] بہ نون غنہ جاے خوابے کہ براے اطفال در جاے آویزند و طفل را دراں گزاشتہ حرکت دہند تا در ہوا آید و رود، یانوج بیاے موحدہ بالف کشیدہ و نون بواو رسیدہ و جیم تازی[4] و بعضے بانوج بہ معنی بادپیچ گفتہ[5] اند، لیکن درواقع ہر دو نزدیک است۔

پھن۔ چیزے کہ بر سر مار پدید آید و بہ شکل کفچہ گردد، کفچہ بفتح کافِ تازی وجیم فارسی و ایں قسم ماررا کفچہ مار گویند بدونِ اضافت۔

پونا۔ نوعے از آلاتِ حلوائیاں کہ شکر بداں صاف کنند، پالاون[6] بیاے فارسی و واؤ کفلیز بفتح کافِ تازی و لام بیا رسیدہ و زاے معجمہ و کفگیر [=]

پھونکنی[7]۔ در رسالہ "چوبے میانہ تہی کہ آتش بداں افروزند، آتش زنہ و مرخ بفتح میم و راے مہملہ زدہ و خا" لیکن آتش زنہ در کشف اللغات

---

[1] کذا۔ [2] لیکن اندراج "رشتہ کہ بداں گیسو بندند"۔ [3] مطابق ب: الف: پنگورا: ج پنگہرہ Matla ذیل کی شکلیں بھی درج ہیں پنگوڑا، پنگوڑہ، پنگولا۔ آصفیہ میں صرف پنگورا۔ [4] اندراج جیم فارسی۔ [5] اندراج۔ [6] پالاوان، پالاوند، پالونہ (اندراج) [7] آصفیہ Matla میں پھونکنی و پھونکنی دونوں لفظ موجود نہیں۔ [8] مطابق الف: باقی سب نسخوں میں 'میان تہی'

آہنے کہ بر سنگ زنند تا آتش برآید و بہ ترکی چقماق خوانند و نیز مرخ در قاموس درختے کہ زود سوزد و در کنز اللغہ درختے کہ اعراب از اں آتش برآرند و در منتخب اللغہ چوب زیرین آتش زنہ کہ آں را زند اسفل و چوب بالا را زند اعلیٰ خوانند، و ایں کہ در کشف اللغات بہ معنی چوب آتش زنہ گفتہ عبارت ازہمیں چوب است کہ از منتخب اللغات مرقوم شد، بہر تقدیر پھوکنی نیست و نیز پھوکنی خصوصیت بہ چوب ندارد و از مس و برنج نیز سازند چنانکہ زرگراں را باشد [پھونکنی (ہاب) / (ہا الف)]

پھوس ۔ در رسالہ" خس و خاشاک را نامند کہ آتش بداں افروزند کہ در ہندی پھوس خاشاکے وکاہے کہ چھپر ازاں سازند بشرطیکہ خرد ریزہ ریزہ باشد و فروزینہ آنچہ بداں آتش افروزند از خار و خاشاک و ہیزم باریک بلکہ در برہان فروزینہ بہ معنی آتش زنہ و چقماق نیز آوردہ، دریں صورت ہر دو یکے باشد [=]

پھونک ۔ باد دہن یعنی پُف[۵۱] و حسین وفائی پوک[۵۲] بہ معنی باد دہن آوردہ اگرچہ استناد او صحیح نیست لیکن اگر بہ ثبوت رسد توافق لسانین خواہد بود[۵۳] و عریان حرافہ خوانند [= ..... تف][۵۴]

پھول ۔ در رسالہ" ورق زر و نقرہ کہ بر ہیأت گل بریدہ بر سر شاہان و نوادا امادان نثار کنند، نثرہ بنون و رائے فارسی ہر دو مفتوح و ہائے ملفوظہ" لیکن معنی در کتب معتبرۂ لغت فارسی نیست بلکہ بزائے عجمی یا بزائے معجمہ

---

۵۱ اندراج ۔ ۵۲ اندراج ۔ ۵۳ اس کے بعد کی عبارت صرف نسخہ الف میں ہے۔
۵۴ اصل تعت ۔ صحیح: پُف: تف ۔ بہ معنی آب دہن و تف بہ معنی بخار و روشنی وغیرہ آیا ہے۔

سقف است، وظاہرانثرہ بنون وثاے مثلثہ وراے مہملہ را بمعنی ریختن چیزے ونثار از اں مأخوذ است چنیں فہمیدہ وایں خطاے فاحش است وباایں ہمہ نثرہ عام است وپھول خاص است [=]

پوتا۔ پسرزادہ، نبیرہ وبتازی وراء بہ فتح واو وراے مہملہ باالف کشیدہ وہمزہ، وحفدہ بکسر حاے مہملہ وفاے زدہ ودال زدہ۔[=]

پورنی[۱] خاشاکے کہ بعد از پوشش خانہ بربام اندازند وگلِ کاہ گِل بداں اندایند، انبیرہ بوزن زنجیرہ، وایں کہ دررسالہ بیاۓ مجہول نوشتہ اصلے ندارد، لیکن پورنی شاید زبانِ بیرونیانِ ہند باشد واللہ اعلم [= .... آنبیرہ[۲] بالف ممدودہ مفتوح ونون ساکن ویاء موحدہ ویاے مجہول]

پھوہا۔ دررسالہ" پارۂ پنبہ، فِرصہ بکسر فاوسکون راوصاد ہردو مہملہ" لیکن در قاموس فرصہ پارۂ از جامہ یا پنبہ کہ پاک می کنند بداں خون حیض را پس ایں غیر پھوہا باشد، وہندی صحیح آں کُجنا بضم باے موحدہ وجیم ونون باشد ونیز پھوہا دررسالہ پنبہ کہ بہ گلاب ودیگر دواہا ترکردہ برچشم وغیرہ نہند۔ شیاف، امادر قاموس ومنتخب شیاف بوزن کتاب ادویہ براے چشم وغیرہ وبہ معنیٔ کہ دررسالہ است درکشف اللغات آوردہ، لیکن معتمد قول قاموس است۔ [= باالف میں ہر دو معنی دئے ہیں مگر باب میں پھوہا کے صرف دوسرے معنی دئے ہیں۔]

---

[۱] یہ لفظ آصفیہ اور پلیٹس میں نہیں ملا۔ باالف وباب میں، پورنی، اندراج انبیر و انبیرہ۔

پوئیش[۵۱] [= پولُش و پوش] در رسالہ "کلمہ ایست کہ در راہ بہ قصد آنکہ از پیش دور شوند گویند بُرداُبُرد[۵۲] بہ ہر دو باے موحدہ و دو راے مہملہ و ہر دو دال مہملہ" لیکن پوئیش غلط عوام ہندوستان است و صحیح آں پوش است چنانکہ در جہانگیری و برہان است، و رشیدی گوید پوش نیز محاورۂ ہندوستان است و در اصل پیشت است وظاہرا جہانگیری قابل اعتماد و اقوی است پس این لفظ اسم فعل باشد از عالم دُوَریْدَا و ہیہات کہ عربی اند و تحقیق بُرد ابُرد در سراج اللغۃ نوشتہ ام - [=]

پھوٹنا - در رسالہ " سر بہ زدن غنچہ مانند[۵۳] کہ نخست از داخت سر بر زند و برگ ازاں بر آید، تندیدن[۵۴] بضم فوقانی و آں غنچہ مانند را تندہ[۵۵] گویند" لیکن پھوٹنا در ہندی عام است بہ معنی شکستن، کہ لازم است [=]

پولی[۵۶] نباتے کہ مانند بر درخت پیچد و ثمرے دارد مثل توت، کیہہ[۵۷] بکسر کاف و یاے مجہول و ہاے ملفوظ مفتوح، اگرچہ بعضے کیہہ را خاردار نوشتہ اند لیکن اصح ہماں است کہ سابق مرقوم شد و ثمر آں بکار رنگ آید کہ بنفشی بود بکار خوردن نیاید - [=]

پونی - در رسالہ "گلولۂ پنبہ اندک دراز، پیچک بیاے فارسی و یاے مجہول و جیم مفتوح[۵۸]" لیکن صحیح پنجک بضم باے فارسی و نونِ زدہ است و

---

[۵۱] آصفیہ : پوش - عوام پولُش بولتے ہیں - [۵۲] بُرد ابُرد بروزن تنہا گرد (انند راج) - [۵۳] سب نسخوں میں یہی ہے - [۵۴] بروزن خُنبیدن (انندراج -

[۵۵] بروزن عُمدہ (انندراج)

[۵۶] آصفیہ ندارد

[۵۷] انندراج - [۵۸] مطابق ج

آں را پندش بدالِ و شین، و پیش بہ ہا و شین نیز گویند بہ معنی گولہ پینہ کہ ہندی گالا خوانند، ایں است در برہان و کشف اللغات و خیر ہمانیس. بہ معنی پونی نبود [=]

پھوندنا. در رسالہ "سر تازیانہ کہ از ابریشم بود، چُچُرغہ بہ ہر دو جیم فارسی و میم زدہ درمیان و غین معجمہ" لیکن پھوندنا مخصوص تازیانہ نیست بخلاف چچرغہ با آنکہ بعضے چچرغہ بہ معنی نوعے از تازیانہ و بعضے رشتۂ تازیانہ گفتہ اند معلوم نیست کہ کدام رشتہ را تازیانہ گویند و صاحب صراح چابوق کہ سر تازیانہ است ترجمہ سوط بہ سین مہملہ مفتوح و واو زدہ و طاے مہملہ آوردہ۔ [=][۵۴]

پوٹلی. گرہے خورد عموماً و گرہے خورد کہ جوہریان دراں جواہر بندند، گرہچہ، و سند ایں در دفتر دوم سراج اللغہ مرقوم است، و در رسالہ پوٹلی خوردنی بود کہ در کرباس پارہ بندند فلرزنگ[۵۵] بفتح فا و لام و راے مہملہ زدہ و زاے معجمہ، فلرز، نیز، و صاحب جہانگیری پدمہ بیاے فارسی و دال مہملہ بہ معنی چیزے کہ در جامہ یا لنگے بستہ باشند آوردہ لیکن پوٹلی اعم است در طعام و چیزہاے مطلق مستعمل شود بلکہ بر چیز اندک گرہ بستہ اطلاق کنند۔ مثل پوٹلی جوہریان کہ گرہچہ گویند چنانکہ گذشت و آنچہ گرہ براں نزدہ باشند جھولی خوانند و فلرزنگ مخصوص طعام است کما فی الکتب۔

[=]

---

۵۲ اندراج۔ اصل میں یخیش، اس لفظ کی تحقیق نہ ہو سکی ۵۳ اندراج : بروزن خوہر ۵۴ ا ، ب : پھوندا۔ ۵۵ اندراج۔

پوچھڑ تارا[۵۱] ۔ ستارہ دم دار کہ آں را نحس دانند، ذوذوانب[۵۲] [پوچھر تارا =]

پوٹا ۔ در رسالہ چینہ دانِ مرغان کہ سنگدانہ و حوصلہ نیز گویند، جاغر[۵۳] (زاغر) لیکن سنگدانہ غیر حوصلہ است [=]

پھوڑا ۔ در رسالہ " ریشے کہ آں را جُرحہ نیز گویند، قرحہ بقاف مضموم" لیکن ریش تا دہن وا نکردہ دانہ است و چوں منفرج گشت ریش خوانند، بخلاف پھوڑا کہ عام است و ہر دو حالت اطلاق کنند [=]

پوس[۵۴] ۔ در رسالہ " نام ماہے کہ مدت ماندن آفتاب در برج دلو بہ مدت سی روز بہمن" مؤلف گوید این نیز راست نمی آید بقیاس آنچہ سابق نوشتہ شد [پوس = مدت ماندن آفتاب درج قوس بیست و نہ روز آذر و پھاگن : ماندن آفتاب در برج دلو بمدت سی روز بہمن]

پھولا ۔ در رسالہ " نقطۂ سفید کہ در چشم افتد ۔ خجک[۵۵] بجائے معجمہ ۔ بوزن کجک و این مجاز است و در اصل بہ معنی نقطہ و نشانی است کہ بسر چوب یا بہ انگشتِ دست بر زمین گزارند و باصطلاح اطبّا بیاض خوانند لیکن بیاض اعم است کہ نقطۂ باشد یا زیادہ [پھُلی (ہ الف)، پھولا (ہ ب) ..... گویند خجکہ در چشم فلاں افتاد و آں را گل چشم نیز گویند .....]

---

[۵۱] آصفیہ (ہ الف میں پوچھڑ تارا اندراج) نسخۂ الف 'پونچھ تارا' باقی سب نسخوں میں پوچھر تارا ہے۔
[۵۲] الف ، ب و ج : ذوذوائب، ہ الف : ذوذوانب ہ ب ذو ذوائب، اندراج ، ذوذنابہ اور ذو ذوابہ ہر دو۔ [۵۳] اندراج زاغر۔ ژاغر۔ جاغر بھی آیا ہے۔ مطابق ج ۔ [۵۴] ۔ پوہ ۔ نیز ۔ [۵۵] اندراج۔

پھوڑی۔ در رسالہ "مرضے است، لوط بلام بواو رسیدہ [=]
پودینا۔ در رسالہ "ترہ الیست مشہور کہ باطعام خورند نعناع بنون و ہر دو عین مہملہ" لیکن پودینہ لفظ فارسی است [سبزۂ است خوشبو کہ برائے دفع بلغم منفعت تمام دارد و آں را اکثر با نان خورند، نعناع]
پوتنا[۱] ۔ مالیدنِ گلِ سفید بر دیوار کاہگل، اندائیدن، و اندا بدیں معنی کاہگل و گلابہ کہ بر بام و در اندایند و بہ ہندی آں را پوتا گویند [=]
پولا۔ در رسالہ "یک بندِ کاہ دررودہ" ازاں کاہ کہ در گازہ صرف کنند، عامّہ بہ عین مہملہ و تشدید میم" لیکن در قاموس است التَّعْوِیمُ بالعین المہملۃ وضع الحصید قَبْضَۃً قَبْضَۃً فاِذا اجتمع فہی عامَّۃٌ" و در لفظ عامہ گفتہ، عامہ[۲] چوبہای بہم بستہ کہ سواری کردہ شود بران و در دریا عبور کردہ شود و در نہر و آنرا عامّہ بہ تشدید نیز گویند باآنکہ صواب عامہ است بہ تخفیف[۳] [=]
پوٹ[۴] ۔ چادر بیرونی کہ بر مُردہ بپیچد۔ لفافہ۔ [=]
پونگی[۵] ۔ شاخکے دو چوبکے میانہ تہی کہ جوگیاں و کشیشان بہ لب می نوازند مولو بضم میم و لام ہر دو بواو رسیدہ" و در عرفِ حال فارسیاں رگو بفتح موحدہ دسکون رای و کافِ فارسی بواو رسیدہ [= صرواوین کے درمیان کی عبارت]

---

[۱] ب: در رسالہ مالیدن گلیدن سفید الخ، [۲] عیدانٌ مشدودۃٌ تُرکَبُ فی البحر ویُعبرُ علیہا فی النہر [۳] مشتوارہ بروزن پشتوارہ (حواشی نسخہ)
[۴] آصفیہ پوٹ کی چادر۔ [۵] مطابق ب: ا الف و ب، نسخہ الف اور ج میں مردلی، [۶] آصفیہ۔

پوزی[۱] - دررسالہ" ریسمانے کہ برسر چوب بندند ولب بالاے اسپان بد نعل را دراں نہادہ تاب دہند تا حرکات ناپسندیدہ نکند لولیشہ بلام مفتوح وواو بیارسیدہ وشین معجمہ" لیکن پوزی خود لفظ فارسی است بہ معنی مطلق پوزبند[۲] ودرعرف لولیشہ، ودرفارسی لولیشہ غیر پوزی است ولولیشہ یکے از اوزارہاے نعل بنداں[۳] است چنانکہ گذشت [=]

پونچھا قلم کا - دررسالہ" رکوے کہ قلم بداں پاک کنند فراعہ[۴] بضم فا وراى مہملہ بالف کشیدہ وفتح عین مہملہ" لیکن درکتب مشہورہ فراعہ بہ معنی مذکور نیست وفارسی مشہور آں قلم پاک کن درکلام متاخرین دیدہ شد [میرے پیش نظر نسخوں میں نہیں]

پوست - مشہور کہ بفارسی کوکنار وکلنار بحذف واو واناز گیر ابکاف فارسی بیارسیدہ ورا ے مہملہ وبعضے انار گیوا نوا و گفتہ اند باشد۔

پہنچا وپہنچا - دررسالہ" بند دست کہ ساعد گویند۔ زند بفتح زاے معجمہ وسکون نون ودال" لیکن درقاموس ساعد غیر بند دست است، چنانکہ : ساعدك ذراعك ومن الطائر جناحاہ [=]

پہیا[۵] [=پیا] دررسالہ" پایۂ گردوں کہ گردہ بکاف فارسی نیز خوانند، سرہال[۶]

---

[۱] آصفیہ - [۲] پوز بہ معنی دہان، پوزبند : دہان بند : (اندراج) [۳] لیکن اندراج میں : پوزی بہ معنی ساز اسپ اور لولیشہ بہ معنی ریسمانے کہ برسر چوب بندند الخ۔

[۴] جہ : پونچھنا قلم کا ۔ [۵] اندراج میں فراغہ غین معجمہ کے ساتھ اسی معنی میں دیا ہے۔

[۵] اندراج۔ [۶] Platts میں Paiya اور Pahiya

[۶] اندراج : " سرہال بروزن ابدال" مردم سرگشتہ وسرگرداں ؛ در برہان نوشتہ دگر درفرہنگہا نیافتم وہال درفارسی بہ معنی قرار آمدہ وبایں معنی مخالف است واللہ اعلم

به سین مہملہ و راے مہلہ زدہ" لیکن در کتب معتبرہ سرہالی بہ معنی سرگشتہ
و ہر چہ پیوستہ در گردش باشد عموماً و فلک گردوں خصوصاً آوردہ اند و
دگردہ ہر چیز مدوّر عموماً و نان معروف و پارچۂ زرد کہ یہودان بر کتفِ جامہ
از جہتِ امتیاز از مسلمانان دوزند و گردہ ہمیں[1] خصوصاً باشد [=]

پُہنچی و پَہنچی[2] در رسالہ" دست اورنجن کہ آں را چہار تو بافتہ بدست
کنند و آں را پیچیدہ نیز خوانند، رَخ گیرہ بفتح راے مہلہ و خا و کاف فارسی
بیار سیدہ و راے مہلہ" و ایں خطاست چراکہ رخ گیرہ دست او رنجن
نیست و دست او رنجن میلے باشد کہ در دست کنند، و رخ گیرہ چیزے
باشد کہ چہار تو بافند، نیز پہنچی مخصوصِ چہار تو بافتہ نیست بلکہ اعم است
از ان ۔ [= است]

پہیلی ۔ در رسالہ" معمّاے کہ بپرسند و چیستان نیز گویند لُغز بضم لام و فتح غین
معجمہ و زاے معجمہ" لیکن ایں عجیب است زیراکہ لُغز غیر معمّا است و در اعمال
ہر دو فرق است بسیار ۔ [=]

۵۳

پہلا پھل ۔[3] میوۂ کہ پیش از باشد و بہ تحفگی پیش بزرگان برند، در رسالہ تراہی
بفتح فوقانی و راے مہلہ و ہاے بیار سیدہ" لیکن بعضے را درسند ایں شبہ
است و فارسئ مستعمل ثمر پیش رس دنو باوہ بنون و نوبر، و خوردنِ ایں قسم
ثمر را نوبر کردن گویند، حتیٰ کہ نوبر کردن بہ معنی حاصل و نو بدست آوردن

---

[1] مطابق ج و د : ب : "گرد بالین .... الخ"

[2] الف : پہونچی ، ب "پہنچی"۔ [3] مطابق ب : الف اور ج میں ترہی : اندراج : تراہی بکسر اوّل .... الخ

هر چیز مجازاً مستعمل است و در ہندی نیز پہلا پھل کرنا بہ معنیٔ اول نوبر کردن می آید [= میوۂ کہ در اوائل فصل رسد و آں را بہ تحفگی نزد امراء و سلاطین برند، ابراہی ... . . توباد ہ]

پُھوار[1]**۔ پھآر** ۔ باران خورد قطر قطرہ و ریزہ ریزہ الکاک بکسرِ ہمزہ و رائے مہلہ زدہ و ہر دو کاف تازی [=]

پُہنچاونا۔ ہمراہ رفتن و اکثر از راہِ تعظیم مہمان یا شفقت و اخلاص دوست باشد مشائعت بشین معجمہ خوانند چنانکہ پیش رفتن را استقبال [=]

پھیپھڑا۔ شُش بضم شین معجمہ و بتازی ریہ بکسر رائے مہلہ و فتح تحتانی [=]

پیاس۔ تشنگی و بتازی عطش و تشنگی کہ بخوردنِ آب ہم نرود بتازی نجر بفتح نون و سکون جیم و رائے مہلہ گویند، چنانکہ گاہے بعد خوردنِ ماست بہم رسد و بہ ہندی ٹاپ و ٹاپی ہر دو بتائے ہندی و بائے عجمی ۔

پیرنا ۔ شنا و شناوری و بتازی سَباحت بفتح سین مہلہ و بائے موحدہ بالف کشیدہ و حائے مہلہ ۔

پیراک۔ شناور بواو و بعضے آشنا ہم گفتہ اند و آشنا مزید علیہ شنا نیز ہست ۔

پیک دان[2] ظرفے کہ پیشِ دولت منداں باشد تا آب دہان و بلغم وقتِ حاجت دراں اندازند، بہ عربی مبزاق بکسرِ میم و بائے موحدہ زدہ وزائے معجمہ بالف کشیدہ و قاف گویند، باصطلاح فارسیانِ حال تفلدان

---

[1] آصفیہ۔ پُھآر، Platts ، پُھوار ، پُھآر ، پھوئوار ، پھوہار ، پھوہار

[2] آصفیہ و Platts ندارد۔

بضمِ مثلثه فا،

پیڈو[۱] - زیر ناف، بفارسی زہار - بکسر زاے معجمه وراے مهمله و رمکان[۲] بفتح راے مهمله و میم زده وکاف تازی، و بتازی عانه[۳] به عین مهمله و نون گویند [=]

پیوند - در رساله "پارهٔ که بر جامهٔ دریده دوزند، پینه بفتح باے فارسی وکسرهٔ نه بزاے فارسی خوانند، نیز پروز بفتح باے فارسی وراے مهمله زده و فتح واو وزاے معجمه" لیکن این سهو است چراکه پینه بر وزن کینه است، چنانکه شهرت دارد و این نیز اعم است از پیوند جامه وکفش[۴] و جز آن، و نیز پروز بوزن مرکز به معنی فراویز است که به عربی سنجاف گویند و غالباً مخفف پراوز مبدل آن است، درین صورت بکسر واو باید، و قولِ صاحب برهان که شاید منظور صاحب رساله است درین جا نیست، زیراکه سند ندارد[۵] و آنچه در نسخهٔ میرزا به معنی[۶] وصله هاے که بر اطرافِ دامن دوزند آورده مراد همان سنجاف است [=]

پیچن[۷] - کمان نداف، دُرُونه، بضم دال وراے مهمله بواو رسیده و فتح نون، لاوک بوزن مولک و بتازی مندف بکسر میم وسکونِ نون - [=]

---

۱ = پیڑو (آصفیه) ۲ "رمکان موے زہار را گویند و به معنی مذکور که آورده اند که دیده نه شد - و پیڈو را بتازی رکب بضمتین خوانند چنانچه در صراح تصریح آن شده" (حواشی نسخهٔ الف) لیکن قاموس: الرکب محرکةً العانة الخ ۳ عانه بتازی به موے زہار دیده نه معنی زہار که پیڈو باشد چنانچه صاحب صراح مصرح است (حواشی نسخهٔ الف)
۴ الف و د = کفش ۵ الف، ب و ج ۶ مِرْزَه، و مَرْزَه ۷ الف پیچن: ب پیچن، ج پیچن، ۸ الف: پیچن، ۸ ب: پیچن - آصفیه ندارد، Platts میں ہے Platts

پَیْنْٹھ ـ جاے کہ غلّہ و اسباب و امتعہ آوردہ فروشند و براے آن روزے مقرر باشد و این اکثر در مواضع و قریات باشد، و اگر براے آن روزے مقرر نبود و بیع و شرا ہمیشہ در آن بود منڈی خوانند، و در رسالہ براے پَیْنٹھ لفظ پَیْنِلو، بفتح باے فارسی و نون بیارسیدہ و لام و واو معروف و جوبہ بفتح جیم تازی و فتح باے موحدہ آوردہ لیکن جوبہ و پینلو در کتب معتبرہ لغت بہ معنی مطلق جاے است کہ اسباب و امتعہ و غلّات دران آوردہ فروشند بلکہ در جوبہ قید شہر نیز کردہ اند پس بہ معنی منڈی باشد کہ بتازی سوق خوانند اگرچہ سوق بہ معنی مطلق بازار نیز آمدہ، لہذا سوق الثلاثاء نام بازارے بود کہ سہ شنبہ در بغداد جمع می شد کما فی مدار الافاضل

[= ..... پینلو بیاء تحتانیہ مفتوح ..... الخ]

پَلینی[1] ـ چوبکے کہ بر سر آن میخے سر تیز نصب کنند و بر سرین گاو خلانند تا جلد شود غاوشنگ بغین و شین معجمہ مفتوح و واو معروف و نون زدہ و کاف فارسی و ظاہرا مبدل گاوشنگ است کہ مرکب است از گاو و شنگ بہ معنی چیزے کہ گاو بدان و جلد و تیز گردد [=]

پیر[2] در رسالہ" جائیکہ خرمن غلّہ در آنجا کنند" فرنگاہ[3] لیکن پیر در ہندی متعارف و مشہور بہ معنی خرمن نہ بہ معنی مکان مذکور، و نیز فرنگاہ مسموع نیست قیاسی بہ نظر می آید نہ در کتب لغت مرقوم و نہ در دفاتر بادشاہی مسطور معلوم نیست کہ از کجا آوردہ و نیز پیر در ہندی مرضے باشد کہ خون حیض دائم یا اکثر از

---

[1] آصفیہ ندارد: صرف پینا ہی: Platts میں ہی۔ [2] نسخہ الف: پیٹر۔ باقی سب نسخوں میں بیر: آصفیہ اور Platts میں ہی [3] شاید 'خرمن گاہ' ہو۔

متعاد زنے را آید و بہ عربی آں را استحاضہ بجاے مہلہ و فوقانی و ضاد معجمہ خوانند، و نیز پیر چوب بندے کہ براے عمارت ترتیب دہند تا بنّایان و نقاشان بر آں نشستہ یا استادہ کار کنند خو بفتح خا و خوازہ بخا و زاے ہر دو معجمہ [=]

پھُٹیں[۱] ۔ قطرات باران بسیار خورد، شاشہ بکسر راے مہلہ و دو شین معجمہ ۔ [=]

پھیٹن ۔ در رسالہ " آبلہاے کہ در وقت جوش روغن و شربت بر آیند ، ہترک بفوقانی بوزن زیرک" لیکن پھیٹن در اصل ہندی بہ معنی کف است، و غیر آبلہاے مذکور است، و ہندی صحیح آں بُد بُدہ بضم ہر دو مہلہ است کہ در اصل بہ معنی مطلق حُباب است، و ہترک بہ معنی حُباب مذکور است یا جستن قطراتِ روغن وغیرہ بہ سبب گرمی آتش [=]

پیڑا ۔ در رسالہ " گلولۂ آرد کہ مقدار نانے علیحدہ ساختہ باشند آں را رغیف نیز گویند زوالہ بفتح ذاے معجمہ لیکن در منتخب اللغات و کنز اللغات و کشف اللغات رغیف بہ معنی گردۂ نان است مطلقاً و آنچہ در قاموس است آن است الرغیفُ کا ملیح جمعك العین و الطین مکتلہ مدلك و منہ رغیف اگرچہ دلالت گونہ بر قول صاحب رسالہ دارد لیکن اعم ظاہر می شود و نیز می تواند کہ رغیف بہ معنی گردۂ نان ماخوذ باشد از رغف واللہ اعلم [=]

---

[۱] دیکھو پھُوئی ، پھُوہی ، پھوئیں [Platts] آصفیہ ندارد : Platts میں بُدبُد و بُدبُدانا (سنسکرت) نسخہ الف میں جدید تر صورت مُبلکہ بضم ہر دو موحدہ و ہر دو لام"

پنجال - دررسالہ" پس افگندۂ مرغان، ریخ براے مہملہ بیارسیدہ و خاء ذُرُق بفتح ذال معجمہ وراے مہملہ مضموم و قاف" لیکن پنجال خود فارسی است و پیخ یا مخفف پیخال یا پنجال مزید علیہ است و نیز ریخ فضلہ رقیق ہرجوان است و اغلب کہ ریخ درآدمی وچارپایان باشد وپیخ وپیخال درطیور ودرمنتخب اللغات[1] ذرق بفتح سرگین مرغ وسرگین انداختن مرغ وہندی صحیح پیخال بیٹھ است بباے موحدہ بیارسید وتاہندی مخلوط التلفظ بہا - [=]

پپسو [پیہو[2]] جانورے گزندہ معروف، بفارسی کیک بفتح کاف وتحتانی زدہ و این کہ دررسالہ بیاے مجہول آوردہ خطا است و بتازی بُرغوث بضم باے موحدہ وراے مہملہ زدہ و غین معجمہ بواو رسیدہ و ثاء مثلثہ [پیہو=]

پھیکا - دررسالہ"طعام بے مزہ تفہ بفتح فوقانی وفا" لیکن قید طعام[3] خطا است، برمیوہ و چیزہاے دیگر نیز اطلاق کنند [=]

پیوڑی[4] - دررسالہ" رنگے است کہ گلِ پلاس[5] سازند و آں راگل زرد بکسر کاف نیز خوانند" طین القمر[6] لیکن درکتب لغت این لفظ نیست [=]

پیلو کاروکھ - درخت است معروف کہ از چوب آں مسواک سازند و بتازی اراک بفتح اول وراے مہملہ خوانند [= درختے است کہ بار او در ایام گرما بہم رسد ومردم آں رامی خورند و از چوب درخت او مسواک کردن

---

[1] الف: کشف اللغات۔ [2] الف پپسو وب بیسو، ج= پیو آصفیہ میں "پیہو (گنوار) = پسّو = کیک۔ [3] سب نسخوں میں طعام ہی لیکن اگر نسخہ الف کے مطابق طعم بے مزہ، معنی ہانسوی کی طرف منسوب کی جاے تو پھر آرزو کا اعتراض بے محل ہو جاتا ہے۔ [4] آصفیہ= ایک قسم کی زرد مٹی۔ [5] اندراج [6] اندراج۔ طین الاصفر۔

مسنون است ۔ اراک بفتحتین]

پیلو[1] دررسالہ" بار درخت اراک پختہ باشد وبتازی کباث بفتح کاف و باے موحدہ بالف کشیدہ وثاے مثلثہ و در منتخب است: اگر نرسیدہ باشد، بریر بباے موحدہ بوزن سریر" مخفی نماند کہ بعضے ارباب فرہنگ پیلو را در الفاظ فارسیہ آوردہ اند ودر ہندی اشتہار تمام دارد پس این از توافق لسانین است ۔ [=]

پیچ[2] دررسالہ" آبے کہ در پختن خشکہ وپلاو[3] بگیرند" آشام بمدہ وشین معجمہ لیکن ہمین در برہان بدین معنی آوردہ و آشام بہ معنی مطلق آشامیدن است ونیز آشِ رقیق کہ توافق نوشیدہ چنانکہ در کتب دیگر است ۔

پیتل نوعے از فلزات است کہ ترکیب سازند، برنج بباے موحدہ مکسور وسکون نون وجیم تازی، وپرنگ بباۓ فارسی وکاف بعضے بدین معنی نیز آوردہ اند لیکن بباۓ تازی است ومبدل برنج است یا برعکس ۔ [= ...

... وشبہ بشین معجمہ وبا مفتوحتین]

پیوسی[4] شیر[5] کہ از حیوانِ نوزایندہ دوشند، قلہ بفتح ولام واغوز بفتح الف وغین معجمہ بواو رسیدہ وراے مہملہ[6,7]

---

[1] لفظ پیلو کہ اول باے فارسی دارد یا خود فارسی ندارد، شاید در ولایت نباشد [حواشی نسخہ الف] ۔ [2] = پیچ (آصفیہ) ۔ [3] "خشکہ پلاؤ" ۔ [با الف وب] [4] آصفیہ = Platts میں Piyus اور Peus [5] الف: بفتح لام ۔ اندراج میں قُلّہ (بضم قاو فتح لام مشددہ)، قُلَہ و قُلّہ تین طرح سے آیا ہی ۔ [6] اندراج: آغوز بزاے معجمہ ۔ [7] "بفارسی فرش، فرشہ بضم اول نیز گویند [حواشی نسخہ الف و ج]

پیپلا[1] در رسالۂ "مقابل دنبالۂ شمشیر و کارد و امثال آن که آن را سر شمشیر نیز گویند سیلان بکسر سین مهمله و یاے معروف، لیکن سیلان در کنز اللغه دنبالۂ شمشیر در قاموس اصل قائم شمشیر، دریں صورت غیر پیپلا باشد بلکه خطاے فاحش است، و نیز مقابله دنبالۂ کارد را پیپلا نگویند [=]

پیے در رسالۂ "پوست درشتے که بر[2] کمان و تیر و خاے زین و امثال آن کشند توز[3] بقو قانی بواو رسیده و زاے معجمه" لیکن پے پوست نیست چیز[4] یست که از فقرات پشت روید و خود تابع دماغ است و حس و حرکت تابع آں، چناں که در کتب طبیه نوشته و بتازی عصب بفتح عین مهمله و صاد بے نقطه باے موحده گویند [=]

---

[1] غالباً۔ [2] توز و تُوز (اندراج) "بقولِ خان آرزو مرادفِ بھوج پتر۔"
[3] آصفیه علاوه عصب کے وه معنے بھی دئے ہیں جو ہانسوی نے دئے ہیں۔ "وه روده جو غلیل یا کماں پر لپیٹتے ہیں۔" [4] الف "پوست درخت"

بَابُ التّاءِ الفوقانیه

[ت]

تالی۔ ہر دو دست بہم زدن کہ صدا بر آید، خَنبک[1] بضم خاے معجمہ و نونِ زدہ و فتح باے موحدہ و کاف، خُمّک بہ میم مشدّد مبدل ل، و بعضے در خنبک قید نگاہ داشتنِ اصول کردہ اند کہ درحقیقت این معنی در لفظ تالی نیز ملحوظ است[2]۔ چراکہ منسوب است بتال کہ در ہندی اصول را گویند و بہ مجاز بہ معنی دستک شہرت گرفتہ۔ [= ہر دو دست برہم زدن بود بوجے کہ بر آید، خنبک ......]

تالو۔ آنچہ از سر کودک می جہد، رُتاعہ بفتح راے مہلہ و میم مشدّد و عین مہلہ[3] و یافوخ تحتانی بالف کشیدہ و فا باو رسیدہ و خاے معجمہ و بفارسی تارک گویند۔

تاپ[4]۔ مرضے مشہور، تبِ لرزہ و تب یازہ بہ تحتانی بالف کشیدہ و زاے

---

[1] اندراج: خنبک زدن = دست زدن۔ [2] مطابق ج = الف و ب = ملحوظ۔ [3] یافوخ و فوُخ، ج یوافخ۔ [4] مطابق ج، ب میں یہ لفظ سہوِ کاتب سے رہ گیا ہی۔ الف (جو نسبتاً جدید تر تلفظ کا پابند ہی) تپ جاڑہ

معجمہ و آنچہ تپ بادہ بباے موحّدہ و دال مہلہ نوشتہ اند خطا است۔
تاپنا[۱]۔ گرم شدن از آتش بوضعے کہ دور ازاں باشند و گرمی برسد، بتازی اِصطلا بکسرِ ہمزہ و صاد مہلہ و طاے بے نقطہ و لام بالف کشیدہ۔
تاپ کا موُتنا[۲]۔ آنکہ در حالت تپ بہ کنج دہن و لب آبلہ پیدا شود، تبخال بہ فتح تاے فوقانی و سکون باے فارسی و خا۔
تھانگی[۳]۔ شخصے کہ خود را صاحب اعتبار نماید و در باطن شریک دُزد و محرم راز او بود و امداد و رعایت[۴] دُزد کند۔ دُزد انشار[۵] بہ فا و شینِ معجمہ بالف کشیدہ و راے مہلہ۔
تاپ تِلّی[۶]۔ مرضے کہ مادّہ در سُپُرز زیادہ از معتاد بہم رسد و بہ سبب آں حرارت شود و بدن نحیف گردد و بتازی مرضِ طحال، و صاحب این مرض مطحول بطاے حطی و حاے مہلہ گویند [تاپ تلّی۔ مرضے است کہ مادّہ اخلاط سوختہ یعنی سودا در سُپُرز زیادہ از معتاد بہ سبب حرارت درمزاج ریزد و سُپُرز بر خیزد و معدہ ضعیف گرداند و این بیش تر بعد از تبہا از عدم احتیاط حادث شود مطحول و ظاہر است مطحول صاحب این مرض است۔
تھانا۔ در رسالہ جاے ماندنِ حاکم و عامل و حاکم نشین نیز گویند، اِسپروش [بہ ہمزہ مکسور و سین مہلہ زدہ و فتح باے فارسی و سکون راے مہلہ و تحتانی

---

[۱] مطابق ب : الف و ج میں یہ لغت موجود نہیں ۔ [۲] مطابق ب و ج = الف = تپ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ [۳] آصفیہ [۴] الف ۔ اعانت ۔ [۵] اندراج الف میں دزد محذوف ہے ۔
[۶] سب نسخوں میں تاب : آصفیہ : تاپ تلی زیادہ بر محل ہے۔

بواو رسیدہ و شین معجمہ'' لیکن در کتب لغت اسپرلوش[۵۱] بہ معنی مطلق خانہ و سرائے پادشاہان است، پس بہ معنی تھانا باشد، چہ تھانا در ہندی جاے است کہ نائب بادشاہ یا حاکم دراں جا باشد و جاے بودن حاکم دیگر است [= ..... اسپرلوش .... بہمزہ مکسور و سین مہملہ ساکن و لام واو معروف و سین مہملہ]

تاتبا[۵۲] طعمۂ جانورانِ شکاری مثل باز و باشہ، و ایں غلط عوام ہندوستان است، صحیح طعمہ است، مُشتہٗ بضم میم و سکون سین مہملہ و فوقانی [=]

تاگڑی[۵۳] - در رسالہ'' رشتہ ایست غیر از زنار کہ ہندوان خصوصاً اطفال آنہا در کمر بندند کُستی بضم کاف تازی و سین مہملہ زدہ و فوقانی بیار رسیدہ'' لیکن در قاموس است کسخ بضم ریسمانے غلیظ کہ درمیان آں ملاے جامہ بندد براے زنار، دریں صورت غیر تاگڑی باشد چرا کہ تاگڑی زیر جامہ بود و بستن تاگڑی براے بستن لنگوتہ است کہ پیش ہندوان از لوازم مذہب است، در اصل اگرچہ صاحب رشیدی و جہانگیری کُستی بہ معنی زنار گفتہ اند لیکن اصح قولِ قاموس است [= رشتہ ایست غیر از زنار کہ ہندوان و عوام خصوصاً اطفال ایشان ...الخ]

تانا - ضد پُود، تار بتازی سَدی[۵۴] بہ فتح سین مہملہ و سکون دال تحتانی'' لیکن در فارسی تان بہ معنی مذکور آمدہ پس از توافق لسانین باشد [=]

---

[۵۱] انندراج = اسپرلوش = بہ لام و واؤ مجہول وغیرہ۔ [۵۲] آصفیہ'' طعمہ سے بگڑا ہی''

[۵۳] آصفیہ: تاگڑی و تگڑی'' تاگوں کا بٹا ہوا ڈورا جو ہندو یا گنوار یا بچے لنگوٹی الجھانے کے واسطے باندھتے ہیں (۲) ایک زنجیر کی قسم کا زیور ....''

[۵۴] سَدی بالفتح مقصوراً (انندراج)

تھال - دررسالہ" طبقے مثل ظروف کہ بیش تر حلوائیان وبقالان دارند و
آں راتبوراک[1] وسرنج نیز گویند' تبوک بفتح فوقانی و باے موحدہ. بواؤ
رسیدہ، لیکن صحیح آنست کہ تبوراک بہ معنی طبق حلوائیان نیست اگرچہ صاحب
جہاں گیری آوردہ' وبدیں معنی تبوک وتبکہ است وتبوراک بہ معنی دف[2]
ونیز طبق روئین سنج است بکسر سین مہملہ و نون زدہ وجیم، نہ سرنج. براے
مہملہ وآں بہ معنی رنگے است معروف' چنانکہ دررشیدی، سنج بکار نواختن آید
نہ براے نگاہ داشتن حلوا ونان وغیرہ [= طبقے مانند دف کہ بیشتر حلوائیان
وبقالان دارند وخوردنی دراں ریزند وآں راتبورک وسرنج نیز گویند'
تبوک بفتح تاء فوقانیہ و باء موحدہ وواؤ معروف]

تھانولا[3] - [وتھالا] دررسالہ" تھالچہ کہ گرد درخت سازند براے آنکہ آب
درآنجا قرار گرد و بہ درخت برسد' مشربہ بہ فتحتین وباے موحدہ مشددہ"
لیکن در قاموس ومنتخب مشربہ بفتحتین حوض خرد گر وتحل کہ اورا سیراب
دارد ودر منتخب بہ تشدید باء زمین لسیار گیاہ کہ دراں درخت نہ باشد
[=]

تھاپنا فراہم آوردن وبرہم نہادن چناں کہ سرگین را فراہم آرند و پاچک
ازاں سازند بگنندان بضم موحدہ وغین ونون وبگندان بحذف نون مخفف
آں [=]

---

[1] ہانسوی کے نسخوں میں "بتورک ہے"۔ [2] الف :، ب لکا، ج، لکانہ [3] مطابق ب (جو اقدام ہے) الف وج : تھالا، آصفیہ : تھانولا۔ اہل لکھنؤ تھالا بولتے ہیں
[4] ہا ب (جو اقدام ہے) تھانولا : ہا الف : تھالا۔

تھانیا وتھاپا در رسالہ "چیزے باشد مانند قفیز وکیلہ کہ غلہ را بداں پیمودہ مزارعان غلہ تخمین کنند تغتغ بدو فوقانی مضموم و دو غین معجمہ" لیکن در کتب لغت تغتغ بہ معنی[1] مطلق پیمانہ غلہ نوشتہ اند و بعضے گویند آن پیمانہ چہار خروار غلہ بگیرد [تھاپا =] ۔

تلتئ[2] در رسالہ "کوزہ لولہ دار کہ بلبلہ نیز خوانند' و چوشک بجیم فارسی و شین معجمہ مفتوح و کاف" و ایں سہو است چراکہ سابق بدمعنا بدیں معنی آوردہ و چوشک مرادف آن گفتہ' وتحقیق آنست کہ تتئ ظرفے باشد' بہ صورت کوزہ کہ گردنش اندک کلاں باشد و خود خرد تر از کوزہ باشد و باآں لولہ باشد و آب بہاں لولہ خوردہ آید بدمعنی کلاں[3] تر ازاں باشد وخوردن آب بہ لولۂ آں مرسوم نیست براے ریختن آب باشد' و صحیح آنست کہ چوشک بدون نون تتئ است وآں را سعراق بسین مہملہ و عین بوزن چقماق نیز گویند و بعضے از تحقیقات چوشک بنون گذشت[4]۔ [=]

تہہرا[5] در رسالہ" آوندے گلین یا مسین کہ براے غسل کردن آب دروے گرم سازند آفتابہ" لیکن تحقیق آنست کہ آبتابہ کہ آفتابہ مبدل آنست دیگر است و تہہرا دیگر' چہ آفتابہ ظرفے است کہ آب دران بقدر دست وروشستن

---

[1] اندراج : تُغتُغ [= تغتغ]' فیلن میں تھاپا۔ وہ نشان جو غلے پر اندازی کے لئے دئے جاتے ہیں۔ [2] الف' ب و ج "تتی" "تتئ" مطابق آصفیہ۔

[3] پاچوچہ باہر دو جیم فارسی بروزن ماچوچہ ظرفے باشد لولہ دار کہ بہ آں شربت دارو در گلوے اطفال بریزند [حواشی نسخہ الف] [5] آصفیہ۔

گرم کنند و تهڑا ظرفے کلاں است کہ بمقدار سبوئے کلاں کہ برائے غسل آب دران گرم سازند و ظاہراً تہڑا در ولایت مرسوم نباشد چراکہ غسل در آں جا خصوصاً در زمستان کہ محتاج بآب گرم باشد مخصوص حمام است واللہ اعلم [= ...... حکیم غزنوی گوید ۵

تابہ از آبتابہ نشناسند ❊ دیو شکل اند و خرس ونسناس اند

یاد دارم کہ در مجمع ازار باب فضل و اصحاب حشمت و جلال ناقصے از خبث باطن بدیں لفظ بر من بہ تعریض پیش آمد کہ لفظ آبتابہ بمعنی آوند آب گرم کردن از مخترعات مؤلف است کہ تابہ را بہ لفظ آب ترکیب دادہ و اکثر لغات نسخہ ہمیں قسم خواہد بود، یاران نگاہ بمن کردند ہمیں بیت صاحب حدیقہ حکیم غزنوی علیہ الرحمۃ فی البدیہہ در ہماں مجالس بخاطر خطور کردہ مستشہد آوردم، اہلِ مجلس بر من تحسین و بر مدعی نفرین کردند]

توتلا تا۔ شکستگیٔ زبان یعنی حرف را را لام و حرف کاف را تا گفتن، لثغہ بضم لام و ثاء مثلثہ زدہ و غین معجمہ، و صاحب ایں حالت را الثغ گویند = یعنی را را لام گفتن و سین را تا گفتن ..... الثغ بہ معنی توتلا]

ترکاری۔ در رسالہ "سبزی کہ باخوردنی ہا خورند، ترہ" و ایں خطا است، چراکہ ترہ در فارسی بہ معنی مطلق سبزہ است بخلاف ترکاری کہ در ہندی اطلاق آں بر بقول و اثمار مثل ترئی و کدو نیز آمدہ پس یکے نباشد [=]

ترپز[1]۔ در رسالہ "پارچۂ اریب[2] بریدہ کہ در دامن و آستین اندازند" بہ عربی دخریض بدال مہملہ و خاے معجمہ زدہ و ضاد معجمہ خوانند، سوزہ بہ سین مہملہ

---

[1] آصفیہ۔ [2] کج و منحرف (اندراج) [3] بروزن کوزہ ..... بغلک و حاتق ہم گویند (اندراج)

بواو رسیده و زاے معجمہ" لیکن لفظ وحریض در کتب معتبرہ مثل قاموس وغیرہ نیست، ظاہراً ضاد معجمہ تصحیف است وصحیح صاد مہملہ است[۱] چنانچہ در کنز اللغہ آوردہ۔ [=]

ترَ ترَ قوتا[۲]۔ سبدے و طبقے سر کشادہ کہ از شاخ درختاں یا قند یا از چوب و مس وغیرہ سازند و بر سر و دوش گرفتہ حلوائیان یا میوہ فروشان و امثال ایشاں در کوچہا گردند و سودا کنند۔ ترتیان بفوقانی و نون بوزن کریمان کمانی الشامی[۳] و آنچہ شمس فخری ترنان بوزن مرجان بدیں معنی آوردہ قابل استناد کلی نیست و چوں ہر دو لفظ ہندی و فارسی قریب ہم اند و واو بیا بدل شود از توافق لسانین باشد۔

تُرمتی[۴]۔ جانورے است شکاری از جنس سیاہ چشم، و در فارسی ترمتای گویند بہ ہماں اعراب کہ در ہندی است و سنگک بوزن[۵] اندک بفتح سین مہملہ و نون زدہ و دو کاف، و ظاہراً از توافق است۔

ترَڑیڑ ادینا[۶]۔ در رسالہ" آب جوشیدہ بدو اہا بر عضوے ریختن، نطول بضم نون وطاے مہملہ و بفتح آب مذکور" لیکن ترڑیڑا در ہندی عام است و مطلق ریختن است بر سر آدمی یا عضوے دیگر وغیر آں خواہ آب گرم باشد یا سرد [=]

تُرہی۔ در رسالہ" قسمے از نفیر کہ در سواری امرا و سلاطین نوازند، نبور بنون و باے فارسی بوزن تنور مخفی نماند کہ اگر نفیر باشد مبدّل نپور بُود چہ بالفا و واو بیا بدل شود و الآ معرّب، پس بر ہر تقدیر ہماں نفیر است

---

[۱] دِخ ریتق۔ [۲] آصفیہ در Platts میں نہیں۔ لیکن فارسی لفظ ترتیان اندراج میں ہے۔ [۳] آصفیہ Platts [۴] اندراج۔ [۵] بروزن اندک، حرف الف میں۔ [۶] الف: ترڑیڑ ادینا، باقی نسخوں میں تریڑا دینا = تصحیح از آصفیہ = الف: ترترانا۔

[ترہی = قسم نفیر است کہ از برنج وس سازند و در سواری امرا و سلاطین نوازند پور]

ترکش ۔ در رسالہ "تیر دان و بتازی کنانہ بوزن زمانہ جُعبہ بضم جیم وسکون عین مہلہ و باے موحدہ خوانند" لیکن در قاموس است: کِنانۃ السِّہام بالکسر جعبۃ من جلد الاخشب فیہا او بالعکس ۔ دریں صورت اخص از جعبہ باشد، بداں کہ ترکش نیز لفظ فارسی است و بفتح شہرت دارد و صاحب برہان گوید مخفف تیرکش است کہ تیر دان باشد دریں صورت بکسر اول باید ۔ پس از عالم چرا باشد کہ قیاس کسرے خواہد و شہرت بفتح دارد، بریں تقدیر لفظ ترکش اگر بکسر آمدہ باشد ہر دو صحیح باشد و فتح از جہت تخفیف باشد [= تیر داں را کنانہ بفتح کاف نیز گویند، جُعبہ بجیم عربی]

ترقی[1] [و ترکی] در رسالہ "دیوارے یا عمارتے کہ مشرف بر افتادن و درز خوردہ باشد، رشت بفتح راے مہلہ وسکون شین" لیکن ترقی اعم است و رشت اخص کہ دیوار مائل افتادن است باآنکہ در لفظ رشت اختلاف است بعضے خاک وگرد و بعضے مطلق چیزے کہ از ہم فرو ریزد و در حلیمی[2] بہ معنی دیوار کہ مشرف بر افتادن باشد گفتہ اند و در برہان بہ معنی دیوار رگج کہ خانہ بدان سفید کنند و اغلب کہ ایں تصحیف در معنی است: صحیح دیوار رکج بکاف و جیم تازیہ بہ معنی مائل بافتادن [=]

تربوز[3] میوۂ مشہور کہ ہندوانہ گویند، دلوغ بفتح دال مہلہ و باے موحدہ

---

[1] ترقی مطابق الف وبا الف دبا الف: باقی نسخوں میں "ترتی"، آصفیہ ترشنا اور ترشنار۔ [2] الف دب: حلیمی، ج اور د: حکیمی۔

[3] ہا ب: تربز

بواو رسیدہ و غین معجمہ، و دا لبوغ بالف نیز چنانکہ در رسالہ است [=]

ترپھلا - اجزا ے مشہور کہ عبارت از ہلیلہ و بلیلہ و آملہ باشد، اطریفل و ظاہر این معرّب ترپھلا است [=]

تسما[1] در رسالہ" رسنے کہ بداں مردم گنہ گار را خفہ[2] کنند یعنی در گردن انداختہ کشند، خناقہ[3] بجاے معجمہ و قاف"، لیکن تسمہ خود فارسی است غایتش موافقِ لہجہ خود ہندیان ہاے مختفی را الف خوانند چنانکہ مکرر گزشت، و چوں گاہے در گلوے بعضے تسمہ انداختہ کشند، مرادف خناقہ رسنے است کہ در گلوے کسے انداختہ کشند، کما فی القاموس، پس لفظِ صحیح مرادف خناقہ پھانسی باشد و انواعِ خفہ کردن بسیار است، ازاں جملہ است شال کشیدن کہ دریں عہد رواج یافتہ - [= رسنے کہ بداں مردم گنہ گار واجب القتل را خفہ کنند یعنی در گردن انداختہ بکشند، خناقہ]

تُک - آنچہ در نظم قافیہ گویند لیکن ہندی اعم است از نثر و نظم بسا و ند یاے فارسی و قیل تازی و سین مہملہ الف کشیدہ و فتح واو و نون زدہ و دال -

تکیا[4] در رسالہ" بالِش[5] بکسر لام و شین معجمہ، وِسادہ بکسر واو" لیکن تکیہ لفظ عربی است، غایتش بہ معنی متکا کہ سر برآں گزارند - در عربی نیامدہ، فارسیان بطریق ندرت آوردہ اند و بالش فارسی و وسادہ عربی است، و ہندی

---

[1] تسمہ - آصفیہ - [2] کذا الف و ج: ب خبہ: خبہ، خپہ، خبک، خفہ، ایک ہی معنی ہیں (انندراج) - [3] سب نسخوں میں یہی ہی قاموس وغیرہ خناق ہی [4] کذا = تکیہ [5] مطابق نسخہ الف: ب و ج: بالشت: مرادفِ بالش [6] مطابق الف: ب و ج: بالشت -

صحیح گینڈوا بکاف[1] فارسی و یاے مجہول و نونِ غنّہ و دال ہندی و واو بالف کشیدہ و طرفہ آنست کہ بزبان اہل کشمیر بالش را ساد الگینڈو گویند[2]، فقیر آرزو گفتم، ظاہراً مرکب است از دو لفظ کہ تخفیف کردہ اند یکے سادہ کہ مخفف وسادہ است دوم گینڈو کہ مخفف گینڈوا کہ در اصل ہندی بہ معنی بالشت است چنانکہ گزشت و مرکّب مخفف بہ معنی مذکور آمدہ، و ایں از نوادر اتفاقات است [=]

تکلا۔ آلتے آہنین کہ ریسمان بر آں ریسند، دُوک[3] و بتازی مِغزل بہ غین معجمہ خوانند و از اعجب عجائب آنست کہ مجدالدّین علی قوسی دُوک بہ معنی چرخ زنان گفتہ و ایں خطاے فاحش است، صحیح بہ معنی تکلہ[4] است [=]

تِکّا۔ در رسالہ "پارۂ گوشت بریان کردہ قیلطوس[5]" لیکن تکّہ مستعمل فارسی ہست بہ معنی پارۂ از طعام و گوشت و جز آں، ازیں جہت در برہان پارۂ از ہر چیز آوردہ و تحقیق آنست کہ لفظ عربی است لہذا توسی در ذیل لغات عربیہ تکاک بہ معنی تکہ فروش آوردہ، و در قاموس است: تِکّۃ قِطعۃ" بہر تقدیر بریاں کردہ نیز خطا است و لفظ قیلطوس ظاہراً یونانی است در کتب عربی و فارسی نیست [=]

تلما[6]۔ پارہ گوشت بدرازی بُریدہ حُزّہ بضم حاے مہلہ و تشدید حاے زاے معجمہ [=]

---

[1] آصفیہ ندارد پلٹو Palattu : گیندوا یا

[2] مطابق ب : الف میں = اسادہ گیندو [3] الف میں دُوک کے بعد بالکسر کا لفظ آیا ہے جو صحیح نہیں۔ [4] = تکلا [5] الف = قیلوس، [6] الف میں تاما مگر یہ درست نہیں کیونکہ یہ ترتیب کے لحاظ سے صحیح نہیں ب : ج میں تلما، آصفیہ ایک لفظ تانبا جس کا ایک معنی ہے "وہ گوشت کا تکا جو باز و شاہین وغیرہ شکاری پرندوں کو کھلاتے ہیں اصل میں طعمہ وغیرہ سے بگاڑ لیا ہے"

تلک[۱] - در رسالہ" جامۂ پیشواز کہ زنان ترک پوشند و ترلیک نیز گویند و درلیک بکسر دال و راے مہملہ" لیکن تلک و ترلیک و درلیک ہر سہ یکے است ، و غایتش تلک مخفف ترلیک است ، و در ہندوستان شہرت گرفتہ، و درلیک مبدّل ترلیک ہر سہ در فارسی آمدہ بمعنی جامہ قباے و آستین کوتاہ مطلقاً ، و بمعنی پیشواز زنان مستعمل ہندوستان است [=]

تلا دانی[۲] - کیسہ را گویند کہ خیاطان دراں سوزن و ریسمان و مقراض نہند چخماخ بروزن چقماق بفتح جیم فارسی و خاے معجمہ زدہ" لیکن تحقیق آنست کہ تلی[۳] در فارسی چیزے است کہ دست افزار سر تراشان و خیاطان دراں باشد، دریں صورت تلی دان بدیں معنی شہرت گرفتہ یا غلط مشہور ہندیان است کہ در لفظ فارسی غلط تصرف کردہ اند یا آنکہ دان دراں زائدہ باشد، از عالم زنخ و زنخدان و چخماخ را توسی بمعنی کیسہ آوردہ کہ مردمان جہت محافظت شانہ وغیرہ دراں گزارند و در بغل نگاہ دارند و سروری گوید کہ آں دو طبقہ باشد کہ از تماج[۴] دوزند، بریں تقدیر غیر تلی دان باشد [تلے دانی =]

تھل - تودۂ ریگ ، تل بفتح فوقانی لیکن ظاہراً تھل و تل یکے ہست از عالم توافق لسانین مثل اشتر چنانچہ سابق گذشت ،

تلسی[۵] - در رسالہ" ناز بو و بتازی ریحان" لیکن ظاہراً تلسی غیر ناز بو است

---

[۱] = آصفیہ - [۲] ب : " زدہ " [۳] ' تلے دانی ' : آصفیہ و نور - [۴] اندراج ' ج میں " تلی دان " . [۵] ب و ج ، تماج - تماج کے لیۓ دیکھو اندراج - [۶] ج : تلسی -

یا اخص است ازاں، وبزبان[1] گوالیار نازبور ایوبی بہر دو بائے موحدہ وواو مجہول درمیان و دو تحتانی در آخر گویند [=]

تلّی ۔ در رسالہ "کنجد سفید، جیلان بکسر جیم"، لیکن در بودن تلّی بہ معنی کنجد سفید نظر است، بلکہ بہ معنی مطلق کنجد است سیاہ باشد یا سفید، و تلّی بہ تشدید لام عضوے است معروف کہ بفارسی سُپرز بضم سین مہملہ و بائے فارسی و رائے مہملہ زدہ و زائے معجمہ و بتازی طحال بکسر طائے مہملہ و حائے بے نقطہ ۔

تماخرا[2] ۔ در رسالہ "سخنے بود کہ بطریق سرزنش گویند و آں را شکن[3] کاری نیز گویند، گرفتہ بکسر[4] کاف فارسی و رائے مہملہ" لیکن تحقیق آنست کہ تماخرہ لفظ فارسی است بہ معنی ہزل و تمسخر و ظاہراً بعضے از اہل ہند از راہ غلط در محل سرزنش استعمال کردہ اند [تماخرہ[5] سخنے بود کہ بطریق سرزنش بکسے گویند و آں را شکن کاری نیز گویند، گرفتہ بہ کسر کاف فارسی و راء مہملہ نظامی گوید ؎

گرفتہ مزن در حریف افگنی　　گرفتہ شوی گر گرفتہ زنی

تُنکی[6] شیرینی است کہ شکر را بقوام دادہ بر طبقے پہن ریزند و پہن کنند تا سرد شود و در وقت خوردن دنداں گیر شود مَشاش بفتح میم و ہر دو شین معجمہ و مشخنہ بفتح و ضم شین معجمہ و خائے معجمہ زدہ، و در سروری بجائے نون فوقانی گفتہ و ایں قدر تفاوت در تنکی و مشخنہ است کہ در ولایت از عسل سازند و در ہندوستان

---

[1] ج میں اس کے بعد کی عبارت ندارد ۔ [2] آصفیہ : "یہ لفظ اب اردو میں استعمال نہیں ہوتا" اندراج [3] تماخرہ ۔ [4] اندراج ۔ [5] اندراج ۔ [6] ب : اسمے کہ بطریق سرزنش الخ [8] آصفیہ : تُنکی ۔ ایک قسم کی روٹی، ایضاً قورلبن : ایک قسم کی روٹی ۔

از شکر۔

تن سُکھ[1]۔ "در رسالہ" "چیزے کہ بے مثل و نادر و خوب باشد عموماً و پارچہ نفیس خصوصاً و بہ عربی تنسوق گویند تنسُخ بفتح فوقانی و نون زدہ و ضم سین مہملہ و خاے معجمہ" لیکن بودنِ تن سکھ در ہندی بے مثل و نادر عموماً محلّ نظر است بلکہ بہ معنی خوشئ بدن است و تن در فارسی و ہندی بہ معنی بدن است و ہمچنیں سُکھ کہ بہ معنی خوشی است چنانکہ در کتبِ لغت مرقوم است، نہایتش ایں جا بکاف مخلوط التلفظ بہا است و در فارسی بجاے معجمہ، و ہر دو تلفظ نزدیک اند، پس از عالم توافق باشد، بہر تقدیر تن سکھ بہ معنی پارچہ نفیسے کہ از بنگالہ آرند شہرت دارد، پس تنسُخ بجا بہ معنی چیز نادر مجازاً مستعمل شدہ باشد و تنسوق معرّب آں، و ضروری نیست کہ بہ معنی پارچۂ نفیس گفتہ اند، و ایں مخالف آنچہ در سراج اللغہ نوشتہ ام و آنچہ صاحب رسالہ نوشتہ مطلق اصلے ندارد۔ [=]

تنباکو۔ "در رسالہ" "برگ درخت است کہ مردم دُود آں را می کشند، و در دواہا بکار آید، عرب آں را تُتُن بضم فوقانی و سکونِ فوقانی دوم و نونِ قاحق، بقاف بالف کشیدہ و حاے مہملہ و قاف" لیکن در کتب مشہورہ قاموس و کنز اللغہ وغیرہ ایں ہر دو لفظ نیست، و از بعضے چناں مسموع است کہ بعضے از عرب ہاتِن گویند و تنباکو بقول صاحب مآثر رحیمی در ہندوستان از عہد اکبر شاہ رواج یافتہ، اول از فرنگ بہ دکن آمدہ بود و بعد از ال بہ ہندوستان رواج گرفت [= تمبا۔ برگ درختے است کہ مردم دود آں[1]

---

[1] اردو لغات میں یہ لفظ نہیں ملا مثلاً آصفیہ، نور، Platts، نفائس وغیرہ، البتہ تین گمہ ہی تنسخ کے لیے دیکھو انندراج۔

بکشند و در دواہا بکار برند، اہل عرب آن را تتن[۵۱] بضم تاء اول وسکون ثانی خوانند
فاحق[۵۲] بفتح حاء مہملہ، وبعضے دریں باب حدیث ہم گویند کل الفاحق حرام[۵۳] آکلُھا
دَمش بُھا وَ دُخانھُا لیکن در کتب صحاح ثابت نہ شدہ][۵۴]

تھن ٹٹ۔ طفلے کہ در ایام رضاعت شیر کم یافتہ باشد وبداں سبب لاغر و
کم قوت ماندہ، شیرزدہ، بشین معجمہ بیا رسیدہ و راے مہملہ [=]

تھوتڑی وتھوتھنی[۵۵]۔ گرداگرد دہن[۵۶] پوز بیای فارسی بواو رسیدہ وزاے
معجمہ، و در رسالہ شنتہ بشین منقوطہ ونون بدین معنی آوردہ، لیکن در کتب مشہورہ
عربی وفارسی نیست۔ [=]

تھوک، آب دہن کہ بتازی دیق براے مہملہ بیا رسیدہ وقاف بزاق[۵۷] بضم
باے موحدہ وزاے معجمہ بالف کشیدہ وقاف خوانند، بفارسی خیو[۵۸] بضم خا و
تحتانی بواو رسیدہ خُدُو بدال نیز و تُہو بضم فوقانی وہا بواو رسیدہ نیز بدیں
معنی آمدہ، وایں از عالم توافق لسانین است، ایں قدر ہست کہ در فارسی
ہا جدا است و در ہندی مخلوط التلفظ۔ [=]

---

۵۱ ہا الف وہا ب۔ تتن۔ ۵۲ ہا الف و ہا ب: فاحق۔ ۵۳ مزید تفصیل کے لیے دیکھو نفائس، مخزن الادویہ، محیط اعظم وغیرہ۔ عربی میں التنبخ، تتن شاید ترکی لفظ ہے۔ ۵۴ مطابق الف، ب = تھومری [م = تھوڑی یا تھوتڑی بلہجہ عوام]، ج تھومری د: تھوپری، ہا الف: تھوتڑی ہا ب: ندارد۔ ۵۵ "حیوانات کا منہ" آدمی کے لیے استعمال ہوتا ہے جب تحقیر مراد ہو۔ دیکھو آصفیہ، نور Platts، نفائس وغیرہ۔ ۵۶ بُصاق ولساق الفاظ نفائس) ۵۷ اندراج میں خیو مختین، خُدُو اور تہو کے لیے دیکھو اندراج۔

توشک[1]۔ در رسالہ "بستر پنبہ دار کہ بر آں خواب کنند، در زیر افگن نیز گویند شادیچہ بشین معجمہ و دال بیار سیدہ"، لیکن در جہانگیری و سروری شادیچہ[2] بمعنی لحاف است کہ بالاپوش باشد، ظاہر اً مصنف را بسبب لفظ شادگونہ کہ بمعنی توشک[3] است اشتباہ شدہ و حالانکہ شادگونہ را بعضے جُبّہ و بالاپوش پنبہ دار و تکیہ و تکیہ گاہ گفتہ اند و در قاموس شاذگونہ بفتح دال معجمہ جامہ سطبری کہ از زمین آرند، بریں تقدیر بکاف تازی خواہد بود، [=]

تونبری [تونبڑی] در رسالہ "شیشہ یا کدوے کہ حجامان بر محل حجامت نہند تا خون دراں جا جمع شود و آنگاہ اُسترہ بر آں زنند، کبّہ بکاف تازی و باے موحدہ مشدد و قبّہ بقاف معرّب آں"، لیکن ایں غلطِ صریح است[4] چراکہ تونبڑی کدوئے باشد خرد کہ بعد زلو انداختن بر بدن چسپانند تا قدرے خون کہ از زلو باقی ماندہ باشد بر آرد و شیشہ شاخے کہ حجامان بدم می کشند آں را سنگی گویند و ایں ہر دو کمال شہرت دارد، و عدم تفرقہ دریں ہر دو خیلے جاے تعجب است۔ [=]

تھوتھا۔ در رسالہ "چوب وغیرہ میانہ تہی کہ آں را جوف گویند، کاواک" لیکن تھوتھا غیر کاواک است، چہ دانۂ بے مغز و بادام و چار مغز بے مغز را

---

[1] توشک اُردو میں واو مجہول کے ساتھ ہے۔ ترکی میں تاء مضموم و واو غیر ملفوظ کے ساتھ (تُوز) [2] اندراج۔ [3] اندراج۔ [4] الف کے سوا سب نسخوں میں تونبری راے مہملہ کے ساتھ ہے، تومڑی یا تومری کے لیے دیکھو (آصفیہ و نور) نیز تونبا اور تونبی [5] لیکن نور اللغات میں یہ معنی موجود نہیں۔

تھوتھا گویند کا واک نخوانند، وہمچنیں بعضے از چیز ہائے خالی کا واک گویند تھوتھا دریں صورت عموم وخصوص من وجہ باشد واجوف در عربی چیزے میان تہی است مطلقاً ۔[=]

توبڑا[1] چیزے کہ دریں کاہ و دانہ انداختہ اسپاں را خورانند، و بتازی علیقہ بہ عین مہلہ بوزن سلیقہ خوانند، لیکن در فارسی تُبْرِ بدون واو بہ معنی مذکور مستعمل[2] است، پس از توافق لسانین باشد [= دلوے باشد کہ اسپاں را ..... الخ]

توتا ۔ در رسالہ" جانورے مشہور کہ طوطی گویند، بَبَّغا بہر دو بائے موحدہ مفتوحتین وغین معجمہ" لیکن بَبَّغا از کتب لغت بہ سکون دوم معلوم می شود گاہے مشدد نیز، لہٰذا امام دمیری در کتاب حیوٰۃ الحیوان نوشتہ کہ اوّل ہیچ لفظ عربی سہ بائے موحدہ جمع نہ شد ۔ اِلاّ در لفظ ببغا بدان کہ توتی در ہندوستان جانورے باشد شبیہ کنجشک مادہ، آوازے خوش دارد و در بعضے وقت اوراتبات دہند، وجانورے کہ اورا طوطی گویند غیر آں است و آں مطلق شکر نمی خورد، عامہ شعرائے ہند و ایران طوطی را شکر خوار گویند و حالانکہ طوطی کہ آں را بہ ہندی توتا خوانند با شکر کارے نہ دارد، جانورے کہ شکر می خورد توتی است چنانکہ گذشت و او غیر توتہ است پس نسبت شکر خواری بہ طوطی غلط باشد، باوجود دانستن ایں مراتب ما نیز ہمیں قسم می بندیم، چکنیم اتباع سلف را دریں قسم امور واجب

---

[1] بواو مجہول ۔ [2] سوائے الف کے سب نسخوں میں توبرا رائے مہلہ کے مقابل ڑ سے ۔ اندراج میں 'توبرہ' بھی دیا ہے۔

می دانیم ہرچند بر غلط آں اطلاع حاصل شود، ایں کہ گویند زلّت سلف حجّت نیست در صورتے است کہ اجماع بر آں نشدہ باشد بہرحال ایں قدر کہ بر غلط آں اطلاع شد جائے شکر است [=]

توری - در رسالہ "ثمر بدرازیِ خیار کہ نان خورش ازاں سازند و آں را سایہ پرور نیز گویند، تشری بفتح فوقانی و سکون فوقانی" لیکن در کتب معتبرہ لغت تشری بفتح وضم سماق است کہ نباتے است مشہور و ہرگز بہ معنی توری نیست، و لفظ سایہ پرور بہ معنی توری در کشف اللغات آوردہ و صاحب ایں نسخہ دریں باب منفرد است [=][۵۱]

توا - آلتے کہ نان بر آں پزند، تابہ و طابق بطاے مہلہ معرّب آں [=]

تھوہر[۵۲] در رسالہ "درختے شیر دار بسیار تلخ کہ زقوم ہم گویند، زاخل بزاے و خاے ہر دو معجمتین و الف درمیان و لام" لیکن توسی و صاحب کشف اللغات زاخل بہ معنی درخت آک آوردہ اند و آں غیر زقوم است اگرچہ شیردار است و سمیتے[۵۳] ہم دارد لیکن بودن آک در ولایت محل تردد است، پس اقوی زقوم است۔ [=]

توت - در رسالہ "درختے است، فرصاد بکسر فا و راے مہلہ زدہ" ہمیں است در کشف اللغات، و در کنز اللغہ فرصاد، خرتوت، و در کتب معتبرہ فارسی خرتوت توت کلاں کہ بے مزہ باشد دریں صورت بہ معنی ثمر خواہد بود نہ درخت اگرچہ اطلاق یک لفظ بر ثمر و درخت ہر دو آمدہ، از قاموس[۵۴] مستفاد می شود[۵۵] کہ

---

۵۱ ا ب: توری۔ ۵۲ نور = تھوہڑ۔ و تھوہر۔ ۵۳ ج سمیتے۔ ۵۴ قاموس میں ہے، کالفرصاد وھو التوت او حملہٗ او احمرہٗ و صبغ احمر۔ ۵۵ الف سے شود۔ چنانچہ "اما" کا تقاضا بھی یہی ہے کہ یہاں نفی ہو۔

اطلاق فرصاد بر درخت ہم آمدہ۔ [=]

تونبڑی[۱]۔ در رسالہ" کدوے منقش کہ در آں چراغ روشن کنند و از گل خام ہم سازند، چمانہ بفتح جیم فارسی و نون" مؤلف گوید : یا آنکہ ایں لفظ مکرر آوردہ بہ معنی مذکور ہر چند آمدہ اما حقیقت انیست کہ تونبڑی در در اصل بہ معنی کدوے خود است و لفظ چمانہ در فارسی شراب است چنانکہ در جہانگیری وغیرہ نوشتہ، و اینکہ بعضے ہم کدوے منقش گفتہ اندہیں پیمانۂ شراب است کہ نقاشی بر آں کردہ باشند و ظاہراً مصنف رسالہ ہیں نسہو در غلط انداختہ واللہ اعلم۔ [=]

تونبنا[۲]۔ در رسالہ" بر زدنِ پنبہ در دست براے رسیدن، بخیدن بباے موحدہ و خا بیار سیدہ" لیکن بخیدہ در کتب معتبرہ پنبہ و پشم زدہ نوشتہ دریں صورت غیر تونبنا باشد۔ [=]

تھیا۔ در رسالہ" لتۂ چند بہم دوختہ مثل گرد بالش کہ نان را براں پہن ساختہ بہ تنور بندند" رفیدہ" تنور چوں در اصل مرسوم ہندوستان نیست لفظ تھیا متحدث باشد اگر باشد، اما تحقیق آنست کہ تھئی[۳] تحۂ بہ تا و ہاے مخلوط التلفظ بیار سیدہ بہ معنی مطلق چیزے است بر ہم نہادہ از جنس جامہ وغیرہ۔

[=]

---

[۱] آصفیہ تونبڑی۔ [۲] آصفیہ اور نور میں علاوہ اور معانی کے ایک معنی یہ بھی ہے "مٹی کی چھوٹی سی لالٹین جس پر جھلی مڑھ کر چراغ جلاتے ہیں اور کبھی تربوز کی بنا لیتے ہیں۔ (نور)
[۲] آصفیہ وغیرہ، تومنا، نسخہ ج میں "تونبناں"۔ [۳] آصفیہ اور نور وغیرہ میں نہیں۔
[۳] آصفیہ اور نور اور Platts میں ہے۔

تھیلی ۔ در رسالہ" کہ دارو وغیرہ دراں نہند واَوْرَک وخریطہ نیز گویند و وَرْشَک بفتح واو وسکون راے مہملہ وشین معجمہ' لیکن اورک بواو ساکن ریسمانے کہ بر درخت وغیر آں بندند وطفلان وغیرہم بر آں آیند وروند' در کشف اللغات ریسمانے کہ دو سرآں را بدو طرف بندد وجامہ وغیر آں بر آں اندازند وبہ ہندی لگنی[1] خوانند' ورَشک کہ وشرک قلبِ آنست وشک مخففِ آں بہ معنی کیسہ دارد' فقط' وتھیلی اعم آری خریطہ مرادف اوست [=]

تین تیرہ[2] ۔ متفرق وپریشان' وایں کنایہ است' تا رومار بفوقانی ومیم و تال ومال بلام مبدّل آن [=]

تیلن[3] دررسالہ" ۔ جانورے ہچو زنبور کہ ازاں روغن کشند' براے زائل شدن بادہا' درمیان سبزہ توری باشد وآں رامی خورد' ذراریح بذال معجمہ" لیکن در قاموس[4] ذَراریح جمع ذُرَاح بوزن زُنّار ودیگر اوزان متعدد دہ بہ معنی جانورے پردار سُرخ باشد ونقطہ ہاے سیاہ براں بود' وبودنِ تیلن چنانکہ در رسالہ نوشتہ است محل تردد است وظاہرا جانورے باشد

---

[1] مطابق ب وج میں بلگنی (غالباً بلنگنی) الف میں الگنی یہ لفظ آصفیہ اور Platts میں ہے مگر نور میں نہیں ، [2] مطابق ا، ج و ب میں تیرہ تین : اسی طرح ہا الف : تیرہ تین، ہا ب میں تین تیرہ، نسخہ الف : تین تیرا الف کے ساتھ، صحیح محاورہ تین تیرہ ہے (آصفیہ، نور وغیرہ) [3] آصفیہ اور نور میں اس معنی میں موجود نہیں۔ Steingass میں اسی قسم کا ایک معنی ہے۔ [4] الذَّرَاحُ کَزُنّار وقُدّوس و سِکّین وسَفُّود وصَبُّور وغُراب وسُکّر وکَنیسة والذُّرَحُ بالنون ...... جمعہ' ذَرَاریحُ ... الخ [قاموس]

بفارسی[55] خبز دوک بفتح خا و باے موحدہ و سکون زاے معجمہ و دال بواو رسیدہ و کاف گویند و آں جانورے است سیاہ بدبو کہ در خانہا زیر فروش باشد و بتازی دُعموض بضم دال مہملہ و سکون غین معجمہ و میم بواو رسیدہ و ضاد معجمہ گویند و بایں معنی چنانکہ صاحب رسالہ آوردہ نباشد و اللہ اعلم بحقیقۃ الحال

[=]
تیل ۔ در رسالہ "روغنِ کنجد، حَل بفتح حاے مہملہ و لام" و ایں خطا است، تیل مخصوص بروغن کنجد ندارد روغن سرشف و جوز وغیرہ را نیز تیل گویند، و نیز در قاموس است کُلّ جامِدٍ أُذِیبَ فَقَدْ حُلَّ ، دریں صورت بروغن کنجد اطلاق نمی تواں کرد کہ روغن کنجد تے بندد پس لفظ صحیح دُھن است بضم دال مہملہ و سکون ہا ۔

[=]
تیلی ۔ روغن گر و بتازی عصّار ۔

---

[55] = اندراج ۔ [56] اندراج = دعوص بہ صاد مہملہ

بابُ التّاءِ الہندیّۃ

[ٹ]

[چوں ایں حرف کہ مخصوص ہندوستان است مفرد است و دیگر حروف ہندیہ مخلوط التلفظ بہا، برائے ایں بابے علٰحدہ مقرر کردہ شد]

ٹاپو - خشکی کہ درمیان دریا واقع شود، بیلہ ببائے موحدہ و یائے مجہول و آبخوست بالف ممدودہ و بائے موحدہ موقوف و خائے معجمہ و واوِ معدولہ و سین مہملہ و فوقانی و آبخو بحذف سین و تا مخفف و بتازی جزیرہ خوانند [سہ]

ٹاٹ - در رسالۂ "پشمینہ" درشتے کہ از رسن[1] سازند، پلاس بفتح بائے فارسی" لیکن در ہندی ٹاٹ چیزے است کہ از رسنِ سن[2] سازند و سن را بعضے بفارسی کنب بروزن ادب گفتہ اند، و آں اکثر بکار خرجین و خریطہ و تنگ می آید پشمینہ نیست و پلاس در کتب معتبرہ پشمینہ بود سطبر کہ درویشان پوشند و ایں ظاہرا ہماں است کہ بہ ہندی کمل خوانند مصنف ظاہرا بہ تبعیت مؤید الفضلا و کشف اللغات ایں را ٹاٹ تصور کردہ لیکن خطا است [ے]

---

[1] ا "الف": ...... کہ از رسن سازند" "ب": "کہ از رسن سازند"؛ [2] مطابق "الف" و "ج" "ب" میں ہے "کہ از رسن سازند"، صحیح "رسنِ سن"

ٹانڈا۔ در رسالہ "خانۂ ازچوب کہ براے نگاہداشتن اسباب وغیرہ سازند، طارمہ بطاء و راء ہر دو مہملہ" لیکن طارم، بفتح را و ضم آں خانۂ کہ از چوب سازند مانند خرگاہ، و دار لبستِ تاک را نیز طارم گویند ظہوری گوید ع
ثریا دہ طارم تاک را ۃ، وٹانڈھ کہ آں را مچان نیز گویند چوبے چند باشد کہ در خانہ در دیوار ہا محکم کردہ جائے علٰحدہ سازند پس طارم اعم باشد ازاں [=]

ٹانگ اوٹھا کر موتنا کتے کا۔ پا بر داشتہ شاشیدنِ سگ، وایں نشانِ بلوغ سگ است، شغر بفتح شین و سکون غین نقطہ دار و راے مہملہ چنانکہ در منتخب اللغات است نہ بفتحتین کما فی الرسالہ [=]

ٹپکنا۔ چکیدن آب از سقف وغیرہ، وَزْوَہ واو و سکون زاے عجمی و فتح واد دوم، و بتازی وشلٌ و وَشَلاَنٌ بفتح واو سکون شین معجمہ کما فی القاموس [=]

ٹٹی۔ "دیوارے کہ از کاہ و علف سازند، تنوزہ بفتح فوقانی بنون بواو رسیدہ و راے مہملہ" لیکن در کتب معتبرہ تنوزہ نوع است از سلاح و حلقہ زدنِ لشکر وغیرہ و نیز پوستے کہ قلندران مانند لنگ بر کمر بندند و مغاکے کہ در جنب آسیا سازند، و چوں آب بہ تندی دراں ریزد و پرہاے آسیا خورد آسیا بگردش آید معلوم نیست کہ بہ معنی ٹٹی از کجا آوردہ [=]

لہ ب: ٹانڈا (جو صحیح نہیں) آصفیہ: ٹانڈھ ٹانڑ بمعنی مچان وغیرہ۔ ٹہ سب قلمی نسخوں میں "اٹھا" ٹہ قاموس میں ہے: "اَلوَشْل ...... وَشَلَ یَشِلُ وَشْلاً وَ وَشَلاَناً" ٹہ با لالف "تنوزہ بثاء مثلہ فوقانیہ"، لیکن یہ لفظ نہیں ملا۔
ٹہ اندراج: تنوزہ زدن و بستن وغیرہ۔

ٹھٹھیرا[۱] - دررسالہ[۲] روئین فروش، صَفّار بصاد مہملہ وفاے مشدّدہ راے مہملہ لیکن صفّار روئیں گر است و ہم چنیں ٹھٹھیرا[۳] نہ روئیں فروش، چراکہ فروشندۂ را کسیرا خوانند چنانکہ شہرت دارد [=]

ٹھٹھولی[۴]۔ ظرافت ولاغ بروزن بلاغ دتتربو بفتح فوقانی اوّل و دوم وسکون راے مہملہ و باے موحدہ بواؤ رسیدہ، وباضافۂ ہا نیز

ٹخنا - استخوانے کہ درمیان بندگاہِ پا وپاے ساق واقع است، بتازی کَعْب خوانند بفتح کاف وسکونِ عین مہملہ وباے موحدہ وشِتالنگ بکسر شین معجمہ وفوقانی بالف کشیدہ ولام مفتوح ونون وکاف فارسی، بُجُول بضم باے وجیم بواو رسیدہ ولام [=]

ٹسر - ابریشم زبون وردی کہ بفارسی کژ خوانند[۵] بفتح کاف وزاے عجمی وقز بقاف معرّب آن، بَنیک بفتح باے موحدہ ونون بیا رسیدہ وکاف، صاحب رشیدی سبنیک بزیادت سین[۶] آورده وظاہرا خطااست۔ [=]

ٹڈی - جانورے پَردار معروف کہ کِشت یا خورد، وبتازی جَراد گویند بفتح جیم وراے مہملہ بالف کشیدہ ودال مہملہ[۷] ومیک بمیم بروزن[۸] نیک۔

ٹھسکی[۹] - دررسالہ[۱۰] بادے کہ از مقعد برآید بے صدا وآن را ہِسِّ[۱۱] بہ ہاے مکسور

---

[۱] مطابق آ د ب و ج Platts میں بھی ہے لیکن آصفیہ ٹھیٹرا : ایضاً نور[۲] آصفیہ اور نور کے مطابق ٹھیٹرا روئیں گر اور روئیں فروش دونوں کو کہتے ہیں۔[۳] آصفیہ وغیرہ ٹھٹول اور ٹھٹولی[۴] الف و ہا ب : کذر کذا[۵] تحقیق نہیں ہو سکی[۶] برہان میگ بہ کاف فارسی[۷] Platts[۸] قاموس وغیرہ ہِسّ بالفتح۔

ومیم زدہ وسین مہملہ نیز گویند تُس بضم فوقانی وسین مہملہ" لیکن در قاموس است اَلهَمسُ الصّوتُ الخَفِیُّ وَکُلّ خَفِیّ [اَوْ اَخفیٰ ....الخ]

ٹھنگنا۔ آدمی پست قد کہ بتازی مُتَآزِف بضم میم وفتح فوقانی وہمزہ و کسر زائے معجمہ مشددہ وفا [=]

ٹکڑا۔ پارۂ کہ وا شکنند، بہ عربی کِنزہ بکسر کاف وسکون نون ورائے مہملہ اگر از نان باشد، کُندک بضم کاف تازی وسکون نون ودال وکاف گویند [ہانسوی نے بہت سے مرادفات دئے ہیں، آرزو نے سب کو حذف کر دیا ہی سوائے کنزہ کے، یہ لفظ ہانسوی نے کِسْرہ بکاف مکسور وسکونِ سکون مہملہ... لکھا ہی۔]

ٹکر۔ در رسالہ" ضربت بزور از پیشانی زدن، وِجا بکسر واو وجیم بالف کشیدہ" وِجا در قاموس بہ معنی زدن بدست وکارد آوردہ، و در فارسی اگر ضربت دو جانور باہم باشد سر کلہ زدن گویند بسین مہملہ وکاف تازی [=]

ٹھگ۔ در رسالہ" دزد وراہزن، مُشتَنگ بفتح میم وسکون شین معجمہ وفتح فوقانی وکاف فارسی" لیکن در کتب مشتنگ بعد فوقانی نون است وتحقیق آنست کہ چوں برائے مشتگ سند نیست ظاہر اً مشتگ بروزن پلنگ را

لہ قاموس : المتآزفُ القصیرالمتدانی ... الخ ٹہ صحیح کِسرہ .... ہانسوی نے بھی یہی لفظ لکھا ہی، معلوم نہیں آرزو نے صحیح لفظ کو غلط کیوں بنا دیا۔ کِنزہ کوئی لفظ نہیں ملا۔ کِتارہ وغیرہ ہیں لیکن دوسرے معنی میں استعمال ہوئے ہیں۔ ٣ بر ہان۔

کلہ وَحَاءَهٗ بالیَدِ والسّکّینِ.... الخ" ۵ کذا۔

کہ بدون فوقانی است چنیں خوانده اند، واللہ اعلم و نیز ٹھگ بزبان ہندی
کسے است کہ مسافر را دار و سے بے ہوشی خورانده خفہ کرده بکشد یا ہماں
طور بگزارد و آنچہ در پیشِ مسافر یابد گرفتہ بردود و زد و راہزن دیگر است
و ہمیں طور ٹھگ، پس غیر ہم باشد [=]

ٹھنا۔ پوست پارۂ زیادہ کہ در فرج زنان باشد، تِلاق[1] بفوقانی بوزن
عراق، و ظاہراً ایں لفظ ترکی است و چُچُلہ[2] بضم جیم اول و سکونِ دوم کہ ہر دو
فارسی اند و لام[3]

ٹھوکر۔ در رسالہ "ضربے کہ بپائے کسے رسد از چوب و سنگ وغیرہ، کوب بکاف
تازی بوزن چوب" لیکن کوب بہ معنی آسیب کوفت است کہ از چوب و سنگ و امثال
آن رسد و آں بدون معنی کوفتن کہ رسیدن جسمے است از بالا و بودنِ جسمے صلب بزیر
صورت نمی بندد، بخلاف ٹھوکر کہ مخصوص پاست و آں خواہ از طرف ضارب باشد
خواہ از طرف مضروب و فارسی صحیح آں پیش پا خوردن است و پابسنگ آمدن
و فارسی ٹھوکر مارنا پیش پا زدن زدن است و عربی نجلہ بفتح نون و سکون جیم و
لام مفتوح [ہانسوی نے دو معنی دئے ہیں پہلا جس کا ذکر آرزو نے کیا ہے، دوسرا
پیش پا زدن کسے را چنانکہ بغلطد نجلہ ......]

ٹوکرا۔ در رسالہ" طبقے کہ از نَے و شاخ گز بافند سَبَد نیز خوانند، سُکَّہ بضم سین

---

[1] = برہان[5] مطابق برہان[5] "خروسہ اول و فتح رابع دخروسک با ثالث مجہول
نیز می گویند، لیکن ایں ہر دو اہم اند از گوشت پارۂ زنان کہ بر دہن فرج زن باشد کہ
بعربی لبظر خوانند و زنے کہ خروسک بزرگ داشتہ باشد لبظر آء خوانند و پوست ختنہ گاہ
مرداں را نیز گویند و بریدن آنہا سنت است"۔ ملحقات [حواشی نسخہ الف و ج

[2] گزش = نوعے از درخت باشد کہ بیشتر در کنار ہائے آب رود و خانہ ہا روید بعربی طرفا"
نو برہان۔

ولام مشدد" لیکن در کتب معتبرہ [1] بفتح بہ معنی مطلق زنجبیل وسبد و بعضے بکسر لغت عربی گفتہ اند۔ [=][2]

ٹوبی۔ در رسالہ" لولہ کہ درآوند وصل کنند، و ناکشرہ نیز خوانند و بتازی انبوبہ بضم ہمزہ وسکون نون و بائے موحدہ بواو رسیدہ و موحدہ دوم مفتوح" لیکن انبوبہ بہ معنی بندے است از نے و نیزہ وظاہراً بمجاز بدیں معنی آمدہ باشد وہم چنین ناکشرہ کہ [3] در اصل بہ معنی چیز خالی است مطلقاً [=]

ٹھونٹ۔ در رسالہ" بیخ درختے کہ برجاے خود ماندہ باشد، بتازی کرنافہ بکسر کاف تازی وسکون راے مہملہ و نون بالف کشیدہ وفتح فا" لیکن قید بیخ خطا است بر شاخ بریدہ شدہ کہ بجاے خود ماندہ باشد نیز اطلاق کنند وکرنافہ بضم نیز آمدہ کما فی القاموس، و بفارسی تاپال [4] بفوقانی بالف کشیدہ و باے فارسی بالف کشیدہ ولام تپال مخفف آں است و آں اگرچہ در اصل بہ معنی ہر چیز [5] لک وضخیم و ناتراشیدہ است لیکن بہ معنی ٹھونٹ آمدہ [=][6]

ٹوپی۔ کلاہے باشد [7] گوشہ دار کہ پر از پنبہ کنند و در سرما بپوشند، [8] بضمتین فوقانی، و ایں مرکب است از گلوتہ عبارت است

---

[1] مطابق الف و ب و ج "سبد بعضے بہ کسر لغت عربی گفتہ اند"۔ [2] ج: پائیزہ؛ ب: نامرہ۔ [3] برہان: تنۂ درخت۔ [4] لک = ہر چیز گندہ و ناتراشیدہ دبرہان۔ [5] یا الف: ٹھونٹھ، یا ب۔ ٹھنٹھ و ٹھونٹھ۔

[6] کذا۔

[7] مطابق ب و ج ، الف میں 'گوشہ دارے سے کے چیزے' تک کی عبارت نہیں۔

از چیزے کہ تا بہ گلو باشد و چوں دو طرف اور از زیر گلو بندند بدیں نام موسوم شدہ و واو گلو معروف است نہ مجہول چنانکہ در رسالہ آوردہ و نیز تحقیق آنست کہ گلو بفتح اول اقوی است چنانکہ لہجہ بعضے است و دلیل ایں آنست کہ در ہندی گلا گویند بفتح و الف و واو بہم بدل شوند، پس از توافق لسانین باشد، و ایں اوّل دلائل است پیش فقیر آرزو و دیگراں قائل بدیں نباشد [=]

ٹیکا[۱] در رسالہ " نشانے کہ ہندوان بہ پیشانی کنند از صندل وغیرہ، قشغہ بفتح قاف و سکون شین معجمہ و غین" و ظاہر ایں لفظ ترکی است و بہر دو قاف شہرت دارد، و نیز ٹیکا زیورے باشد کہ بر پیشانی چسپانند و یک طرف سلکِ مروارید[۲] و آں را بموہاے سر بند کنند بلغلاب باریک، و ایں ظاہراً مخصوص ہندوستان است و بریں قیاس ٹِکی کہ نیز زیورے است و بر پیشانی چسپانند و نیز ٹیکا بزبان ہندی بہ معنی شرح کتاب[۳] است و بفارسی آں را وِشتی بکسر[۴] واو و سکون سین مہملہ و فوقانی بیا رسیدہ خوانند [=]

ٹیپ ٹاپ[۵] ـ در رسالہ "تکلف کردن بخود نمائی و آں را طمطراق نیز گویند، بوش[۶] بباے موحدہ مفتوح و شین معجمہ" لیکن ٹیپ ٹاپ در پوشاک و لباش خود و مرکب سواری باشد، و طمطراق اعم است و تکلفِ لباس را در عرف حال فارسیان تقطیع خوانند بہ قاف و طاے مہملہ بر وزن تفعیل، و سند ایں

---

۱ آصفیہ ـ Platts ۲ "سلک مروارید" کے بعد "باشد" ۳ Platts
: نیز ٹیکا کرتا بہ معنی شارح ـ یہ لفظ سنسکرت ہی ۴ برہان = بروزن مَشتی یعنی بالفتح ـ
۵ آصفیہ ـ ۶ برہان " کر و فرّ و خود نمائی "

در دفتر دوم سراج اللغۃ مرقوم است [=]

ٹمینٹ[۵۱]۔ در رسالہ" بار درخت کریل کہ اچار ازاں سازند، دیخو بدال بیار سیدہ و خاے معجمہ بواو رسیدہ، وڈیلہ[۵۲] بفتح دال مہملہ وسکون یاے موحدہ وفتح لام" لیکن در کتب معتبرہ لغت عربي و فارسی ایں ہر دو لفظ ندارد ظاہر الفظ ڈیلہ را کہ بہ دال ہندی و یاے مجہول بہ معنی بار درخت مذکور بزبان ہندی بپنجاب آمدہ چنیں فہمیدہ واللہ اعلم۔ [=]

ٹیلا[۵۳]۔ پشتہ خرد، برندک بفتح باے موحدہ وراے مہملہ وسکون نون ودال بکاف تازی و بعضے برندک بہ معنی کوہ خرد کہ کوہچہ نیز گویند نیز نیز آوردہ اند۔

ٹیس۔ درد یکہ از اعضا یک مرتبہ خیزد خلہ بفتح خاولام، و خلہ در اصل بہ معنی چیز لیست سر تیز کہ جائے خسلاند و بمجاز بہ معنی درد مذکور و در عرف حال تیر کشیدن گویند بفوقانی بیار سیدہ وسند ایں در دفتر دوم سراج اللغۃ مذکور است۔

ٹیکلی[۵۴]۔ در رسالہ" چوبے کہ برپشت دیوار ہاے شکستہ گزارند تانیفتد، یا زیر کازہ گذارند تا بر اں قرار گیرد، پادیزہ بباے فارسی ودال مہملہ و یاے مجہول وزاے معجمہ" لیکن در کتب معتبرہ باذیر بذال معجمہ است بوزن جاگیر و در رشیدی بہ معنی چوب مذکور و بعضے مطلق پشتی بان گفتہ اند ودال مہملہ بہتر است از باو ویر بہ معنی دیرپا، اما مجلالدین علی توسی بزاے تازی آوردہ، در[۵۵]

۵۱۔ کذا۔ ۵۲ کذا۔ ۵۳۔ الف و ب وج میں ٹیلہ۔

۵۴ الف: ٹیکی۔ ۵۵ برہان۔

صورت قلب زیر پا خواہد بود، بہر تقدیر آنچہ در رسالہ است خلافِ کتب لغت است۔ [=]

ٹھیکری۔ در رسالہ "ریزہ ظروفِ گلین و خزف نیز گویند، سفال" وتحقیق آنست کہ سفال اعم است از ٹھیکری [=]

ٹیسو[1]۔ در رسالہ "گل درخت پلہ[2] نارنجی، در غایت خوش رنگی و بیخ آں گل سیاہ بود و شبیہ بناخن شیر بود، گل پلہ بباے فارسی" لیکن تحقیق آنست کہ پلہ لفظ فارسی نیست و اینکہ در شعر امیر خسرو آمدہ بنا بر ضرورت علی است، درخت مذکور فارسی ندارد و مخصوص ہندوستان است و چوں توسی مطلع از اں نبود پلہ بہ معنی درخت بید مشک آوردہ، دریں بیت میر مذکور ؎

پنجہ کشادہ است درخت پلہ :: غرقہ بخون ناخن شیر پلہ = و چوں گل بید مشک لاگ بہ بید نیز گویند بقیاس پلہ را بہ معنی مذکور گمان کردہ و ایں خطاے محض است [=]

---

[1] کذا۔ [2] برہان۔ بفتح اول و ثانی۔

جالا۔ دررسالہ[۱] پردۂ سفید عنکبوت کہ اندرونِ آں تخم نہادہ بچہ بیروں آرد کرتہ بکاف تازی وفوقانی و یاے معروف و اَلعَنَث بفتح ہمزہ ولام زدہ وفتح فا فوقانی" لیکن جالا اعم است بر تار ہاے کہ عنکبوت تنَد نیز اطلاق آمدہ ولفظِ صحیح[۱] کرتینہ بر وزنِ پشمینہ یاکروتنہ بہ تقدیم واو بر فوقانی، اگر کرتینہ بدل کروتینہ بود تحتانی بر فوقانی پس مقدم باشد امّا احتمالِ قلب است اگر آمدہ باشد، بہر تقدیر بغیر نون نیست [=]

جات[۲]۔ آنچہ بعربی قوم وترکی اُلوس خوانند بضم الف وضمّ لام وسین مہملہ واین کہ درہندوستان ذات بذال بدیں معنی شہرت گرفتہ و باتّباع آں بعضے از شعراے ولایت کہ بہ ہند آمدہ اند درکلام خود آوردہ اند تصرّف یا غلط ایشاں است ولفظ صحیح اصلی نیست۔

---

[۱] برہان "کرتینہ بر وزن پشمینہ یاکروتنہ"۔ [۲] الف وب: جاٹ مخدومی ڈاکٹر عبدالستار صدیقی نے اپنے مضمون میں لکھا ہے۔ ذات کا لفظ سنسکرت جات سے نکلا ہے۔ اس کو زات، یعنی ز سے لکھنا چاہیے، ذات غلط ہے (اردو املا رسالہ ہندستانی الہ آباد ج ۱، حصہ ۱ جنوری ۱۹۳۱ ص ۱۹)

جهانوا[1] در رساله" سنگ پاشوی باشد که پاره یوقت غسل بداں پاک کنند و
بتازی نشفت بفتح نون وسکون شین معجمه وفاخوانند، خاز بخا و زاء هر دو معجمه"
لیکن در قاموس نسفه بسین مهمله[2] آورده و گفته [النَّسَفَةُ ويُثَلَّثُ ومُحَرَّكُ
وكَسَفِينَةٍ حِجَارَةٌ سُودٌ ذَاتُ نَخَارِيبَ يُحَكُّ به الرجل سُمِّيَ بهِ
لانّه نلتسافه الوَسَخَ من الرِّجْل] پس بسین معجمه خطا باشد و نیز خاز بمعنی
سنگ مذکور اگرچه از برہان معلوم می شود اما خطا است، صحیح سنگ خاز
است[3] وخاز بمعنی چرک و ریم است و فارسی مستعمل آں سنگ پا است، زلالی گوید[4]

گلی در خون سرشته جعد سایش   دل مژگاں گزیده سنگ پایش۔

[=]

جهانجهه[5] در رساله" دو پاره که مانند طبق بے کناره سازند و بر پشت آں قبه
باشد که آں را بدست گرفته بهم زنند تا آواز برآید، و بیشتر در نقاره خانها نوازند
وجلاجل نیز خوانند، سرنج بسین وراء هر دو مهمله مکسور و نون زده و جیم" لیکن
جلاجل در منتخب اللغات زنگ هاے خورد است که بر چرم دوزند و در
گردن اسپ وغیره اندازند و نیز سنج را[6] صاحب رشیدی بدون راے
مهمله تصحیح کرده هرچند در جهانگیری سندآں آورده اما شهرت بدون
راے مهمله دارد [=] دو پاره روئیں ..... در نقار خانه بنوازند
بانقاره و دہل و امثال آں ..... الخ]

---

[1] Platts : نیز جهانواں وجهاما، آصفیه جهانوا۔ [2] عربی لغات میں سین مهمله اور شین معجمه دونوں کے ساتھ یه لفظ ملتا ہے۔ [3] برہان۔ [4] مثنوی زلالی۔ [5] آصفیه۔ Platts : جهانجه۔ [6] برہان میں دونوں لفظ موجود ہیں۔

جھالر۔ در رسالہ "ریشۂ بود[۵۱] کہ بر دستار معجر و امثال آں دوزند بتازی تنواط بکسر فوقانی وسکون نون و واو بالف کشیدہ وطاے مہملہ، شُنگلہ بفتح شین معجمہ ونون زدہ وفتح کافِ فارسی" لیکن تنواط در کنز اللغہ بہ ضمتین و در قاموس بفتح وسکون دوم مستفادی شود بہ معنی چیزے کہ می آویزند بہودج برا ے زینت، دریں صورت تخصیص وتعیین آں بہ معنی جھالر مشکل است و در فارسی ریشیدہ[۵۲] براے مہملہ زدہ وشین معجمہ بوزن پیچیدہ بہ معنی رشتۂ دستار کہ چشمہ چشمہ کنند یعنی سبز و سرخ و زرد سازند [=]

جھاگ۔ در رسالہ" کف بالاے عسل یا شیر بعد از گرم کردن، رغوہ بکسر مہملہ وسکونِ غین معجمہ" لیکن جھاگ اعم است از آنچہ گفتہ چہ دہن آدمی وکفِ دریا را نیز گویند وہم چنیں رغوہ[۵۳] کما یُستفاد من القاموس [=]

جامَن۔ در رسالہ" بار درختے کہ آں را سیاہک نیز گویند، ضَغلیط بضاد وغین معجمتین" لیکن جامن مخصوص ہندوستان است لہذا در کتب معتبرہ مثل قاموس وغیرہ نیست، شاید در کتب طبیّہ دیدہ باشد وہم چنیں لفظ سیاہک[۵۴] در کتب فارسی دیدہ نمی شود [=]

جھاؤ[۵۵]۔ جھاؤ۔ درختِ گز[۵۶]، طَرفا[۵۷] بفتح طاے مہملہ وسکون راے مہملہ [=]

---

[۵۱] " در عرف حال شرابہ بروزن حرافہ وریشہ نیز مستعمل است چنانچہ ریشۂ دستار وغیرہ" [حواشی نسخہ الف] [۵۲] برہان۔ [۵۳] رَغوۃٌ (H ۸۷۵) [۵۴] مطابق الف وج وب، ۱۱ الف۔ سیاہنگ، ۱۱ ب۔ سیاحک، برہان میں ایک لفظ سیم آہنگ ایک دوا کے معنی میں ہے۔ [۵۵] نسخہ ۱۱ ب میں جھاو، جھاؤ۔ جھاوو، [۵۶] برہان۔ [۵۷] قاموس۔

جاے پھل[۱] - ثمرے معروف دوائی کہ خوشبو باشد، طوتل[۲] بطاءِ مہملہ بواو رسیدہ و فوقانی [= جوز ہندی طوطل]

جاوِتری[۳] دواے مشہور خوشبو، بزباز[۴] و بتازی بَسْباسہ[۵] خوانند و ظاہرا معرّب است [=]

جھاڑنا[۶] دور کردن گرد جامہ کہ بر جامہ و جز آں نشیند و آں را فشاردن نیز گویند، افرشولیدن بزاے فارسی" فقیر آرزو گوید جھاڑنا دو صورت دارد : یکے دور کردن خاروخس و خاشاک و امثال آں از روے زمین و فرش و امثال آں و ایں را بفارسی رفتن گویند بفتح راے مہملہ و دور کردن گرد و غبار و جز آں از جامہ وغیرہ، برہم زدن تکاندن جامہ مذکور و ایں را افرشولیدن[۷] خوانند و فشاردن ظاہرا غلط است و بدیں معنی فشاندن است بنون و اغلب کہ تحریف واقع شدہ [=]

جاگیر[۸] - در رسالہ" آنکہ بادشاہان اقطاعِ ممالک و امصار و غیرہم دہند، تیول بفوقانی بوزن قبول" لیکن قبول بفتح است و تیول بضم شہرت دارد، بدانکہ جاگیر کہ در ظاہر لفظ فارسی است اصطلاح مخصوص دفاتر دربار سلاطین ہند است و تیول لفظ ترکی و طرز و طور ہر ملک جدا است، ایں قدر ہست کہ در دفاتر اہل ہند جاگیر بادشاہ زادہ ہا را تیول سے نویسند بخلاف امرا و نوکرانِ دیگر کہ اطلاق لفظ جاگیر براں کنند و در ایران بجاے لفظ جاگیر

نسخہ ہا ب: جاے پھل = جیفل - [۲] ہا ب نوفل - [۳] نسخہ ہا ب : جوتری: جاوتری ایضاً - [۴] برہان - بزبار - [۵] برہان - بَسْباس ، مگر بَسْباسہ بمعنی حرمل - [۶] برہان - افرشولیدن ، نیز فرشولیدن [۷] ہا کے کسی نسخہ میں یہ لفظ نہیں -

اقطاع آرند، شفیعائے اثر گوید ع

اے[1] کہ جور آباد شمشیرت باقطاع من است

جال[2]۔ درختے کہ از چوب آن مسواک سازند، اراک بفتح ہمزہ ورائے مہملہ"
لیکن جال بہ معنی درختِ مذکور و بہ معنی دام نیز در فارسی آمدہ۔

جالی دار۔ در رسالہ" خانہ شبکہ دار، بشکم وچکیم بیائے فارسی مکسور وبجیم
فارسی وفتح کاف" لیکن اصح ہر دو بیائے موحدہ است و جالی را کہ عبارت
است از شبکہ بالکانہ گویند، بیائے موحدہ ولام موقوف وکاف تازی
ونون وبعضے در اول بائے فارسی گفتہ اند [=]

جھائی - جھائیں[3]۔ در رسالہ" سیاہی کہ بہ سبب زیادت سودا بر بشرہ پدید
آید وآں را تفسہ بفتح فوقانی وسکون فا وفتح سین مہملہ گویند، کلف بکاف تازی"
لیکن جھائی در عرف فصحا بجیم فارسی، وہم چنیں کلف بہ فتحتین از کتب
لغت بہ تصحیح رسیدہ، وجھائی بجیم مخلوط التلفظ بہا بہ معنی عکس کہ در آب وآئینہ
افتد و آوازے کہ در کوہ وگنبد وامثال آں بپیچد [= ..... گلفہ بفتح کاف تازی]

جچا[4]۔ زنے نو زائیدہ، بعضے تا چہل روز گویند، زچہ بزائے تازی وجیم فارسی"
لیکن جیم غلط عوام ہندوستان است کہ تلفظ بزائے معجمہ بر آنہا دشوار است
وبتازی نفساء خوانند بضم نون وفتح آں وسکونِ فا وسین مہملہ بالف کشیدہ
[= زنے کہ فرزند دختر زادہ باشد تا چہل روز آں را زچہ خوانند۔ زچہ]

---

[1] دیوان شفیعائے اثر (قلمی)، [2] Platts [3] ایضاً [4] = زچہ۔ بہ تشدید بہ تخفیف دونوں طرح بولا جاتا ہے، شرفا بہ تخفیف جاہل عورتیں بہ تشدید (افادات رضوی) Platts میں موجود ہے۔ [5] نُفَسَاء، نَفْسَاء، نفساء۔

جاجم[۵۱] در رسالہ" پارچۂ دوتاکہ بجاے شطرنجی استعمال کنند" دُخدار بدال مہملہ مضموم و خاے معجمہ ساکن"در قاموس است الدَّخدارُ ثوبٌ ابیض أُو أسود مُعَرَّبُ تَخت دار" و در کنز اللغہ بفتح جامہ ایست سفید و خوب کہ صاحب تخت بر تخت می دارد و اصل تخت دار است و پارسی معرب است و دریں صورت غیر جاجم است و تحقیق آنست کہ جاجم بکسر جیم مخفف جاجیم تحتانی رسند آں در دفتر دوم سراج اللغہ مرقوم است [جھاجم =]

جھبڑ کنا[۵۲] مرد بزرگ گوش و بتازی اُذانیٌ[۵۳] بضم[۵۴] ہمزہ و ذال معجمہ است" لیکن در عرف حال ہندی چھج کنا شہرت دارد [=]

جھجری[۵۵] در رسالہ" کوزہ دہنش تنگ و گردن کوتاہ و شکم پہن و مدور باشد و مسافران اکثر با خود دارند" کوازہ بضم کاف تازی و زاے معجمہ" لیکن در کتب معتبرہ کوازہ بفتح[۵۶] کاف ظرف مذکور است و آں را تُنگ بضم فوقانی نیز گویند و بہ ہندی بوتلا[۵۷] نامند نہ جھجری و جھجری سبوچہ یا کوزۂ خرد کہ درمیان آں شکلے مشبک سازند تا مگس و کرم در آں نرود" بلکہ رشیدی کوازہ را تغلیط کردہ و کزاز[۵۸] بزاے معجمہ تصحیح نمودہ [=]

جھرّی - در رسالہ" چینِ رُو و اندام کہ بتازی تمکن خوانند بعین مہملہ، شکنج بضم شین معجمہ و کاف تازی، لیکن در کنز اللغہ شکن شکم گفتہ و از قاموس مستفاد می شود کہ آں از افرہی بود، دریں صورت آں چیزے باشد کہ بہ ہندی آں را بٹ

---

۵۱ آصفیہ - ۵۲ مطابق آصفیہ نسخہ رضوی - جبر ب : چہ کنا ج : جبر کنا، د. جھبیر کنا - ۵۳ آذَنُ و اُذانِیٌ" - ۵۴ آصفیہ - ۵۵ برہان -
۵۶ رشیدی - ۵۷ Platts ۵۸ مطابق الف -

بباے موحدہ وتاے ہندی خوانند و شکنج بضمتین مخفف لشکنج است بہ معنی گرفتن عضوے بدوناخن یا بدو انگشت چنانکہ بدرد آید وبہ معنی تاب وچین بکسر اول است ونیز جھری عام است از چین رُو و اندام و بر شکنج پوست حیوانات نیز اطلاق آں آید [= جھلری و جھرّی ....]

جَھَرنا۔ تراویدن آب وخوناب از زخم ونیز چشمہ و آب در کنار رودخانہ تالابے کہ زیرش خالی باشد تراوش کند، وبدیں معنی آب بریں بباے موحدہ وراے مہلہ بوزن پاک ترین است۔

جُڑْوال۔ دو بچہ کہ از شکم متولد شود، ہمزاد براے معجمہ بوزن فرہاد، دیناری توأم بفوقانی وسکونِ واو وفتح ہمزہ ومیم خوانند۔

جرلپس۔ در رسالہ" نوعے از طعام کہ اول آرد و روغن در ظرفے کنند و بدست مالند تا دانہ دانہ شود پس شکر دراں کنند و در پاتیلہ کنند تا در توام آید، آفروشہ بفتح ہمزہ وسکونِ فا وراے مہلہ و واو معروف[۱] وشین معجمہ" لیکن در معنی لفظ افروشہ وطرز پختن آں اختلاف بسیار است، لہذا رشیدی بعد اختلافات گفتہ کہ ازیں معلوم می شود کہ ہر حلوا و نان خورشِ شیریں را افروشہ گویند، اما افروشہ طعامے مخصوص است وطرز پختن آں در ہر ملک علیحدہ، مثلاً در عرب خرما داخل آں شود و در ولائت انگیس در ہندوستان شکر۔ [=]

جھَڑپ۔ یدۂ فعل، مَدَنگ بفتح میم و دال وسکون نون وکاف فارسی، وبعضے

---

[۱] با الف: جھلری: با ب: جھری۔ [۲] Platts ندارد۔
[۳] برہان بواو مجہول۔ [۴] آصفیہ۔

مذنگ کلید چوبیں گفتہ اند کہ کلیدان یعنی قفل چوبیں را بدان کشایند۔[=.....
وصاحب فرہنگ جہانگیری گفتہ مذنگ کلید چوبی باشد.....]

جھڑی[1]۔ بارش کہ چند روزہ متصل بارد بتازی بسارۃ[2] بکسر بائے موحدہ وسین مہملہ بالف کشیدہ وراے مہملہ مفتوح چنانکہ در قاموس است البِسارۃُ بالکسر مطرٌ یَدُومُ علی السِّندِ والھندِ فی الصَّیفِ لا یُقلِعُ ساعۃً، اگرچہ[3] درسندہ بارش نمی شود تا بہ جھڑی چہ رسد۔

جھرا جھر[4]۔ آواز بہم خوردن شمشیر وغیرہ، جرنگا۔ جرنگ[5] و ترنگا ترنگ اوّل بجیم تازی ودوم بفوقانی اصل جرنگ و ترنگ آواز بہم خوردن دو جسم سخت است۔

جست۔ یکے از فلزات۔ جسد بفتح جیم وسین مہملہ ودال [=]

جگنو۔ کرمے کہ در بہار وگرما پیدا شود وبہ شبہا روشن نماید، کرم شب چراغ وکرم شب تاب وچراغک وچراغلہ وبتازی حُباحِب بضم حاے مہملہ وباے موحدہ وحاے دوم نیز مہملہ بالف کشیدہ وباے موحدہ۔

جگالی۔ آن است کہ شتر وگاو وگوسفند وامثال آں ہر چہ خوردہ باشد باز بہ دہان آوردہ نیک خاییدہ فرو برند، نُشخوار بضم نون وسکون شین معجمہ وخاو واو معدولہ ونِشخوار معرّب آں بکسر بتازی جِرّۃ بکسر جیم وراے مہملہ مشدّدہ [=]

---

[1] برہان ۔مذنگ بذال معجمہ نیز۔ [2] یہ لفظ الف اور د ہی ج کے حاشیے پر متن میں نہیں، ب میں نہیں۔ [3] اس کے بعد کی عبارت ج میں نہیں۔ [4] آصفیہ ۔ [5] برہان ۔جرنگ۔

جَھکڑا[1] - در رسالہ "سبوئے سفالین سر کشادہ، غولین بغین معجمہ و واو مجہول و لام بیارسیدہ" لیکن غولین[2] و غولک و غولہ و غُلہ ہر چہار بہ معنی کوزۂ چرم گرفتہ است کہ تمغاچیان زرِ دران اندازند اگرچہ تحقیق بمعنی کوزہ است مطلقاً بہ معنی ظرف مذکور تمغاچیان مجاز، بہر تقدیر غیر سبوے سر کشادہ است [=[3]]

جُھکنا - در رسالہ "مائل شدنِ ترازو بیک جانب بہ سبب بار، چربیدن" لیکن جھکنا مطلق میل است بطرفے، و چربیدن[4] در اصل راجح شدن است بلکہ این نیز مجاز است چنانکہ در سراج اللغۃ نوشتہ ام، پس بہ معنی جھکنا نباشد مگر آنکہ گویند حاصل معنی است - [=]

جُھلاہا - "کرمکِ سیاہ کہ بروے آب شنا کند، عومہ بعینِ مہملہ و واو معروف" اگرچہ در کشف اللغات بدین معنی آمدہ اما بفتح اول است، لیکن در تاج ماہی است در دریا اقوی اول است چنانکہ از قاموس مستفاد می شود و بضم اول است و نیز جلاہا تار باف[5] ہمچہ تازی حائک بجاے مہملہ نیز گویند و ظاہراً جلاہا مخفف جولاہہ است کہ بدین معنی در فارسی نیز آمدہ[6] [=] کرم سیاہ . .

---

[1] الف - جھجر Platts میں جھکرا اور جھکری دو نو۔ [2] برہان - لیکن ہر لفظ کے معانی میں تھوڑا تھوڑا اختلاف ہے۔ [3] ہا الف - جھیکرا۔ [4] برہان - غالب شدن و افزون آمدن،

[5] الف : تارباف، ب - پاباف، ج - پارچہ باف - ہا الف : سفید باف - ہا ب : ایضاً - [6] ہا الف میں ہے جلاہا دو معنی دارد، اول کرمک جانورے است کہ پاے باریک داشتہ باشد و بروے آب شنا کند و بکد دو جثہ او شبیہ بدانۂ جو باشد لیکن از جو کوچک تر بود، عومہ بعین مہملہ و واو معروف و آں را خس بنجاء معجمہ و سین نیز گویند دوم بہ معنی آہک و سپید باف کہ آں را پاباف نیز خوانند، ہا ب میں یہ معانی مختصر طور پر الگ الگ دئے گئے ہیں۔ یعنی لفظ جلاہا تین مرتبہ لایا گیا ہے۔

آنکہ آنرا جانگ، وسفید باف نیز گویند، پا بافت]

جھلّی ۔ دررسالہ" آں پوست کہ بابچہ بیروں آید، سلاّ بفتح سین مہملہ وتشدید لام" لیکن جھلّی عام است وپوستے کہ ہمراہ بچہ بر آید خاص۔ [=]

جَلَنّدھر ۔ مرضے مشہور کہ شکم و اعضا یداں آماس گیرد و آں اقسام باشد۔ استسقا۔ [=]

جَلیبی ۔ قسمے از شیرینی، زلیبا[1] بعضے بضم و در برہان[2] بوزنِ کلیسا و در عربی زلابیہ گویند" لیکن غالب آں است کہ ہر سہ یکے است تفاوت بسبب تصرف است یا تغیر لہجہ ولفارسی جَلقی بجائے[3] مہملہ وسکون لام وقاف وجیم فارسی بیار رسیدہ گویند۔ [=]

جمنا دودہ کا[4]۔ دررسالہ آنکہ بتازی آں را اَذل بفتح ہمزہ وسکون ذال معجمہ خوانند خفتنِ شیر بضم خاے معجمہ" لیکن در قاموس است۔ اَدل[4] اللّبَنَ مَخضَہ وَحرّکَہٗ، پس بہ معنی شورانیدن شیر باشد برائے روغن بربستن، ودر کتب فارسی تُخفیدنِ شیر بہ معنی ماست شدن نوشتہ اند و ایں فارسی قدیم است د الحال ماست بستن است، لہذا کسے راکہ ایں حرفہ داشتہ باشد ماست بند گویند [=]

جَمال گوٹہ[5] ۔ ثمرے ہست مشابہہ پستہ، وخوردنِ آں اسہال باقراط آرد، حَبُّ السلاطین بجاو سین ہر دو مہملہ خوانند [=]

جمنا[6]۔ دررسالہ" نام رودیست عظیم بمقدار گنگ کہ ازاں بزرگ تر رودے

---

[1] برہان ۔ زلیبیا بروزن کلیسیا۔ [2] برہان ۔ بروزن قہوہ جی ۔ [3] دود، مطابق الف، باقی نسخوں میں "دودھ" [4] قاموس میں 'دال' مہملہ کے ساتھ ہے 'ادل' وغیرہ۔ [5] آصفیہ ۔ [6] آصفیہ۔

در ہند نیست و شہر دہلی و آگرہ بر لب ایں رود واقع است، جون بجیم تازی
لیکن لفظ جمنا را اصل ہندی مقرر کردن، و جون را مرادف آں شمردن از
غیر زبان مذکور بیجا است، ہر دو لفظ صحیح است و تصرف درا علام نیست
مگر بقدر ضرورت لہذا لفظ جمنہ در کلام بعضے از شعرائے متاخرین واقع
گشتہ و سند آں در دفتر دوم سراج اللغۃ مرقوم است، اگرچہ [بہ ہندی[۱]]
در کلام اساتذہ لفظ جون بسیار است [جمنا۔ جمنان[۲]۔ رودے است
بس عظیم ......]

جُھنجھنا[۳]۔ بازیچہ مدور دستہ دار کہ از مس و چوب و رویئں سازند و سنگریزہ
یا ریزہ روئیں و آہن در آں اندازند و بجنبانند تا اطفال یک دو سالہ[۴] بدا اں
مشغول گردند، اخکلندو بفتح الف[۵] و سکون خا و کاف تازی و لام و نون زدہ[۶]
و دال بواو رسیدہ، و بعضے بتقدیم لام بر کاف آوردہ اند [=]

جَلَنجبیری[۷]۔ میوۂ ترش مزہ ترنج بضم اول، لیکن سابق بجور را ترنج گفتہ
و درین جا جلنجیری را، و ایں سہو است و تحقیق آنست کہ ہر دو غیر
ترنج است۔

جِمْبھائی[۸]۔ کشودن دہان بہ سبب غلبۂ خواب یا کاہلی، دہان درہ بدال
و رائے مہلہ، و فازہ بفا و زائے معجمہ[۹] [=][۱۰]

---

[۱] صرف الف میں ہے۔ [۲] مطابق ا ب۔ [۳] آصفیہ۔ [۴] ج: یک دو ساعت۔
[۵] برہان: اخگلندو نیز۔ [۶] کذا۔ [۷] حل نہ ہوا۔ [۸] آصفیہ۔ [۹] و لغت
فارسی آں آسا است بروزن بالا و بعربی تثاؤب نیز خوانند" [حواشی الف و ج]
آسا کے لئے دیکھو برہان۔ [۱۰] ا الف جمہائی۔

جنم پتری[۱] - در رسالہ" زائچہ تولد فرزند کہ دراں ساعت متولد شود۔ بیت الحیات" لیکن بہ معنی جنم پتری طالع نامہ و زائچۂ طالع شہرت دارد و بیت الحیات در کشف اللغات برجے کہ در وقتِ ولادت طالع بود۔

[=]
جَنیت[۲] - مجموع مردم ہمراہئ داماد کہ بخانۂ عروس روند، ظاہر ابر آتش بازی اطلاق آں مجاز است۔ بر آتی کسانی الرشیدی د غالباً ایں صحیح نہ باشد، و ایں لفظ ہندی الاصل است و لغظ فارسی برائے آں دیدہ نہ شد، و جنیت زبان مردم پنجاب است و برات مستعمل ہندوستان۔

جَنڈ[۳] در رسالہ" درختے زرنگ بفتح معجمہ و راے مہلہ و سکون نون و کاف فارسی لیکن در کتبِ لغت درختے کوہی کہ آتش آں تا دیر ماند و از اں خنائے زین و تیر و نیزہ سازند، دریں صورت غیر جند باشد، اگرچہ آتش چوب جنڈ می ماند، امّا از چوب مذکور[۴] خنائے زین و تیزہ و تیر نے سازند

[=]
جھجھر کا[۵] - در رسالہ" اول وقت صبح کہ ہنوز[۶] روشنی خوب نشدہ باشد غلس بفتح غین معجمہ و سکون لام و سین مہلہ" لیکن در کنز اللغہ غلس[۷] آخر تاریکی شب، و در قاموس تاریکی آخر شب، اما بعد تحقیق معلوم می شود کہ ہمہ حاصل معنی است

---

۱ آصفیہ۔ ۲ Platts میں ganet اور jinet ۳ کذا۔ ۴ مطابق الف۔ باقی نسخوں میں "بکار زین و تیزہ و تیر....." ۵ Platts = جھجھر کا اور جھجلکا۔ ۶ مطابق الف، باقی نسخوں میں "خوب روشنی...." ۷ غَلَس = ج اغلاس۔

دمآں ہمہ یکے ست [=]
جنتی[1] اوزار زرگراں وآں تختۂ آہنی باشد سوراخ سوراخ کم وبیش کہ تارِ طلا ونقرہ ازاں کشند، شفشاہنگ ہر دو شین معجمہ مفتوح وسکون فا وہا د سکونِ نون وکاف فارسی، ونیز در ہندی زاینده است کہ کنایت مادر باشد۔
جوئی گٹھا۔ در رسالہ "آنکہ کفش کہنہ را پارہ دوزی کند، پینہ دوز بباے فارسی مفتوح وتحتانی ونون"، لیکن پینہ بوزنِ کینہ است، ودر اصل معنی پارچہ است مطلقاً وپینہ دوز کسے کہ پارچہ بر کفش وجامہ وخرقہ وامثال آں دوزد، چنانکہ در کتب لغت است پس پینہ دوز اعم است۔ [=]
جوا۔ چوبے کہ بر گردن گاو ارابہ وقلبہ نہند وآں را جُغ بضم جیم تازی وغین معجمہ ولُباد بضم لام وباے موحدہ بالف کشیدہ ودال خوانند نہ بفتح چنانکہ در رسالہ، ودر فارسی بدیں معنی جوغ بغین معجمہ، وجوہ نیز آمدہ، وچون نزدیک بہم اند، ظاہراً از توافق لسانین باشد ونیز جوا بمعنی قمار است ودر فارسی [2] ...
[نظامی سه کشاورز بر گاؤ بند دلباد زگاؤ وز آہن بجوید مراد]
جھونپڑی۔ در رسالہ "خانہ از نے وعلف کہ مزارعان بر کنار زراعت سازند وآں جا برائے محافظت باشند، کازہ بفتح کافِ تازی وزاے معجمہ، وسپکل بہ سین مہملہ وباے فارسی ہر دو مفتوح لیکن در لفظ کارہ اختلاف بسیار است، وتحقیق آنست کہ حقیقۃً بہ معنائے است کہ براے سایہ شاخ ہاے درختا

---

[1] آصفیہ۔

[2] برہان لبادہ نیز۔

وغیرہ بر آں گزارند جہتِ آرام، چنانکہ ساربانان و مسافران در بیابان یا برائے پنہاں شدن چنانکہ صیادان در ہنگام صید جانوران سازند، و بمعنی مطلق سایہ بان و خانہ مخفی مجاز لیس غیر جھونپڑی باشد، و نیز جھونپڑی بمعنی مطلق خانۂ کاہ پوش خرد است بوضعے مخصوص ہندوستان، وخصوصیت آں کہ مزارعان بر کشت سازند خطاست و اغلب کہ ایں قسم خانۂ کاہ پوش مخصوص ہندوستان است این قدر ہست کہ کازہ مانا ست بہ جھونپڑی [= مولوی گوید ؎

گرچہ از میری ورا آوازہ ایست ہم چو درویشاں مرا او را کازہ ایست]

جھونگا متھی۔ در رسالہ "زنے کہ موے بسیار بر پیشانی دارد و ایں قسم زن را انحس گیرند، غماء بہ غین معجمہ و میم مشدد" لیکن در کنز اللغہ آنکہ موے بسیار دارد بر پیشانی و قفا، و در قاموس غمم بسیاریٔ مو است بحدے کہ تنگ کند پیشانی و قفا را پس جھونک متی اخص باشد [=]

جھونا۔ در رسالہ "جامۂ باریک و تنگ غیر ادھوتر، پرتو بفتح بائے فارسی و سکون رائے حطہ و فتح نون بواو رسیدہ" لیکن دریں نظر است چہ پرتو بواو رسیدہ نیست بواو مجہول است نہ بفتح نون، مع ہذا- پرتو بمعنی پرنیان است کہ دیبائے منقش باشد چنانکہ در کتب معتبرہ لغت است، پس بمعنی جھونا کہ جامۂ باشد از ریسمان صحیح نبود [=]

جوار۔ در رسالہ "غلۂ ہندوستان کہ آں را طہف نیز گویند ذرّت بزائے معجمہ

---

۱ ب، ج، د: جھونک متی، نسخۂ رضوی ایضاً، یہ لفظ مشکوک ہے۔ جھونگ = جھاڑی بھی ہے۔ ۲ ب د ج: داہ (بمعنی کنیزک) ۳ غماء و غمم (قاموس) ۴ Platts ۵ باورسیدہ نیست، حرف الف میں ہے، ب - ج میں نہیں۔

ورائے مہلہ" لیکن در کشف اللغات طہف بطائے مہلہ نانے کہ از دانۂ زرت سازند و در قاموس آوردہ طہف بفتح و تحریک گیا ہے و نباتے کہ آں را می خورند و ایں اقوی است [۱] [=]

جونک ۔ کرمے است دراز سیاہ کہ در آب پیدا شود و چوں بہ بدن آدمی چسپانند خون بمکد، زلو و زلوچہ و زلوک ہر سہ بہ زائے تازی بواو رسیدہ و دلوچہ با ثانی مجہول و فتح جیم فارسی خوانند و بتازی علقہ بفتح عینِ مہلہ و سکونِ لام[۲] و قاف خوانند [= جوک[۳] =]

جوت[۴] ۔ پیمانۂ غلہ کہ اکثر گلین باشد، کیل بفتح کاف و سکون تحتانی و لام - [=]

جوتنا ۔ شگافتنِ زمین برائے زراعت، شدیار و شدکار ہر دو بکسر شین معجمہ و سکونِ دال و کافِ تازی (یا تحتانی) بالف کشیدہ و زائے مہلہ۔

جوری تاپ[۵] ۔ تپ لرزہ و تپ یازہ بہ تحتانی بالف کشیدہ و زائے معجمہ[۶] [= تب یازہ بروزن روازہ]

جوانسا ۔ در رسالہ[۷] درخت خار دار کہ خوراک شتر است، شترخوار[۸] و شترغوار[۹]

---

[۱] زرت بہ تشدید ثانی ہم بہ نظر آمدہ و بتازی بدال معجمہ عوض زاء معجمہ و فتحہ و تخفیف ثانی است اغلب کہ معرب آں باشد۔ ملحقات۔ [از حواشی نسخہ الف و ج صحیح: عَلَقَہ۔ ج عَلَقَات و عَلَق"] ۔ [۲] ا ب۔ [۳] ا الف: جوٹ: ، [۴] برہان شدکار و شدیار بضم شین بروزن گگزار۔ [۵] جوڑی (فی الاصل) Platts جوری = تپ [۶] و بتازی حمی گویند [حواشی نسخہ الف و ج ۔ [۷] آصفیہ Platts، جواس جواسا جوانسا ۔ ج، ب میں جوانسہ ۔ ا الف: جواسا، ا ب جوانسہ [۸] شتر خوار۔ [ب: ج، ا الف، ا ب] برہان: اشترخار و اشترخوار ہر دو۔ [۹] ا الف۔ ا ب: غاز، برہان = اشترغاز۔

نیز گویند"، لیکن دوم تصحیف است چراکہ اشترخار بجائے معجمہ ورائے مہملہ
نباتے است خار دار کہ شتر آں را خورد و دوست دارد و اشترغاز بغین معجمہ
وزائے معجمہ نباتے است دیگر کہ بیخ آں انجدان باشد و ازاں اچار سازند
و بہ معنی ترکیبی آں شگاف کنندۂ اشتراست چہ غاز بزائے تازی بہ معنی شگاف
است وسابق ہم اشارت بداں رفتہ [=]

جھولا - بواو معروف ریسمانے کہ مردم در ایام جشن و اعیاد در ہندوستان
موسم برشگال از بام خانہ و شاخ درختے آویزند و بر آں نشستہ"، و استادہ
در حرکت آیند و روند و آں را کازہ بکاف تازی وزائے معجمہ و ہلوچین بفتح
وجیم فارسی[۱] بیا رسیدہ و اوراک بفتح الف وسکون واو ورائے مہملہ بالف
کشیدہ[۲] و کاف خوانند و بتازی اُذجوجہ بضم ہمزہ وسکون رائے مہملہ
وہر دو جیم گفتہ اند و جھولا بواو مجہول بے حس وحرکت شدن دست و پایا
بے اختیار جنبیدنِ عضوے اول را فالج لقوا وجیم و دوم را رعشہ بفتح رائے
مہملہ وعین مہملہ خوانند۔

جھولی - دررسالہ رومال چہار گوشہ کہ ہر چہار جمع کردہ ہم بندند و درویشاں
برکتف اندازند تا بعضے از اشیائے ماکول و ملبوس[۳] غیرہا را درمیان آں نہند،
چپر شدان بفتح جیم فارسی ورائے مہملہ وسین مہملہ زدہ، نیز چادرے کہ نثار
چیناں بر سر دو چوب بندند تا وقت بخشش غلہ رود گراں و کناساں نثار و غلہ را
بگیرند، تخم بوقانی مضموم و فتح خاء معجمہ و میم، فخم بقانیز، و ھوالاصح" مؤلف

---

[۱] برہان : کازہ۔ [۲] برہان - ہلوو ہلوچین بضم ہا۔ [۳] برہان اورک بجائے اوراک
[۴] الف : مشروب' بھی ہی جو صحیح نہیں۔

گوید بہ معنی جھولی صحیح است و خم بدیں معنی نیست، بلکہ فخم بدیں معنی چادر است کہ پہن کنند تا میوہ و نثار بر زمین نیفتد و نیز تخم بفوقانی تصحیف است صحیح بباے فارسی است و بفا مبدل آں [=]

جھوٹھا۔ در رسالہ "بقیۂ خوردنی کہ از خورش کسے فاضل آید، غاب بغین معجمہ والف و باے موحدہ" لیکن تحقیق آنست کہ غاب لفظ عربی است بہ معنی گوشت گندیدہ، و قول شمس فخری دریں باب معتمد علیہ نیست و تفصیل ایں در دفتر دوم سراج اللغہ نوشتہ ام و فارسی صحیح ایں پس خوردہ است [=]

جوڑی۔ در رسالہ "چوں دو کس باہم جنگ کنند ہر کدام مرد یگر را جوڑی باشد ہماورد" لیکن جوڑی عام است بر ہر دو کس کہ شریک کارے باشند اطلاق کنند و ہم آورد خاص و لفظِ صحیح جُفت است [=]

جوہڑ۔ جاے کہ آب در آں بسیار جمع شود و بسیار کلاں نبود و الّا تالاب است، استخر بضم ہمزہ و سکون سین مہملہ و فوقانی و اصطخر معرّب آں" لیکن جوہر در فارسی بفتح جوے آب گفتہ اند و غالب کہ ہر دو یکے باشند و توافق دلیل است، پس بہ معنی جوئے نبود [=]

جیلی۔ در رسالہ "چوبے دو شاخہ کہ خوشہ ہاے کوفتہ کہ در خرمن باشند بداں برداشتہ بر ہوا اندازند تا غلّہ از کاہ جُدا شود، و سکون سینِ مہملہ مکسورہ و کاف مفتوح۔

لہ کذا۔ ۲ کذا۔ نسخہ ہا الف ب میں ہماور = بہ معنی خواجہ تاش (برہان) صحیح ہماورد۔ ۳ میں جوہڑ و جوہڑ۔
۴ کذا۔

لیکن در جہانگیری سکو[1] چوبے کہ آں را سہ شاخہ و چہار شاخہ سازند و سہ شاخہ را اسکو و چہار شاخہ را چہار شاخ و چہار شاخہ خوانند و آں را اراشنہ[2] و تواشہ و چک نیز گویند و بتازی مِذری[3] و بہ ہندی دنتالی[4] نامند و صاحب رسالہ سکو بفتح اول گفتہ، اما اقوی اول است، و بہ ہندی متعارف گوالیار کہ افصح السنۂ ہندی است پچانگرا بالفتح[5] با و جیم ہر دو فارسی و نون غنہ بعد الف و کاف فارسی و راء مہملہ بالف کشیدہ [=]

جھینگر[6] "در رسالہ" کرمک سیاہ کہ در موسم برسات بانگ کند و چوں کسے بانگ زند بند شود، بعد از دیر ہماں طور بفریاد آید، چراسک[7] نیز خوانند" لیکن جھینگر عام است، چہ آں دو قسم باشد یکے ہماں کہ گذشت، دوم آنکہ جانورے باشد مشابہ باو در صورت نہ رنگ[8]، جامہ ہائے پشمی و ابریشمی و دیگر چیز ہا را خورد ضائع کند و نیز جھنجھر در کتب مشہورۂ عربی و فارسی نیست [= ... کرمک سیاہ کہ شبہا .... الخ]

جھینگا[9] جانورکے[10] ریزہ آبی کہ بتازی جرادالبحر و اِرْبیان بکسر ہمزہ و سکون راے مہملہ و باے موحدہ و تحتانی بالف کشیدہ و نون، ملخ آبی -

جلیبا[11] پارچہ کہ از جانب پشت دوزند بر گریبان جہت خوش آیندگی، الیاق بضم ہمزہ و سکون لام و باے فارسی بالف کشیدہ و قاف و باے موحدہ

---

[1] برہان، [2] کذا۔ [3] مِذری و مِذری ہر دو۔ [4] دنتاولی۔ [5] Platts ندارد، ۔ [6] آصفیہ۔ [7] چروا سک : ب اور ج میں نیز ہا الف و ہا ب میں [8] ب میں 'نہ' نہیں [9] آصفیہ ۔ [10] کذا [11] کذا

چنانکہ در رسالہ است خطا است و بفارسی زورنین گویند بفتح راے معجمہ و واو
وسکون راے مہملہ ونون بیا رسیدہ و نون دوم، نیز جیبا در رسالہ پارچہ باشد
مانند بادیبزن[۵۱] کہ بر گریبان جلقد و قبا دوزند، بازافگن بباے موحدہ وزاے
موحدہ وزاے معجمہ، لیکن در کتب معتبرہ بازافگن پارچہ کہ بر قفاے گریبان
جامہ ولبادہ و فرگل دوزند، و بعضے بمعنی مطلق رقعہ و خرقہ کہ بہ جامہ و مرقع
درویشاں دوزند آوردہ اند، اگر بریں تقدیر مراد صاحب رسالہ ہماں است
کہ سابق مرقوم شد ہر دو یکے ست و اگر دیگر است پس آنرا جیبا نہ گویند۔
[میرے پیش نظر نسخوں میں یہ لفظ موجود نہیں]

جیٹھ - در رسالہ " ماندن آفتاب در برج ثور سی و یک روز، اردی بہشت،
لیکن تفاوتے دارد، چنانکہ در بیساکھ نوشتہ آمد [=]

جیہر[۵۲] در رسالہ " میلے از طلا و نقرہ و دیگر فلزات خصوصاً از برنج کہ
اکثر زنان ہنود و دہقانان و بے مایگان در پا کنند، پاورنجن[۵۳] میلے است
از طلا و نقرہ وغیرہ کہ در پا کنند و جیہر میلے نیست چیزے باشد کہ حلقہ
دارد و دیوارے بر آں سازند، اکثر خالی بود و گاہے چند طبقہ سازند و
یکے ازیں عالم[۵۴] است ہنور[۵۵] کہ بفارسی خلخال گویند و آں حلقہ ایست
میانہ تہی و آوازے دارد و دیگر[۵۶] گوجری ہم ازیں قبیل است و چوں ایں ہا

---

[۵۱] .....
[۵۲] Platts میں ہے: "جیہر"
[۵۳] پا اورنجن، پاہرنجن، پاورنجن (برہان)۔
[۵۴] ج: عام است۔
[۵۵] آصفیہ وغیرہ۔
[۵۶] Platts میں ہے۔

نزدیک بہم اند تفرقہ مشکل است و پاورنجن ہماں میل است کہ در گجرات وراجپوتانہ رواج دارد۔ [جھانور[1] آں را بہ ہندوی پیکڑ نیز گویند میلے باشد...... الخ]

—————— . ص (٭) ص . ——————

---

[1] غرائب کے نسخوں میں جھیر نہیں بلکہ ب: جھانور، الف: "جھانورو"،
[2] کذا۔

باب الجیم الفارسیّہ

(چ)

چاول ۔ غلۂ معروف کہ بتازی اُرز خوانند بضم الف وراے مہملہ و تشدید زاے معجمہ، و بفتح اول نیز، برنج و گرنج بضم کافِ فارسی وکسر راے مہملہ وسکونِ نون وجیم تازی [=]

چھالا ۔ دررسالۂ "آبلۂ بہ سبب سوختن یا رفتن پیادہ یا کار کردن در دست و[1] افتد، تاول بفوقانی و واو، خجلہ بخا وجیم ہر دو مفتوح، لیکن در کتب معتبرہ خجولہ بکسر اول وفتح جیم وسکون واو ولام مفتوح آمدہ[2] [=]

چھاج ۔ دررسالۂ "طبقہ چوبیں کہ غلّہ بداں افشانند، غلّہ افشاں، وہشک[3] بہانیز خوانند، فیتنی بفتح فا وسکونِ فوقانی و نون بیا رسیدہ" لیکن در کتب معتبرہ فارسی یاتینی[4] وتبی بحذف الف مخفّف آں آمدہ ولبقا نیست، اگرچہ فامبدّل با می آید لیکن استعمال شرط است واکثر اہل لغت تینی بہ معنی چچ[5] وغلّہ بر افشاں گفتہ اند، ورشیدی بہ معنی چو بے آوردہ مانند بیجہ کہ غلّہ بداں بر

له مطابق ب، باقی نسخوں میں "آنکہ" [2] الف میں اس کے بعد "آبلہ تر کی چیچک"۔ باقی نسخوں میں نہیں۔ [3]، [4]، [5] برہان۔

افشانند، لیکن قولِ او قوّت ندارد و نیز چھاج و چج که در فارسی آمده یکے ست از عالم توافق لسانین۔ [= طبق چوبیں که بداں غلّه سفشانند گوش فیل و بسک]

چاکو۔ در رسالہ کارد خورد که سر کج باشد، گزلک بفتح کاف و سکونِ زاے معجمہ" لیکن چاکو کاردے است که تیغه آں را خم کرده در دسته گزارند، مثل استره[۵۲] سرتراشاں و بوقت احتیاج برآرند و گزلک بعضے به معنی مطلق کارد کوچک و قلم تراش نوشته اند که نوکِ آں کج باشد و از اشعار بعضے از متاخران مطلق کارد معلوم می شود، چنانکه در سراج اللّغۃ نوشته ام و چاکو را چقو خوانند و ایں ظاهر الفظ ترکی است پس چاکو غلطِ عوام هندوستان باشد [=]

چھابڑی۔ در رسالہ "چوبے مربع که میان آں را از ریسمان یا نوار یا چرم بافند و از خاک و خشت و امثال آں پُر کرده چهار گوشۂ آنرا بگیرند و از جائے بجائے برند، زنبره بفتح زاے معجمہ و نونِ زده و فتح باے موحده و راے مهملہ" لیکن چھابڑی در عرف هندیاں به معنی سَبَد خورد است و در کتب معتبره زنبره گلیمے یا تخته که بر دو سرِ آں دسته وضع کنند و خاک و گِل بداں کشند، و آں را به عربی مِنقل گویند بکسر میم و نونِ زده و فتحِ قاف و لام و زنبره در عربی معنی نوعے از کشتی است می تواند که ایں معرّب بود زیرا که زنبیل بلام مبدّل زنبیر براء در فارسی آمده و ایں دلالت دارد که لفظ فارسی است [=]

چالاسه۔ رفتنِ داماد بخانۂ زن نوکتخدا شده براے آوردنِ وے به جهت

آصفیه۔ [۵۲] موتراشان (دیا و ج)

[۵۳] د: چھاتری۔

زفاف، بہ ابکسر ہا و دال مہملہ" لیکن آنچہ در کتبِ لغت مثل قاموس وغیرہ مستفاد می شود رفتنِ زن است بخانہ شوہر نہ بہ معنی کہ صاحب رسالہ آوردہ [=]

چانگا[۱] - در رسالہ" نشانے کہ بر چوب نقش کنند بجہت نشان بر انبار غلہ و جز آں، و بتازی روشم بشین معجمہ، و بعضے روثم بثاے مثلثہ خوانند، تمخابہ میم و غینِ معجمہ" کنز اللغہ روسم بسینِ مہلہ در وشم بشینِ معجمہ بہ ہمین معنی است و از قاموس نیز ہمیں مستفاد می شود و بثاے مثلثہ تصحیف است۔ [=]

چھاپا - دست افزار چوبیں کہ بداں رنگ و زر ان برجامہ نقش کنند بسمجی[۲] بفتح باے موحدہ و سکونِ سین مہلہ جیم" لیکن بسمجی شخصے کہ بسمہ کند و دست افزار ندکور را قالب گویند و سَنَد ایں در دفتر دوم سراج اللغہ مسطور است و بعضے از شعراے متاخر ولایت کہ بہند آمدہ اند از راہ تفنن لفظ چھاپا را در شعر خود آوردہ اند، ؎

اگر ز وصلِ تو نقشم بکام بنشیند — ز بوسہ چھاپا کنم اطلس فرنگ ترا [=]

چھاگل - ظرفے سر تنگ پہن شکم کہ سپاہیان بآب پر کردہ نزدیک دارند، چغل بجیم فارسی و غین معجمہ، و چوں حروفِ ہر دو لفظ در تلفظ نزدیک بہم اند شاید کہ از عالم توافق باشد و ابریق بکسر ہمزہ و باے موحدہ و راے مہلہ بیار رسیدہ و کاف [= آنست کہ از چرم آوند سر تنگ و سپاہیاں و امثال آں .....]

چاک - در رسالہ" چرخ و دلو کلاں، محالہ" لیکن در منتخب اللغات محالہ چرخِ بزرگ و دلوِ بزرگ ہم چنیں چرخ کوزہ گراں را در ہندی چاک گویند [=]

چاندگہن - گرفتگیٔ ماہ، بتازی خسوف خوانند [=]

---

[۱] آصفیہ، Platts: چانک و چان۔ [۲] ہا الف و ب = وشم

[۳] الف و ب و ج - بجیم تازی مگر ہا الف و ہا ب میں بجیم فارسی۔

چھاچھ - دوغ وبتازی مخیض بخا و ضاد ہر دو معجمہ بوزنِ فعیل [=]
چھانس[1] - تیرگیٔ شیر و روغن کہ بعد از گزاردن از پارچہ ماند ثفل بثاے مثلثہ مضموم وفا کما فی الرسالہ لیکن در قاموس اعم است ازیں کہ در تہ[2] نشین گفتہ، و در صراح آنچہ نیک نشیند، و در کنز اللغہ زبون و زشتِ ہمہ چیزے، اما عند التحقیق مآل ہمہ واحد است [=]
چھالا - در رسالہ "آبلہ کہ از راہ رفتن در پا افتد، نِفط بکسر نون وسکونِ فا وطاء مہملہ" لیکن در کنز اللغہ نفط آبلہ دست و در قاموس بفتح وکسر جدریای کہ آں را بہ ترکی چیچک خوانند ومطلق دانہ کہ بر بدن پیدا شود و در منتخب اللغات بہ معنی مطلق آبلہ، اقوی قول دوم است [ ]
چاکسو[3] - "دانہ کہ بکار درد چشم آید، چشمک بجیم فارسی وشینِ معجمہ" لیکن چاکسو خود لفظ فارسی است، چنانکہ در کتب لغت آوردہ، وہمیں قسم چشمک وآں را چشم وچشام وچشخام، اول ودوم بجیم فارسی وشین معجمہ ودر سوم خاے معجمہ نیز ظاہرا دوم مخففِ سوم واول مخففِ دوم گویند پیدا نکہ در لفظِ چاکسو احتمال توافق لسانین اقوی است - [=]
چابنا - جاویدن بجیم وخاییدن بخاے معجمہ وزمیدن بفتح زاے معجمہ ومیم بیا رسیدہ[4] وبتازی مضغ بفتح میم وسکونِ ضادِ معجمہ وغینِ معجمہ [= خاویدنِ نخود وگندم وغیرآں - زمیدن]
چھانٹنا - در رسالہ "برگِ زوائد درخت دور کردن، غتودن وفرخودن" لیکن

۱؎ آصفیہ - ۲؎ درد (ب) ۳؎ آصفیہ، برہان: چاکشو ایضاً -
۴؎ چشم، چشمک وچشام، چشخام (برہان) ۵؎ برہان -

خصوصیتِ برگ خطاست، بر دور کردن شاخ ہم اطلاق آں آمدہ بلکہ معنی اندک دور کردن چوب و سنگ نیز، خَتوُدن در کتبِ معتبرہ مشہور نیست ظاہراً ختودن خطاست صحیح خسوردن[۵۱] بضم خا و سین مہملہ بواو رسیدہ و را ے مہملہ فرخودن بفتح خا مخفف فرخویدن بواو معدولہ[۵۲] [=]

چاٹنا۔ بہ معنی لیسیدن و لِشتن بکسرِ لام و سکونِ سینِ مہملہ و[۵۳] بعضے شینِ معجمہ گفتہ اند و بتازی لَعِق[۵۴] بفتح لام و سکونِ عینِ مہملہ و قاف [= ...... لشتن ...... بشین معجمہ]

چاہنا۔ دوست داشتن ،منیدن بفتح نون و میم بیا رسیدہ و بہ عربی مَحبّت بفتح میم و حُب بضم حاے مہملہ و بضمِ میم خطا است [=]

چھاننا۔ در رسالۂ گزاردنِ آرد وغیرہ از غربال بیختن، لیکن قید غربال خطاست از پارچہ گزرانیدن را نیز چھاننا گویند [=]

چھائیں۔ سیاہی کہ بر روے آدمی پیدا شود بہ سبب احتراقِ اخلاط، کلف بفتح کاف تازی و لام، تاش بفوقانی و شینِ معجمہ و مہملہ ہر دو آمدہ و گویا معجمہ بدل مہملہ است ۔

چپاتی۔ در رسالہ" نان تنک کہ بر تابہ از دست پزند در اصل چپاتی لفظ فارسی است، چپات در فارسی طپانچہ است و چوں آں را بضرب کف دست پزند چپاتی گویند" قاق گیَن در کتب معتبرہ فارسی چاپاتی

---

۵۱ صحیح خَشُودن (برہان) خسوردن و خسودن بہ معنی دور کردن علّ و علف (برہان)
۵۲ ذو تو او در فرخیدن بروزن بردمیدن (برہان) ۵۳ برہان لِشتن ۔ ۵۴ لعِق یلعَقُ لعقاً ۔

نانِ فطیر کہ بہ چپات یعنی دست پہن کردہ پزند و بعضے گویند الف برائے
ضرورت شعر است و در اصل چپاتی است و اغلب کہ رُفاق کہ بدین معنی
نوشتہ غیر چپاتی است چنانکہ شہرت دارد [=]

چھپّر۔ خانہ کہ از کاہ سازند، گومہ بضم کاف فارسی، وقیل تازی و واو مجہول[51]
و میم۔

چَپنی۔ در رسالہ " گرد پاے زانو رضعہ بفتح راے مہملہ و ضاد معجمہ و عین مہملہ "
لیکن در ہندی چپنی بہ معنی سرپوشِ گلینِ دیگچہ وغیرہ باشد و مشابہت آن بر گرد
پاے زانو اطلاق آمدہ [=]

چھپر کھٹ[53]۔ در رسالہ " چہار چوب کہ بر پایہ ہاے چار پایہ استادہ کنند و آنرا
بچوب مسقف سازند و غلاف از پارچہ بدو پوشانند تا از آفتِ شبنم محفوظ باشد "
پشخانہ بفتح باے فارسی و سکونِ شین معجمہ " لیکن پیشہ چیزے[54] شکل نعمت خانہ کہ
مرسوم ہندوستان است سازند و پلنگے باآں تبا شد و حال آنکہ پلنگ مرسوم
ایران و توران نیست و لفظ کت کہ مفرس کھاٹ است در ولایت بہ معنی
تخت است [=]

چھپّر[55] در رسالہ " کہ از چوب و نے و علف سازند، وردوک بواو مفتوح و
سکونِ راے مہملہ و دال بے نقطہ و واو معروف نیز خوانند " عرکیش[57] بعین مہملہ
یاے معروف و شین معجمہ " مؤلف گوید بعضے وردوک بہ معنی[58] خانہ کہ از نے و

---

[51] برہان ۔ [52] الف و ج: گرد پائے، ب گروہ پاسے، [52] الف و ب: گرد
تاسے ۔ اندراج ۔ [53] آصفیہ ۔ [54] اندراج [55] ب ۔ [56] نوادر کے سب نسخوں
میں بھی ہے ۔ [57] ب میں متن میں، ایضاً حاشیے میں عرکیش، لیکن [57] الف میں غریش معجمہ
کے ساتھ [58] وزدوک، وردوکہ، اور وردوک (برہان)

علف سازند و بعضے بہ معنی جہاز عروس گفتہ اند و چوں جہیز کہ امالۂ جہاز است
است و چھپّر در صورت خطی یکے اند اشتباہ افتادہ و ہیچ یکے سند ندارد، و در
کنز اللغہ العِکرِش گیاہ[1] خشک خشک و در قاموس العِکرِش نباتے کہ چوں در
بیخ درخت پیدا شود آں را خشک گرداند و بہ معنی دیگر براسے آں آوردہ
بہ بہر قسم بہ معنی کہ صاحب رسالہ گفتہ وارد نیست، با ایں ہمہ لفظ چھپّر سابق نیز
گذشتہ پس مکرر باشد من حیث اللفظ [= نسخہ ہا الف میں جمع کر دیا ہے
دوسرے نسخوں میں چھپّر کا لفظ دو جگہ لایا گیا ہے]

چَھپِٹی[2]۔ در رسالہ "ہیزم باریک لائق سوختن کہ آں را تقوب بثناءِ مثلّہ و درُوک
بضمتین و کسار بکاف عربی نیز خوانند و دسوم دال مہملہ وسین و واو معروف"
لیکن چھپٹی در ہندی تراشۂ چوب را گویند و ہیزم باریک سوختنی چیزے دیگرے و
دروک و دسوک بہ معنی ثانی است نہ اول [=]

چَپّو[3]۔ تختہ باشد بصورت بیل کہ کشتی را بداں رانند، چپہ بہ تخفیف، جیم و باہر دو
فارسی، و چوں ہر دو نزدیک بہم انداز عالم توافق باشد لہذا در ہندی چپّہ بہ تشدید
با نیز خوانند۔

چِپڑا۔ شخصے کہ از چشم ہاے او پیوستہ آب و چرک آید و مژگان او ریختہ شود
چیخ بجیم فارسی بوزن میخ۔

چُپڑی روٹی[4]۔ نان گرمے کہ براں روغن ریزند و اکثر بالاسے ہم گزارند،
روغنیہ براے مہملہ و واو مجہول و غین و نون و تحتانی مفتوح کمانی البرہان۔

چپٹی باز[5]۔ زنے کہ با زن دیگر مجامعت کند و عضو مخصوص خود را باہم سایند

مطابق حب، باقی نسخوں میں عکریش صحیح عِکرِش۔ [2] آصفیہ [3] برہان [4] برہان [5] برہان۔

بتازی سحاقہ بسین مہملہ و حاے مشدد و قاف و بفارسی قدیم سعتری بفتح سین[1] مہملہ
و سکون عین مہملہ فوقانی و راے مہملہ بیار سیدہ، و در عرفِ حال طبق زدن گویند
و تحقیق سعتری در سراج اللغہ نوشتہ ام۔

چھپکلی[2] در رسالہ" جانورے نجس کہ بر دیوار خانہ چسپد و گرفش[3] نیز خوانند، چلپاسہ[4]
لیکن نجاستِ چلپاسہ از حیثِ شرع نیست زیراکہ دم مسفوح ندارد اگرچہ موافق
مذہب ہندیان نجس است، غایتش مکروہ طبیعت است مطلقاً، و در تحقیق
چلپاسہ اہلِ لغت را اختلاف بسیار است اماحق آنست کہ بہ معنی جانور مذکور
است [..... کہ بر دیوار و سقف خانہ چسپیدہ می باشد۔ چلپاسہ بجیم فارسی
مفتوح]

چپکنا[5]۔ چسپیدن و چشفیدن[6] و بتازی لزوق[7] بفتح لام و زاے معجمہ بواو رسیدہ و
قاف خوانند۔

چھت، آشکوب بشین معجمہ و کاف تازی بوزن چارچوب، و آشکو بوزن بدخو[8]
مخفف آں، و در رسالہ پردۂ کہ درکشیدہ باشند از سقف و اکثر در اطرافِ
آں علاقہ مسلسل ہم گزارند" رُواق یقال بیتٌ مُرَوَّقٌ ای ذو رواق" لیکن
در قاموس است الرواق کلتاب وغراب بیتٌ کالفسطاط او سقفٌ
فی مقدم البیت و فسطاط خانۂ پردہ دار است کما فی کنز اللغہ و در صورتِ
دوم احتمال آن ہم است کہ سقفے زیر سقف اول سازند و خاتم بندی در آں کنند

---

۱ برہان۔ ایضاً سعتر باز ۲ آصفیہ۔ ۳ برہان بروزن مفرش۔ ۴ برہان: بروزن
تلواسہ۔ ۵ آصفیہ ۶ برہان۔ ۷ صحیح: لزوق ضمہ کے ساتھ
۸ برہان آشکو و اشکو۔

و این اقوی است زیراکہ آنچہ از جامہ سازند آں راسقف نہ گویند امّا در منتخب اللغات خانہ کہ بر یک ستون سازند و سقف خانہ و پردہ کہ ذرکشیدہ باشند از سقف خانہ کہ در کشف اللغات مرواق پیش گاہِ خانہ و پردہ کہ در شیب سقف می بندند و خانۂ یک ستون و بمعنی مطلق خانہ۔ [=]

چھتری ۔ در رسالہ" جفتی کہ تاکِ انگور و بیارۂ خیار کدو وغیرہ براں اندازند برَم بیاے موحدہ مفتوح و سکون راے مہملہ" لیکن چھتری اعم است و آں چوب پائے باشد کہ باہم بندند و درمیان آں خانہ ہاے مربع گزارند تفصیل آں زود می آید انشاء اللہ تعالیٰ، و جفتے کہ تاکِ انگور می سازند نشنیدہ ام کہ آں را چھتری گفتہ باشند و نیز براے بیارۂ خیار و کدو ساختن چھتری مرسوم نیست، پس مرسوم نیست، پس غیر برم باشد، و نیز در رسالہ" چھتری آنست کہ دو چوب بلند بزمین فرو برند و چوب دیگر بر آں بندند تاکبوتران دیگراں نشینند و آں را آنچہ نیز خوانند، داژہ بفتح دال مہملہ و زاے معجمہ" و ایں نیز خطا است چراکہ در ہندی ایں را چھتری نگویند بلکہ چھتری آنست کہ چند چوب ہائے در عرض و طول بہم بندند و بیک چوب یا چہار چوب الستادہ نمایندہ خواہ کبوتراں را براں نشانند و خواہ بیارۂ عشق پیچاں و آنچہ ماناست بر آں بر اندازند، و دو چوب کزائی را ہرگز چھتری نخوانند بلکہ اگر براے جانوران شکاری مثل باز و باشہ سازند تو اڑ گویند و اِلّا اڈہ۔ [= ...... برم بباے موحدہ مفتوح و راء مہملہ مفتوح]

چٹ پٹیرا ۔ بوتہ خیراکہ چوں بجامہ رسد آویزد و بدشواری از جامہ جدا گردد،

لہ کذا۔ لہ چٹ زیرہ۔ لہ برہان۔ لہ برہان۔ لہ برہان۔ لہ لکھنؤ میں لٹ زیرا اور پہ پٹیرا بھی کہتے ہیں (افادات رضوی)۔

اجھرہ[۱] بفتح ہمزہ سکون جیم وہا ورا ہر دو مفتوح [=]
چھتا شانپ کا۔ در رسالہ[۲] "چیزے کہ در موسم برسات چتر دار بر آید، سماروغ[۳] بفتح سین مہلہ ومیم بالف کشیدہ وراے مہلہ بواو معروف وغین معجمہ نیز گویند رخجلہ وبعضے غیر رخجلہ گفتہ اند کہ آں[۴] را بریاں کردہ می خوانند وبعضے برعکس این گویند [=]
چھتا۔ پوششے کہ زیر او گزر باشد یعنی کوچہ وراہ سر پوشیدہ، کوتار بکاف تازی وواو مجہول وفوقانی بالف کشیدہ وراے مہلہ، ساباط بسین مہلہ وباے موحدہ وطاے بے نقطہ، ونیز چھتا خانۂ زنبوران کہ شان بفتح شین معجمہ نیز گویند لانہ [ہا ب میں یہ نقط دو جگہ لکھا گیا ہے= پوششے..... چنانچہ در بلادِ لاہور این قسم بسیار است..... (ہا الف)، ہا ب..... لانہ، سعدی گوید ع
شنیدم کہ شخصے غم خانہ خورد کہ زنبور در خانۂ او لانہ کرد]
چھتی[۵]۔ در رسالہ" داغ ہاے کہ بر نان از تیزی آتش افتد بوزخ[۶] نیز گویند، بوزک[۷] بباے مفتوح وسکون واو وزاے معجمہ وکاف" لیکن بوزک در کتب معتبرۂ لغت زنگارے کہ بر روے نان وغیرہ نشیند، سراج الدین راجی در صفت گوید ع

---

[۱] برہان۔ [۲] مگر نسخہ الف : چھتلیا۔ [۳] وکہ برہان۔ [۴] ج : وآں رائج [۵] آصفیہ۔ [۶] برہان وغیرہ ندارد۔ [۷] بوزہ بوزک" سبزی کہ بسبب رطوبت بروے زبان وجامہ..... می رسد" (برہان) بورک بروزن کوچک، زنگارے کہ بروے نان نشیند (برہان)

تا توا ند گفت نان رای خورم با نان خورش ـــ می گزارد تا بران از کہنگی یوزک قند

یوزک قند [=]

چٹاخے سین ۵۱ چوماں لینا۔ بوسہ گرفتن با آواز، بوسہ، شکستن۔

چُٹلا۔ در رسالہ ۵۲ موہا از انسان وغیرہ کہ زنان بر جعد وصل کنند تا دراز نمایند ودر شرع شریف ممنوع است وُصلہ بضم واو وسکون صاد مہملہ، لیکن در قاموس است الوُصلۃُ بالضم الاتصالُ وکُلُّ ما اتّصل بشئیً فما بینہما وُصلۃٌ دریں صورت اعم باشد آرے واصلہ بہ معنی زنے کہ پیوند کند موے غیر را با موے خود آمدہ در کتابِ مذکور، ودر اشعار استاد طالب آملی بمونے مستعار دیدہ شدہ وظاہر ایں نیز اعم است از چٹلا [=]

چِت۔ بر پشت خوابیدہ وبتازی مستلقی بضم میم وسکون سین وفوقانی ولام وقاف [=]

چٹکاونا۔ در رسالہ ۵۲ جنبانیدن انگشتان و بانگ برآوردن از وے، فرقعہ بفا و را سے مہلہ ودر کشف اللغات فرقعہ جنبانیدن انگشتان وبرہم زدن انگشتان تا صوتے پدید آید واین نیز دو صورت دارد یکے آنچہ مذکور شد دوم بہم زدن دو انگشت تا آوازے ازاں برآید وبہ ہندی چٹکی، بفارسی انگشتک زدن گویند بفتح اول وسکون نون، ودر قاموس است فَرْقَعَ الاَصابِعَ نَقضَہا ای حرّکہا [=]

چُٹکی۔ یکے آنچہ گذشت و دوم گرفتن گوشت آدمی بدو سر انگشت یا دو ناخن چنانکہ بدرد آید، نیلک زدن بنون بیارسیدہ ولام وکاف [=]

---

۵۱ الف چٹاخے سے چوتبا لینا ب چٹاخے سین چوماں لینا ج چٹاخے سے چوباں لینا۔

۵۲ برہان۔

چچا - عم اَقدر بفتح الف وسکونِ قاف و دال و راے مہلہ مبدّل آو و رلواد حالاً در ایران عمو بزیادت واو و در توران عمگی بکاف خوانند [=]

چھجّا - در رسالہ "آنچہ بالاے در خانہ کنند از سنگ و چوب تا باران در در خانہ نیاید و آں را باران گریز و باران ریز و پلوک بباے فارسی وتلوک بفوقانی نیز خوانند، پلول بیاے فارسی بر وزن قبول" لیکن تلوک بفوقانی و پلوک بباے فارسی ہر دو تصحیف است صحیح بباے فارسی و ہر دو کاف است و آں بہ معنی خارجہ بالاخانہ است کہ غرفہ گویند چنانکہ در سراج اللغہ مرقوم است و از کتب معتبرہ بہ تحقیق رسیدہ و مشہور بدین معنی طرہ والان است و سند آں در دفتر دوم سراج اللغہ مرقوم است [= امیر خسرو راست ۵]

قطرہ براں بام نیفتاد تیز　　　ابر گریزندہ ز باران گریز

چچڑی - جانوراں کوچک کہ ببدن چارپایان چسپد و خون بمکد، کنہ بفتح کاف تازی و نون و بتازی قُرقُو و قُراد ہر دو بضمّ قاف و راے مہلہ و دال بے نقطہ خوانند [=]

چھج کئے - قومے بزرگ جثہ کہ وقت خواب یک گوش را بستر و یک گوش را لحاف سازند، گوش بستر و آنکہ بعضے گوش بستر نام شخصے معین نوشتہ اند اصلے ندارد، ہر چند ایں معنی نیز از خرافات اہل تاریخ بہ نظر آمدہ واللہ اعلم۔

چھچھوندر چھچھوندر - جانورے مانا بموش کہ روز نہ بیند، موش کور و بہ عربی خُلد بضم خاے معجمہ و سکون لام و دال مہلہ خوانند، [= چچھوندر۔ جانورے است از قسم موش لیکن نجس از ہر جا کہ بگذرد بوے بد دہد و گندہ و آنرا خلد بخ]

---

۱ الف، ب، ج میں بکوک، لیکن ہا الف، ہا ب پکول ۲ ہا ب چھچھوندر۔

معجمہ (الف: مکسور) نیز گویند، موش کور]

چِڈّھا۔ در رسالہ" جاے زیر زنار بالاے ران کہ بندگاہ پاست موصل بفتح میم وسکون واو وصاد مہلہ" لیکن تفسیر بے ربط است، وموصل اعم بلکہ بمعنی بندگاہ در کنز اللغہ وصل آوردہ[1] واوصال جمع،[2] و فارسی آں بیغولۂ ران است و بعضے بغل ران گفتہ اند[3] [=]

چرّانا[4]۔ بتشدید راے مہلہ، در رسالہ" درنجیدن[5] کہ از سبب سوختگی یا خشکی باشد قطر مطر شقاق[6] فات وراے مہلہ وہر دو میم مفتوح وطاے بے نقطہ" لیکن ہیچ دو لفظ در کتب معتبرہ عربی وفارسی مشہور نیست [=]

چھڑیلا۔ داروے خوشبو کہ داخل خوشبوے ہا شود وبکار دوا نیز آمدہ، دُوالہ بضم دال ودواو بر وزن گلالہ بتازی اُشنہ بضم ہمزہ وسکون شین معجمہ ونون خوانند۔

چرکھی۔ در رسالہ" چرخہ کلادہ یعنی چرخ جولاہہ کہ بدان ریسمان ریسند، شرقہ بکسر شین معجمہ وقاف" لیکن چرکھی اعم است ازیں ونیز شرقہ بدیں معنی در قاموس و منتخب اللغہ وغیرہ نیست ونیز چرکھی[7] در رسالہ افزارے است کہ بدان پنبہ را از پنبہ دانہ جدا کنند وبفارسی چوبلین بجیم عجمی وواو مجہول وباے موحدہ ولام بیار سیدہ ونون" لیکن اکثر اہل لغت بدیں معنی بکاف آوردہ اند وچون ہیچ یک سند ندارد احتمال تصحیف ہر دو جانب [=]

چرس۔ در رسالہ" دلو کلاں کہ گاوان کشند وبہ عربی سَجَل خوانند والیہ بفتح

---

[1] آصفیہ۔ [2] مطابق ب، الف وج میں اصل صحیح وصل اور وِصَل۔ [3] سب نسخوں میں جماعہ۔ [4] "وحالا گش ران بفتح کاف شہرت دارد" [حواشی نسخہ الف] [5] آصفیہ [6] کذا۔ [7] کذا۔ [8] چھرکی (ا الف) [9] کذا۔

دال وبکسر لام لیکن در قاموس است. السّبحٰن الذلول العظیم المنوّمہ ودر صراح دلوسے کہ بے آب باشد، بہر تقدیر اخص باشد از چرس۔ [=]

چُھرّا۔ در رسالہ" کارد بزرگ وبتازی ساطور خوانند" ہمیں است ودر کشف اللغات ودر منتخب اللغات کارد خنجر، ودر قاموس مطلق چیزے کہ بُرّد ودر رسالۂ منظومہ[1] امیر خسرو رہ چھرا بمعنی استرہ است و مشہور در قصبات ہندوستان نیز ہمیں است [=.... شیخ سعدی علیہ الرحمہ ؎

زبانو طلب کرد ساطور را —— کہ ویران کند شانِ زنبور را]

چِرَونجی۔ ثمر درختے است کہ اکثر در کوہستان جنوب پیدا شود، رسیدۂ آں پوستے دارد بنفشجی کہ طعم آں میخوش بود ودر گوالیار آں را اچار خوانند بجیم فارسی ومردم آں را خورند، مغز خستہ آں چرونجی است کہ آں را نقل خواجہ خوانند، وبتازی شمشہ بضم کما فی الرسالہ، لیکن در قاموس سمنہ کیم نام گیاہے است کہ در صیف روید وہمیشہ سبز باشد، آرے در کتب طبیہ حب السمنہ بمعنی میوۂ مذکور آمدہ [=]

چھڑ[2]۔ در رسالہ" گیاہے خوشبو سیاہ رنگ کہ زلف شاہداں را بداں نسبت کنند و خورش آہوان مشک است، سنبل"، لیکن دریں نظر است زیرا کہ چیزے را کہ بزلف نسبت[3] دہند آں گل است وگل مذکور دیدہ شدہ۔ اندک جودت دارد ومائل بکبودی است، اصلش پیاز است مثل پیاز نرگس وچھڑ را تنہا

---

[1] غالباً اس سے خالق باری مراد ہے۔ پروفیسر شیرانی نے داخلی شہادت سے ثابت کیا کہ خالق باری امیر خسرو رح کی تصنیف نہیں [ملاحظہ ہو بچوں کے تعلیمی نصاب از پروفیسر شیرانی] الف میں یہ شعر نہیں۔ ج میں ہے [2] Pl [3] مطابق الف و ب، ج میں شبیہ دہند"

سنبل نگویند بلکہ سنبل الطیب است ونیز در رسالہ "چھڑ چوبے کہ کبوتران را بداں پرانند، مضراب" لیکن در قاموس است مضراب چیزے کہ بداں چیزے را زدہ شود، بریں تقدیر بمعنی مذکور نباشد، دمشہور در عرف مضراب بمعنی زخمہ است کہ تار ساز بداں نوازند [=]

چرائیتا[۵۱]۔ در رسالہ "نام دوا سے قنطار لیکن مشہور معنی قصب الزیرہ" و قنطار در لغت بمعنی قنطار بدو قاف بدیں معنی پنداشتہ نیز خطا است چہ آں زاج زرد است کمانی کنز [میرے پیش نظر نسخوں میں یہ لفظ موجود نہیں]

چھڑکنا۔ در رسالہ "ترکردن چیزے بآب فرغودن" واین خطاست چراکہ چھڑکنا پاشیدن آب و امثال آں است، و فارسی قدیم آں فرغاریدن چنانکہ در کتاب معتبرہ است و فرغودن دریں کتب نیست، بلکہ تحقیق فرغاریدن خوب ترکردن اسب بآب وغیرہ مرادف خولیسانیدن۔ [چیزے تر بآب کردن ......]

چھڑنا[۵۲]۔ در رسالہ "کوفتن غلہ در ہاون تا آنکہ پوست از وے دور شود کوبستن بضم کاف تازی و واو و یائے مجہول" لیکن در جہانگیری بفتح اول آوردہ، و تحقیق آنست کہ کوفتن در اصل کوستن بودہ و ایں مخفف کوبستن است و ایں دلالت دارد کہ بضم اول باشد و ایں مخالف باشد بدانچہ در سراج اللغہ مرقوم گشتہ [=]

چڑاونا[۵۳]۔ آنست کہ چوں کسے سخن گوید یا حرکت نماید دیگرے از راہ طنز یا سخریہ تقلید او کند، خمانیدن بفتح خا میم مشدد مبدل خنبانیدن بنون و باسے

---

۵۱ ندارد ۵۲ برہان۔ ایضاً کوبستیدن۔ ۵۳ چڑانا (منہ چڑانا)

خمانیدن بروزن رسانیدن۔

موحده، و بزبانِ شیرازی لوچانیدن[51] بلام و جیم فارسی [= بزبانِ شیراز الوجانیدن خوانند]

چُشکی - آب و امثالِ آن بلب کشیده اندک خوردن، چوشیدن[52] بجیم فارسی و شین معجمه بوزن نوشیدن -

چُٹکی[53] در رسالہ آنکه تر انگشت را بانگشت میانه بزنند تا آوازے برآید و باآن سرود کنند و انگشتک خوانند سپیلک[54] بکسرسین و باے فارسی بیارسیده نیز خوانند بیدک بیاے موقده و بیارسده و دال، "هرچند سپیلک را صاحب سروری به معنی مذکور آورده لیکن تحقیق آنست که به معنی آواز و نواے مرغان است و نیز آوازے است که بدو انگشت بر زبان گذاشته کنند بهاے کبوتران، و همیں وجہ اشتباه سروری است، ولفظ بیدک در کتب مشهوره معتبره نیست و نیز چٹکی که صاحب رسالہ آن را چٹی[56] نوشته (و آں زبانِ عوام است) گرفتن بدان[57] است بدو سر ناخن بنوعے که درد کند - خلنج بکسر خا و لام و سکون و نون و جیم تازی و نَخچَل[58] بفتح نون و سکون خا و فتح جیم فارسی و نشکنج بکسر نون و سکونِ شین معجمه و فتح کاف و سکونِ جیم تازی، لیکن قید لسیرو د ناخن بے جا ست اگرچه جمهور نوشته اند لسرو د انگشتِ نیز می باشد و آں را نیلک[59] نیز مے خوانند

---

[51] برہان: والوچانیدن، الف، ب لوچانیدن، ج لوجانیدن، با الف و با ب -
الوجانیدن - [52] چسکی لگانا - [53] برہان به معنی مکیدن - [54] آصفیه - [55] الف: سپیک
ب: سبیلک، ج با ب: سپیلک بز شپیل: شپیل، شبلک، شپلیدن، شپیل -
[56] کذا - [57] ج: چٹی (کذا با ب) [58] بضم نیز (برہان)
[59] برہان -

و در رسالۂ ظفرہ بظاے معجمہ بدیں معنی آوردہ، لیکن در قاموس و کنز اللغہ وغیرہ بدیں معنی نیست و سابق چکّی بہ تقدیم تاے ہندی بر کاف بہ معنی دوم گذشت و آں ظاہر اغلب است [=]

چکلی۔ در رسالہ "چوبے یا سنگے گرد کہ ریسمان دلو را از چاہ بکشند و آں را بکرہ نیز خوانند و چوبے عریض را کہ در بکرہ باشد عجلہ و اگر آں دلو دیوار کہ چوب عجلہ براں بود از خشت باشد دعامتان و اگر آں چوب بود نعامتان خوانند غلتنگ بفتح غین معجمہ ولام و فوقانی[۱] و نون و کاف فارسی" و در قاموس است العَجَلَۃُ بالتحریک خَشَبَۃٌ علیٰ نَعامتی البئرِ و النَّعامَۃُ المُعتَرِضَۃُ الزُّرنُوقَینِ و زُرنُوقانِ منارتانِ علیٰ جانبیِ البئرِ و ایں خالی از اشکال نیست و نیز در قاموس دعامہ دو چوب بکرہ و در کنز اللغہ چوب میانِ چرخ و دعامتان دو پایہ چرخ کہ از چوب باشد [=]

چکلی کی آواز۔ در رسالہ "بانگ آسیا عجعجہ بدو عین مہملہ و دو جیم" لیکن در قاموس است العجاجُ الصِّیاحُ مِنْ کُلِّ ذی صوتٍ کالعَجّاج،
و دریں صورت اعم باشد [=]

چکّا۔ در رسالہ "جغرات سطبر مانند پنیر کہ از اں مسکہ نگرفتہ باشد رخبین بفتح راے و خاے معجمہ زدہ و بائے فارسی بیا رسیدہ" اگرچہ اہل لغت رخبین بہمیں معنی نوشتہ اند لیکن صحیح معنی چیزیست سیاہ تُرش کہ بقرا قروت ماند و صاحبِ اختیارات فراقروت گفتہ و نیز رخبینق بکسر اول

[۱] کذا۔ [۲] خلتنگ (غلتنک) و غلتنگ (برہان)

[۳] سب نسخوں میں یہی ہے۔ ۔ بالف میں رخچین بجیم فارسی۔ صحیح رخبین۔

[۴] بضم نیز (برہان)۔

وبائے موحدہ مفتوح است [=]

چکئی ۔ در رسالہ لعب [۱] چوب و مس و برنج کہ اطفال ریسمان در آں کردہ تابند و بکشند بہنہ بیائے فارسی و سکون ہا و نون مفتوح بہائے مختفی، لیکن در برہانِ قاطع بہنہ چوبے مخروطی الشکل کہ اطفال برآں ریسمان پیچیدہ گردانند بریں تقدیر چکئی چنانکہ گذشت درست نباشد بلکہ بہ معنی بازیچہ باشد کہ در ہندی لاٹو باشد بتائی ہندی و در فارسی بفوقانی خوانند و ظاہر العب مذکور در ولایت مرسوم نیست مخصوص ہندوستان است لہذا یکے از شعرا لفظ چکّر کہ در ہندی بہ معنی چرخ است آوردہ واللہ اعلم [= [۲] چوبکے باشد پہن و مدوّر پائین آں نیز سازند و بالائے آں را آں قدر بلند کنند کہ بد و انگشت گرفتہ تواں گردانداں و آں بازیچہ ایست مر اطفال فربک ..... وقیل لعبت مس یا چوب ......الخ]

چھکّر [۳] ۔ بکفِ دست زدن بہ عنف بر سر کسے، بہم بفتح بائے موحدہ بتازی قصعہ بفتح قاف و سکون صادِ بے نقطہ و عینِ مہلہ، و در رسالہ دمغہ بفتح دال و سکونِ میم و غین معجمہ آوردہ، واز قاموس مستفاد می شود کہ دمغ شکستن سر است تاآنکہ آسیب آں بہ دماغ برسد و نیز اکثر نسخ بدیں [۴] معنی آوردہ و آں در کتب معتبرہ مشہورہ نیست ۔ [=]

چکوا چکوی ۔ در بعضے از نسخ رسالہ جفت جانورے است آبی، چکاوک

---

[۱] مطابق با الف و با ب لعبت ۔ [۲] قیل، تک عبارت با ب میں نہیں ۔ با الف سے درج کی گئی ہے ۔ [۳] با الف و ج : اکثر : ب اصح ۔ با الف : بیاض با ب : ونسخ ، با ج ندارد ۔

ودر بعضے جفت جانورے است آبی قبرہ وابو الملیح نیز خوانند[۱]" وایں ہر دو غلط محض است زیرا کہ جانورے را کہ قبرہ ابو الملیح گویند چکوا چکوی نیست و چکوا چکوی کہ آں را سرخاب گویند غیر چکاوک است و چکاوک جانورے است خوش آواز کہ بعراق ہوبرہ[۲] خوانند و بعضے آں را جل[۳] پنداشتہ انداقوی آنست کہ آں جانورے است کہ بہ ہندی چنڈول خوانند وظاہرا بہ سبب قریب بودن حروف اُفتادہ اند وایں کہ در شعر امیر خسرو رحمہ لفظ چکاوک بہ معنی چکوا چکوی واقع شدہ توجیہہ آں در سراج اللغۃ نوشتہ ام [=]

چَکُو۔ کاردیست کہ تیغۂ آں راکج کردہ در دستہ نگاہ دارند وعند الضرورت بر آوردہ در کار آرند واکثر در فرنگ سازند، چقو بجیم فارسی بواو رسیدہ وغالباً چکوا غلط چکو[۴] ست وایں غلط عام است نہ غلط عوام و چقوا غلب کہ لفظ ترکی باشد،

چکور۔ در رسالہ جانورے خوش رفتار آتش خوار اندک[۵] پرواز، در کوہ ہاے نواحی ہند باشد، وآں را ترنگ[۶] نیز گویند تُترک[۷] بضم فوقانی اول وسکون دوم" لیکن ترنگ در کتب معتبرہ بہ معنی تدرو است کہ خروس صحرائی نیز نامند و تترک در کتب مذکورہ نیست شاید لفظ ترنگ را تترک خواندہ واللہ اعلم بفارسی چکور را کبک وبہ عربی قبج بفتح قاف وسکون باے موحدہ وجیم

---

[۱] قُبَّرہ۔ قُبَّرَۃ، قُنبُرۃ و قُنبُراء۔ ج قنابر۔ [۲] تورہ (ب و ج) ہوبرہ (الف) [۳] مرغ خوش آواز (برہان)

[۴] چقو (ب و ج) [۵] اب: اندک پر۔ [۶] ترنگ بضم اول (برہان)

[۷] مختلف نسخوں میں: تریک، تترک، تزنگ، تیرک وغیرہ لکھا ہے

وظاہرا معرب کبک است [=]

چکورا - مرد ہرزہ گرد آوارہ ہفتن مفسد[۵۱] او باش لوطی و لوطی اصلاح مثلاً ایران است -

چکنیا[۵۲] مرد خود آرا و چوں اکثر ایں عمل در عالم جوانی باشد و آں را جوان چرب بجیم فارسی گویند و سند آں در دفتر دوم سراج اللغۃ مرقوم است -

چکن[۵۳] نوعے از دوخت مشہور است و بفارسی بفتح اول و دوم و بعضے بکسرتین گفتہ اند، ایں قدر تفاوت است کہ در فارسی اعم است از کشیدہ دوزی و زرکش دوزی و بخیہ دوزی و در ہندی[۵۴] مخصوص است -

چھلانگ - در رسالہ "جہیدہ، جہیدہ رفتن چنانکہ جلو داران روند قطرہ بفتح قاف و طاء مہملہ"، لیکن دریں نظر است زیرا کہ در عربی قطرہ یا بمعنی مطلق رفتن است یا بہ سرعت رفتن کما یستفاد من القاموس و در فارسی قطرہ زدن[۵۵] [=]

چلا - در رسالہ "زہ کمان کہ بتازی وتر بفتح واو و سکون فوقانی و راے مہملہ خوانند، زہگیر" و زہگیر چیزے است مثل انگشتر ابہام تیر انداز می کنند و بہ معنی چلا سند می خواہد و نیز چلہ خود لفظ فارسی است غایتش ہندیان موافق لہجہ خود آں را بالف خوانند بلکہ ہر لفظ کہ ہاے مختفی داشتہ باشد آں را بالف خوانند مثل چچا بداں کہ ایں قسم لفظ کہ آخر آں ہاے مختفی بود فارسیان آں را بہاے مختفی تلفظ کنند و ہندیاں بالف مثل بنگالہ و مالوا و رو پیا کہ زر رائج ہندوستان

---

[۵۱] الف: بعید - [۵۲] مطابق الف، ج: ب میں چکنا،

بلیٹس [۵۳] بلیٹس [۵۴] مطابق الف، ب و ج: ہند - شد برہان

است آں را بنگالہ و مالوہ و روپیہ گویند و نویسند، چنانچہ از کلام اساتذہ و محاورۂ اہل زبان بہ ثبوت رسید۔ پس در ہندی ایں قسم الفاظ را بہاے مختفی خواندن غلط باشد، و در فارسی بالف، و آنچہ در عہد عالم گیری ایں قاعدہ برہم خوردہ بود و در دفاتر بنگالا و مالوا و غیرہما را بالف می نوشتند محض غلط، و منشاء آں غفلت از تحقیق است [=]

چِلوَن - پردہ کہ از نے بافند و بر اندازند تا مگس درنیاید و گاہے برای آنکہ بیرونی درونی را نہ بیند چِغ بکسر جیم فارسی، و صاحب رسالہ چِیق بزیادت تحتانی و قاف آوردہ و سند چِغ در دفتر دوم سراج اللغہ مرقوم است و ظاہر الفظ ترکی است [=]

چھلّا - در رسالہ حلقۂ زریں یا سیمیں بے نگین کہ زنان در انگشت پوشند، و بتازی فتخہ کجہ بفتح کاف تازی، و فارسیان کچہ بجیم فارسی خوانند و بداں حلقہ کہ بازی کنند کچہ بازی گویند و در آں بازی کہ از خاک تودہا آں حلقہ بر آید کچہ گل" فقیر آرزو گوید: انگشترِ بے نگیں کہ بداں بازی کنند بعضے گویند کہ در عربی کجّہ بکاف و جیم مشدد بدیں معنی است، پس بکاف تازی و جیم مشدد معرّب کچہ بجیم فارسی باشد لیکن در کنز اللغہ ششش خنج است و ششش خنج بخاے معجمہ بوزن شطرنج گردگانی کہ برا ازسر زند بجہت تمارٔ و در قاموس کجّہ بضم کاف تازی است کہ طفل سوختۂ را بدست گیرد و گرداند چنانکہ دائرہ بہ نظر می آید پس بہ معنی شعلۂ جوالہ باشد، و ازیں اختلافات ظاہر می شود کہ در عربی بہ معنی مطلق بازی است واللہ اعلم و نیز کچہ بازی آنچہ مرسوم است بخاک نیست بلکہ چند کس باہم نشستہ ہر دو طرف شوند یک طرف تنہاں از دیگر در دست یکے از مردم طرفِ خود کچہ دہند و ہمہ مشتہا بستہ پیش آرند پس یکے

از مردم طرفِ دوم کہ حریف باشد مشتی را کہ پوچ گوید اگر حلقۂ مذکور از آں مشت
بر آید باز از طرف صاحب باشد و ایشاں بردہ باشند و اگر نیاید خبرُ دہم چنین
تا ہمہ دست ہا را پوچ گوید و اگر از دستے کہ شخص کند بر آید بازی از طرفِ اوست
و اِلّا از طرفِ حریف، ایں است طریق کچہ بازی کہ مغلان نیز بازی کنند:
زلالی گوید ؎ کچہ در دست من ایں پوچ آں پوچ ؛ و نیز تخصیص سیمین
و زریں بے جا است از فلزات دیگر سازند بلکہ شاخِ کرگ نیز، و ہندوان
اکثر دارند و ہمیں دانند بلکہ از موے دم اسپ نیز بعضے سازند و فتحہ بقاو
و سکون فوقانی و خاے معجمہ و لفتحتین نیز در قاموس انگشتر کلاں کہ در دست
یا کنند، یا حلقۂ از نقرہ مثل خاتم، دریں صورت اعم باشد یا اخص۔[=]
چھلوری[۱]۔ در رسالہ آبلہ کہ در انگشت[۲] وغیرہ افتد و چوں پختہ شود سوزن
در وے خلانند کہ آب از وے بر آید و بہ شود حُماق بضم ہاے مہملہ، لیکن
در قاموس حماق بوزن غُراب[۳] و کتاب جدری است کہ متفرق باشد در بدن
و لفظ صحیح آں داحس[۴] است بدال و حاوسین ہر مہملہ آں قرحہ است کہ ظاہر
شود میانِ ناخن و گوشت پس ناخن بسبب آن می اُفتد کما فی القاموس، و
بخاے معجمہ چنانکہ بعضے گویند خطا است، پس انگشت وغیرہ گفتن نیز
خطا است۔[=]
چلمچی۔ در رسالہ طبقے کہ اکثر مسین باشد و دست و رُو در آں شویند، بوغ

---

[۱] مطابق الف، ب اور ج میں یہ لفظ چلمچی کے بعد دیا گیا ہے
[۲] الف: در دست
[۳] الف: عراق۔ مگر یہ صحیح نہیں۔ [۴] داحوس

بیاے موحدہ و واو معروف و غین معجمہ، لیکن لفظ بوغ در کتب نیست [=]
چمار۔ در رسالہ" چرم فروش، صرّام بصاد مہملہ و تشدید راء لیکن صرّام بدیں
معنی در کتب مشہورہ نیست پس اگر از صرم بمعنی بریدن[1] گرفتہ پس اعم باشد
و اگر از صِرام کہ معرّب چرم است پنداشتہ شدہ می باید و پیدا کہ چرم و چمڑا
کہ لفظ ہندی است یکے باشد از عالم توافق لسانین [=]
چمرک[2]۔ در رسالہ" بادریشۂ[3] دوک' از چرم دراز و گند کہ دوک را از سوراخ
گزرانیدہ چرخہ گزرانیدہ چرخہ گردانند، شو ریشہ بضم شین معجمہ[4] و واو مجہول" لیکن
اغلب آنست کہ بادریشہ دوک آنست کہ چرمے را مدوّر بریدہ سوراخ کنند
و دوک را در آں اندازند و آں در دوک باشد براے نگاہداشت تارہاے
رسیدہ و بہ ہندی آں را دمرک[5] خوانند و آں غیر چمرک باشد زیرا کہ چمرک
باشد زیرا کہ چمرک براے برگردیدن دوک باشد دمرک کہ بادریشہ گویند
براے گشتن تارہاے ریسمان، کما فی الکتب' و بتازی آں را فلکہ بفتح و کسر
خوانند، کما فی القاموس' و در منتخب اللغات بضم معلوم می شود [=]
چُمّک[6] سنگِ آہن رُبا' مقناطیس آہن راے کشد در آں جنسے باشد کہ بعد
از گداز سنگ مذکور آہن ازاں بر می آید و در نواح قصبہ گوالیار قصبہ
نرورد ؟) ظرف ازاں سازند لیکن برآمدن آہن مذکور بدون ہیزم چوب بھیڑہ
کہ بفارسی بلیلہ نامند ممکن نیست و ظرف مذکور خاصیتے دارد کہ اگر شیر را در آں
گرم کنند ہر قدر کف کہ ازاں بلند شود بزمین بریزد و ایں معنی مکرر بہ تجربہ آمدہ۔

---

[1] صرم یَصرِمُ وغیرہ۔ [2] پلیٹس : چمرکہ [3] کذا۔ لیکن برہان میں بادریسہ
سین کے ساتھ ہی۔ [4] کذا۔ [5] دِمرک ۔ دمرکا۔ [6]

چمچا۔ در رسالہ "کفچۂ خرد سیمین یا آہنیں یا چوبیں و آں را قاشق نیز خوانند، بلفقہ بکسر میم و سکون لام و عین مہلہ" لیکن چمچا خود لفظ فارسی است کہ ہندیاں با الف خوانند و قاشق ظاہرا ترکی است و ہندی صحیح آن اَرکھ[۱] است بفتح الف و سکون رائے مہلہ و فتح کاف مخلوط التلفظ بہا [=]

چمگِدڑ۔ جانورے است کہ از نور آفتاب خزیدہ شام و شبہا بر آید شپرّہ و بوار بباے موحدہ بیا رسیدہ و واو بالف کشیدہ و زاے معجمہ و بتازی خفاش خوانند اگرچہ لفظ خفاش بفتح شہرت دارد لیکن در قاموس بضم اوّل است [=]

چمکنا۔ درخشیدن و درفشیدن[۳] و بتازی لمعان خوانند [=]

چنگاری۔ پارۂ آتش، بتازی شرارہ[۴]، آتشیزہ بمد[۵] و فوقانی و غین معجمہ مفتوح [=]

چِنک۔ تیر زدن کہ اعضا کہ بہ سبب درد مندی اعضا شود ضربان بضاد معجمہ

چھنّا۔ ظرفے مانند طبقے باشد کہ دراں سوراخ کنند، مثل کفگیر[۶] و طباخاں و طباخاں و حلوائیان بر سر دیگ کنند و روغن و شیر و شیرینی بداں صاف نمایند، ترشی پالا بضم فوقانی و رائے مہلہ و شین معجمہ بیا رسیدہ و بائے فارسی بالف کشیدہ و لام و الف، ارَدن بفتح الف و سکون رائے مہلہ و فتح دال و نون لیکن در ہندوستان کفگیر کلاں آہنیں باشد [=]

---

[۱] کذا۔ [۲] چمگادڑ، چمگدڑ، چمگدڑی۔ چمگدڑ ل چمگیدڑ، پلیٹس بالالف چمگادڑ

[۳] بروزن و معنی درخشیدن (برہان)۔ [۴] کذا۔ [۵] کرم شب تاب (برہان)

[۶] پلیٹس

:

[۶] تب: د = کفگیر۔ برہان)

چھنیل [چھنال[۱]] در رسالہ "زنے کہ سر از خانہ بیروں کند و چوں کسے بیند باز پس شود، طلعہ بضم طائے مہملہ و فتح لام عین مہملہ" لیکن چھنیل معلوم نیست کہ لغت کجا است ما مردم کہ از اہل ہندیم و در اُردوے معلیٰ می باشیم نشنیدہ ایم و ظاہر اچھنال است بہ معنی مطلق زن بدکارہ کہ بفارسی روسپی براے مہملہ بواو رسیدہ و سین مہملہ موقوف[۲] و باے فارسی بیا رسیدہ و جلب بفتح جیم ولام[۳] و باے موحدہ و قحشی بضم قا و سکون شین[۴] معجمہ و نون بیا رسیدہ گویند [چھنیل = ...]

چھنگلی[۵] انگشتِ کہیں، و خردترین انگشت ہاے دست و پا کالیچ بسکونِ ثالث و بکاف تازی بالف کشیدہ و باے موحدہ و لام مفتوح[۶] و جیم تازی ساکن مخفف کابلیج بلام بیا رسیدہ و بہ عربی خِنصر بکسر خاے معجمہ و سکونِ نون و صاد و راے ہر دو مہملہ۔

چُندھلا[۷] کسے کہ در روشنی چشم خوب نتواند کشود، بتازی اخفش بفتح الف و سکون خاے معجمہ و فتح فا شین معجمہ" و بفارسی شبپرہ چشم، سعدیؒ گوید ؎

گر نہ بیند بروز شپرہ چشم چشمۂ آفتاب را چہ گناہ

امّا معلوم نیست کہ این اطلاق من حیث العلمیّت است یا من حیث الجنسیت۔

[=]

چنبیلی۔ در رسالہ "گلے مشہور و آں زرد یا سفید بود، یاسمین" لیکن در بودن یاسمین بمعنی چنبیلی نظر است اما از بعضے زباں دانان شنیدہ کہ گل یاس بمعنی چنبیلی

---

۱ آصفیہ وغیرہ۔ ۲، ۳ برہان، ۴ برہان۔ ۵۔ چھنگلی۔ چھنگی۔ چھنگلیا۔ پلیٹس ۶ برہان۔ بالکسر۔ ۷ چندھا اور چندھلا۔

است دریں صورت مخفف یاسمین خواہد بود لیکن یاسمین در ولایت بہ معنی
بنفش وسیاہ مستعمل بود چنانکہ از اشعار متأخرین ثبوت میرسد و یاسمی اغلب کہ
مخفف یاسمین باشد، بریں تقدیر غیر چنبیلی بود و تحقیق آنست کہ یاسمین لفظ عربی است
مبدل یاسمون کہ جمع یاسم است و آں سفید و زرد باشد، چنانکہ در قاموس
است یاسمن غیر یاسمین است واللہ اعلم [=]

چونا[۱] در رسالہ، چکیدن آب باران از سقف خانہ و کازہ بہ عربی و
دکیفہ، بوزن لطیفہ و ترشح گویند و ژوہ کردن بفتح واو و سکون زاے عجمی و
فتح واو دوم، ژوهیدن[۲] بزاے[۳] عجمی و واو مجہول و ہا" لیکن خصوصیت بآب
باران و سقف ندارد و لفظ ہندی و عربی فارسی ہر سہ بہ معنی چکیدن است
خواہ از سقف و کازہ باشد خواہ از غیر آں، و خواہ آب باران باشد یا غیر
آں [= باب لیکن ۱ الف میں چوتا۔ دو معنی وارد، اول چکیدن .....
دوم آہک .....]

چھوڑنا[۴] در رسالہ، فتیلۂ آتش را در ماشہ نہادہ آتش بہ تفنگ[۵] دادن و ماشہ
زیر کردن و آں آہن را کہ فتیلہ دراں نہادہ آتش زنند۔ ماشہ بہ شین معجمہ خوانند"
لیکن چھوڑنا اعم است و فارسی مشہور آتش بہ تفنگ زدن سر دادن است
و چون بندوق در اصل در ہندوستان نبود بعضے از الفاظ لوازم آں ہندی نیست
از ان جملہ است، ماشہ [= باب ۱ الف: چھوڑنا دو معنی دارد، اول = ... دوم۔
ہشتن]

---

[۱] مطابق ب، الف اور ج میں چونا ۲ الف: چوتا، ۲ ب: چودناسہ و لیعد و
دکوفا۔ [۲] برہان۔ [۳] مطابق ب، الف و ج: چھوڑنا، ۲ الف۔ ایضاً ۲
ب چھوڑنا۔ [۵] تفنگ (بعض نسخوں میں) ماشہ زیر کردن۔

چوکی دار۔ در رسالۂ شخصے نگہبان کہ شب ہا فریاد کند تا مردم خبردار باشد، پس اگر یک جا نشستہ باشد حارس و اگر رواں باشد یتاقی بتقدیم تحانی بر فوقانی" لیکن تفرقہ بے جا است، حارس اعم است یتاقی بہ معنی مطلق پاسبان چنانکہ در سروری است و حالا کشکچی بکسر کاف تازی و فتح شین معجمہ و سکون کاف دوم و جیم فارسی بیار سیدہ و ظاہر ایتاقی ہم ترکی باشد چراکہ قاف در فارسی نیست و کشکچی خود لفظ ترکی است [=]

چوکی خانہ۔ جاے کہ پاسبان بنوبت دراں پاس دارند، نوبتی بنون مفتوح و سکون واو و باے موحدہ و فوقانی بیار سیدہ ایں قدر ہست کہ نوبتی بہ معنی خیمہ کشک را گویند نہ مطلق جاے آں۔

چوہٹہ[۱] جاے کہ وسط بازار بود و ہر چہار طرف بازار و راستہ دکان بود، چار بازار، مرزا صائب گوید[۲]:

چار بازار عناصر پر مکدّر گشتہ است وقت آں آمد کہ برچیند ایں بازارہا

چونہ[۳] ہماں کہ در عمارت صرف شود آہک و بتازی جص بجیم و تشدید صاد مہملہ معرّب گچ و لفظ گچ نیز فارسی گفتہ اند و شاید در گچ و چونہ کہ نورہ گویند اندک تفاوتے باشد واللہ اعلم [=]

چواو[۴] سخنے از غرائب بر زبان مردم افتد کہ باہم بطریق تعجب گویند، واگویہ بکاف فارسی و واو مجہول گفتہ اند و ایں فارسی قدیم است لیکن تعجب ضرور نیست و گاہے شماتت و خُبث نیز داخل باشد۔

---

[۱] چوہٹا۔ [۲] تصحیح کی گئی۔ [۳] = چونا۔ [۴] گچ نیز (برہان)، [۵] ہلٹیس

لغات رنگین: چرچا اور تکرار بے جا کہ جس میں موجب رسوائی کا حد سے زیادہ ہو جانا۔

چوِل - طرف تختۂ درکہ برکازہ کہ بہ ہندی دبونی گویند[1] وتختۂ مذکور بسبب او کردد، پاشنۂ در [=]

چودھری[2] دررسالہ کلاں ترمحلہ وبازار کہ ہنگام معاملت[3] خانۂ حاکم رفتہ جواب مے گفتہ باشد، کلو بضم کاف تازی ولام بواو رسید بعضے واو مجہول گفتہ اند، وایں فارسی قدیم است ودر شیراز ہمیں رواج دارد وحالا مشہور لفظ ریش سفید است، ودر مواضع وقری ارباب گویند، وایں از اہل زبان بہ ثبوت رسیدہ، وباز دررسالہ آوردہ "کلاں تر دہ کہ مرجع زمینداران واہل حرفہ باشد، دِہ گیا خوانند بکسر دال وکاف فارسی مکسور" وایں خطاست بدو وجہ اول آنکہ مرجع اہل حرفہ چودھری باشد لیکن اورا دہ کیا نخوانند، دوم کیا بکاف تازی است نہ فارسی، ودہ کیا بہ معنی خداوند دہ است چراکہ بہ معنی بادشاہ وحاکم آمدہ، چنانکہ در کتب معتبرہ نوشتہ وقوسی گوید در گیلان متعارف است کہ سادات را کیا وبادشاہ را کار کیا خوانند[4] [=]

چوکھٹ - چارچوب[5] در، دریاس بدال ورائے مہلتین وواو بوزن بلیناس وایں کہ بعضے بکسر و در برہان بہ معنی گرداگرد ہر چیز نوشتہ خطاست وبعضے بلند بروزن کمند وبعضے بلندین بروزن نمدزین بدیں معنی آوردہ، وقوسی بلندین بکسر بہ معنی پیرامون در نوشتہ [=]

چوُک[6] - دررسالہ "ترہ ایست بغایت نازک وترش طعم حماض بکسر حائے

---

[1] پلیٹس [2] الف - چودہری۔ [3] الف - ہنگام طلب ۔ [4] برہان: بگار گیا بکاف فارسی۔ [5] الف وب: چارچوب دراز۔ [6] مطابق ب الف وج چوکہ، الف ب چوک۔

وضاد مہملہ" و ایں خطاست اول ایں کہ او را بہ ہندی چوکا خوانند نہ چوک بدونِ الف و ایں ظاہر اقتضاے ایں لفظ است کہ در ہندی بہ معنی خطاست و چوک ترشی است کہ از آب لیمو و دیگر ثمرہاے ترش سازند دوم آنکہ حماّض بضم ہاے و تشدید میم است بوزن رُماّں چنانکہ در قاموس وغیرہ است [=]

چھوکرا و چھوہرا۔ در رسالہ" پسر امرد چھُرہ بضم جیم فارسی و سکونِ ہاے راے مہملہ" لیکن ایں لفظ در ہر دو زبان آمدہ ایں قدر ہست کہ ہر دو جا لفظ گونہ ہست[۱] پس از توافق لسانین باشد و تفصیل ایں در سراج اللغہ مرقوم است

چوہڑا[۲] در رسالہ" خاک روب رشتی بفتح راے مہملہ و سکونِ شین معجمہ و فوقانی بیار سیدہ" لیکن رشتی بفتح در فرہنگ ہاے معتبر بہ معنی خاک روبی و خاکساریست منسوب بہ رشت بہ معنی گرد و خاک پس بہ معنی خاک روب کہ ایں صاحب حالت است نباشد، و لفظِ صحیح آں در عربی کناّس است و در فارسی پاکار و حالا آں کہ نجاسات را کشد و پاک کند آں را کودکش گویند بکاف تازی بواو رسیدہ و دال بفتح کاف تازی و شین معجمہ[۳] [=]

چورنگ[۴] در رسالہ آنکہ میوا نے را دست و پایک جا کردہ بر شکم بندند و بر آں شمشیر آزمایند قرص بفتح قاف و راے مہملہ زدہ و صاد مہملہ" لیکن در قاموس قرص بہ معنی مطلق بریدن و گرفتنِ گوشت بانگشتان تا آزار برسد،

[۱] چھوکرا، چھوکرٹا، چھورا، چھوہرا۔ (پلیٹس). لفت چھوکرہ و چھوہرہ
ب = چھوکرہ و چھوہرا ج : چھوکرہ و چھوہرا۔
[۲] الف و ب : نیست - [۳] کذا - [۴] کذا۔ پلیٹس
[۵] پلیٹس

دریں صورت بہ معنی حالتے باشد کہ بہ ہندی جھنگی گویند یا معنی مطلق بریدن پس بہ معنی ہیأت مخصوص کہ نوشتہ نباشد [=]

چُوچی[51] پستان مطلق و بتازی ثُدْیُ بضم ثاء[52] مثلثہ و بفارسی چُچو[53] بضم جیم فارسی و چوں ہر دو لفظ نزدیک اند بہم ظاہراً از توافق باشد۔

چو لھا[54] در رسالہ " دیگدان کہ بہ عربی اثافی گویند، دیگپایہ"[55] لیکن بہ عربی اثافی جمع بضم و فتح اول وسکون خا و فتح تحتانی بہ معنی سنگے کہ بران دیگ گزارند کما فی القاموس، چولھا اعم است خواہ از گِل باشد خواہ از سنگ، و خواہ از آہن [=]

چوبارا۔ در رسالہ " حجرۂ کہ بالاے حجرہ باشد و آں را بارہ و ورواره و خان غرد نیز گویند، بروارہ بفتح باے موحدہ و راے مہلہ و واو بالف کشیدہ و راے مہلہ" لیکن بر بارہ بباے فارسی بہ معنی خانہ تابستانی است اعم از آنکہ بالاے خانہ باشد و ہم چنیں خاں غرد بخا و غین ہر دو معجمہ و ورواره بواو مبدل بروارہ است پس معنی او نیز ہمیں باشد [=]

چوڑا۔ در رسالہ " دستوانۂ عاج، وقف بفتح واد و سکون قاف" لیکن چوڑا اعم است کہ ہم از عاج باشد و ہم از شاخِ گرگ و ہم از طلا و نقرہ [=]

چوٹی۔ زنان کہ پس قفا آویختہ باشد و نبوقہ بضم دال مہلہ و نون زدہ و یاے

---

[51] آصفیہ۔ [52] ثُدْیٌ و ثَدْی۔ [53] برہان [54] ج: چھولا، بلیٹس چو ہلا، چولھا ہر دو [55] برہان۔ [56] یہاں غالباً اُثْفِیَّۃ رہ گیا ہے بضم اول ثانی کسرہ ثالث و فتح تحتانی، [57] سب نسخوں میں چوبارہ، ہا، ب = چوبارا [58] بردار، بربار، بر بارہ، پہ بار، پر بارہ، پروار، پرواره، وروارہ اور خان غرد (برہان)

موحدہ" لیکن چوٹی دراصل ہندی بہ معنی کاکل است و بہ معنی موے بند مذکور مجاز، وقید زنان نیز بیجا است در کاکل اطفال نیز اندازند و ایں اکثر عمل ہندوان است، و نیز ذنبوقہ موے از پس آویختہ است کما فی القاموس وشملۂ دستار نیز گفتہ اند کما فی کشف اللغات، پس موافق قول صاحب رسالہ یکے نباشد و دراصل یکے است۔ [=]

چونڈا۔ در رسالہ" کاکل مرغاں کہ پرے چند از پرہاے مقرری کہ بر سر مرغان بلند شود پوپ بباے فارسی مضموم واو مجہول" لیکن چونڈا اعم است از موے سر آدمی دیر مرغاں و پوپ مخصوص مرغان است [=]

چونچ۔ بضم نون و واو مجہول ولام وبتازی منقار گویند، [=]

چونک[1]۔ در رسالہ" از نوک تیر و نیزہ وغیرہا اندام کسے را آزار دادن نخش بفتح نون وسکون خاے معجمہ وسین مہلہ" لیکن قید کسے خطاست، بحیوانات و اشمار مثل خیار وغیر آں نیز اطلاق کنند و نخس در قاموس خلانیدن چوبے است در سرین و پہلوی دواب، و در منتخب اللغات سر چوب یا انگشت بکسے زدن وغالباً نخس بہ معنی مطلق چیز سر تیز خلانیدن است بچیزے خواہ آدمی باشد یا غیر آں نیز در ہندی چونک بہ معنی وحشت است کہ بفارسی رم ورمیدن و رم خوردن است [=]

چونچ مارنا بچے نکالنے کوں۔ در رسالہ منقار زدن مرغ بیضہ را برآے آوردن بچہ و بتازی آں را تطریق گویند کہ بہ معنی راہ کردن است کما فی المنتخب و کفانیدن بہ معنی مطلق شگافتن۔ [=]

چونا۔ آہک کہ نورہ بضم نون نیز خوانند [=]

---

[1] ا الف دب: "چونکھ"

چولائی - در رسالہ "ترہ الیست معروف فیجن بفتح فا وسکون یا وجیم وزن"، لیکن در کشف اللغات سُداب گیاہے است مثل پودینہ کہ دائگان براے اسقاط حمل بخورد عورت دہند و در قاموس الفیجن کیحتین ر، السذاب

چوک - ترشی کہ از آب لیموں سازند، سیاہ و غلیظ می شود و براے خارش بکار آید و باگندک و روغن استعمال کنند، فلش بفتح وسکون لام، کذا فی الرسالہ [=]

چورن - دوا ہاے خشک کہ با روغن و آب وشہد وغیرہ خورند، سفوف [=]

چوٹیپ لگانا - برانگیختن، وتحریک نمودن بتازی تحریص بصاد مہملہ واغراء بغین معجمہ برغلانیدن [=]

چوُرنا[1] - در رسالہ "ریزہ کردنِ نان وغیرہ، ترویدن" [=] در کتب معتبرہ لغت نیست، آرے ترید وتریت بدال وتا بمعنی اشکنہ است وآن طعامے است کہ نان ریزہ در دوغ یا شوربا یا امثال آں ترکنند و بہ عربی ثرید بثاے مثلثہ خوانند وایں معرّب ترید است وتریدن بوزن وریدن، ورشیدی گوید کہ اصح نشریدن بنون وزاے فارسی است [=]

چوسنا - مکیدن ومزیدن بفتح وزاے معجمہ بیا رسیدہ وبتازی مصّ خوانند بمیم وتشدید صادِ مہملہ [=]

چوکنا[2] - در رسالہ "غلانیدنِ چوب وغیرہ کہ بعربی تحس خوانند و رحنتن بواو و

---

[1] الف وہ اب: چُورنا۔ [2] ہ اب: چوکھنا۔ [3] الف و ب و ج میں ورصن درغلی؛ الف وہ اب: درختن

وراے مہملہ ساکن" لیکن ایں لفظ در معنی مکرر نوشتہ شدہ است و نیز لفظ ورختن درکتب مشہورہ نیست [چوکھنا = ورختن]

چھوڑنا[51] رہا کردن، ہشتن، بکسر ہاے ہوز و سکون شین معجمہ [=]

چونٹھنا[52] دررسالہ" اندامِ کسے را بناخن گرفتن، شخودن، لیکن درکتب معتبرہ شخودن مجروح کردن است بدست و دنداں وریش نمودن بناخن آوردہ اند پس اعم باشد،

چیتھڑے کہنہ[53] والا۔ دررسالہ" کہنہ فروش خلقانی بفتح خاے معجمہ ولام وقاف ونون" لیکن کہنہ فروش آنست کہ درہندی آں را گوڈریہ[54] گویند و چیتھڑے کہنہ والا شخصے کہ درکوچہ ہا گردد و جامہ زرتار وغیرہ کہ کہنہ شود خرید نماید و نیز لفظ خلقانی درکتب مشہورہ نیست۔

چیلھ[55]۔ جانورے مشہور، غلیواز بفتح غین معجمہ ولام و یاے مجہول و واو بالف کشیدہ و زاے معجمہ، و خاد بخاے معجمہ و دال، و چنگلائی بفتح جیم فارسی و سکون نون و کاف فارسی و لام بالف کشیدہ و دو تحتانی، و چوزہ ربا بجیم فارسی بواو رسیدہ و زاے معجمہ و ضم راے مہملہ و باے موحدہ بالف کشیدہ۔

چھینک۔ مشہور، بتازی عطسہ شنوسہ بفتح شین معجمہ و نون بواو رسیدہ و سین مہملہ، و شنوسر بفوقانی بجاے نون و راے و ستوسہ[56] بسین مہملہ و بفوقانی تصحیف و تحریف

---

[51] الف و ج: چھوڑنا، ب چھوڑنا۔ [52] سب نسخوں میں یہی ہے۔ [53] کذا۔ [54] الف: گزریہ۔ [55] گوڈریہ (ب: ج: د [55] = جیل پلیٹس میں چیلھ بھی دیا ہے۔ ا، ب و ج سب نسخوں میں یہی ہے اس لئے عنوان میں اسی کو قائم رکھا ہے۔ [56] برہان = شنوسہ، سنوسہ، ستوسہ، ستوسر۔

است۔
چیکٹ[1] در رسالہ "چرکے کہ از زیر چراغ بر مزہ کہ آں را مسرچہ[2] گویند جمع شود کرسہ بضم کاف" لیکن کرسہ کہ لفظ عربی است بہ معنی مطلق چرک است اعم باشد [=]

چھوا[3] در رسالہ "قسم جغرات است کہ شیر را در جغرات بیامیزند و آں را شیراز خوانند" دوراغ بدال[4] و و او و راے مہملہ بالف کشیدہ و غین معجمہ" لیکن در فرہنگ رشیدی شیراز آنست کہ شبیت را[5] با شیر بیامیزند و قدرے شیر بر آں بریزند، پس در مشکے تا ظرفے دیگر نگاہ دارند تا ترش گردد و بعد ازاں نان خورش سازند و آں را دوراغ نیز گویند، و ایں لفظ مرکب است بہ معنی چیزے کہ شیر ساختہ باشند و حق آں است کہ شیراز لفظ عربی است و آں ماستے است کہ آب آں دور کردہ باشند دریں صورت بہ معنی جغراتے باشد کہ آں را بہندی چکّا گویند [=]

چھلی[6] ہر چیز پوست باز کردہ و نیز دال کہ پوست کہ از وے دور کردہ باشند و بہ عربی آں را مقشر خوانند بختہ[7] بفتح باے موحدہ و سکونِ خاے معجمہ و فتح فوقانی۔

چیپڑ[8] بنجال چشم کہ در گوشۂ چشم مژگاں بستہ شود و بتازی رمص بفتح راے مہملہ و سکون میم و صاد مہملہ کیخ بکافِ تازی[9] بیا رسیدہ و خاے معجمہ و بیخ بباے

---

[1] الف: چیکٹ - [2] سب نسخوں میں یہی ہے۔ شاید مسرجہ ہو - [3] لغات میں ملا۔
[4] برہان - [5] برہان [6] برہان - - چھیلی ہوئی - [7] برہان -
[8] چیڑا -
[9] کیخ، بیخ، و کیغ کے لئے دیکھو برہان -

فارسی بیارسیده، دکیج بعین مبدّل آن -

چلیتی کلہیاں[51] - دررسالہ "کوزۂ خرد رنگ کردہ کہ ہندوان وعوام مسلمین درموسم دیوالی پُر کنند، خُلُشک بضمتین وسکون شین معجمہ" لیکن اقوی خلشک است بہر دو کاف لہذا مخفف خاک خشک گفتہ اند، امّا بریں تقدیر بفتح اول سے باید - وآں کوزۂ سفالین است منقش برنگ ہا و در شہر خلیج کہ حسن خیز است داخل جہاز وجز آں کنند، پس بریں تقدیر لغت فارسی نبود و مخفّف خاک خشک نباشد [چینی =]

چلینی[52] کاسۂ چوبین فقیران و آں را لاک[53] بکاف تازی نیز گویند، سرغچ بفتح سین مہملہ وسکونِ غین[54] -

چیرا[55] دررسالہ "دستار، شارہ[56] بشین معجمہ وراے مہملہ" وصاحب رشیدی گوید شارہ پارچۂ تنگ کہ از ہند آرند ودستار نیز ازاں سازند، لیکن تحقیق آنست کہ شارہ بشینِ معجمہ ومہملہ یکے است وہر دو لفظ ہندی لسبب علیّت در فارسی مستعمل شدہ [= دستار باشد اہل ہند را کہ از میان بدر از بریدہ کرد باشند، شارہ .....]

چلیچلی[57] - دررسالہ "گروہۂ ریسمان خاک بر دوک پیچیدہ، چغرشتہ[58] بجیم فارسی و غین وشین ہر دو معجمہ" وتحقیق آنست کہ در بعضے نسخ جغرشتہ بغین ودر بعضے بفا است ودر اکثر فرہنگ ہا بہ معنی گروہۂ ریسمان خام ودر سامی ودر رسالہ

---

[51] تصحیح از ہاج - [52] کذا مشکوک ہی - سن، [53] برہان [54] ہپٹس
[56] سارہ اور شارہ (برہان) [57] کذا [58] ایضاً جغرشتہ، چغرشتہ وغیرہ (برہان)

حسین وفائی به معنی ماشوره آوره و بعضے گویند، افزارلیست مر جولاهگان را [=]

چیتھڑا- در رساله[1] پارچۂ جامہ کہ از کہنگی آویزاں باشد آغرده بالف ممدوده وغین معجمہ، پرٔ ہازه بضم بائے فارسی ورائے مہملہ ساکن[1] ورائے معجمۂ ساکن صاحب رشیدی آغرده محققِ آغازده[2] به معنی نم دیده وترشده گفتہ ودر جہانگیری وفرہنگ توسی به معنی جامۂ تنگ پاره پاره پس چیتھڑا نباشد وبرہازه چوب بوسیده ورگوی سوختہ کہ بالائے سنگ چقماق گزاشتہ بدان زنند تاآتش درگیرد وخف وپود نیز خوانند در بعضے از کتب آمده باآنکہ درصحت این معنی تامل است [=]

چھینکا[3]- ریسمانے کہ از پوست نباتے سازند وگاہے علاقہ ہارا بداں بندند ولیلابہ کہ درسقف باشد آویزند وگاہے بجائے دیگر و دیگِ طعام وطبق وغیرہا دراں گزارند از جہت محافظت وآں را کنب بفتح کاف تازی و نون وبائے موحده نیز خوانند وآونگ بمده وبفتح واو وسکون نون و آویزک نیز خوانند، لیکن در کشف اللغات رسن کہ یک سرش بجائے وسر دیگر بجائے بندند وبرآں جامہ آویزند وانگور نیز بیاویزند واہل ہند الگنی[4] دبلگنی نیز خوانند وہم چنیں است در کتب دیگر مثل رشیدی وجہانگیری پس به معنی چھینکا کہ نوشتہ صحیح نباشد [=]

---

[1] بروزن دروازه (برہان) [2] آغاردن وآغاریدن = ترکردن برہان-
[3] نیز دیکھو تشریح لفظ الگنی (باب الف میں) [4] پلیٹس میں الگنی بلگنی بھی ہے-

چیتا۔ دررسالہ" جانورے کہ پلنگ گویند، یوز لیکن پلنگ جانورے دیگر ست کہ بہ عربی نمر بفتح نون و میم و راے مہلہ خوانند و چیتا یوز است [=]

چیونٹا[۱]۔ مورچہ کلاں کہ بہ فارسی مورسواری گویند بسین مہلہ، و نیز آنچہ آتش بداں بردارند[۲]، آتش گیر آنچہ بداں آتش افروزند آمدہ [=]

چیچڑی۔ کرمکے کہ کوچک سیاہ کہ در بدنِ چارپایان می چسپد و خون می مکد۔ کنہ بہ عربی قُراد و قُرد نیز۔

چھیپ[۳]۔ دررسالہ نقطہ ہاے سفید کہ بر اندام آدمی می افتد، بہق بفتح با و ہا و ایں معرب بہک[۴] است [=]

چھیلنا[۵]۔ دررسالہ" خراشیدن، بشخودن بکسر خا و شخالیدن بشین معجمہ و لام" لیکن باے بشخودن زائدہ است و اصل شخودن و سابق ترجمہ چونٹھنا گفتہ و ظاہرا مشترک است [=]

چھیدنا۔ سوراخ کردن، انجیدن، انجیردن بفتح و سکونِ نون و جیم بیارسیدہ و راے مہلہ، و سفتن اگرچہ سفتن اکثر در جواہر وغیرہ کہ سوراخ تنگ داشتہ باشد مستعمل است لیکن بہ معنی سوراخ نیز آمدہ است شاعر گوید؎

کوہ کن تعلیم خارا سفتن از استاد داشت ہر چہ کرد از کاوش مژگانِ شیریں یاد داشت

چیتیا۔ نقش کردن، زمودن[۶] بفتح زاے معجمہ ژہیدن و آنچہ در بعضے از نسخِ رسالہ ژہیدن بضم ژاے فارسی بدیں معنی آمدہ خطا است چرا کہ ژوہیدن بہ معنی چکیدنِ آب است از سقف وغیرہ[۷]۔

---

[۱] نیز چینٹا۔ [۲] چیٹا و چیٹا (پلیٹس)، [۳] پلیٹس۔

[۴] بروزن ملک۔ [۵] مطابق غالب باقی نسخوں میں چھلنا۔ [۶] بروزن شخودن (برہان)

[۷] ہانسوی کے نسخوں میں نہیں۔

بابُ الخاءِ معجمہ

(خ)

خاک تودہ - در رسالہ تودہ خاکی کہ برائے مشق تیر اندازی سازند قطبہ و رمیہ بہ کسر رائے مہملہ[1] لیکن در قاموس قطبہ نَصْلُ الہدف است و در کنز اللغہ مکانِ تیر نشانہ و رمیہ در کنز اللغہ الصَّیْدُ یُرْمٰی، و در منتخب ہر صید و ہر دابہ کہ تیر بر آں انداختہ شود و تیر در آں نفوذ کند دریں صورت غیر خاک تودہ باشد بداں کہ لفظ خاک تودہ اگرچہ فارسی است لیکن بدیں معنی مستعمل ہندستان است فارسی صحیح آں آماج خانہ است وسند ایں در دفتر دوم سراج اللغہ مسطور است [خاک تودا ......[2]]

تخنکا[3] - در رسالہ چوب دست کہ گُندہ و سطبر و کوتاہ بود کہ آں را دبوس نیز گویند، کلمہ بفتح کاف و سکون لام و فوقانی" لیکن در رشیدی و غیرہ بمعنی گرز نوشتہ، و در منتخب بہ تشدید معرب دبوس بہ تخفیف بمعنی گرز و کلمہ در سروری و غیرہ بمعنی حیوان دُم بریدہ و بعضے حیوان از کار رفتہ نیز آوردہ و معنی تخنکا بضم کاف تازی و فتح فوقانی نیز گویند [=]

---

[1] سب نسخوں میں یہی ہو شاید (کلمہ، = تودہ ریگ یا ریگ زار) [2] صرف ا ، ب میں

[3] پٹنہ ، س

خرخرا[1] در رسالہ پشت خارستور کہ از آہن سازند و دندانہ دار بود فرجون بجاے مہلہ بوزنِ فرعون" لیکن در منتخب اللغات فرجون بجیم تازی است و در یکے از نسخ رسالہ بصاد مہلہ[2] بہ ہاے مہلہ در ہیچ کتاب نیست، و بہ عربی محسہ گویند بکسر میم و حاے مہلہ و تشدید سین مہلہ نیز آمدہ کما فی القاموس[3] [=]

خرچی[4] زرے کہ کسے را روانۂ جاے شود یا جاے باشد بدہند یا بفرستند و نیز زرے کہ زنان فاحشہ را مقرر کردہ طلب نمایند و دہند، چرمہ بفتح جیم فارسی وسکون راے مہلہ و میم، لیکن چرمہ مخصوص امردان است بدان کہ لفظ خرج بجیم تازی لفظ عربی نہ فارسی است و فارسیان بجیم فارسی نیز استعمال کنند اگرچہ عربی دانان احتیاط نمایند بریں تقدیر لفظ نکہت در عربی بکافِ تازی است و فارسیان بکاف فارسی خوانند نیز صحیح باشد و ایں نوعے از تصرف است۔ و در یافت ایں معنی بعد عمرے می شود۔ [ہانسوی کے نسخوں میں نہیں ملا]

خراٹا[5] آوازیکہ وقت خواب برآید، سوناںک[6] بسین مہلہ بواؤ رسیدہ و نون بالف کشیدہ و فتح نونِ دوم و کاف، و بعضے سوناںک بہ معنی نفسے کہ کہ از بینی برآید گفتہ آید اما ہر دو حرف یک بہم اند و در عرف حال صفیر خواب گویند وسند ایں در دفتر دوم سراج اللغہ مرقوم است و کرش و کِرشہ بکسر کاف تازی و سکون راے مہلہ و شین معجمہ۔

---

[1] پلیٹس [2] ہالف: باب میں بھی صاد مہلہ کے ساتھ ہی۔ [3] قاموس میں ہی اَلحَسُّ نَفضُ التُّرَابِ عَنِ الدَّابَّۃِ بِالمِحَسَّۃِ لِلفِرجَونِ [4] نیز دیکھو خرچی جانا، خرچی جلانا۔ [5] پلیٹس [6] برہان۔ [7] برہان لیکن کرشہ اس معنی میں نہیں دیا۔

خشخنت ۔ در رسالہ "خشتکِ پیراہن، نبیقہ بنون و باے موحدہ و یاے معروف و قاف" و ایں خطاست، چرا کہ خشخنت در ہندی پارچۂ جامہ کہ در وسط تنبان دوزند و بہ معنی خشتکِ پیراہن کہ پارچہ چہار گوشہ باشد نیست و نیز نبیقہ بدیں معنی در کتب مشہورہ مثل قاموس وغیرہ نیست [=]

خطزن ۔ در رسالہ " اگرچہ لفظ خطزن بقاف است لیکن کار چون بعوام کالانعام در باب خا آوردہ شد و اکثر الفاظ درین کتاب بحکم کلّموا النّاس علیٰ قدرِ عقولِہم بہ فہم مبتدیان [بے جا] استعمال نمودہ لیکن از جادہ صواب بفضل الٰہی انحراف نمودہ و آں را قطزن نیز گویند مقط بکسر میم و فتح قاف" فقیر آرزو گوید دریں صورت بسا الفاظ ذکر می باید کرد زیرا کہ ہندیان مطلقاً قاف نمے دانند بلکہ اکثر حروف مثل زاے تازی وحی و صاد و ضاد و طا و ظا و عین و غین و فا، وتحقیق آنست کہ آوردن لفظ عامیان محض کہ جہال صرف اند دریں نسخہ بے جاست، چنانکہ سابق مکرر اشارت بداں رفتہ مثلاً مسجد کہ جاہلان مہجد بہ ہاے ہوز خوانند، و مناسب آوردن الفاظ است کہ عوام و خواص بداں تلفظ کنند و گو در اصل غلط باشد بدانکہ قیاس می خواہد کہ قطزن تراشندہ قلم یا کارد باشد، امّا بہ خلافِ قیاس قطزن بہ معنی مقط آمدہ و سند ایں در دفتر دوم سراج اللغۃ مرقوم است

[..... انحراف نمودہ تا طاعنان را مجال سخن دریں نسخہ نباشد ؎

آں معلّم اوستاد ذوفنون ... بہر طفل خویش می آید بروں

گویدش ہنگام تعلیم سخن ... ابجد و ہوز و حطّی و کلمن

کم بگردد فضل استاد از غلو ... گر الف چیزے ندارد گوید او

خوگیر ۔ در رسالہ "نمد زین نیز گویند، لبد بفتح لام و کسر باے موحدہ" لیکن در

منتخب لبد بکسر مطلق سند گفتہ، امّا در قاموس سند زیں نیز آوردہ وہوالاصح،
دریں صورت نیز اعم باشد وحالا مشہور بہ تکلتوست بفتح فوقانی وکاف تازی
وسکون لام و فوقانی بواو رسیدہ و ایں ظاہراتر کی است وبہمیں مناسبت
دوطرف ریش راکہ دراز باشد و ازز نخدان قصر نماید تکلتو خوانند چنانکہ شاعر
گوید ؎

بخالو منوچہر جان خوذم[۱] کہ بانگ تکلتو ی او من بدم [=]

خوب کلا[۲] دررسالہ[۳] بزبانِ ہندی خوب کلا گویند[۴] وآں دوائے است
سرخ رنگ سے گول بغایت ریزہ وطبعش گرم است وبتازی تخم وبترکی
مراشوہ[۵] خوانند خاکشی و خاکشو وخاکشیر کہ بزیادت رائے مہلہ درآخر
شہرت دارد غلط است، لیکن خوب کلا مخففِ خوب کلاں چون است
ولبودن آں لفظ ہندی محلّ نظر اگرچہ بعضے از ارباب فرہنگ ایں معنی
نوشتہ اند واغلب کہ ہردو یکے است [=]

خوبانی ۔میوہ ایست مشہور کہ مشمش وبرقوق نیز خوانند، سرمش بکسر سین
مہلہ وسکون رائے بے نقطہ ومیم وشین معجمہ، درکنز اللغہ مشمش بکسر وفتح
میمین است وتحقیق سرمش آنست کہ نوعے از زرد آلوے خشک کہ مغز بادام
درآں انداختہ باشند وبعضے مطلق زرد آلوے خشک گفتہ اند وتحقیق حال

---

۱ جان خودم ، ۲ الف : خوب کلا ب : اضافہ ج خوب کلاں، باالف
با جب خوب کالا ، برہان خوب کلان ، پلیٹس : ایضاً ۔ ۳ مطابق ج ب:
الف و ج دونوں جگہ خوب کلاں ۔ مگر سیاق وسباق چاہتا ہے کہ دونوں جگہ خوب کلا
ہو۔ ۴ ب : مراسوہ

ہمیں است [=]

خود - در رسالہ کہ آں را خوید گویند کشت جو سبز، فصل لفا و صاد" لیکن فصل بدیں معنی در کتب مشہورہ نیست و در قاموس است فصل : اَلکَرمُ خَرَجَ حَبُّہٗ صغیراً اگر بدیں معنی و با ایں مناسبت کشت جو سبز گفتہ شود می تواند بود، و لفظ خوید را مجدالدین علی قوسی بواؤ ملفوظہ منکر محض است و غلط می داند صحیح پیش او بواو معدولہ است چنانکہ در سراج اللغۃ نوشتہ ام و بعد ازاں معلوم شد کہ بواو معدولہ ہر دو آمدہ اوّل چنانکہ مولوی جامی گوید ؎

ہر گیاہ کز خوید گندم خاستہ است — خوید گندم را بخود آراستہ است

دوم سالک یزدی گوید - [=] ؎

ترسم کہ کِشتہ ام جو خِجلت برآورد — خرم شوم چو برق زند بر خوید من

خول - در رسالہ" کلاہ آہنی کہ نبرد آزمایان بر سر دارند و آں را ترک نیز نیز خوانند، مِغفر بکسر میم،" لیکن خول در ہندی بہ معنی غلاف است و بہ معنی مِغفر لفظ خود بدال مستعمل شود و آں لفظ فارسی است چنانکہ بر زباں داں پوشیدہ نیست [=]

باب الدال

[د]

دادا - دررسالہ "پدر پدر کہ جد پدری نیز گویند، نیا" لیکن ایں خلاف صحیح نیا بہ معنی جدّ مادری و پدری است، چنانکہ فوسی و صاحب برہان نوشتہ اند [= ...... بنا بفتح[1] با و نون]

دانت[2] میں تنکا پکڑنا - خس بدنداں گرفتن، کنایہ از کمال عجز و زنہار خواستن "خس بہ دہن گرفتن فی کتب اللغات و تحقیق آنست کہ ایں رسم ہندواں است کہ درحالت عجز و زنہار خواستن چنیں کنند و خود را گاؤ کشی در مذہب ایں ہا گناہ عظیم است خود را در حالت اضطرار بہ صفت آں نمایند و ایں معنی درغیر شعر امیر خسرو و محمد قلی سلیم دیدہ نشدہ و باتباع ایں دو استاد فقیر آرزو نیز در بعضے از اشعار خود آوردہ، اگرچہ ترجمہ لفظ ہندی می شود اما بجا در سخن جائز است از راہ قدرت، نہ از راہ عجز، فافہم -

دانت دودھ کے - رافعہ[3] بر اسے مہملہ و ضاد معجمہ و عین بے نقطہ

---

[1] مطابق ب، الف میں نبا بفتح نون و با دونوں صورتوں میں غلط۔ [2] ب۔ دانت تنکا پکڑنا۔ [3] نفائس۔

[= ہانسوی نے اس موقع پر دانت کے متعلق بہت سے الفاظ اور بھی دئے ہیں جن کو آرزو نے حذف کر دیا ہے کیونکہ ان کا اصل لفظ سے کوئی واسطہ نہیں]

داد - دررسالہ" مرضے شبیہ بہ داغ برص کہ در اندام آدمی ظاہر می شود وبتازی قوبا بقاف وبلواو رسیدہ وباے موحدہ خوانند وآذرفن بفتح الف[1] وسکون دال وسکون راے بے نقطہ وفتح فا ونون"، لیکن داد خود لفظ فارسی است چنانکہ صاحب جہانگیری گفتہ وسند آوردہ، پس از عالم توافق باشد ولفظ اذرفن درکتب مشہورہ نیست [=]

داکھ - انگور خشک کہ مویز نیز گویند، زبیب بزاے معجمہ بروزن حبیب، بدانکہ غالب آنست کہ داکھ دراصل تاک باشد کہ دال وتا باہم بدل شوند وغایتش داکھ در ثمر تاک در درخت استعمال یافتہ پس از عالم توافق باشد واللہ اعلم [=]

دھات - آنچہ از کان حاصل شود واز عالم زر ونقرہ ومس وامثال آں، نیز منی ونطفہ، بہ معنی اول فِلِذّ بکسر فا ولام وتشدید ذال معجمہ۔

داناپانی[2] بہ معنی دانہ وآب است وبہ مجاز بہ معنی نصیب وقسمت نیز آمدہ، وبدیں معنی آب خور است بمدّہ بیاے موحّدہ وآبشخور بزیادت شین معجمہ قلب آب خورش ۔

دھار - آب شمشیر کہ بتازی حدّ بفتح مہملہ وتشدید دال وغرارہ بکسر غین معجمہ وبہر دو راے مہملہ ونیز وسط دریا کہ غرقاب وبتازی لُجّہ بضم لام و

---

[1] جب : کذا فی بفتح دال وسکون راے مہملہ وغیرہ۔ [2] = دانہ کی بجاے دانا سب نسخوں میں۔ [3] برہان = آب عمیق

تشدید جیم خوانند [=]

دھائے[۱] آنکہ طفل را شیر دہد و بتازی مرضعہ خوانند بضم میم و سکون رائے مہلہ و کسر ضاد معجمہ و عین مہلہ، دایہ و در ہندی دائی نیز گویند و چوں دھائے و دایہ و دائی نزدیک بہم اند ظاہرا از عالم توافق باشد۔

دائی جَنائی[۲] زنے کہ بچہ از شکم بیا وَرد و تیار کند، بازاج بیائے فارسی و زائے معجمہ بالف کشیدہ و جیم فارسی و بفارسی ماماچہ و بتازی قابلہ بقاف و بائے موحدہ گویند، بازاج بعضے مرضعہ و قابلہ ہر دو گفتہ و بعضے ایں را خطا دانند و اوّل اقوی است۔

دھان۔ دانۂ معروف کہ برنج ازاں آید و شالی نیز گویند، شلتوک بفتح شینِ معجمہ و سکون لام و فوقانی بواو رسیدہ و کاف [=]

دَبا مارنا[۳]۔ پنہاں شدن بقصد کسے، کمین کردن و تحقیق لفظ کمین کردن در سراج اللغۃ مرقوم است و ایں قسم مردم را دبّے کی چوکی گویند و بفارسی کمیں دار۔

دبا گیا[۴]۔ آنکہ بروے چیزے پوشند تا عرق کند، مغمول بغین معجمہ بوزن مفعول، آنکہ تہ بارے آمدہ باشد مثل دیوار یا سقف بزیر آمدہ [=]

دُبھاسیا[۵]۔ شخصے کہ لغتے را بہ لغت دیگر بیان نماید، ترزفان بفتح فوقانی و سکون رائے مہلہ و زائے معجمہ و فا و نون، و ترجمان بفوقانی و جیم معرّب آنست

---

[۱] پلیٹس ، نورؔ : دھا : دائی [۲] دھائے د ›

[۳] نفائس: قابلہ، ماچہ، بازاج۔ [۴] نور : نفائس۔ [۵] ا ، ب : مؤخر میں یہ لفظ نہیں : دُنباری، [۶] نیز دوبھاشیا (پلیٹس ›، نسخہ ب میں دھباسیا، نفائس بفارسی بچہ اک [۷] نفائس : آب خوردہ

و بعضے ترفان نیز بدیں معنی آوردہ، و اگر ایں باشد مخفف ترزفان خواہد بود۔

دھتورا۔ نباتے کہ تخم ثمر آں دارو بے ہوشی است تاتورہ بدو فوقانی و معروف وراے مہلہ و بتازی جوز ماثل بجیم وزاے معجمہ و میم و کسر ثاے مثلہ خوانند، لیکن غالب آنست کہ دھتورا و تاتورہ چوں نزدیک بہم انداز عالم توافق باشد [= درختے است خورد و کلاں کہ رہ زنان تخم آں را بہ فریب دہند تا از خوردن آں بے خبر شوند و تمام اشیا را بغارت و تاراج برند، جوز ماثل و تخم آں را اُھواس گویند]

دَھرن۔ زہدان زنان کہ بتازی مشیمہ ورحم خوانند [=]

دَرَکہ۔ دَرک[1]۔ غالب نمودن خود را پیش کسے و سخن ہاے تہدید تنبیہ گفتن کاؤ تازی بکاف فارسی و فوقانی بالف کشیدہ وزاے معجمہ بارسیدہ۔

دَراڑ[2] در رسالہ" کفتگی زمین کہ شگاف شدہ باشد خفوق بخاے معجمہ و فاو واو معروف وقاف"، لیکن دراڑ اعم است از شگاف زمین و دیوار و ظروف و اثمار مثل انار وغیرہ و خفوق جمع خفق است [=]

دَرانتی۔ آلت آہنی کہ کاہ و زراعت بداں برند و درو کنند، داس بدال و سین ہر دو مہلہ و بتازی منجل وجیم بوزن منبر [=]

دَھڑکا۔ طپیدن دل، خفقان بفتح خاے معجمہ و فا و قاف بالف کشیدہ و نون [=]

نسخہ ب دَرکہ، شاید درک دینا = مزاحمت کرنا (نور) یا ممکن ہے دھوم دھڑکا۔

[2] دراڑ، دڑاڑ (نفائس) وڑاڑا وغیرہ (آصفیہ) نور: دراز سوراخ۔

دستکی۔ در رسالہ" دوال پارہ کہ از قبضۂ شمشیر آویزاں باشد غرلیفہ،
لیکن در قاموس غرلیفہ بغین معجمہ و رائے مہلہ و فا پوستے از ادیم[1] بقدر
شبر در پائین نیام شمشیر[2] و در کشف اللغات غرلیفہ کفش، و سکے کہ بہ غلاف
شمشیر آویزاں کنند برائے آرائش، پس غرلیفہ غیر دستکی باشد ہرچند
ایں قسم پوست در ہندوستان مرسوم نیست [دستکی و دستگی[3]]
دستانہ[4]۔ در رسالہ" ساعدِ آہنیں کہ مبارزان ہنگام جنگ در دست
کنند، دستینہ نیز خوانند، قلچاق بقاف مکسور و سکونِ لام و جیم فارسی و
قاف" لیکن قلچاق و دستانہ مخصوص آہن نیست گاہے از مخمل وغیرہ نیز
سازند و میخ آہن بداں نصب کنند [دستوانا =]
دھسنا[5]۔ در رسالہ" فرو رفتن زمین، خسف بفتح خا و سکونِ سین مہلہ و فا"، لیکن
خسف فرو رفتن زمین است بخلاف دھسنا کہ اعم است۔
دست لاپہ[6]۔ سوداے اول و ایں را اہل حرفہ شگون دانند، دست فال
و دست لاف مقلوب آں و دشت بفتح دال و سکونِ شین معجمہ و فوقانی و
اول دشت باضافتِ لفظِ اول بسوے دشت بشین معجمہ، و سند ہر دو آخر
در دفتر دوم سراج اللغہ مرقوم است
دھگڑا[7]۔ در رسالہ" عاشقِ زن، مُول بضم میم" و ایں خطاست بلکہ یارزنِ

[1] الف: پوستے [2] "وَجِلْدَةٌ من أدیمٍ نحو شبرٍ فارغةٌ فی اسفلِ قرابِ السّیفِ" [قاموس] [3] دستگی بہ معنی شکرے بازوں کا دستانہ (آصفیہ) دستانہ
[4] الف و ب میں دستوانہ (نیز برہان ملاحظہ ہو) بعض نسخوں میں دھسنا [5] نسخہ
ب: در زمین فرو رفتن۔ [6] مطابق ب، الف = دست لاپہ، دست لاف
کی تحریف ہے۔ [7] نور و آصفیہ: ہا، ب: دکہرا

دیگرسے یا یار زنے کہ بہ نکاح شخص مذکور نیامدہ باشد، و این کہ معشوق زن غیر شوہر نوشتہ اند مراد ازاں یار اخلاص منداست و ظاہرا از مول کہ بہ معنی نا راست[۱] و کج آمدہ این معنی ماخوذ باشد پس مجاز بود [=]

دگلا[۲] در رسالہ "پوشیشے کہ از پنبہ پر کردہ سپاہیان با خود دارند" قزاگند و قزاغند بکاف فارسی و غین[۳] لیکن قزاگند جامۂ کہ از قز کہ نوعے است از ابریشم زبون پر کنند، چنانکہ جوہر لفظ دال بر آنست [=]

دھکّا۔ در رسالۂ آں کہ دو تن با ہم سایند و پہلو زنند، آسیب رسیدن جسمے است بہ جسمے دیگر بہ حیثیتے کہ آزارے باو رسد چنانکہ یکے از شعرا گوید ؎
انگشت نہادم بر نخدانش گفت　　برسیب منہ الف کہ آسیب بود
دریں صورت بر خراش اطلاق آں تواں کرد بخلاف دھکّا و نیز آسیمہ کہ بہ معنی دیوانہ و شوریدہ نیز مستعمل است و در اصل آسیبہ بود بہ باے موحدہ، و میم بدل باست، پس آسیب اِمالۂ آساب و آسام مبدل آساب دریں صورت سرسام و برسام بہ معنی آفتِ سرو سینہ و احتیاج آں نیست کہ قلب آماس گفتہ شود چنانکہ اکثرے گفتہ اند، و ایں تحقیق مخالف آنست کہ در سراج اللغۃ نوشتہ ام [=]

دھکیلنا۔ در رسالہ "آسیب و صدمہ زدن، شوختن بشین معجمہ و بای فارسی" لیکن دھکیلنا در ہندی انداختن بزور است و سپوختن بکسر سین مہلہ بہ معنی فرو بردن در چیزے و بر آوردن آں کہ از اضداد است و بہ معنی آسیب و

---

[۱] مول کے دیگر معانی کے لئے دیکھو برہان و آنند راج۔ [۲] آصفیہ۔
[۳] آرزو کے نسخوں میں قاف ہے، میں نے ہانسوی سے اصلاح کر لی، س۔

صدمہ زدن نیست۔ [=]

دھکا دھکی[1]۔ دررسالہ" آنچہ از افتادن بریک دیگر بروقتِ ہجوم وافراط و تفریط شود، دِنگ دِنگ بکسرِ ہر دو دال وسکون ہر دو نون وبہر دو کاف فارسی" لیکن آنچہ درکتبِ معتبرہ نوشتہ شدہ دَنگ صدائے بہم خوردن دو سنگ و دو چوب وامثال این، واین مخففِ درنگ است بہ ہمیں است پس دنگدنگ بہ معنی بسیارے آواز مذکور خواہد بود نہ بہ معنی کہ صاحب رسالہ نوشتہ۔ [=]

دلدل۔ دررسالہ" گِل ترسیاہ باآب آمیختہ کہ بہ دشواری ازاں بیروں توان آمد وآں را خلاب ولای وخلیش بجائے معجمہ وشین نقطہ دار بوزن فعیل گویند" و بازنوشتہ" زمینے پرآب وگِل کہ پائے مردم وحیوان دراں بند شود وخلاش بخلا وشین معجمتین وچچلہ بہر دو جیم فارسی مفتوح وسکون بائے فارسی بینہا ولام"۔ فقیر آرزو گوید باآنکہ مکرّر نوشتہ قیدِ سیاہ نیز غلط است، دلدل بہ معنی گلے است کہ پائے آدمی وحیوانات ازاں بہ دشواری برآید ونیز چچلہ درکتبِ معتبرہ بہ معنی زمینے است پُرآب وگِل کہ پائے مردم وحیوانات بلغزد، ولہٰذا بعضے گفتہ اند کہ پایۂ تمے کہ طفلاں برآں بلغزند وبفارسی تخسک بلام وخائے معجمہ و بہ عربی زُحلوُفہ خوانند پس غیر دلدل باشد [ا ب میں دو مرتبہ دیا گیا ہے=]

دُلہن[2]۔ زنِ نوکدخدا شدہ، عَرُوس بفتح بوزنِ عروض [=]

---

[1] = دَھکم دھکی۔ (آصفیہ) [2] برہان۔ [3] ب اور ا ب کے مطابق" الف اور ا الف میں دو لکیں۔

دلّال - در رسالہ شخصے کہ ہنگام خرید و فروخت درمیان بائع و مشتری باشد و بہ عربی سمسار گویند، داسار[۵۱] ہرچند سمسار در عربی بہ معنی دلّال است عموماً لیکن فارسیانِ حال بہ معنی شخصے استعمال کنند کہ اسباب و اشیاے مردم گرفتہ در دکانے نگاہ دارد و فروختہ زر بہ مالکان دہد و خود ہم منتفع[۵۲] شود و دردکانِ او اقسام چیزہا بود از جہت آنکہ ہر کہ چیزے را برائے فروخت آورد در دکان او نگاہ دارد، محمد سعید اشرف گوید[۵۳] بعرضِ تفاریق اشعار خود را شوم کار فرمائے سمسار خود - و دلّال خود عربی است، و دلّالے کہ پیش دکان استادہ شود و سودا کند راپای دکانی گویند بیائے فارسی[۵۳] [=]

دلیا - طعامے کہ از جو و گندم دلیدہ پزند و عز با خورند و بلغور نیز خوانند و بتازی برعون بیائے[۵۴] موحدہ و رائے مہلہ و عین بے نقطہ خوانند، کما فی الکنز، فروشک بوزن خروشک [= .... برعون بعین مہلہ (ہا ب) برغول بعین معجمہ (ہا الف)]

دُھمالا[۵۵] - روزنے کہ در سقف مطبخ و حمام و امثالِ آں سازند برائے بیروں رفتنِ دود و آں را دود، آہنج نیز گویند، دُود کش [... دھوالا[۵۶] شعلے را گویند کہ سر چراغ تعبیہ تا دُود چراغ بہ سقف نرسد و دیوار را تباہ و سیاہ نہ سازد، دُود آہنج]

---

۵۱ برہان ۵۲ مطابق الف، ب، میں متتع - ۵۳ یا دکانی و یا دکان ایضاً (اندراج)۔ ۵۴ یہ لفظ قاموس میں نہیں ملا، شاید برغول یا برغل ہو - ۵۵ آصفیہ ندارد، یہ دھوانرا یا دھوالا سے بگڑا ہے [دیکھو پلیٹس] نیز ہا الف: ہا ب دھوالا - ۵۶ برہان دود برآہنگ نیز -

دَمڑکا[1] - با دریسهٔ دوک که از چرم سازند، سنگوک" بفتح سینِ مہملہ ونونِ زدہ وکاف فارسی بواو رسیده[2] وآنرا وِلادہ بواو بوزن نہادہ[3] نیز خوانند بتازی فُلکه [=]

دُمچی - در رسالہ" دوالِ زین که زیرِ دُم باشد وبتازی ثفر بثا سے مثلہ و غین خوانند یا پاردم بباے فارسی"، لیکن ثغر لغا است وغین خطا است چنانکه در قاموس وکنز اللغه وغیر ہمایہ ثبوت می رسد [=]

دھمال - در رسالہ آنست که" قلندران وشاطران وامثال ایشاں نقارہ نوازند وشلنگ زنند، گلبانگ"، لیکن خطا است بدو وجہ، یکے دھمال جستنِ شاطران را نگویند بلکہ مخصوص قومے است از درویشاں که در ہند آں یار را مداری نامند وجستنِ شاطران را شلنگ در عرف نہ گویند ونیز گلبانگ آواز است بلند که نقارچیان وشاطران ہنگام نواختن کوس وزدن شلنگ وجز آں کنند، وگلبام نیز گویند، چنانکه در کتب معتبرہ لغت است، ودراصل زبان ہندی دھمال نوعے از تصانیف است که دراں ذکر ہولی که جشن اہل ہند است باشد چنانکه بر زبان دان پوشیدہ نیست [=]

دنتو[4] **دانتو**[5] در رسالہ" کسے که دندانِ او دراز وکلاں باشد، افق بضمّ ہمزہ وسکونِ فا وقاف"، لیکن افق بدیں معنی در کتب مشہورہ نیست [= اُفقم ......][6]

دَھنک - در رسالہ" کمانِ رنگین که در موسم برشگال در مقابل آفتاب بر آسمان

---

[1] = آصفیہ، پلیٹس میں دَمرکا۔ [2] برہان۔ [3] ب، ج، ہ، ب۔ [4] وا، الف۔ [5] آرزو کے سب نسخوں میں یہی ہے مگر بانسوی کے سب نسخوں میں افقم۔

پیدا شود وبتازی قوسِ قُزَح گویند، کمانِ رستم" لیکن دھنک در اصل ہندی به معنی مطلق کمان است و در عرف به معنی قوس قزح و در فارسی کمان شیطان نیز گویند وظاہرا قزح اسم شیطان است [=]

دُھنّا[1] - برزدنِ پنبه برائے رسیدن وغیرہ بتازی نَدفت[2] گویند[3] بکسرِ نون وسکونِ دال وفا ودر رسالہ پخته[4] زدن ببلاے فارسی بدین معنی آوردہ [=]

دَھنگ باؤ - در رسالہ" بیماری که از ان تنِ آدمی به پیچد، تشنج بروزنِ توفق

دُھنیا آنکہ پنبه راز ند، ندّاف وحلّاج [=]

دُنبل - در رسالہ" قرحۂ کہ بیش تر در نصفِ اسفل انسان پیدا شود مثل: ران وساق، حِبن بکسرِ حاے مہملہ وسکون باے موحدہ، بُنا ور بضم باے موحدہ ونون بالف کشیدہ وفتح واو وراے مہملہ" لیکن در قاموس است الحِبنُ جُراحُ کالدُّنبل پس غیرِ دُنبل باشد ، وبنا ور در کتب لغت اگرچہ بفتح آوردہ لیکن اقوی بضم است وبُنبر یا مخفف بنا ور است یا لغت علٰحدہ وقیل مبدّل آں [=]

دِن اوندھا - بیماری که روزانہ در نظر تیرگی آرد وشب بحال بود مقابل رَت اوندھا یہ معنی شب کور، جہر بفتح جیم وسکون ہا وراے مہملہ [=]

دُھوالا - در رسالہ" سفالے بر سر چراغ تعبیه کنند تا دُود چراغ به سقف

---

[1] = دھنّا (آصفیہ) [2] صحیح: ندف بالفتح [3] پخته = پنبه زوکه دانه از و جدا کردہ باشد (اندراج) [4] مطابق الف، ب و ج، ۵ الف و ۵ ب میں دن اودھا، نور: دِلوندھا" دن اوندھا کے لئے دیکھو پلیٹس تحت لفظ "دن"، [5] دیکھو دھالا (گذشتہ صفحات میں)

نرسد و سیاه نسازد، دُود آهنج" لیکن این خطاست چراکه دُود آهنج به معنی سوراخ
است که دُود حمام وغیره ازاں برآید وخود نیز گفته چنانکه گذشت [=]
دُورگا" اسپے که ازیک ترکی وازیک جانب تازی بود، ارغون بفتح
همزه وسکونِ رائے مهمله وغین معجمه بواو رسیده" لیکن درکتب معتبره ارغون
قسمے ازاسپ تیزوتند آورده، پس لفظِ صحیح مرادف دورگا اَلکدِش است چنانکه
درکتب قوم مرقوم است، ونیز قیدِ ترکی وتازی بےجاست مطلق اسپے که مادر و
پدر آں غیر جنس هم باشند وبریں قیاس است الکدش [=]
دُولَتی ـ دررساله "لگد زدنِ اسپ بیک بار، چخته بجیم فارسی مفتوح و
سکونِ خا" لیکن به معنیِ دولتی جُفته بضم جیم[۱] تازی است چنانکه درکتب
معتبره است وجوهری کلمه نیز دلالت دارد [=]
دهوکها ـ دهوکا[۲] "آنچه درکشت زار شکل صورت شیر وامثال آں
راست کنند ونصب سازند وبتازی مخیل گویند، هُراسه بضم اول" لیکن
درمنتخب بدیں معنی خیال آورده وهم چنیں ازقاموس مستفاد می شود ونیز
هراسه بکسر اول است چنانکه درکتب لغت آورده است وقیاس نیز
می خواهد ونیز دهوکا درهندی به معنی مطلق فریبِ نظر است که ازدور به نظر
آید ودرواقع چیزے نباشد [دهوکها (ا حب) ....]
دوتهر[۳] ـ دررساله "پارچه که تار وپود داد دوتا باشد واکثر حمالان وفقرا
ازاں جامه سازند، ستام بضم میم وسکونِ سین مهمله" لیکن دوتهر آنچه مستقل

---

[۱] برہان د [۲] ا ب میں ذہوکہا. ا الف دوالکھا بھی ہے (ق ر ہ)، ج میں دوہگا"
نفائس: دھوکا [۳] پلیٹس میں Dohar اور Dotaee ہے آصفیہ دوہر

ہندوستان است جائے سفت سطبرے بود کہ آں را دو تا دوزند، و بوضعے کہ مرقوم نمودہ مرسوم نیست، و لفظ مستام در کتب معتبرۂ مشہورہ مثلِ قاموس وغیرہ نیست و در کتب فارسی نیز نیست [=]

ڈھونگا[۵۱]۔ در رسالہ" جانب آدمی کہ وقتِ گشتن و اعراض آں را گرداند، عِطف بکسر عین و سکون طاے بے نقطہ و فا،" لیکن در قاموس عطف بہ معنی جانب ہر چیز است خصوصیت آدمی بے جاست، بدانکہ آدمی را شش جانب است بالا[۱] پائیں[۲] بیش[۳] و پس[۴] و چپ[۵] و راست[۶] را پہلو خوانند بہ مجاز، چرا کہ پہلو در اصل بہ معنی تہی گاہ است کہ بہ ہندی کوکھ گویند [=]

دُودھی[۵۲]۔ در رسالہ" سبزہ ایست شیر دار کہ بعضے از زنانِ ہند در دست و پاے خود سوزن زدہ شیر آں را بہ زخم ہاے ریزند تا جاے مذکور رنگ کبود پیدا کند، مِفلاج بمیم مکسور و سکون فا و جیم تازی، و ظاہرا شیر گیا بشینِ معجمہ بیا رسیدہ و سنوسپند بشین بوا و رسیدہ و سین مہملہ موقوف و فتح باے فارسی و سکونِ نون و دال ہماں است [دُدِھی[۵۳]..... بعضے از زنانِ ہنود ..... و ایں استعمال اغلب در نواحی پورب است]

دُولَہ۔ مردِ نوکد خدا، داماد، و ایں کہ فلانے داماد فلاں است بہ معنی شوہر دختر او مجاز است۔

---

۵۱ یہ لفظ ڈھونگا ہے،(دیکھو پلیٹس) یہ لفظ ڈال کی ردیف میں ہونا چاہیے۔ چنانچہ ڈ کی ردیف میں بتکرار موجود ہے۔ ۵۲ ہا ب: دُدھی، نفائس. دُدھی۔
۵۳ مطابق ہا ب

دوات - در رسالہ "مشہور و بتازی مِحبرہ[1] بکسر میم و سکون ہائے مہلہ و بائے موحدہ مفتوح و رائے مہلہ ، لیقہ دان بلام و یائے معروف" لیکن دوات چوں لفظ فارسی است پس ہندی آں باید بہم رسانیدن مثل الفاظ دیگر' [=]

دوب - نوعے از سبزہ کہ حیوان برغبت خورد ، فرزد[2] بفتح فا و رائے مہلہ و زائے معجمہ موقوف و دال و مَرغ بفتح میم و سکون رائے مہلہ و غینِ نقطہ دار [...... و از ہمیں مشتق است مرغزار یعنی سبزہ زار]

دونا مَروا - نباتے است نزدیک بریحان سبز و بوے خوش دارد ، مرز نگوش[3] بفتح میم و سکون رائے مہلہ و زائے معجمہ و سکونِ نون و مرزنجوش بجیم تازی معرب آں است [دونا اور دونا مروا الگ الگ دئے ہیں ۔ (ماجب)]

دُولائی - در رسالہ" دو جامہ کہ کنارہائے آں بہم دوختہ باشند و بتازی رتاق بکسر رائے مہلہ و فوقانی بالف کشیدہ و قاف خوانند" لیکن در فارسی جامہ دوتا ست از قسم پوشیدنی ، و در ہندی بر دوش و سر اندا[ضتنی] [=]

دوپرتی روٹی - نانے کہ پزند و بادے دراں افتد و دوتا شود ، نانِ دوپوست

دودھ چھٹاونا - منع بچۂ آدمی از شیر ، فطام بکسر فا و طائے مہلہ ، بفارسی

---

[1] نفائس - مجرہ ۔ [2] فرزد (برہان) دوب (نفائس)

[3] (Platts) Dauna [4] برہان نفائس میں مرد قوش ، مردہ گوش ۔

بُریدن طفل از شیر۔
دوڑ۔ رفتارِ تیز کہ بفارسی تاختن و بہ ترکی یلغار و بتازی عَدْو بفتح عین مہملہ و سکونِ دال و واو خوانند
دَہی۔ جُغرات و لبنِ حامض تیز گویند و بفارسی ماست، حالا مشہور ایران ہمین است. و در رسالہ سغراط بصاد و غین معجمہ و طاے مہملہ، لیکن در قاموس است الضَّغِط کعُنُق عَمَلِ اللَّبَنُ الخاثرای الحامض، [=]
دیولی[۱]۔ در رسالہ" پاشنۂ در، نجارہ بضم نون و جیم عربی و راے مہملہ" و این خطاے محض است زیرا کہ دیولی چوبے سنگے باشد کہ درمیان پاشنۂ در بگردد و بہ ہندی پاشنۂ در را چُول گویند چنانکہ گزشت و نجارہ دیولی است نہ پاشنۂ در، فی القاموس: النجرانُ الخُشُبَۃُ فیہا اصل الباب [=]
دیھرا۔ در رسالہ" جاے عبادتِ ہندوان، کُنشت بضم کاف تازی و کسر نون"، لیکن کُنشت در کتب معتبرہ عبادت خانۂ کافران است اعم از آتش خانۂ گبران و عبادت خانۂ ہندوان [=]
دیوٹ۔ در رسالہ" چراغ دان چوبیں کہ بتازی مَسْرَجہ خوانند، مرزہ بفتح میم و سکونِ راے مہملہ و زاے معجمہ مفتوح"، لیکن مرزہ بہ معنی مطلق چراغ دان است خواہ چوبیں خواہ غیر آں و ہمیں است

---

[۱] ب: دیونی: ہ ب: پلیٹس: دیولی [۲] دیہرہ، دیھرا۔
[۳] پلیٹس: ؛ ہندوؤں یا جینیوں کا مندر، آصفیہ میں ہی: دیرہ یا دہرہ = سکھوں کا مندر، ہ ب: دیہرا نور: دیرا، نفائس = دیویرا

دیب - بہ معنی ہفتم[۱] حصہ از ربع کہ بتازی اقلیم گویند بکسر اوّل، کشور بکافِ تازی -

دیورانی جیٹھانی - دو زن کہ در نکاح دو برادر باشند، یاری بہ تحتانی و رائے مہملہ، این قدر تفاوت ہست کہ در ہندی زنِ برادر کلاں را جیٹھانی و زنِ برادرِ خورد را دیورانی خوانند و در فارسی ہر دو را یاری، اینکہ یاری بہ معنی دو زن کہ در نکاح یک کس باشند بعضے گفتہ اند ضعیف است[۲]۔

دیوک[۳] - کرمے کہ از زیر زمین پیدا شود و چوب و اشیاے دیگر را تلف کند، دیوک بدال رسیدہ، وظاہرا دیوک و دیوک یکے است از عالم توافق، بہ عربی اَرَضہ خوانند بفتح الف و ضاد معجمہ۔ [=]

---

[۱] بہ معنی جزیرہ، وبرا اعظم (آصفیہ) [۲] برہان میں دو معانی موجود ہیں -۱۱

[۳] آصفیہ اور پلیٹس میں یہ صورت موجود نہیں آصفیہ دیمک:، پلیٹس میں دیوک بھی ہے۔

باب الدّال الهندیّہ

(ڈ)

ڈاڑھی کا بچّا۔ موے ریش کہ زیر لب پائیں روید، ریشچہ و ریش بچہ، عنفقہ بعین مہملہ و باے موحّدہ و فا و قاف بوزن مدرسہ۔

ڈاک چوکی۔ آنست کہ اسپے در ہر منزلے یا پیادہ بہ مسافت دو سہ کروہ نگاہ دارند تا خطوط و احکام سلاطین و اُمرا دست بدست زود بجائے برسد، اسکدار بفتح الف و قیل بکسر و بعضے بضم گفتہ اند و سکون سین مہملہ و دال بالف کشیدہ و راے مہملہ، و مجد الدین علی توسی اسکدار بہ معنی شخصے گفتہ کہ بر آن اسپ سوار شود زیرا کہ اسپ مذکور را اسک خوانند و اسکدار اُلاغ دار باشد، و صاحب برہان بہ معنی قاصد گفتہ، و در ساحی خریطۂ کہ قاصدے را بجاے بہ تعجیل بفرستند و در ہر منزلے براے او اسپے نگاہ دارند تا منزل بمنزل بہر اسپ تازہ زود سوار شود چنانچہ بہ مقصد برسد و گاہ باشد منزل بمنزل پیادہ ہا تعیّن نمایند تا پیادۂ اول خود را بہ پیادہ دوم رساند و دوم بہ سوم و سوم بہ چہارم علی ہذا القیاس تا بمقصد برسد]

ڈانک[1]۔ ورقے از نقرہ یا طلا یا ملمع کہ در زیر جواہر مرصّع کردہ نہند براے

---

[1] = نیز ڈاک (آصفیہ)

دیپ - بہ معنی ہفتم حصہ[1] از ربع کہ بتازی اقلیم گویند بکسر اوّل، کشور بکافِ تازی۔

دیورانی جِٹھانی - دو زن کہ در نکاح دو برادر باشند؛ یاری بہ تحتانی و رائے مہملہ، ایں قدر تفاوت ہست کہ در ہندی زنِ برادر کلاں را جِٹھانی و زنِ برادرِ خورد را دیورانی خوانند و در فارسی ہر دو را یاری۔ اینکہ یاری بہ معنی دو زن کہ در نکاح یک کس باشند بعضے گفتہ اند ضعیف است[2]۔

دیوک[3] - کرمے کہ از زیر زمین پیدا شود و چوب و اشیائے دیگر را ضائع کند، دیوک بدال رسیدہ، و ظاہرا دیوک و دیوک یکے است از عالم توافق، بہ عربی اَرضہ خوانند بفتح الف و ضاد معجمہ۔ [=]

---

[1] بہ معنی جزیرہ، و بڑا اعظم (آصفیہ) [2] برہان میں دو معانی موجود ہیں -۱۱
[3] آصفیہ اور پلیٹس میں یہ صورت موجود نہیں آصفیہ دیمک؛ پلیٹس میں دیوک بھی ہے۔

باب الدّال الهندیّه

(ڈ)

ڈاڑھی کا بچّا۔ موے ریش کہ زیر لب پائیں روید، ریشچہ و ریش بچہ، عنفقہ بعین مہملہ و باے موحّدہ و فا و قاف بوزن مدرسہ۔
ڈاک چوکی۔ آنست کہ اسپے در ہر منزلے یا پیادہ بہ مسافت دو سہ کروہ نگاہ دارند تا خطوط و احکام سلاطین و اُمرا دست بدست زود بجائے، برسد، اسکدار بفتح الف و تل بکسر و بعضے بضم گفتہ اند و سکون سین مہملہ و دال بالف کشیدہ و راے مہملہ، وحید الدین علی توسی اسکدار بہ معنی شخصے گفتہ کہ بر آں اسپ سوار شود زیراکہ اسپ مذکور را اُسکُ خوانند و اسکدار اُلاغ دار باشد، و صاحب برہان بہ معنی قاصد گفتہ، و در ساحی خریطۂ کہ قاصدے را بجاے بہ تعجیل بفرستند و در ہر منزلے براے او اسپے نگاہ دارند تا منزل بمنزل بہر اسپ تازہ زود سوار شود چنانچہ بہ مقصد برسد و گاہ باشد منزل بمنزلِ پیادہ ہا تعیّن نمایند تا پیادۂ اول خود را بہ پیادہ دوم رساند و دوم بہ سوم و سوم بہ چہارم علی ہذا القیاس تا بمقصد برسد]
ڈانک[1]۔ ورقے از نقرہ یا طلا یا تلع کہ در زیر جواہر مرصّع کردہ نہند براے

---

[1] = نیز ڈاک (آصفیہ)

جلاسے، رنگ یا رنگ کردن، توّہ بضمّ فا و واو مشدد و ورق زیر نگین، وسند این ہر دو در دفتر دوم سراج اللغہ مرقوم است۔

ڈھاک۔ در رسالہ "درختے کلاں بزرگ در ہندوستان کہ آں را اخلش و پلہ گویند پلاس بباے فارسی مفتوح" لیکن نوشتن این قسم الفاظ ازیں مرد خیلے محل تعجب است زیراکہ ڈھاک و پلاس و پلہ ہر سہ یکیست، و لفظ ہندی و در فارسی بہ معنی جامۂ درشت و خشن است کہ فقرا و غربا پوشند و تحقیق پلہ در سراج اللغہ مرقوم است و لفظ اخلش در کتب مشہور نیست۔
[..... در ہندوستان کہ آں را اخلش و قلہ نیز گویند، پلاس]

ڈابھ[۲]۔ در رسالہ "گیاسے کہ مردم غربا ازاں چارپائی یا فند و تنند، انبیرہ بروزن انجیرہ بفتح الف وسکون نون" لیکن انبیرہ در سروری خاشاکے کہ بعد از پوشش خانہ بر بام اندازند و گل و کاہگل اندایند [=]

ڈار۔ در رسالہ "قطار مرغاں کہ بتازی تُلب بضم نوقانی گویند، جوق بضم جیم" لیکن لفظ تلب در کتب معتبرہ مشہورہ نیست و نیز ڈار بر خیل آہو نیز اطلاق کنند و لفظ جوق نیز ہمیں حالت دارد، پس در بیان معنی خطا باشد [=]

ڈبا۔ در رسالہ "گوشت پارہ کہ شتر بوقت مستی از دہن بیروں آرد، شقشقہ بکسر شین معجمہ و قاف زدہ و شین و قاف ہر دو مفتوح" لیکن لفظ مذکور متعارف

---

[۱] الف و ب میں ڈابہ = ڈابھ (دیکھو پلیٹس)
[۲] نیز ڈابا بالفتح (پلیٹس) ، ا ب نے بھی دونوں موقعوں پر ڈبا بالفتح دیا ہے۔

اُردوے بادشاہی و زبان اکبر آباد و شاجہاں آباد نیست، زبان وطن صاحب رسالہ است' ونیز "رنجے آور دہ کہ طفلان را عارض شود و چوں مردم کلاں را شود تنگیٔ نفس و کوتاہ دمی گویند، ضیق النفس، لیکن ضیق النفس اعم است بلکہ شارح قانونچہ ایں مرض را ذات الریّہ اطفال گفتہ و ضیق النفس کہ آں را ارآبو نیز گویند بفتح رائے مہملہ و بائے موحدہ بواو رسیدہ لازم اوست ونیز ڈبا بہ معنی خوشبوے دان یعنی طبلۂ عطار است' جونہ بفتح جیم تازی' امّا بہ معنی طبلۂ عطار جونہ بضم است چنانکہ از قاموس وغیرہ مستفادمی شود و بعضے آں را بتنکہ گفتہ[۱] اند کما فی الکنز' نیز ڈبیا اعم است کہ خوشبوے وغیرہ مثل زیور و امثال آں دراں نگاہ دارند [ہانسوی نے یہ معانی تین الفاظ کے ماتحت الگ الگ دئے ہیں۔

ڈبکی - ہمہ تن فرو رفتن بآب و بتازی غوطہ خوانند' یا غوش[۲] بیائے فارسی و غین و شین ہر دو معجمہ [illegible]

ڈبیا - در رسالہ "بوے دان چوبیں کہ دراں معجون وغیرہ نہند و بتازی طبلہ خوانند' پیلہ"، لیکن تفسیر ڈبیا بہ بوے داں خطا ست وگاہے زیور وغیرہ نیز دراں نہند ونیز پیلہ ببائے فارسی و یائے مجہول بہ معنی خریطۂ دار دست لہذا کسے را کہ خریطۂ دارو بدوش گرفتہ در کوچہ باگردد و لقب شد پیلور گویند چنانکہ در کتب مرقوم است' ونیز طبلہ اغلب کہ بہ معنی خریطہ مذکور است نہ بمعنی ڈبیا ونیز سابق طبلۂ عطار را ترجمۂ ڈبا گفتہ نیز قید چوبیں خطا است از مس و برنج نیز سازند و تحقیق ایں آنست کہ ڈبیا ظرف خورد

---

[۱] برہان: تنکو بر وزن سمن یو اسی معنی میں دیا ہے۔ [۲] بر وزن آغوش۔

باشد و ڈباظرفِ کلاں وہردو از یک جنس اند۔ [=]

ڈس۔ در رسالہ "رسن[1] ہاے ترازو کہ در کفہ انداختہ بشاہین کہ چوب ترازو ست بندند و آں شش رسن باشد، علاقہ" لیکن ڈس در ہندی بمعنی دستہ از چند ریسمان بہم آمدہ باشد پس اعم باشد، ونیز علاقہ در کتب معتبرہ سر تازیانہ باشد کہ بہ ہندی آں را پھندنا[2] گویند و پھندنا اعم است از پھندنہ[3] تازیانہ وغیرہ، لہٰذا علاقہ بند در فارسی بمعنی کسے است کہ ابریشم براے زیور وغیرہ بافد و علاقہ سازد و او را در ہندی پٹوہ[4] گویند [=]

ڈکار۔ بادے کہ از معدہ بر آید، آروغ بمدّہ و راے مہملہ و واو مجہول، و جُشا[5] بضم جیم و شینِ معجمہ بالف کشیدہ خوانند [=]

ڈگر۔ در رسالہ "اسپ سوار و پیادہ ازاں راہ تواند رفت و راہ رفتنِ گردوں نباشد، جادّہ" لیکن ایں خطاست ڈگر بہ ہندی مطلق راہ است، و قید راہ رفتن گردوں نباشد بے جاست، و جادّہ نیز ہمیں قسم است، و فی القاموس الجادّۃُ معظم الطریق ولفظ جادّہ در فارسیاں تخفیف بمعنی نشانے کہ بشکل خط از آمد و رفت مسافرین بر زمین پیدا شود استعمال کنند و بہ ہندی لیک خوانند اگرچہ لیک ہم در ہندی در اصل بمعنی خطاست [=]

ڈگ۔ مسافت مابین ہر دو پا در رفتن کہ بتازی خطوہ بخاے معجمہ و

---

[1] الف: رستہ ہا۔ [2] اصل: بھندنہ۔ [3] صحیح: پٹوا۔ [4] ہا لقب؟: جشا، [5] صحیح جُشاغ۔

سکون طاے مہلہ وفتح واو گویند، گام بکاف فارسی۔

ڈھلکا۔ "مرضے کہ آب از چشم ہمیشہ رواں شود، بتازی دَمعہ بفتح دال مہلہ خوانند [=]

ڈلیا[1] در رسالہ "ظرفے کہ از چوب گز وسنے سازند وآں را چاشتدان نیز گویند کرسان[2] بفتح کاف تازی[3] وراے مہلہ" لیکن چاشدان را ارباب لغت بہ معنی صندوقچۂ نان گفتہ اند وآں مخفف چاشتدان است یعنی چیزے کہ طعام چاشت دراں نگاہ دارند پس غیر ڈلیا باشد زیرا چہ ڈلیا صندوقچہ نیست پس فارسی صحیح آں سَبَد بود [=]

ڈلی۔ پارچۂ گوشت، "بُکسہ[4] بضم باے موحدہ وسکون کاف تازی و سین مہلہ، وبتازی تکہ گویند لہذا تکاک بہ معنی تکہ فروش آمدہ" وڈلی در اصل ہندی مکسور ولام[5] بیارسیدہ نام قدیم شاہ جہاں آباد بود کہ بدال مہلہ مبدل آنست ودہلی معرب آں [=]

ڈنڈیا[6] در رسالہ "پیادۂ کوتوالی[7] جلوار بکسر جیم عجمی ولام ساکن وواو بالف کشیدہ وراے مہلہ" واین خطاست بدو وجہ: یکے آنکہ ڈنڈیا بہ معنی مطلق پیادۂ کوتوالی نیست بلکہ پیادۂ قاضی است کہ معین شود باہتمام بازار، ونیز جلواز بجیم فارسی وراے مہلہ تصحیف است، صحیح جلواز بجیم تازی

---

[1] مطابق آصفیہ: بلیٹس میں ڈیلیا [2] برہان [3] مطابق ا ب: بالف: کافِ پارسی۔ [4] برہان۔ [5] مطابق الف و ب و ج میں ومکسور بیارسیدہ، [6] نور: بازار کی آمدنی وصول کرنے والا۔ [7] ا ب: "پیادہ کوتوالی"

وزاے معجمہ، و لفظ عربی جلویز امالہ آنست چنانکہ در سراج اللغہ نوشتہ ام
ونیز در رسالہ " ڈنڈیا چادرے کہ یک سرش بمیان بندند و سر دیگر را بر سر
اندازند و پوشاکِ زنان ہنود است، سارہ بسین مہملہ بوزن چارہ" فقیر
آرزو گوید اگرچہ در فارسی سارہ بہ معنی نوعے از فوطہ و میزر نوشتہ اند کہ از
ہند آرند و در شیراز از آں لباس سازند و در ہندوستان ساری خوانند
نوشتہ اند لیکن ساری نوعے است از پوشاکِ زنانِ ہند و دکن و
سارہ ظاہراً ہمان است کہ بہ ہندی آں را سیلا گویند، و احتمال دارد
کہ سارہ در اصل سالا باشد کہ الف اول بامالہ یا شدہ و راء و الف
دوم ہاے مختفی چنانکہ در اواخر دیگر الفاظ ہندی مثل بنگلہ و بنگالہ
وسیلہ پارچہ است کہ لباس از اں سازند بخلاف ساری کہ ہرگز
مرسوم نیست و بسبب قرب الفاظ در اشتباہ افتادہ باشد واللہ اعلم [یا
حب میں یہ دو لغات الگ الگ دو جگہ]

ڈنڈی - در رسالہ " چوب ترازو کہ علاقہ را بداں بندند و بتازی عمود
خوانند، شاہین"، لیکن ڈنڈی اعم است، مخصوص ترازو نیست، بہ معنی
دستہ است کہ متصل باشد بچیزے مثلاً بادزن وغیرہ، ونیز بودنِ آں از
چوب ضروری نیست از مس و برنج وغیرہ نیز سازند، وہم در رسالہ
ڈنڈی " ترازوئے بود بزرگ کہ یک پلہ داشتہ باشد و بجانب دیگر سنگ
از شاہین آویزند، کپان بکاف و باے فارسی" و تحقیق آنست کہ ڈنڈی
در اصل بہ معنی ساقے است کہ با گل و ثمر پیوستہ باشد و بسبب آں بدرخت
پیوستہ باشد بعد ازاں بہ معنی شاہین ترازو و دستۂ بادزن وغیرہ شہرت گرفتہ
وہم چنین کپان کہ قپان بقاف و باے موحدۂ مشددہ معرب آنست۔ [=]

ڈنڈ۔ در رسالہ "تاوان" غُرم بضم غین معجمہ و راے مہملہ"، لیکن ڈنڈ عام است و تاوان خاص، زیراکہ تاوان وادنِ چیزے است در عوض چیزے تلف شدہ و بر چیزے کہ حاکم از رعایا بے حساب گیرد اطلاقِ تاوان نیامدہ و ڈنڈ گویند، و فارسی صحیح آں ترجان[۱] است و فعلِ مذکور را گیراندن[۲] گویند بکاف فارسی بیا رسیدہ و راے مہملہ بالف کشیدہ و نون، در اصل ہندی ڈنڈ بہ معنی تعذیب و تعزیر و جزاے فعل بد است کہ بفارسی یادافراہ[۳] و بادافرہ و بادفر خوانند و نیز در قاموس است الغُرمُ ما یلزمُ اداءُہٗ دریں صورت عام باشد از ڈنڈ چہ غرم بر قرض نیز اطلاق کنند، و غریم قرض خواہ و قرض دار ہر دو را گویند [=]

ڈنڈوارا[۴]۔ بادے کہ از طرفِ جنوب وزد، باد فُرودین بضم فا و راے مہملہ و واو مجہول و دال بیا رسیدہ و نون، اگرچہ بعضے باد فرودین باد صبا و بعضے باد شمال گفتہ اند لیکن ہر دو خطا است صحیح باد جنوب است و مقابل باد برین کہ باد شمالیست، ازیں جہت کہ قطب شمالی نمودار است و قطب جنوبی دیدہ نمے شود۔

ڈھولکی۔ در رسالہ" دہلکے باشد کوچک کہ بازیگران و مسخرہا دارند و در ہنگام رقاصی و بازی نوازند و آں را تبیرہ نیز خوانند، تُنبک بضم تاے فوقانی و سکونِ نون" لیکن تنبک اگرچہ بعضے بہ معنی دہلِ کوچک گفتہ اند لیکن بہ تحقیق چیزے است کہ بازیگران در بیخِ بغل گرفتہ بازی کنند و نوازند

---

[۱] "تونیاز" ے را نیز گویند کہ بعد از گناہ و تقصیر گزرانند" (برہان) [۲] فرہنگ اندراج: "در پاے حساب آوردن و نیز تاوان گرفتن"۔ [۳] فرہنگ اندراج: جزا و مکافاتِ گناہ وغیرہ۔ [۴] مطابق پلیٹس، الف: ڈنڈوار، ب: ڈنڈوارج: ڈنڈوارہ د: ڈنڈوار

کما قال اهل التحقیق، لهذا آنچه خمره هاے هندوستان چیزے باشد
دراز میان خالی که بریک روے آں پوست بود و در بغل گرفته نوازند آں را
تنبخ بخاے معجمه خوانند، ڈهولکی هر دو طرف آں پوست باشد مخصوص
بازی گراں و مسخر ہانیست، اکثر ارباب ساز و آواز نوازند و نیز آنچه
نوشته که آں را تبیره نیز خوانند هم خطاست چرا که تبیره کوس و دہلے
که روز جنگ نوازند و ڈهولکی از سازهاے جنگ نیست - [=]
ڈوُیا- شخصے که در آب فرو رود بے اراده، غرقه و نیز طوفان آب
ڈول[۱]- چیزے که هنوز درست نه شده باشد از عالم صناعی، انگاره
بفتح الف و سکونِ نون و کاف فارسی بالف کشیده و راے مهملهٔ
مفتوح-
ڈوریه[۲]- باصطلاح دفتر بادشاہان کسے را گویند که سگ را تیمار کند و نگه
دارد، سگ بان بفتح سین مهمله و باے موحده-
ڈوڈا[۳] ڈونڈا- ثمرے که دراں دانه خشخاش و پنبه دانه یا امثال
آں باشد، غوزه بغین و واو مجهول و زاے معجمه [=]
ڈهونگا[۴]- در رسالهٔ جانب آدمی که وقتِ گشتن واعراض آں را گرداند

---

[۱] ڈول = وضع وطرح، انداز، کسی چیز کے بنانے کا کچا نقشہ، نمونہ، انداز وغیرہ (آصفیہ) ڈول پر لانا و ڈول ڈالنا۔ [۲] آصفیہ: ڈهریا پلیٹس

[۳] الف: ڈونڈا، ب: ڈوڈا: ج ڈوڈی ہا الف:

ڈوڈ، ہا ب ڈوڈا۔ [۴] آصفیہ ندارد، پلیٹس میں واو معروف مجهول و معروف دونوں ہے یہ لفظ ردیف دال میں آچکا ہے، ردیف ڈال میں الف میں ندارد ج میں حاشیے پر ہے، ب متن میں موجود ہے۔

عِطف بکسرِ عین و سکونِ طاے مہملہ" لیکن ایں سہو است چراکہ سابق در فصلِ دالِ مہملہ گذشت و تحقیقِ آں نیز گذشت۔

ڈھینکلی[۱] ۔ در رسالہ" چوبے کہ غلّہ بداں کوبند و آں چنانست کہ چوں پا بریک سرِ آں نہند بزور آں سرِ دیگرش بلند شود و چوں پا بردارند سرِ دیگر بر غلّہ خورد بنوعے کہ پوست از غلّہ جدا شود، بادنگ[۲] بیاے فارسی و کسرِ دالِ و نونِ زدہ و کافِ فارسی" لیکن ڈھینکلی عام است چراکہ بر چوبے نیز اطلاق کنند کہ بر لبِ چاہِ کم عمق نصب کنند و بطرفِ پائین سنگے یا کلوخے گراں بندند و بطرفِ بالا رسنے و دلوے بداں ہرگاہ خواہند کہ آب برآرند سرِ بالاے ندا افرود آوردہ دلو بچاہ اندازند و چوں پر شود بگذارند کہ چوبِ مذکور راست استادہ شود، پس دلو را گرفتہ خالی از آب سازند نیز چوبے باشد کہ از روئے تعبیہ سیوہی کہ قسمے است از خوراکِ اہلِ ہند خصوصاً در روزِ عیدِ فطر ازاں سازند، و بہ معنی دوم در عربی منجنیق است و آں از اسبابِ قلعہ گیری نیز در قدیم بود و بمعنی اول دِنگ بدونِ لفظِ پا نیز آمدہ، ابوطالب کلیم گوید: ؎

نگوں نشست چو سر از سکندری برداشت ۔۔۔ بچوبِ دنگ گرو کرد [illegible] سودا گشتہ کلیم

[=]

ڈھیلا۔ در رسالہ" کلوخ ہاے گندہ و بزرگ کہ بیشتر در زمینِ شدیار

---

[۱] مطابق آصفیہ پلیٹس میں ہے: ڈھینکی : ڈھینکا ڈھینکلی : نفائس : ڈھیکلی ۔

[۲] بادِنگ : بادِنگہ : دِنگ (برہان)

کر دہ باشند و ازاں دشوار گزر تواں کرد، دیو کلوخ چہ دیو بمعنی کلان است،، لیکن ایں تفسیر خطاست، بر کلوخے کہ مقدار سیب و بہہ باشد نیز اطلاق کنند بخلاف دیو کلوخ [=]

ڈیوڈھی گانٹھ - گرہ آسان کشای کہ بر بند جامہ و ازار وغیرہ زنند و بیک دست کشادہ شود انشوط بضم ہمزہ و سکونِ نون و شینِ معجمہ بواد رسیدہ و طاے مہلہ [ڈیوڈھی - بجاے ڈیوڈھی گانٹھ]

ڈیوڈھی[1] - دیوارے کہ پیش درخانہ دمحوطہ سازند چنانکہ درخانہ ازاں نمودار نشود درسار بدال ورا ے وسین ہر سہ مہلہ بوزن درکار لیکن درسار اعم است، بر عمارتے کہ ہمیں قسم بہ پیش دروازہ قلعہ سازند نیز اطلاق کنند بر خلاف ڈیوڈھی -

---

[1] ڈیوڑھی -

باب الرّاء المهملہ

(ر)
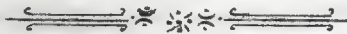
رانگ ۔ نوعے از فلزات، بتازی رِصاص گویند بکسر راے مہلہ و ہر دو صاد بے نقطہ، قلعی و از زیر بکسر[۵۱] و سکونِ راء مہلہ وزاے معجمہ بیا رسیدہ وزاے دوم نیز معجمہ [=]

راس[۵۳] در رسالہ "تودۂ غلہ از کاہ پاک کردہ در خرمن، چاش بفتح[۵۲] جیم فارسی و شین معجمہ"، لیکن اوّل بعضے بجیم تازی گفتہ اند و آخر بعضے جیم فارسی گفتہ اند و این ہر دو احتمال تبدیل دارد و پیش بعضے ہر دو جیم تازی است و ہمیں اقوی است، و بعضے تودۂ غلّہ از کاہ پاک نکردہ گفتہ اند چنانکہ پاک کردہ را خرمن خوانند، و صاحب رشیدی خرمن غلّہ پاک کردہ آوردہ [=]

راگنی ۔ در رسالہ "آنچہ از پردۂ سرود پیدا شود شعبہ بضم شین معجمہ و عین مہلہ" و این محل نظر است، زیرا کہ مقام و پردہ و شعبہ اصطلاحِ ارباب

---

[۵۱] یہ لفظ صرف الف میں ہی۔ [۵۲] برہان = الف بالفتح۔ [۵۳] ایضاً راش (آصفیہ وغیرہ) [۵۴] چاش و چاش ہر دو (برہان)

موسیقی ولایت است، و راگ و راگنی مصطلح ارباب موسیقی ہند، و پیش ایشاں شش راگ و راگنی است و بسبب آنکه شش سرود رانزوی را مادہ مقرر کردہ اند تا حال بر ما ظاہر نیست، و براے ایں ہا پُتر بضم باے فارسی و فوقانی مشدد و راے مہلہ که به معنی فرزند است نیز قرار دادہ اند و پُتر ہم بسیار است و تطبیق دادن ہر دو بے جا است [=]

راچھ - آلاتِ پیشه وراں مثلِ نجار و پٹک و سندانِ آہن گر و بتالِ آ... افزار که مبدل اوزار است لہا ودوست افزار نیز بدیں معنی ... [=]

رانڈ - زنِ شوہر مردہ، بیوہ، عَزَب بفتح عین مہلہ و زاے معجمه و باے موحدہ نیز گویند [نیز ملاحظہ ہو رانڈ]

راے چنپا - در رسالہ گُلے زردی مائل خوشبو مانند گلِ زنبق و اکثر و اغلب در دیار ہندوستان باشد فاغر بفا و غینِ معجمه مکسور، لیکن صاحب قاموس فاغرہ و فاعیه به معنی گلِ حنا و قوسی نوعے از عطر و فاعیه گلِ حنا و بعضے فاغرہ کبابه چینی گفته اند و تحقیق آں ست که فاغرہ دانه است خوشبو فاعیه گل حنا به معنی گل چنپا که بوے خوش ندارد تصحیف و تحریف راے چنپا=]

رائی - دانه که در اچار وغیرہ اندازند، خردل بفتح خا و سکون راے مہلہ و دال مفتوح و لام، و صاحب رسالہ قیجی[له] بقاف و باے موحدہ

له اس لفظ کی تحقیق نہ ہو سکی۔ ہانسوی کے سب نسخوں میں قیجی یاے معروف کے ساتھ ہے

وحاے مہلہ نیز بدیں معنی آوردہ و بفارسی سپندان بکسر سین مہلہ و باے فارسی وسکونِ نون و دال مہلہ بالف کشیدہ و نون [= دانہ ایست از اسپند خورد کہ در آچار اندازند... قجی بقاف و یاے معروف وحاے مہلہ....]

رال۔ در رسالہ "کُرْف بضم کاف تازی، سکون زاے معجمہ و فا" قیر بقاف بیارسیدہ و راے مہلہ" لیکن در کُرف اختلاف است صحیح بمعنی سواد یست کہ زرگران در نقرہ کنند و تحقیق آں در سراج اللغۃ مرقوم است، و نیز در قاموس چیزیست سیاہ کہ کشتی ہا و جہاز ہا بداں اندایند یا زِفت[۱] است بہر حال رال صمغے است سفید مائل بزردی، شاید رالِ آں ملک سیاہ باشد واللہ اعلم [=]

راہنا۔ در رسالہ" سوزن زدن و آژینہ زدن[۲] بر آسیا بنوعے کہ نشانِ آں بوقوع آید، آژدن بمدّہ وزاے[۳] فارسی و دال" لیکن راہنا مخصوص بہ آژدن آسیاست اُسترہ زدن را پاچھنا و زخم ہاے آں پچھنہ گویند و بہ عربی حجامت و سوزن زدن را گودنا بکاف فارسی خوانند۔ [=]

راپی۔ دست افزار صحافان و موزہ دوزان و سراجان وامثالِ آں ہا کہ پوست را بداں تراشند و بر تدنشِگروہ بکسر نون وسکون معجمہ و

---

[۱] برہان : بالکسر، قاموس بالفتح۔ [۲] آصفیہ رُہانا بلیٹس میں راہنا
[۳] " نوعے از آلت فولاد کہ بداں آسیا را بیاژند (برہان) [۴] نیز آژیدن (برہان)

کسر کاف فارسی و بتازی از حیل بکسر الف و سکون زاے معجمہ خوانند [.... نشگردہ (دوسرا معنی نہیں)]

رانبھنا - آواز کردن گاؤ، خوار بخاے معجمہ مضموم و داو بالف کشیدہ و راے مہملہ و این کہ در کلام بعضے اکابر خوار بواو معدولہ بر آواز گاؤ اطلاق کردہ شدہ طرف لطف است نہ معنی مراد کہ مراد ازاں خوار و ذلیل است۔

راہ[1] و کیت - دو عقدہ از جوزہر قمر خسوف، و کسوف آفتاب و ماہ بداں تعلق دارد و آں سر و دُم تنین است یعنی اژدہا و بتازی رأس و ذنب خوانند بہ معنی سر و دُم

رام چھیرا - بز کوہی کہ مار می خورد و لعاب او پاژہر[2] است، مار خوار بخاے معجمہ و راے مہملہ۔

رائتا - در رسالہ "نان خورشے کہ از سبزہ چولائی و کدو در جغرات اندا ساز ند سچک بفتح سین مہملہ و جیم فارسی مضموم، و در جہانگیری است نان خورشے کہ از ماست و شبت سازند، و در فصل شین معجمہ آوردہ" لیکن در سروری شیرے کہ بہ دوغ ریزند و در جہانگیری شیر و دوغ بہم آمیختہ کہ شبت ریزہ در آں داخل کنند، خواہ رشتہ یا ریزۂ کدو دراں اندازند خواہ سبزۂ دیگر، بہر حال سچک غیر رائتا است و رائتا نزدیک است با آہوری کہ اکثر نان خورش مردم توران است، و بعضے آہوری بہ معنی

---

[1] آصفیہ : آٹھویں نویں گرہ، تغائس۔ [2] نگر دکن وغیرہ میں لی سے بولتے ہیں (غالب) [2] = پاوزہر = شوئیدہ زہر (برہان)

خردل گفته اند چوں خردل داخل طعام مذکور می شود می تواند که مجازاً آمده باشد۔ [=]

رتوندھا۔ مرضے که صاحبِ آں وقت شب نه بنید، شبکوری، عَشا بفتح عین مہملہ وشین معجمہ خوانند [=]

رَتواہ۔ تاخت کردن بر سر دشمن بوقت شب، شبخون بیائے موحدۂ موتوف وکسر آں ہر دو جائز است [رتواہ رتواہی=]

رَجواڑہ۔ در رسالہ" قحبہ خانہ که فواحش دراں سکونت ورزند، ژغا بزائے عجمی وغین معجمہ، لیکن رجواڑا بدیں معنی اصطلاحِ شاہ جہاں آباد است بلکه اہلِ اردوست چہ ایں قسم اماکن اکثر در لشکر راجہا می باشد والا دراصل رجواڑہ جائے بودن راجہ ہاست، ظاہراً اہلِ بودنِ ایں مردم را بسبب کراہیت نام ایں ہا قرار می دہند چنانچہ توپ خانہ که حالا دراں جا می باشند بدیں نام یاد می کنند و نیز ژغاؤ بواو بدیں معنی در جہانگیری است، و در برہان زن فاحشہ وچوں ہر دو سند ندارند و صحیح زغا بزائے مہملہ بواو رسیدہ است مرکب از زغار بہ معنی زمینِ شیار کردہ یا خرانگ بر آوردہ و واو نسبت مثل نخوز اوّل بسببِ کثرتِ فعل و دوم از جہت آنکه فعل شنیع موجب روسیاہی است بہر تقدیر بفتح اول است [= قحبہ خانہ که فواحش در آنجا سکونت دارند و ایں در بلادِ مسلمین از بے توفیقی بادشاہاں بود۔ ژغاو ......]

لہ عَشا وعَشاوہ: نفائس۔

لہ زن فاحشہ وقحبہ، نیز قحبہ خانہ را گویند (فرہنگ انندراج)

رحل[۱] - در رسالہ " دو تختہ مشبک کردہ باہم کہ قرآن مجید یا کتاب دیگر بر آں گذاشتہ خوانند[۲] گیرخ بکافِ فارسی بیا رسیدہ و فتح رائے مہملہ و خائے معجمہ و کتباخ " لیکن رحل لفظ عربی است بہ معنی پالان شتر و بہ معنی چوبِ مذکور در فارسی نیز آمدہ، دریں صورت آوردنِ آں بے حساب است، و لفظ کتباخ[۳] در کتب مشہورۂ لغت نیست [رحل =]

رَدّا - نئے یا چوبے کہ نداقان پنبہ را بداں گرد کنند، شَفشَ بفتح شینِ معجمہ و سکون فا و شینِ دوم نیز معجمہ، و ایں کہ در رسالہ سینِ دوم مہلہ گفتہ خطا است [=]

رسولی - بیماری است کہ دُل بضم دال نیز گویند، خجس خائے معجمہ و سکون جیم و سینِ مہلہ " لیکن دُل گرہے چند است در امعا کہ از قبض بعد بیماری بہم رسد و بعضے گویند مرضے مانند گرہ کہ در شکم[۴] بہم رسد مہلک باشد بہر طریق غیر رسولی است، و نیز خجش بشینِ معجمہ است بدل خج کہ بجیم فارسی است و نیز دامغول بدال و میم موقوف بوزن راغول، و بتازی صلعہ بصادِ مہلہ و لام و عین بے نقطہ گویند [=]

رَسوت - دوائے کہ برائے دفع درد چشم بکار آید و بتازی حُضُض بضم حائے مہلہ و ضاد معجمہ و ضاد دوم نیز معجمہ، و بعضے بفتح دوم نیز گفتہ اند، خولان بفتح خائے معجمہ [=]

رِشتنا - نرم چکیدنِ آب تراویدن و شِفتن بکسر شین معجمہ و سکونِ فا،

---

۱ مطابقِ آصفیہ (صحیح رَحل) نیز نور، نفائس : ہا جب : ریحل (مطابق لہجۂ عوام)، ۲ ہا جب - کبتاج : نفائس : کیرخ - ۳ برہان - ۴ ایضاً

رَش - آبے کہ از افشردنِ ثمرے یا برگے یا بیخے بر آید، افشرہ[1] بفتح
الف وسکونِ فاسکونِ فا وشین معجمہ اگرچہ اکثر اطلاق افشردہ است[2]
و عوام البسّلہ بباے موحدہ ولام خوانند، وتحقیق البسّلہ در سراج اللغہ
نوشتہ ام۔

رگتش چندن - صندل سرخ [-]

رُکاوٹا - در رسالہ" تنگی کردن در خرید و فروخت مُکس بضم میم وکاف عربی
لیکن تحقیق آنست کہ مَکس امالہ مکاس چنانکہ در رشیدی است و در
منتخب اللغات بفتح آوردہ وآں عربی است مأخوذ از مکس بمعنی تنگی کردن
بیع، ونیز در فروخت تنگی را رکاوٹا گویند [=]

رن سینگا در رسالہ" نے مسی کہ روز جنگ نوازند شفس[3] بفتح شین معجمہ و
سکون فا و سین دوم مہملہ شیپور"، لیکن شیپور نائی ترکی است کہ بہ عربی
نفیر خوانند و رن سینگا غیر آنست نائے ترکی را بفارسی نپو[4] بفتح نون
و یاسے فارسی بواو رسیدہ وراے مہملہ و بہ ہندی تُرہی[5] خوانند [= ہا
الف و ب میں لفظ شفس موجود نہیں]

رَنڈوا[6] در رسالہ" مرد بے زن، عزب بفتح عین مہملہ وزاے
معجمہ"، لیکن عزب اعم است، بر مرد بے زن و زنِ بے مرد ہردو
اطلاق کنند [=]

---

[1] مطابق برہان، ب: افشر۔ [2] یہ عبارت نوادر کے سب نسخوں میں ہے مگر
یہ اس کا محل نہیں، لفظ ردا کے ضمن میں آچکا ہے۔ غرائب میں بھی اس مقام پر موجود
نہیں۔ [3] برہان۔ [4] ترکی و تری۔ [6] نفائس میں تفصیل ہے۔

رنجک[۱]۔ باروتِ تفنگ کہ در سوراخ ریختہ آتش دہند، چاشنی بجیم فارسی بالف کشیدہ و نون بیا رسیدہ، ودر اصل چاشنی بہ معنی ہر چیز اندک است، بمجاز اندک طعام وشراب را گویند کہ برائے دریافت چشند، بہ ہندی چکھنا خوانند، وہم چنیں ابتدائے نواختنِ نقارہ و بہ معنی نمودارِ صفت ومزہ واندک کشیدنِ کمان برائے امتحانِ زور و بمعنی مطلق قلیل ہر چیز مثلِ علم وغیرہ را چاشنی خوانند، وطعام چاشنی دار طعامے کہ اندک ترشی در شیرینیٔ آں باشد وبر اندک شیرینی نیز اطلاق کنند و رنچک بجیم عجمی اگرچہ شہرت ندارد وظاہراً در اصل ہمیں است کہ بجیم تازی شہرت گرفتہ، زیراکہ در اصل ہندی رنچک بجیم عجمی بہ معنی چیزے قلیل است واللہ اعلم۔

رندک۔ در رسالہ، دست افزار درودگراں کہ چوب بداں ہموار کنند، وندہ نیز گویند، مشت وارہ ومشت رند لیکن در اصل مشتوارہ بہ معنی چیزے است کہ بہ مقدار مشت باشد و بمجاز نیز برندہ اطلاق کردہ اند، ونیز رندا و رندہ ہر دو یکے است بر قیاسِ الفاظ فارسیہ کہ آخر آں ہائے مختفی باشد چنانکہ گذشت پس از توافقِ لسانین باشد، اما غالب کہ رندہ فارسی الاصل باشد ماخوذ از رندیدن چنانکہ در جہانگیری وغیرہ آوردہ [=]

روکھی روٹی۔ نانِ بے نان خورش، خشکانہ بضم خائے وسکونِ شین معجمہ وکافِ تازی ودو نون، لیکن در کتبِ طبی خشکانہ بہ معنی نانِ کاک نوشتہ، لیکن روکھی روٹی اعم است چراکہ بر نان بروغن چرب نکردہ نیز اطلاق

---

[۱] آصفیہ۔

کنند]

رونگھٹے۔ موے تمام بدن یا اکثر، رومہ براے مہلہ وواو مجہول ومیم واین کہ موے زہار نوشتہ اند خطاست، بلکہ موے اندام بہ معنی مذکور از راہ خطا چنیں فہمیدہ اند، اول دلیل آنست کہ در ہندی کتابی نیز بہ معنی موے تمام بدن آمد واین از عالم توافق است۔

رونی۔ آہن ریزہ وغیرہ کہ در زنگولہ وخلخال وجز آں کنند تا صدا از آں بر آید، شبعی بفتح شین وسکون باے موحدہ وعین بیا رسیدہ ودر فارسی آنچہ در جرس باشد آں را دل جرس وزبانِ جرس خوانند [=]

روئی۔ بتازی قُطن بضم قاف وسکونِ طاے مہلہ وبفارسی پُختہ وپنبہ وبعضے دریں دو تفرقہ کردہ اند۔ رُئی (ہا ب)]

روڑا۔ در رسالہ "خشت شکستہ کہ بتازی کسرہ خوانند، زاویہ بزاے معجمہ والف وواو" لیکن در قاموس کسرہ قطعۂ ہر چیزے ونیز اگرچہ زاویہ بہ معنی خشت پارہ نوشتہ اند اما اقوی بہ معنی گلکار و بناست ونیز روڑا بہ بہ پارۂ سنگ نیز اطلاق کنند[=.......]

رونا کتے کا۔ آواز مخصوصِ سگ کہ در بعضے از اوقات کند مثل نوحۂ زوزہ بہر دو زاے معجمہ بوزنِ روزہ اگرچہ زوزہ اعم از نوحۂ سگ است کہ بر نوحۂ آدمی نیز اطلاق کنند۔

روکن[۵۳] چیزے باشد کہ بر سر چیزے ستانند در بیع، چنانکہ یک من

---

[۵۲] آصفیہ۔ "رونا": نور اللغات = زاویل (برہان) [۵۳] = روکھن (پلیٹس) (پلیٹس) آصفیہ۔ ونفائس۔

کشمش خوند مُشت نخودے براں بگیرند یا ہماں کشمش بقدرکم سرچکادی بفتح سین[۱] وراء ہر دو مہلہ وفتح جیم فارسی و کاف تازی بالف کشیدہ ودال بیا رسیدہ، لیکن اگر لفظ باشد در ہندوستان دستوری خوانند ومعلوم نیست کہ ایں را سرچکادی می گویند یانے گویند۔

روندنا۔ نرم کردن وفرسودن گِل وغیرہ بہ پایخین بیاے فارسی مفتوح وتحتانی وخاے معجمہ وسینِ مہلہ [روندھنا (باجب)]۔

روٹ۔ دررسالہ "نانِ بسیارکلاں وگندہ کہ اکثر درویشاں جلالی براخگر درخاکستر مدفون سازند وگاہے برتابہ نیز پزند، حرّاق بضم حاے مہلہ وراے بے نقطہ وقاف" لیکن درکتبِ معتبرہ مشہورہ حراق آب بسیارشور واسپ بسیار دوندہ وآتش وآنچہ دراں انداز ند آوردہ [=]

رؤنگ۔ دررسالہ "سوراخ ہاے بُنِ مو مَسام بفتح میم وسین مہلہ" لیکن تحقیق آنست کہ رونگ بکاف فارسی بہ معنی موہاے خورد ونازک است کہ دراکثر اندام آدمی باشد ومسام سوراخے را گویند کہ زیرہر مُو بود وموے مذکور را روم ورونگ ورونگٹے گویند ورونگ بہ معنی سوراخِ مذکور مجاز است [=]

رُونگٹے اُوٹھنا۔ خاستنِ مو براندام از دہشت وغیرہ، فراخیدن، ودر بعضے از نسخ قُشعریرہ بدیں معنی آوردہ لیکن درقاموس است :
القشعریرۃُ ای الرِّعدۃُ ورعدہ بہ معنی اضطراب ولرزہ است

---

[۱] برہان۔

چنانکہ در کتب لغت نوشتہ اند [=]

روگلا - حیوانے کہ بر[۵۱] نیخ خود را آلودہ سازد، ریخن برائے مہار بیار سیدہ و خادنون، [= ..... وضعف وبیاری نماید]

روش - در رسالہ" راہ روے کہ در باغ ہا سازند و آں در اصل بکسر واو وشین معجمہ است کہ عوام ہندیہ بہ تحریف وتصحیف بہ سکون دواو خوانند خیابان"، لیکن سابق نیز نوشتہ شدہ کہ آوردن ایں قسم الفاظ کہ غلط عوام ہند است مناسب نبست [روس ... وآنرا در اصل رَوِش بفتح راء وکسر واو وشین معجمہ، بہ تحریف وتصحیف در ہندوی عوام روس گویند ...]

روجھ[۵۲] - در رسالہ گاوِ کوہی ونیلہ گاو کہ شکار کنند، لیکن روجھ صحرائی است نہ کوہی [=]

روہٹیا[۵۳] - پنجۂ دست بروے کسے زدن کہ بتازی لطمہ بلام وطاے مہلہ خوانند، طپانچہ، [رہنا (ہا ب) =] -

رَہٹی - بازی است کہ خاک را تودہ کردہ چیزے پنہاں کنند، بعد ازاں خاک مذکور را چند بخش سازند پس چیز پنہاں کردہ در بخشِ ہر کہ باشد بازی را بُردہ باشد و بتازی[۵۴] فَلیَال خوانند بروزن قیقال، خاک نمک [=]

---

[۵۱] مطابق ح - باقی سب نسخوں میں "بہ ریخ"، [۵۲] د پلیٹس) ب : روجہہ ہا ب روجہ - [۵۳] اس لفظ کی صحت کا یقین نہیں معلوم ہوا ہی کہ رام پور وغیرہ میں بولا جاتا ہی، بعض اہل علم روہنٹا تجویز کرتے ہیں (ان معنی میں اب رھپٹا بولتے ہیں)

، [۵۴] فرہنگ انندراج مگر غرائب اور نوادر کے نسخوں میں قیال او قفال ہی - لغات بیگات میں دُہٹی باندھی ہی بہ معنی تاوان مقررہ کردہ است -

رَہٹ ۔ چرخے کہ بداں آب کشند و کوزہ ہا بداں بندند، خربلہ بفتح خا و سکون رائے مہملہ و فتح بائے موحدہ ولام، دولاب بواو مجہول و بواو معروف و فتح اول نیز معرّب آں، کما فی القاموس۔

رئی ۔ در بعضے از جاہا بدھاونی گویند در رسالہ" چوبے کہ بداں ماست را شوراند و برہم زنند تا روغن از دوغ پیدا شود و آں را شیر زنہ نیز گویند، بستو بفتح بائے موحدہ و سکونِ سین مہملہ و فوقانی و واو معروف" لیکن بستو بہ معنی مرتبانِ کوچک خواہ سفالین باشد خواہ چوبین، و بستوقہ معرب آں گفتہ اند و بعضے بہ معنی چمچہ کہ روغن و دوشاب بداں کشند، ہرچند بعضے بہ معنی کہ در رسالہ آوردہ نوشتہ اند اما ضعیف است [=]

رِنگھن[۱] ۔[۲] آزارے کہ در ساق بہم رسد، عرق النسا بکسر عین مہملہ، کچوک بکاف تازی و جیم فارسی و واو معروف، و ایں فارسی قدیم است و الحال کہنگو گویند بکاف تازی و فتح ہائے مہملہ و سکونِ نون و کاف فارسی و واو مجہول [رنگھن یاؤ (ہا ب)، رینگھن (ہا الف)] زحمتے است کہ از انتہائے سُرین در خیزد و بانگشتِ خورد پا برسد ..... =]

ریٹھا ۔ ثمرے کہ بداں پشم و ابریشم و موئے سر شویند، و در رسالہ بدیں معنی طالوس آوردہ، رِتہ بفتح رائے مہملہ و فوقانی کذا فی البرہان، چوں ہر دو لفظ نزدیک بہم اندلیس از عالم توافق باشد، و در بعضے از نسخ رِتہ بکسر و ریتہ برائے بیار رسیدہ نیز بہ معنی مذکور، پس ایں اول دلیل باشد بر توافق، و در الفاظ الادویہ

---

[۱] مطابق الف و ب ج متحاونی ۔ [۲] برہان ۔ رنگینی آصفیہ: ریہ الف، ب، ج : رنگھن : نفائس : رنگینی ۔ [۳] برہان و کچوک، بجیم تازی ۔

اطموط بہ میم و اطیوط بتحتانی بوزن عُصْفُور و بدیں معنی آوردہ [=]

ریڑھ ۔ استخوان میان پشت کہ عبارت است از فقرات ظہر و مہرہ ہاے پُشت، پشت مازہ بضم باے فارسی و شین معجمہ ساکن و فوقانی موقوف و میم بالف کشیدہ و زاے معجمہ، و پشت مزہ بحذفِ الف مخفف آں۔ بتازی صُلب بصاد مہملہ مضموم و سکونِ لام و باے موحدہ خوانند [ریڑھ[۱] ...... مازن بزاے معجمہ]

ریشم کا کیڑا ۔ پیلہ بباے فارسی و یاے معروف و لام، و بعضے پیلہ بہ معنی بیضۂ ابریشم کہ کرم مذکور دراں باشد نوشتہ اند، لیکن تحقیق آنست کہ مجازاً بہ معنی کرم شہرت گرفتہ، کرم ابریشم نیز گویند۔ عرفی گوید ع

روز چوں کرم بریشم ہمہ بر خویش تند

ریت ۔ بیاے مجہول، خاکے کہ در کنار دریا و صحرا باشد، بفارسی ریگ و بہ عربی رمل بفتح راے مہملہ و سکونِ میم و لام، و بیاے معروف رسم و آئین ۔

رینٹ[۲] ۔ در رسالہ خلطی کہ از بینیٔ آدم و دیگر حیوانات بر آید، پس اگر غلیظ باشد مخاط، و اگر رقیق باشد ذمیم، و اگر خشک شود نغیف گویند، خلم بکسر خاے معجمہ و سکونِ لام و میم، لیکن در قاموس و منتخب اللغات مخاط بضم میم و طاے مہملہ ذمیم بذال معجمہ بوزن فعیل بہ معنی آب بینی است مطلقاً، تفاوت غلظت و رقت دراں نیست، آرے نغیف بنون و غین معجمہ بہ معنی خلط خشک بینی است [=]

---

[۱] ا ب ۔ [۲] آصفیہ ۔

ریس - در رسالۂ "کوشیدن در برابری کردن با کسے در قدر و مرتبہ"
مِری بکسرِ میم و راے مہملہ و یاے مجہول لیکن مری بدیں معنی بہ ثبوت
نہ رسیدہ اگرچہ در کشف اللغات آوردہ، زیراکہ مری اما لۂ مِرا ست
کہ در عربی بہ معنی جدال و خصومت آمدہ [= کوشیدن و برابری کردن
.....]

رِنیہ[۱] خاکے شور کہ بکار گازران آید؛ در فارسی نیز بدیں معنی است،
غایتش ایں جا بیاے معروف است و در ہندی بیاے مجہول۔

بابُ الزّاءِ المعجمۃ

[ز]

زرگری[۵۱] - در رسالہ" زبانے کہ دو کس باہم قرار دہند و چون باہم سخن گویند دیگرے نفہمد، لوترہ[۵۲] بلام و واو مجہول و توفانی موقوف" لیکن ہر زبانے کہ چند کس قرار دہند زرگری نیست بلکہ آں زبانے است مخصوص معروف، چنانکہ بر زباں داں پوشیدہ نیست [=]

زُفیل[۵۳] - آں باشد کہ سر انگشت را در دہاں خود نہند و بہ تندی پُف زنند تا صدا ے بلند بر آید و ایں اکثر عملِ کبوتر بازاں است در ہنگام برآمدنِ کبوتر ہا، سافوت بسین مہلہ و قابوزن لاہوت" لیکن زفیل بلام تصرفِ ہندیان است چہ زفیر در عربی بہ معنی بانگ کردن آمدہ [=]

---

[۵۱] آصفیہ، پلیٹس نفائس - [۵۲] برہان : لوتر : ولوترا-
[۵۳] آصفیہ - نفائس -

بابُ السّینِ المہملۃِ

(س)

ساڈھو ـ آنست کہ چوں دو خواہر در نکاحِ دو شخص باشند دو شخص مذکور ہم دگر را ساڈھو باشند و در ہندوستان کہ ہم زلف گویند اگرچہ فارسی بہ نظر می آید لیکن سَنَد آں در کلام اساتذہ بہ نظر نیامدہ، و بعضے گویند فارسی آں ہم داماد است و بعربی سِلْف بکسر سین مہملہ و سکون لام و بہ ترکی بجناق بباے موحدہ و سکون خاے معجمہ خوانند [=]

ساؤ کا بیٹا[1] ـ در رسالہ" پسر شوی از زنِ دیگر، پسندر بضم باے فارسی و سین مہملہ و نون ساکن" لیکن پُسَندر اعم است، پسر زن از شوی دیگر را نیز پُسندر خوانند [=]

ساری ـ در رسالہ" نوعے از پارچہ کہ در ہندوستان پیدا شود کہ بیش تر از آں زنان لباس سازند، سارہ بسینِ مہملہ" لیکن در عرفِ اہل ہند

---

[1] ساؤ بہ معنی بھائی بند، قرابتی ـ رشتہ دار، سمدھیانے والے (آصفیہ) اوپر متن میں جو معنی دئے ہیں وہ آصفیہ میں نہیں ـ [2] برہان: بکسر اول تیز ـ
[3] نفائس: ساڑی ـ

ساری پوشاک خاص زنان است که بالاے جامۂ دیگر کہ مثل لنگ برکمر بستہ بندند پوشند وجامۂ زیرین را لہنگا و بالائین را ساری خوانند و بہ معنی پارچۂ مذکور اصلاً در ہندی نیست وتحقیق سارا سابق گذشت [=]

ساگ - در رسالہ "سبزی از قسم شلیت وغیرہ کہ پختہ خورند خضرہ بضم خاے معجمہ وسکون ضاد معجمہ و بفارسی ترہ" لیکن خضرہ در قاموس وغیرہ بہ معنی رنگ معروف است و بہ معنی ساگ خضر بوزن کتف[52] وترہ اعم است از ساگ خوردنی وغیرہ، وبہ عربی بقل بفتح باے موحدہ وسکونِ قاف خوانند ہرچند این نیز اعم است - [=]

ساس - مادرزن و مادرشوی خوش وخوش دامن وخاش[51] ہر سہ بخاے معجمہ وشین نقطہ دار، وخشہ (خشو[52]) بضم خا وشین معجمہ نیز [=]

سالی - خواہر زن، خازنہ بخا و زاء ہر دو معجمہ ونون، مخفف خیازنہ مبدّل خوارنہ کہ مخفف خواہر زنہ است وآن مزید علیہ خواہر زن است [=]

سالا - پسر خسر، خسر پورہ، لیکن مستعمل ایران برادر زن است بدونِ اضافت [=]

ساڈنی[53] - شتر مادہ تیز رفتار، جمّازہ لیکن در منتخب اللغات جمازہ

---

[51] برہان - [52] ج : حاشیے پر نسخہ - [53] قاموس میں ہے: العَیْہَلَۃُ ..... النَّاقَۃُ السَّرِیعَۃُ ..... والعیہلُ الذَّکَرُ من الاِبلِ -

به معنی مطلق شتر تیز رفتار است اما در قاموس بَعیرٌ جمازٌ و ناقةٌ
جمازةٌ واقع است وعَیهَل بفتح عین مهله وسکونِ تحتانی و ہا ولام۔[=]
سانڈ۔ دررسالہ "جوانے کہ آں را وقف وآزاد سازند، و این طریقِ
ہنود است، فدائی،، لیکن فدائی به معنی جانور مذکور نیست، ونیز سانڈ
مطلق جانور نیست بلکہ گاو باشد۔
سابل[1]۔ دررسالہ "آلت آہنین کہ سنگتراشان وروغن گراں دارند
وَشنگ بفتح واو وشین معجمہ ونون ساکن وکاف فارسی،، لیکن درجہانگیری و
رشیدی میل آہنی کہ حلاّجان پنبہ دانہ بداں زپنبہ جُدا سازند، ونیز سابل
بدیں معنی مشہور نیست، بلکہ آں را گُسَہ بضم کافِ تازی وفتح سینِ مہلہ
خوانند وسابل بضم ہا سنگے باشد مدور کہ بر رشتہ لبستہ بنّایان ومعماران بکا
دارند وآں غیر گونیا ست، شاقول بشینِ معجمہ وقاف بواو رسیدہ و
لام خوانند واین از محاورہ وکلام اساتذہ ومتاخرین بہ ثبوت رسیدہ
سانبل [د ہا ب]
سائی۔ دررسالہ "زرے کہ پیش از کار بکاریگر دہند، پیغانہ بیاے
فارسی وسکونِ تحتانی وغین معجمہ کذا فی الفرہنج، وگمان من آنست
کہ بیعانہ است بعینِ مہلہ مأخوذ از بیع کہ از قسم اطلاق مقیّد است
در مطلق،، فقیر آرزو گوید : سائی در اصلِ ہندی بہ معنی زریست کہ
دز کار خواہ بہ کاریگر دہند وخواہ در سودا و معاملت، و بر زریکہ پیش

---

[1] آصفیہ = سابر و سابل، ا لف : سابل : ب : ساہل ج سابل،
د ساہل ہا الف : سابل و ہا ب : سانبل۔

ژ

ازراگ ورنگ ورقص بہ مطرب وغیرہ درہند نیز اطلاق کنند، چنانکہ ساۓ بدھاۓ گویند، و اطلاقِ بیعانہ بر اول وسوم مطلقاً نیست، بہرتقدیر ارباب فرہنگ پیغان بیاے فارسی ویاے مجہول وغین معجمہ بہ معنی عہد وپیمان آوردہ اند، ودر کتب عربیہ بیعہ دست زدن درکارے وباکسے، وتحقیق آنست کہ پیغاق بہ نون است وپگان بکافِ فارسی مبدل آنست یابرعکس، یا فنجان معرّب آں، پس پیغانہ اگر آمدہ باشد بہ معنی پیمانۂ مذکور خواہد بود، و اہل لغت را تصحیفے در پیمان وپیانہ واقع شدہ، وآنچہ دررسالہ بہ معنی ساۓ است مطلقاً نیست بلکہ بدیں معنی پیشا داشت بیاے فارسی ویاے مجہول وشین معجمہ کہ بہ عربی تقدمہ خوانند لقافہ ودال ومیم بوزنِ تذکرہ[۵۱] [= .... بیعانہ بیاے فارسی موحدہ عربی (؟) وعین مہملہ مشتق از بیع ....]

سان - سنگے مدور کہ گردانند وتیغ وخنجر وامثال آں بدان تیز کنند، وبفارسی چرخ گویند وعمل آں را چرخ گری[۵۲] ونیز درفارسی سان کہ مخفف فسان است بہ معنی مطلق سنگے کہ خنجر وکارد وتیغ بدان تیز کنند آمدہ، وبعضے بہ معنی مذکور نیز درفارسی گفتہ اند۔

سانتھرا[۵۴] - دررسالہ" گیاسے کہ بہ زمستان درمساجد افگنند وازحصیر

---

[۵۱] اس کے بعد کی عبارت میں بہت گنجلک ہے، نسخہ جب کے مطابق نقل کردی گئی ہے، صحیح عبارت شاید یہ ہوگی "پس پیغانہ اگرآمدہ باشد بہ معنی پیمانۂ مذکور خواہد بود واہل لغت را تصحیفے درپیغان وپیعانہ واقع شدہ" [۵۲] ا، ب۔ [۵۳] فرہنگ انندراج۔ [۵۴] الف، ب سانتھرا، ج ساھترا، ا، ب: سانتھرا، نسخہ رضوی۔ ساتھرا

بافند، و مردم غربا فرش سازند، دوخ بدال مہملہ بواو رسیدہ وخا" لیکن ساتھرا بہ معنی مطلق فرش خواب غربا است و دوخ گیاہے است کہ ازاں بوریا بافند و آں ظاہرا ہماں است کہ بہ ہندی گوندل و ماشیلا خوانند [ساتھرا =]

سابن - دررسالہ "بتازی صابون گویند، بر زبوہ بفتح باے موحدہ و سکون راے مہملہ و ہاے بواو رسیدہ و ہاے ملفوظہ" لیکن سابن ہماں صابون است کہ عوام سابن گویند [= بر بوہ بفتح باے موحدہ و راے ساکن]

سابونی - دررسالہ "شرینی مدور بسیار سفید، قرصک بضم قاف و را و صاد ہر دو مہملہ" لیکن در کشف اللغات غیر صابونی آوردہ [=]

ساتو - دررسالہ "جو و گندم بریان کردہ پست بکسر باے فارسی و سکون سین مہملہ و فوقانی - و بتازی تلقان خوانند" لیکن تلقان لفظ ترکی است، کما فی الرشیدی، و بہ عربی سویق بسین مہملہ و قاف بوزن فعیل خوانند [=]

سالن - آنچہ ہمراہ نان خشکہ خورند و بتازی اِدام بکسر ہمزہ و دال مہملہ بالف کشیدہ و میم گویند، نان خورش و ترنامہ بفوقانی و دو نون بوزن سرنامہ و بعضے ترنامہ بہ معنی نان یا نان خورش مقابل خشک نامہ گفتہ اند، اگرچہ در اصل لغت سالن اعم است از نان خورش و ترنامہ اما مجازاً می تواند گفت۔

---

۱ بروزن شوخ (برہان)۔ ۲ ب: کوندلی باشلا ۔ د: پٹیلا دم) نسخہ رضوی: کوندل یا پٹیلا ۔ ۳ فرہنگ اندراج ۔ ۴ بروزن "انبوہ" (برہان)

ساَنڈا۔ در رسالہ" جانورے دشتی کہ آں را ریگ ماہی نیز گویند سقنقور"
لیکن ایں محل تعجب است زیرا کہ سانڈا دیگر است و ریگ ماہی دیگر
و در ہندوستان مردۂ ہر دو جنس پیش خواص[1] خوانان باشد و کمال شہرت
دارد چرا کہ در بازار با نشستہ ہمراہِ ادویہ می فروشند و نیز ریگ ماہی
غیر سقنقور است و سقنقور آنچہ در کتب طبی نوشتہ اند جانوریست کہ در
خشکی بیضہ نہد و در دریا باشد و از عالم سوسمار است کہ بہ ہندی
گوہ بکاف فارسی و واو مجہول و بہ عربی ضبّ[2] بفتح ضاد معجمہ و باے
موحدہ مشدّد خوانند و سقنقور نزد[3] یک بگر گوہ کہ جانوریست آبی از عالم
نہنگ و در دریاہاے ہند بہم رسد و سقنقور خوانند و در دریاے مصر و
سندھ پیدا شود، چنانکہ در اختیارات بدیعی است، و شاید کہ سقنقور ہمیں
باشد زیرا کہ آں ہم در خشکی بیضہ نہد و مثل سوسمار بود، واللہ اعلم بحقیقۃ الحال
[=]

ساون۔ بودنِ آفتاب در برجِ سرطان سی و یک روز، تیر بفوقانی بیا
رسیدہ و راے مہلہ، لیکن تفاوتے دارد چنانکہ سابق مکرر نوشتہ شدہ [=]

سانتا۔ در رسالہ" آمیختن چیزے و دست زدن در آں کہ لبریز شدند،
خولیسانیدن"، لیکن خیسانیدن بدون واو، آنچہ مصطلح اطبا ست آنست
کہ چیزے در آب یا گلاب و امثال آں انداختہ نگاہ دارند و بتازی
نقوع خوانند [باب سانٹنا =]

---

[1] آنکہ خواص ادویات را یک یک واشناید (اندراج) [2] [3] ب:
بوتیمار [4] ترکردن و خیسیدن ترشدن (اندراج) [5] صحیح سانتا (نور)

سَبُورا - در رسالہ "آلتے از چرم وگاہے از چیزِ دیگر سازند و زنانِ مخلک و مخنثان بکار برند"، شفتک بشین معجمہ و فا"، لیکن شفتک بدین معنی در کتب مشہورہ نیست، آرے در کلامِ حکیم شفائی شِشتک بشینِ معجمہ و سکونِ سین مہملہ و فوقانی بہ معنی قضیب دیدہ شدہ، چنانکہ گوید

بیا بشتک بالا بلند من بنشین -

و در کتب لغت مرادفِ سبورا مچاچنگ و در عرفِ اہل زبان کیرکاشی بیاے مجہول و شین معجمہ است، و نیز در فارسی سابورا[1] بزیادت الف چیز مخنث را گویند [=]

سَپتَ رِکھ[2] - ہفت ستارہ نزدیک قطب شمالی کہ بر گردِ اومی گردند و چہار از ان بنات النعش کُبریٰ گویند و برائے این ہفت ستارہ نام علحدہ نیست -

سُپاری - ثمر درختِ ہندی کہ در ہندوستان اکثر با تنبول خورند. درختش ماننداست بدرختِ خرما اما کوچک و باریک تر ازان باشد، و فوفل بفتح فاے اوّل و کسرِ فاے دوم [=]

ستنگ[3] - نوعے از مار خوش رنگ پُر خط و خال کہ بیش تر باغ ہا و سبزہ زار ہا باشد و از گزیدنِ او آزارے نرسد، بفتح یہ تحتانی مفتوح

---

[1] سابورہ بزیادت ہاے ہوّز (برہان)، [2] بلیٹس [3] ب: ستک غالباً سیس نگ ہی۔ (= سیس ناگ اور شیش ناگ) فوربس میں "سس ناگ" ہے ——— مگر مشکل یہ ہی کہ ترتیب حروف کا تقاضا یہ ہو کہ سن کے بعد ت ہونی چاہیے۔ سِیتا نگ ایک مچھلی کو بھی کہتے ہیں۔

وسکون غین معجمہ و فوقانی وسکونِ نون وجیم تازی، و بعضے بفتح بدونِ
نون گفتہ اند و ایں مخفف است، بعضے بجاے غین فا گفتہ اند۔
سُتاری[۵۰] - درفش[۵۱] کہ بتازی مِخصف. بجاے معجمہ وصاد مہملہ خوانند،
بندرز[۵۲] بفتح باے موحدہ وسکون نون وفتح دال ولاے مہملہ وزاے
معجمہ، وایں ظاہرا مخفف بندورز است کہ قلب درزبند باشد و
بدال دوز نیز خوانند [=]
سَت نجا - آشے کہ از ہفت دانہ غلہ مثل نخود و گندم وعدس و
جو و ماش وغیر ذالک پزند وخصوصاً در عاشورا، در رنگو[۵۴] بہ دال
بالف کشیدہ وکاف فارسی بواو رسیدہ [=]
ستیسا[۵۵] - در رسالہ "کشتی خورد کہ بر ان نشستہ یا بار نہادہ بکشتی
کلان رسانند وبتازی زورق خوانند سندل بفتح سین مہملہ وسکونِ
نون"، لیکن در ہندی ستیسا کشتیٔ کوچک باشد بسیار جلد رو کہ
اکثر دولت مندان بر ان سوار شوند و نواڑا[۵۶] نیز خوانند و نیز سندل[۵۷]
بہ معنی کفش است و بہ معنی کشتیٔ مذکور سُنبُک در کتب نوشتہ شدہ
[=]
سنجی - چیزے کہ صباغان وگازران بکار دارند، شخار بہ شین، خاہر

---

۵۰ آصفیہ: پلیٹس ۵۱ برہان - ۵۲ برہان - ۵۳ آصفیہ وغیرہ = ست + اناجا، ۵۴ برہان - ۵۵ اِ جَ: کذا، نور و آصفیہ ندارد: نفائس: ستھیا = سرمہ فروش: کمال - ۵۶ پلیٹس ۵۷ برہان میں بہ معنیٔ کشتیٔ کوچک بھی آیا ہے۔

میم خوانند، سُرّیت بضم سین مہملہ و تشدید راے مہملہ و تحتانی" و این منسوب
است لسِرّ بکسر اول بہ معنی پنہان و ضم اوّل از تصرّفات نسبت است کمافی
منتخب اللغہ [= کنیز کے مملوکہ....]

سرمنڈلہ[1] در رسالہ" نام سازے چغانہ" لیکن چغانہ بعضے قانون گفتہ
اند و اصح چوبے باشد شبیہ بہ پشتۂ حلّاج کہ یک سر آں لبشگافند و چند جلاجل
در آں تعبیہ کنند و اصول نگاہ دارند و سرمنڈلہ کہ دیدہ شدہ ہرگز مشابہت
ہم بدیں ندارد [سرمندل =]

سرپیچ چیزے کہ بالاے دستار پیچند، لالک، و آں چہار گزی باشد
کہ بالاے دستار پیچند، و در ہند شہرت دارد کمافی الکتب۔

سرکنڈا۔ در رسالہ" آنچہ آں را غرو بوزن سرو گویند و آنچہ از وے
قلم و تیر سازند، یراعہ[2] بہ تحتانی و راء و عین ہر دو مہملہ" لیکن غرو در کتب
معتبرہ فارسی نے میان تہی و سرکنڈا میان تہی نباشد، و در قاموس
یراعہ و یراع مطلق نے است، و در منتخب یراعہ نے کہ ازاں قلم
سازند و نوازند و بیشۂ نے، لیکن در قول رشیدی کہ بیشۂ نے گفتہ
نظر است بلکہ تصحیف است، ہماں نیشہ است بہ معنی نے کہ شبانان
نوازند و در تحقیق نیشہ کہ بنون است یا بیا اختلاف است چنانکہ در
سراج اللغہ نوشتہ ام [=]

سَرسول۔ داِنۂ شبیہ بخردل کہ روغن تلخ ازاں برآید و گلشن زرد

---

[1] الف: سرمندر: ب و ج: سرمندلہ، [2] الف و ب: سرمندل،
: سرمنڈل ۵۲ و ۳۵ و ۳۶ برہان

دو معجمہ - [=]

سَنج - ساختن و آرایش مرد است خود را، و آرایش زنان را سنگار گویند [تقطیع]

سُرنگ - راہے کہ کندہ زیر زمین سازند، نَغم بفتح نون و سکون غین معجمہ لیکن صاحب رشیدی گفتہ کہ ظاہراً تغیر لہجۂ عوام است نہ لغتے علیٰحدہ پارسی، زیرا چہ در عربی نقب بدیں معنی آمدہ، لیکن احتمال تعریب ہست ونیز نَفَق بفتح نون وفا و قاف گویند، و فارسی مقرر آں آہون بوزن قارون است، ونیز سُرنگ در ہندوستان رنگ اسپ کہ بفارسی کرنگ گویند و ایں از عہد جہاں گیر بادشاہ شہرت گرفتہ، و سببش آنست کہ کرنگ موافقِ روزمرّۂ ہند بہ معنی بدرنگ است و سرنگ بہ معنی خوش رنگ، از جہتِ مراعات زبان ہندی کرنگ را سرنگ مقرر کردہ اند [= دو معنی دارد: اول بہ معنی سوراخے کہ در زمین پیدا کنند تا پوشیدہ بقلعۂ غنیم یا جاسے کہ پنہاں باید رفت بروند، نَفَق بنون و قاف، دوم بہ معنی اسپ سرخ رنگ، کرنگ بکاف تازی]

سِترُو - رگے کہ چوں آں را بکشایند خون از سرو رُو کشیدہ شود، قیفال بقاف بیا رسیدہ وفا، وظاہرا در اصل سرا رو ست بالف کہ عوام سرو گویند و لفظ سرا بہ معنی طرف و جہت مستعمل شود چنانکہ سرابالا و سرارو در فارسی سَنَد ندارد [=]

سُریتی[۲] - کنیز کہ آں را وطی کردہ باشند و بتر کی قِما بکسر قاف و تشدید

---

[۱] سج دسج . [۲] اعراب کی صحت کے بارے میں اطمینان حاصل نہیں ہو اتفاکس: آصفیہ: سنسکرت کے لفظ سُرتِیت [illegible] سے ملتا جلتا ہے۔

باشد، سرسعت بفتح سین مہلہ وسین دوم معجمہ [=]

سَریشم - در رسالہ "چیزے است کہ از چرم خام بختہ برآرند و آں را سرچو و سِلت نیز گویند، بروائق بفتح باے موحدہ و راے مہلہ ساکن" لیکن تحقیق آنست کہ سریشم خود لفظ فارسی است مخفف سرشِیم بہ میم غائتش عوام ہندوستان سین دوم را نیز مہلہ خوانند، و لفظ سرچہ ویروائق از کتب مشہورہ لغت برنے آید، سِلت بعضے بکسر سین گفتہ اند و صحیح بکسر اول و سوم است بہ معنی مذکور [= آنرا اشرخہ و بزواق بفتح باء موحدہ وزاء ساکن]

سُرہ گاے[1] - گاوے کہ از دُم وے پرچم سازند و در کوہے کہ مابین خطا و ہندوستان است، بہم رسد، غژگاؤ[2] ہر دو غین معجمہ و زاے عجمی و مجازاً غژغاؤ بر دُمِ او کہ بکار آید اطلاق کنند [=]

سرِشواہ - درد سر، صُداع صاد و عین ہر دو مہلہ [=]

سسکی[3] - در رسالہ "گریہ باہستگی، ازیز بہ ہر دو زاے معجمہ بوزن فعیل، مولوی فرماید ؎ نا در فرزانہ وار دمد آزیز" لیکن در جہانگیری و سروری بہ معنی فریاد و بانگ گفتہ و ہمیں مصرع مولوی را سند آوردہ، و نیز در ہندی سسکی آواز نرم و حزیں باشد نہ معنی مذکور، لہٰذا بر آواز نرم زنان کہ از راہ ناز کنند اطلاق آں آمدہ، و عجیب است کہ ایں عزیز در زبانِ خود در لفظ مشہور غلط کردہ [سسکی =]

---

[1] فیلن اور پلیٹس : سراگاو، سراگاے ، [2] برہان : غژغاو، غژغاؤ : غژگا ، غژگاؤ نیز آصفیہ - [3] سسکی (آصفیہ)

سگا بھائی - برادرے کہ از یک مادر و پدر باشد و بتازی عینی خوانند

بالو بباے موحدہ بروزن خالو -

سِگاّ پھرٹ - زریکہ[1] در غیر دار الضرب سکہ زنند، بروزن سرا و بیرُن

سرا بباے موحدہ و راے مہملہ و در دوم بعد باے موحدہ و یاے مجہول -

سَکورا[2] - و در رسالہ" کاسہ گلی سبوکرہ بفتح سین مہملہ و باے موحدہ بواؤ رسیدہ، و در مثنوی سُکرّہ براے مشدّد نیز آمدہ" لیکن سبوکرہ در کتب معتبرہ مشہورہ نیست، و سُکرّہ بہ تشدید و تخفیف بہ معنی مطلق کاسہ است و نزد اہل طب مقدار معیّن، و سکورہ و اسکرہ نیز بدیں معنی و سکرجہ معرّب آں، و در قاموس سکرّہ بہ تشدید راء آوردہ، پس اگر سکورہ کہ در ہند شہرت دارد لفظ فارسی است کہ استعمال کردہ اند فارسی باشد و الا از توافق و اغلب دوم است [=]

شُکر[3] - نام ستارہ کہ آں را مطربۂ فلک نیز گویند، زُہرہ و ناہید بہ نون، و تحقیق ایں در سراج اللغہ نوشتہ ام، و بیدخت[4] بباے موحدہ و یاے مجہول [=]

---

[1] یہ لفظ پہلے پھرٹ کے سلسلے میں ردیف چ میں آچکا ہے۔ [2] اردو میں بکسر اول زبانوں پر ہے (نور) نفائس: سکورہ۔ [3] پلیٹس میں کاف بہ تشدید و تخفیف اور ساکن۔۔۔۔۔۔ تینوں صورتیں دی ہیں، حب میں یہ لفظ سلم سے پہلے لایا گیا ہے، نسخہ الف میں سلپٹ کے بعد ہے۔

[4] بروزن کمبخت (برہان)

سلم[1] - در رسالہ "شبرۂ درخت ریشا ئیل وغیرہ کہ کنجشک وجز آن بداں شکار کنند، وِبق بدال مہملہ مکسورہ و باے موحدہ وقاف" لیکن در قاموس دبق غرا است کہ بداں شکار کنند، وغرا بغین معجمہ ہر چہ طلا کنند وہر چہ چسپندہ باشد، سریش کہ از ماہی بر آرند اعم باشد از سلم وحال آنکہ در ہندوستان لاسا بہ معنی شہرت دارد وسلم ما نشنیدہ ایم [=]

سِلپیٹ - در رسالہ "فلوس در روپیہ کہ حروفش کم نما باشد وبتازی بنہرج گویند بہ تقدیم با بر نون، وبعضے برعکس[2] گفتہ اند" لیکن در کتب معتبرہ بنہرہ کہ بنہرج معرّب آنست بہ معنی زرِ ناسرہ نوشتہ اند، ومعنی مذکور در ہیچ کتاب نیست، ودر ہندی ایں قسم زر را کھوٹا خوانند چنانکہ کمال اسمٰعیل گوید ؎

یکسر بنہرہ بود بمعیار دوستی | از دوستی[3] ہر کہ عیار سے گرفتہ ام

[=]

سلوتا - نمکین، وبتازی ملح خوانند [=]

سِل - در رسالہ "سنگ پہن کہ بروے ادویہ وغیرہ سایند، صلایہ[4]" لیکن در قاموس الصَّلایَۃُ مُدِقُّ الطِّیبِ، ودر کشف اللغات: سنگے کہ بدست گیرند و داروہا سایند، پس اعم باشد از سل [=]

سُلسُلی - کرم گندم خوار کہ گندم خورد وضائع کند، سوسہ بہر دو سین مہملہ

---

[1] اس لفظ کا پتہ نہ چلا۔ [2] برہان۔ [3] صَلایَۃ وصَلاءَۃ۔ [4] مطابق ب: وہاب: ج و د: سلپلی آصفیہ اور پلیٹس سرسری۔

وگندے کہ درآں کرم مذکورہ بود مسوسہ بواو مشدد خوانند۔ [=]

سمدھی ۔ در رسالہ آنست "کہ پدر زن و پدر شوہر باہم دگر سمدھی باشند ولی راہم سلک تیز خوانند قدای بضم قاف و دال"، لیکن لفظ ہم سلک نہ از محاورہ دانان مسموع است ونہ در کتب دیدہ شدہ ولفظ قدائی اگر بہ ثبوت رسد ترکی باشد عربی نیست [=]

سمیٹنا ۔ فراہم آوردن۔

سمہالو[۱] درختے کہ برگ بالش بکار دوا آید، پنج انگشت وبتازی خمسۃ الاصابع خوانند، لیکن ستبالو، بروزن شفتالو، در فارسی نیز بہ ہمیں معنی آمدہ[۲] پس از عالم توافق باشد [=]

سمن ۔ بضم در ہندی بہ معنی مطلق گل، وبفارسی نوعے از گل ہاے سفید خوشبو، وایں نوعے است از توافق۔

سمندر پھین[۳] ۔ دوائیست مشہور، در اصل بہ معنی کفِ دریاست چہ سمندر در ہندی دریاست وپھین کف۔

سنجاف[۴] ۔ غلطِ عوام است، در اصل بدون نون است فراویز وپیزر بباے فارسی وراے مہملہ ساکن وفتح واو وزاے معجمہ۔ [=]

سناونا ۔ حقیقت مشہور است، وبمجاز حرف گفتن یکیے وبگوش دیگرے کشیدن از روے تہدید وغیرہ، شنواندن، سیفی گوید ؎

گفتی کہ زآو از خوشم کس نبرد جان معلوم شد اے شوخ مرامی شنوانی

---

[۱] = سمتالو (آصفیہ) [۲] برہان۔ [۳] سمندر پھین (نفائس) [۴] نفائس: بکسر سین۔ [۵] برہان۔

سنڈاسی ۔ آلۂ آہنیں کہ آہنگراں آہن گرم را بداں گیرند، وبتازی کلبتان بفتح کاف وسکون لام وفتح بائے موحدہ وفوقانی بالف کشیدہ، و در رسالہ مرسلہ نیز بدیں معنی آوردہ لیکن مُرسلہ در کتب معتبرہ بدیں معنی نیست [=]

سُنبُل ۔ گیاہے کہ خلاشہ اش سیہ فام بو و برگش سبز واکثر بر کنار چاہ ہا و جُوہا روید وبتازی شعر الجن بفتح شین معجمہ وسکونِ عین مہلہ خوانند، پرسیاوش وپرسیاوشان[۱] بباے فارسی وسین مہلہ وتحتانی بالف کشیدہ وشینِ معجمہ۔

سَنڈاس ۔ در رسالہ" طہارت خانہ کہ بر بام سازند، کلیاس بکسر کاف تازی وسکون لام تحتانی لیکن لفظ سنداس بدال ہندی است و بدال ہندی ہندی است و بدالِ مہلہ فارسی، چنانکہ در کتب معتبرہ لغت آوردہ، و ایں ظاہرا ماخوذ است از سندہ کہ بہ معنی غائط سطبر وگندہ است ولفظ سندہ در اشعار فوقی یزدی بسیار است، وکلیاس در فرہنگ ہا بہ معنی درخانہ ومکان ضرور وادب خانہ، لیکن بدین معنی کریاس براے مہلہ است چنانکہ در قاموس آوردہ بہ معنی ادب خانہ کہ برپُشت بام سازند، وظاہرا تبدیل را بلام تصرفِ فارسیان است و نیز سنڈاس ضرور نیست کہ پُشتِ بام باشد بلکہ مکانِ ضروری کہ راہِ برآوردنِ نجاستِ آں اکثر بیرونِ خانہ بود خواہ بر پُشتِ بام بود خواہ نبود [=]

---

[۱] برہان ۔

سنیچر- ستارۂ کہ بر فلک ہفتم است، و نحس اکبر، زحل، کیوان بفتح تازی وسکون تحتانی ونیز روز شنبہ کہ بہ عربی سَبت بفتح سین مہملہ وسکون بای موحدہ و فوقانی خوانند و اغلب کہ نام روز بسبب مناسبت ستارۂ مذکور خواہد بود کہ روز مذکور بد و تعلق دارد [=]

سُنار- زرگر بتازی صیّاغ[1] بصاد مہملہ وتشدید تحتانی وغین معجمہ- [=]

سِندُور[2]- چیزے است سرخ رنگ، شنگرف نہادلی، زرقون بفتح زای معجمہ وسکون رای مہملہ وقاف وواوِ معروف ونون، کمافی الرسالہ [=]

سنبل کھار- زہریست قاتل خصوصاً موش را، وبتازی سَمُّ الفار گویند بفا، بیش موش[3] بیای موحدہ بیارسیدہ وشین معجمہ [=]

سَن- گیاہے کہ از پوستِ ساق وے رسن ہا سازند و آن را لادنہ بدال ونون نیز گویند، شنی بشینِ معجمہ ونون بیارسیدہ وچون شنی وسن نزدیک ہم اند در تلفظ، شاید از عالم توافق باشد [= ہا ب میں یہ لفظ دو مرتبہ آیا ہے شالیک ....."]

سنپات - مرضے کہ بپیش ہندیاں دراں سودا وصفرا وبلغم یک دفعہ جوش کنند و بحرکت آید وتحقیق آنست کہ ہماں مرض است کہ بہ عربی

---

[1] صائغ- [2] مطابق ب و آصفیہ- [3] الف: بیش موسے: ب و ج بیش موش- لیکن برہان میں "بیش موش بروزن فیل گوش جانوریست ..... فارۃ البیش"۔

آں را سرسام گویند۔

سنگ راسخ ۔ مسے است کہ آں را روسے سوختہ نیز گویند و ظاہراً سنگ راسخ غلطِ ہندیان است و لفظ صحیح آں روسوختہ و راسخت براے مہلہ بالف کشیدہ و سین مہلہ و خاو فوقانی، و روسختج[1] معرّب آنست، و ظاہرا روسوختہ و راسخت یکیست چرا کہ حروف علّت بدل شوند چنانکہ در سراج اللغہ نوشتہ ام۔ پس راسخت مبدّل و مخفف خواہد بود۔

سنگلی[2] در رسالہ" زنجیر درانہ چفت بکسر جیم فارسی وسکون فاو فوقانی" لیکن در سروری وغیرہ مطلق زنجیر در نوشتہ اند۔ [=]

سنکھ - در رسالہ" خرمہرہ کہ جوگیان وقت شام نوازند، و درع بواو ودال ہر دو مفتوح وعین مہلہ،" لیکن ودع در کنز اللغہ گوش ماہی ترجمہ صَدَف است، و از قاموس مستفاد می شود کہ مہرہ سفیدیست کہ از دریا برمے آید و شکل خستۂ خرما است و براے دفعِ زخم چشم بکار آید، دریں صورت چیزے باشد کہ بہ ہندی کوڑی گویند و اکثر در سود وسودا بکار آید نہ بہ معنی خرمہرہ سنکھ باشد، بلکہ بہ معنی سفید مہرہ کہ سنکھ عبارت ازانست ناقوس شہرت دارد، اگرچہ ناقوس من حیث الاصل اعم است۔ [=]

سورج مکھی - در رسالہ" گلے است کہ بہر جانب کہ آفتاب میل کند رُو کند، آفتاب پرست،" لیکن آفتاب پرست بعضے نیلوفر گفتہ اند، و در کشف اللغات است کہ از ہفت پیکر چناں معلوم می شود کہ ہر گل کبود را

---

[1] روسختج (برہان)۔ [2] آصفیہ۔

آفتاب پرست گویند و بعضے گویند ہر گل کہ رو بآفتاب دارد آفتاب پرست است و ہمیں اقوی است، و نیز چیزے کہ براے محافظت از آفتاب بالاے سر نگاہ داشتہ شود خود یا دیگرے بر دارد و در ہندوستان از علامات سلطنت است آفتاب گیر د آفتابی گویند [=]

سُوت - در رسالہ" پارچۂ ابریشم یا پنبہ کہ در دوات اندازند، لیقہ بلام و یاے معروف و قاف"، لیکن منظور اہل ہندوستان ہماں صوف بصاد است و آں چیزے است کہ جامہ از اں بافند و در ہند بر ابریشم زبوں نیز اطلاق کنند ہر چند بدیں معنی اخص است [=]

سولہ سنگار بارہ اَبھَرَن[۱] - کمال آرایشِ زنان، بفارسی دہ بفتح دال و ہاے ملفوظہ و ضمِ نون و ہاے ملفوظہ، و ہر ہفت ہم نزدیک است بدیں -

سون مَکھی[۲] - دوائیست کہ بکار چشم آید، سنگ نو رنون و واو و راے مہلہ مرقشیشا بفتح میم و سکون راے مہلہ و فتح قاف و شین معجمہ بیا رسیدہ و سین دوم نیز معجمہ بالف کشیدہ -

سُول - در رسالہ" بادے بود خلندہ کہ در شکم و اعضاے آدمی پیدا شود خَلَہ بفتحتین"، لیکن در ہندی سُول بہ معنی مطلق درد است، و خَلَہ ہر در دیکہ از اعضا و احشا خیزد و تیرک زند [=]

---

۱ پلیٹس : آبھَرَن، اَبھَرَن، اَبرَن ۲ = سونا مکھی (آصفیہ)

۳ وجع را گویند کہ مانند سوزن

وجوال دوزخلندہ باشد (فرہنگ اندراج)

سونڈکا۔ دررسالہ" آنچہ براسپ بالانی زیر[1] پالان اندازند وبتازی وکاف بواو گویند، پشماگند"، لیکن پشماگند بہ معنی پالان است وسونڈکا چیزے دیگر است وہندی صحیح آں جھی است ود کاف نیز درکنز اللغہ بمعنی پالان است [=]

سوزنی۔ دررسالہ" قسمے ازلباط کہ مسند سازند" اجیدہ بہ ہمزہ و جیم بوزن کشیدہ" لیکن سوزنی بساطے است مشہور وخود لفظ فارسی، و آجیدہ بمدہ مطلق جامہ خواہ پوشیدنی باشد یاگستردنی، بلکہ اکثر در محاورہ اہل زبان بہ معنی پوشیدنی مستعمل است [=]

سوت۔ دررسالہ" ریسمانے کہ ہرگاہ خواہند عمارتے بسازند آں رابکشند ورنگ ریزند تاعمارت کج نشود گونیا بکاف فارسی بواو رسیدہ ونون وتحتانی" فقیر آرزو گوید: تفسیر گونیا برشتہ بربناے قول جہانگیری است وآں در اصل محل نظر است، گونیا صحیح معنی تختۂ مثلثے است کہ خطوط برآں کشند وبعضے گویند سہ چوب مثلث قائم الزاویہ، بہرحال رشتہ وسوت غیر گونیا است، وسوت در اصل بہ معنی مطلق ریسمان است وسوت بفتح دوزن کہ درعقد یکے باشند وآں ہردوہم دگر را سوت باشند، وبفارسی انباغ بفتح وسکون نون وباے موحدہ بالف کشیدہ وغین معجمہ، وایں مبدل انباز است بزاے معجمہ، وآں دراصل بہ معنی مطلق شریک است وآموسنی بمدہ ومیم وواو مجہول وسین مہملہ موقوف ونون بیارسیدہ [=]

---

۱ ب: بہر بجاے زیر۔ ۲ برہان۔ ۳ آصفیہ۔

سوتیلا بھائی" برادریکہ از مادر دیگر باشد، و در فارسی برادر اندر خوانند، لیکن برادر اندر اعم است چہ بر برادرے کہ از پدر دیگر باشد نیز اطلاق کنند، و در عربی اول را علاتی[1] بفتح عین مہملہ و تشدید لام بالف کشیدہ و فوقانی بیا رسیدہ، و برادر دوم را اخیافی بفتح ہمزہ و سکون خاے معجمہ و تحتانی بالف کشیدہ و فا بیا رسیدہ خوانند،

سوکن - ہماں سوت کہ دو زن در نکاح یک کس باشند و بتازی ضرہ[2] خوانند بضاد معجمہ و بفارسی اَنباغ چنانکہ گزشت [=]

سوندنا[3] - آمیختن و ممزوج ساختن و خمیر کردن، آشوردن بمدہ شین معجمہ و واو مجہول [=]

سونڈ - بینی فیل، خرطوم بضم خا، سنسور بہر دو سین مہملہ بوزن زنبور اگرچہ اطلاق آں بر خرطوم پشہ نیز آمدہ [=]

سوٹا - درر سالہ چوب دستے گندہ کہ اکثر قلندران واو باش دارند، و آں را جرل ہم گویند، دَبّوس بفتح دال مہملہ و تشدید موحدہ و واو معروف، لیکن جرل در کتب مشہورہ معتبرہ ہیزم سطبر خشک است و دبوس در رشیدی بہ تخفیف گرز کہ عمود نیز گویند و تشدید معرب مے تواند کہ در عربی مشدّد باشد و فارسیان بہ تخفیف خوانند از عالم جادہ و قد، لیکن صاحب قاموس دبوس بہ تخفیف گفتہ کہ گویا معرب است - [ ]

---

[1] بنو العلّات - [2] ضَرَّۃُ المَرأَۃِ -
[3] - سوندھنا (آصفیہ)

سوءا[1]- در رسالہ" سوزن کلاں وسطبر کہ بتازی مَسَلّہ بفتح میم وسین مہملہ وتشدید لام خوانند وجوال دوز نیز گویند، تمنہ بفتح نوقانی وسکون میم ونون است" لیکن در قاموس بکسر میم است، وتمنہ در کتب مشہورہ نیست، وصاحب بہار عجم بفتحتین از رشیدی نقل کردہ وفقیر آرزو آنرا ندیدہ، ونیز سوءا بمعنی طوطی است کہ جانوریست مشہور وآں را بہندی توتہ نیز گویند، توتی درہند جانور دیگر است وشکر خوار ہمیں است نہ توتہ کہ کارے بہ آں ندارد چنانکہ نوشتہ ام [=]

سوءا- رستنی است خوردنی، شِبِت بفتح شین معجمہ وکسر بائے موحدہ وفوقانی، شَبِد مبدل آں۔

سوءاپاتی[2]- در رسالہ" بازی است برین صورت وآں را بتازی لعب السدر خوانند، زیرا کہ در عرب کُنار را بران نہادہ می باختند چنانکہ اطفال دیار ما با سفالہا بازی می کنند، قرق بدو قاف وراے مہملہ، لیکن در قاموس است: القِرقُ بالکسر لعب السِدر یخطون اربعاً وعشرین وصورتہ ھکذا [3] دریں صورت غیر بازی مذکور باشد، عایتش

[1] سوءا (ب) [3] پلیٹس: سوآ:

[2] سوءاپاتی (الف)۔
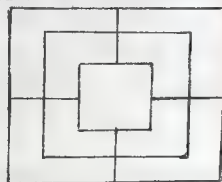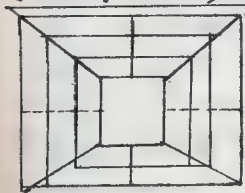
نزدیک است بداں ۔

سوغات ۔ "در رسالہ تحفہ از جائے بجائے آیند بجہت دوستاں آرند، ارمغان" لیکن سوغات بہ معنی ہدیہ مستعمل است اگرچہ صاحب سروری بہ معنی راہ آوردہ وظاہراً از خصوصیت مقام در یافتہ واغلب کہ سوغات جمع سوغۃ[1] است بفتح بہ معنی حصۂ کہ غازیان درہم قسمت کنند، و بمجاز بہ معنی تحفہ مستعمل شدہ، پس الف و تاے جمعی یا از جہت تعریب است یا از تصرفات داوند و نیز لفظ مذکور از اں عالم نیست کہ براے آں لفظ دیگر بہم باید رسانید چنانکہ وتیرۂ صاحب ایں رسالہ است [=]

سوس ۔ "در رسالہ پشتارۂ ہیزم کہ دراز کردہ باشند، آہینہ بفتح الف و ہا بیا رسیدہ و نون" لکن سوس در عرفِ عام ما مردم[2] جانوریست آبی بصورتِ سگ کہ بعضے اورا خوک آبی گویند، و نیز لفظ آہینہ تصحیف و تحریف است، صحیح آمینہ[3] است بمد و ہمزہ کسر میم بہ معنی تودۂ ہیزم و بعضے پشتارہ نیز گفتہ اند و در سروری بہ معنی تودۂ ہیزم شگافتہ آوردہ [=]

سوہا[4] "در رسالہ چادرے رنگین کہ بغایت تنگ و نازک باشد، بیشتر ازاں زنان سازند وگرتہ فانوس کنند، شارہ بفتح معجمہ وراے مہملہ" لیکن سوہا بہ معنی چادر رنگین نیست بلکہ بہ معنی مطلق جامہ رنگین است از معصفر و

---

[1] آصفیہ میں بہ معنی نہیں۔ [3] برہان۔ [4] پلیٹس میں اس معنی میں آیا ہے۔ تیز نغاکس۔

قید تنگی و نازکی نیز بیجاست، وشاره را بعضے چادر رنگین کہ لباس ازاں سازند گفتہ اند، و بعضے گویند دستار نیز ازاں سازند، لیکن حق تحقیق آنست کہ شارا در ہند رختے نیست کہ لباس ازاں سازند بلکہ جائے تنگ و باریک کہ جامہ و دستار ازاں سازند، بیاے مجہول، وآنچہ پوشاکِ زنان است ساری و ظاہراسیلہ امالۂ سالہ مبدّل سارہ کہ سابق مستعمل بودہ باشد چنانکہ پیشتر نیز گذشت، و دریں صورت ہم رنگیں گفتن خطاست، و آنچہ در کرتہ فانوس ازاں سازند نوع دیگر است [=]

سونف بتازی رازیانج کہ معرب رازیانہ است براے حطہ بالف کشیدہ و زاے معجمہ و تحتانی بالف کشیدہ و زاے معجمہ و تحتانی بالف کشیدہ و نون، و لبفارسی بادیان [=]

سونٹھ۔ بتازی زنجبیل، شنگوبیر بمعجمہ و یاے معروف و زاے معجمہ و امام سیوطی گفتہ کہ لفظ زنجبیل کہ در قرآن مجید واقع است فارسی است پس معرب سنگویر باشد [=]

سوکھنا۔ خشک شدن، خوشیدن بخاے معجمہ [=]

سونگھنا۔ بُو کردن، شنیدن بنون، و آنچہ بعضے شمیدن بمیم گویند از اصل لغت و محاورہ بہ ثبوت نرسیدہ اگرچہ قیاس بہ تصحیح است از عالم طلبیدن و بلبیدن کہ ماخوذ باشد از شمّ کہ لفظ عربی است بہ معنی مذکور [=]

سوآن[1]۔ در اصل ہندی بہ معنی سگ است کہ بتازی کلب خوانند

---

[1] پلیٹس   میں ہے۔

و نیز پوشش مزدبان بام، بغول بفتح نون وغین معجمہ بواو رسیدہ ولام [=]
سہتیا - شخصے کہ در مقام بلند نشیند و از لشکر بیگانہ و راہ زناں خبر دار
باشد، دیدبان بباے موحدہ و دیدہ دار [=][1]

سہاگن - در رسالہ" زنے کہ میان او و شوہر او اخلاص و محبت باشد
و بعضے گویند زنے کہ شوہرش زندہ باشد نامویہ بنون و واو مجہول
و تحتانی مفتوح" لیکن بہر دو معنی آمدہ، و نامویہ در کتب لغت زنے
کہ بیش از یک شوہر ندیدہ باشد و بمرد دیگر نرسیدہ و میان او و شوہرش
بسیار الفت باشد، پس غیر سہاگن باشد و لفظ صحیح ہندی براے نامویہ
پتی برتاست بباے فارسی مفتوح و فوقانی بیاے رسیدہ و باے موحدہ
و سکون راے مہلہ و فوقانی بالف کشیدہ [=]

سُہاگہ - دواے است مشہور و معروف بداں زر و نقرہ و امثالِ
آں فراہم آرند و باہم پیوند کنند تنکار بفتح فوقانی و سکونِ نون و کاف
فارسی بالف کشیدہ و راے مہلہ، و کفشیر بفتح کافِ تازی و شین معجمہ
بیا رسیدہ و راے مہلہ [=]

سینہ بند - در رسالہ" دو پارچہ سہ گوشہ کہ از بافتہ ریسمانے یا ابریشمے
دوزند و زنان پستان خود را در میان آں نہادہ بند ہاے آں را بر
پشت بندند تا پستان بزرگ نشود و ایں غیر شبی است کہ سینہ بند
زنان ہندو باشد، و بہ ہندی انگیا خوانند، یا زرنگ بزاے
منقوطہ موقوف و راے مہلہ مفتوح بنون زدہ و کاف عجمی" لیکن سینہ بند

---

[1] مطابق راجب: با الف سانیا

خود لفظ فارسی است و بازرنگ سینہ بند طفلان و زنان است،
چنانکہ در برہانِ قاطع است وتحقیق شبی در لفظِ انگیا گذشت [=]
سیلی۔ در رسالۂ "ریلیمانے کہ از مو بافند و اکثر زنان بندش چرخہ
از اں سازند و در گردن بچہٗ بز وغیرہ اندازند، کرشہ بفتح کاف
تازی وشین معجمہ"، لیکن کرشہ ریلیمان از مُو بافتہ است وسیلی اعم است
خواہ از مُو باشد خواہ از ابریشم وجز آں کہ در گلو اندازند، واکثر مرسوم جوگیان
و بیراگیان وفقراے آزاد است، وبعضے از جوانانِ ہندوستان نیز
ازجہتِ تقطیع بہ گلو اندازند [=]
سیہہ۔ بیاے مجہول، جانورے باشد کہ بر اندامش خارہا باشد ابلق
بقدر دُوکِ چرخہ چوں کسے قصد او کند خود را چناں تکاند کہ خارہاے مذکور
از بدن او برآید، وبہ عربی قنفذ بضم قاف وسکونِ نون و فا و دال معجمہ
خوانند، چکاسہ بجیم فارسی وکاف تازی وشین معجمہ وہملہ، وخارپشت د
سیہ بیاے معروف در بعضے از السنۂ ہند بہ معنی شیر است
کہ بہ عربی اسد گویند [=]۔
سینگی۔ شاخکے کہ جوگیان وغیرہ ہم نوازند، مولوی بواو رسیدہ ولام و
واو معروف، نیز شاخ جانور کہ بدن آدمی بیمار چسپاندہ کشند وبراں
حجامت نمایند وگاہے تکند، کبہ بضم کاف تازی وتشدید موحدہ
قبہ معرّب آں، لیکن کبہ اعم است از شاخ شیشہ و کدو نہ حجامان

---

[1] سیہی، سے، وغیرہ (آصفیہ) [2] پنجابی میں سیہنہ یا شینہ شیر کو
کہتے ہیں۔

دارند [=]

سیہرا[1] - دررسالہ" تاجے کہ ازگل ہاے وریاحین ومرواریدومقیش و کلابتوں وامثال آں سازند وبادشاہان ومردم دیگرشب کتخدائی برسر بندند وبرروے اندازند، بساک بفتح موحدہ وسین مہملہ والف وکاف عربی"، لیکن سیہرا تاج نیست بلکہ چیزے است کہ بہ سربستہ برادو آویزند ومعنی تاج مُکٹ است کہ سلاطین وامراے ہند سابق برسرمی داشتند وحالاہنود ودولتمندان را ازطلاونقرہ وغربارا ازبرگِ تازۂ خرما و متوسطان را ازکاغذوغیرہ باشد بہرحال سیہرا مرسوم ولایت نیست وبساک کہ مرسوم بود تاج است، لہٰذا یکے ازاہل ولایت کہ بہ ہند آمدہ درتعریف سہرا آوردہ، چنانکہ گوید۔

ع سہرہ چوبست عارضش پنجۂ آفتاب شد [=]

سیر - دررسالہ" من شرعی کہ بوزن چہل سیرشاہی باشد، ستیربوزن کبیر[2]، لیکن ستیر بوزن دلیر است یک حصہ ازچہل حصۂ من کہ آں رانیز سیرخوانند، اما دراکثرنسخ ومعنی شش ونیم درآمدہ وآں را استیرنیزخوانند وبہ عربی استار وتحقیق آں درسراج اللغہ نوشتہ ام - [= ..... ستیر بروزن کبیر]

سیٹی - صفیرے کہ کبوتربازان درہنگام برآمدنِ کبوترزنند وآں را ہشپلک بضم ہا وبلے فارسی بوزن اُشترک نیز خوانند، شپیل بفتح

---

[1] مطابق حب ، الف وج ، ہ الف ہا حب میں سہرا۔ [2] ہا حب میں ستیر بہ وزن کبیر۔ [3] برہان: بروزنِ کف گیر۔

شین معجمہ و باے فارسی بیا رسیدہ [=]

سیوتی - گلے است در ہندوستان در فصل گل کند، رشیدی گوید کہ آں را گل مشکیں گویند، و در اکثر فرہنگ ہا نسرین و بعضے نسترن گویند، و بعضے گویند آں نستر است و در قاموس نسرین گل مشہور و نستر گلے مثل نسترن و تفصیل در سراج اللغہ نوشتہ ام [=]

سیون - در رسالہ" در زمیان خایہ، عجان بکسر عین مہلہ" لیکن سیون بہ معنی دوخت است مطلقاً و بمعنی درز زیر خایہ بمجاز شہرت گرفتہ، و عجان در قاموس و کنز اللغہ جاے کہ از خصیہ تا دبر بود، پس غیر سیون باشد، چہ سیون خطے است کہ از خایہ تا دُبر بود [=]

سینچی دھرتی - یعنی زمینے کہ آں را آبدادہ باشند، بسارۂ دہ بفتح باے موحدہ وسین مہلہ بالف کشیدہ و راے مہلہ موقوف و دال،

سیس پھول - زیورے باشد بصورت گُل آفتاب مرصّع کہ بموے سر بستہ آویزند کرزن بفتح کاف تازی و زاے معجمہ و نون" اگرچہ کرزن کہ مرسوم ولایت است ہم تاج است کہ سلاطین بسر می آویختند لیکن بہ تحقیق پیوست کہ اصل لفظ عربی است بہ معنی میانِ سر و بمجاز تاج مذکور ہی گفتہ اند، و صاحب سروری کہ بکافِ فارسی گفتہ اصلے ندارد، پس دریں صورت نزدیک باشد بہ سیس پھول، لہٰذا بعضے از شعراے ایران کہ بہ ہند آمدہ اند لفظ سیس پھول را در شعر خود آوردہ اند چنانچہ در دفتر دوم سراج اللغہ نوشتہ ام۔

---

[۱] برہان - [۲] برہان : بروزن کردن۔

سیسا گولی - فلزے کہ گولۂ تفنگ وغیرہ ازاں سازند، سُرب بضمّ سین و بائے تازی و بعضے بائے فارسی گفتہ اند [=]

سیندھا لون - نمک سنگ [=]

سیویں[۱] = سِوَیّاں - طعامے ازمیدہ کہ بشکل رشتہ سازند وخشک نمودہ در آب جوشانند و باشکر و روغن خورند، و در رسالہ است آں را حلوائے رشتہ گویند، و بتازی اطریہ بالف مکسورہ وطا و رائے مہملتین وتحتانی و

در قاموس است اَلاِطْرِیَۃُ بالکسر طعامٌ کالخُیُوطِ مِنَ الدَّقِیقِ وایں چند شکل دارد، پس احتمال دارد کہ سیویں کہ مرسوم اکثر ہندوستان است باشد و احتمال دارد کہ حلوائے رشتہ بود چنانکہ گذشت و آں غیر سیویں است، و محتمل کہ ماہیچہ باشد کہ در آش اندازند [= ہانسوی نے بنانے اور بگھارنے کی، ترکیب دی ہے -]

سیتلا - مرضے معروف کہ اکثر اطفال را شود، چیچک و بعربی جُدری بجیم مضموم و دالِ ساکن و رائے مہملہ بیا رسیدہ [=]

سیخ - در رسالہ " آہنے کہ کباب بر آں کشند بابزن بہر دو بائے موحدہ،" لیکن سیخ و بابزن ہر دو فارسی است

سینھڈ - سینڈھ - درختے مشہور، زقوم بزائے معجمہ وقاف [=]

---

[۱] آصفیہ: نفائس: سِوَیّاں - [۲] ماہیچہ بروزن بازیچہ (برہان) نیز آش ماہیچہ

[۳] بروزن باوزن (برہان) -

[۴] پلیٹس میں سیہونڈ -

سینڈھ، ب سینہڈ، نفائس: سینہڑ -

سیپ - مشہور - گوش ماہی و بتازی صَدَف، و در برہانِ قاطع شَشْسن بفتح شین معجمہ و سینِ مہملہ و نون بدیں معنی آوردہ -

باب الشّین المعجمہ

(ش)

شاہ بالا - دررسالہ آنست " کہ چوں جوانے کتخدا شود شخصے ہم سن وہم قدر ایو ضع داماد ساختہ آرایند وہمراہ داماد سوار کردہ بخانۂ عروس برند بہ ترکی ساقدوس خوانند، ہمدوش" لیکن شاہ بالا خود فارسی است وہم چنیں ہمدوش، در ہندوستان ہمدوش ہم سنِ داماد نباشد بلکہ کم ترازو بود [=] [شاہ والا=]

شب برات - دررسالہ " شب پانزدہم شعبان، شب چک بجیم فارسی مفتوح" لیکن شب برات وشب چک ہردو فارسی است پس آوردن بیجاست" [=]

شطرنجی - دررسالہ " بساطِ مشہور، خلیس بخاے معجمہ ویاے معروف" لیکن تحقیق آنست کہ خلیس آں جامہ الیست کہ آں را بہ ہند کھیس خوانند بکاف مخلوط التلفظ بہ ہا، چنانکہ در سراج اللغۃ نوشتہ ام، وآں معرّب خیچ است بخا وجیم فارسی، دریں صورت مفرّس کھیس آں بود یا از عالم توافق باشد بہر حال غیر شطرنجی است [=]

شفتالو- در رسالہ "میوہ کہ بتازی خوخ خوانند و فرسنگ[1] بفتح فا و راے مہملہ" این است در جہانگیری لیکن صحیح بکسر[2] اول و سوم است بہ معنی نوعے از شفتالو و لفظ عربی است کما فی الصراح والکنز، و نیز لفظ شفتالو لفظ ہندی نیست کہ براے آں لفظ مرادف آوردہ شود [=]

شکنجہ- در رسالہ "چوبکے شگافتہ کہ کتاب ہا را در آں گذاشتہ آراستہ کنند و بادشاہان مجرماں را در آں کشیدہ تعذیب نمایند دبہق بدال مہملہ" لیکن شکنجہ بزبانِ فارسی بہ معنی مطلق عذاب است و بہ معنی اوزار صحافان و مجلدان، پس ازیں مأخوذ نہ باشد و شاید در اصل باشد، والعلم عند اللہ، و نیز شکنجہ صحافی یک چوب شگافتہ نیست بلکہ دو چوب باشد و از دو طرف دو میل دارد [=]

شکاربند- دوالے کہ پس و پیش زین اسپ دوزند براے بستن شکار وغیرہ، فتراک بفا و فوقانی بوزنِ ادراک، اگرچہ شکاربند لفظ فارسی است سند آں در کلام اساتذہ دیدہ نشدہ و بہ ترکی قنجقہ بقاف مفتوح و سکونِ نون و جیم فارسی مضموم و قاف۔

شلنگی- بوزنِ پلنگی، ریسمان تاب کہ بعربی لوّاف بفتح لام و تشدید لام و واو و فا گویند، و در فارسی شالنگی بزیادت الف، و ظاہراہر دو یکے است، و ہندیان از جہت تخفیف خواندہ اند۔

شلیتہ[3]- جوالے بزرگ کہ کاہ و پنبہ و خیمہ وغیرہ و امثال آں دراں بارکنند

---

[1] مطابق الف، ب و ج میں "فرسنگ"، [2] لیکن برہان میں "فرشک بکسر اول و ثانی و سکون ثالث"۔ [3] الف: شلیتا۔

و بر شتر اندازند، غزارہ بفتح غین معجمہ وہر دو رائے مہملہ و در عربی نیز آمدہ و ظاہرا معرب است، و صاحب صراح فارسی گمان بردہ و ایں کہ در ہندوستان چیزے راکہ غلافِ تخات بہم پیچیدہ غلاف و چوب ہائے شامیانہ وغیرہ سازند گویند اگر اصطلاح ایں جاست مضائقہ ندارد و اگر لفظ عربی و فارسی پنداشتہ اند خطا است۔

سِنگرف[۱]۔ در رسالہ " رنگے معروف "شنجرف" لیکن شنگرف و شنجرف ہر دو یکے است، غایتش دوم معرّب یا مبدّل اوست، ہندی نیست کہ برائے او نقطے باید آورد [=]

شورا۔ قسمے از نمک کہ در باروت بندوق و آتش بازی بکار آید، بورق بیائے موحّدہ و زائے معجمہ [=]

شہاب۔ آب سُرخ کہ از گل کاچیرہ حاصل آید بعد از زرد آب، شاہاب و شاہابہ، ہر چند من حیث القیاس فارسی تواند شد لیکن سند آں دیدہ نشد پس تخفیف از ہندیاں است۔

شہیدانہ۔ علامتے کہ بر سر قبور کنند و چراغ درمیاں آں نہند، شوشہ بہر دو شین معجمہ" لیکن تحقیق آنست کہ شوشہ بہ معنی تودۂ ریگ و خاک است، و چوں بر سر قبور تودہ سازند بداں معنی شہرت گرفتہ و تخصیص قبر شہدا چنانکہ در جہانگیری است بیجا است، و نیز بہ معنی مذکور نیست و آنچہ نوشتہ مصداق آں لوح مزار است نہ شوشہ [=]

شیرا[۲]۔ در رسالہ" لوح مزار است نہ شوشہ کہ از شپلیدنِ میوہ آید،

---

[۱] نفائس: بفتح شین۔ [۲] مطابق الف و ب، ج: شیرہ۔

نقوع بنون“، لیکن نقوع بہ معنی خیسانیدہ است نہ معنی شیرہ در کنز اللغہ
النقوع والنقع دارد کہ در آب تر کنند و در کشف اللغات نقوع آنچہ در
آب تر کنند چوں مویز خرما، غیر شیرہ باشد [=]

شیر گرم - آب یا شیر نیم گرم کہ تواں خورد، یکدک بفتح تحتانی و سکونِ
کاف تازی و فتح دال و کاف، اگرچہ لفظ شیر گرم بمقتضاے قیاس
ہندی بسین مہملہ می باید کہ سیرا در[1] یں زبان بہ معنی سرد است لیکن مستعمل
بشین معجمہ است -

---

[1] پلیٹس : سیرا - سیلا : نقائص - بہ فتح سین -

باب الغین المعجمہ

(غ)

غُدفُد - در رسالہ" گرہے کہ زیر پوست بہم رسد و درد نہ کند و چوآں را بجنبانند حرکت نماید، مغندہ بفتح میم و غین معجمہ، لیکن در کتب معتبرہ بہ معنی مغندہ گلولہ است مطلقاً، و نیز غدود خود لفظ فارسی است پس آوردن مرادف آں بیجا ست [= مغندہ بمیم و غین مضمومتین]

غلوُل[1] - در رسالہ" کمانے کہ گلولۂ گلین بداں اندازند و کماں گروہہ نیز خوانند، جلاہق بفتح جیم تازی" لیکن در قاموس الجُلاهِقُ کعُلابِط البُندُقُ الذی یُرمیٰ بہ و اَصلُہٗ بالفارسیۃ جُلَہٗ وھی کُبَۃٌ غزلٍ و در لغات فارسی جُلَہ گروہۂ ریسمان و جُلاہق معرب آن پس بہ معنی کمان مذکور نباشد، امّا در کنز اللغات است جلاہق ر گروہہ و جلہق کمان گروہہ منتخب از صراح جلاہق بہ معنی کمان گروہہ نقل کردہ، بہر تقدیر اقوی قول قاموس است [=]

غوُل - در رسالہ" فوج میان لشکر، قلب" لیکن چوں ایں لفظ ترکی

---

[1] = غلیل آصفیہ میں غلول نہیں، پلیٹس میں رغ بکسور ہے

است ویقاف و مغلانِ ایران قاف راغین خوانند واہل ہند بہ متابعتِ
زبان ایشاں نیز بغین خوانند لفظ ہندی نبود کہ براۓ آں لفظ دیگر بہم باید
رسانید [=]

غلولا - گلولہ کہ از کمان گروہہ اندازند و بہ عربی بندقہ خوانند غالوش
بشین وغین ہر دو معجمہ " لیکن غالوش بشین خطا است صحیح بکاف فارسی[۵۲] است
چنانکہ در کتب معتبر است، وصاحب رشیدی گوید بجاۓ لام یاۓ موحدہ
گفتہ اند"، نیز غلولہ خود لفظ فارسی است و ہندیاں موافق ضابطۂ خود بالف
خوانند چنانکہ مکرر نوشتہ شد [=]

غلک[۵۳] - در رسالہ "کوزہ کہ سر آں بچرم خام بگیرند و در میان سوراخے
کنند وراہ در آں و تمغاچیاں نذرہاں نگاہ دارند، غُلّہ دان بضم اوّل"
لیکن قید چرم خام و کوزہ خطا است بچرم دباغت کردہ نیز گیرند وخود
نیز از چرم باشد وتحقیق لفظ غولک وغلہ دان در سراج اللغۃ مرقوم است۔
[=]

---

۵۲ غالوک (برہان) آصفیہ: غولک نیز: نفائس نیز غولک، لغت ترکی
است۔ ۵۳ برہان۔

باب الفاء

[ف]

[نوٹ : غرائب اللغات میں فؔ اور قؔ کی ردیفیں موجود نہیں]

فاختائی ۔ دررسالہ[1] ہرچہ رنگ خاکستری دارد، ظاہرا غلط عوام ہندوستان است وصحیح فاختہ است بہمزۂ ملینہ کہ برائے نسبت درالفاظے کہ آخرآں ہائے مختفی باشد آرند، وبتازی ورقاء بفتح واو وسکونِ را وقاف بالف کشیدہ خوانند" لیکن درکتب مشہورہ ورقاء بہ معنی کبوتر است وبعضے کبوتر وفاختہ نوشتہ اند، وظاہرا کبوتر خاکستری باشد کہ صحرائی بود، بہرحال بودن ورقاء بہ معنی مطلق رنگ فاختائی محلِ نظر است ۔

فراش ۔۔ درختے است ماناند بدرخت گز کہ آں بہ ہندی جاؤ گویند، ہوم بہای لوا ورسیدہ دمیم ۔

فیل مُرغ ۔ جانوریست مشابہ بطاؤس، ایں قدر تفاوت ہست کہ دم دراز ندارد، ومکرر در دیوانِ خاص شاہی بنظر آمدہ، ونیز آں خرطوم

---

[1] میرے پیش نظر غرائب کے جس قدر نسخے ہیں ان میں فصل فؔا موجود نہیں ۔

دارد کہ ہر ساعت برنگے نماید اگرچہ لفظ فیل مرغ فارسی می نماید لیکن تا حال سند آں در کلام اساتذہ دیدہ نشدہ، مادۂ آں را ماکیاں بوقلموں و نر آں را خروس بوقلموں گویند، شواد بفتح وضم شین و واو بالف کشیدہ و دال، و شوات بفوقانی مبدّل آں گفتہ اند، لیکن اصح آنست کہ شواد و شوات چیزے است کہ تازی حباری خوانند بضم حاے موحدہ و راے مہملہ۔
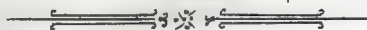
باب القاف

[ق]

[نوٹ: غرائب اللغات میں یہ فصل موجود نہیں]

قَرقَرہ - جانورے است نزدیک بہ کلنگ و کوچک ترازو کہ کہ رنگ اکثر پرہاے آں نیلی کم رنگ باشد کہ اُمراو سلاطین بر سر زنند جگرنہ بجیم تازی وکاف فارسی وسکون راے مہلہ ونون، بوزن درمنہ، واجاّر بجیم تازی بوزن بجاّر، بدانکہ قرقرہ ہندی نیے شاید کہ قاف دریں اصلانیست امابسبب اختلاط زبانِ اسلام گاہے قاف نیز تلفظ کنند، وشاید کہ ترکی یا عربی باشد ومارا علم آں نبود

بابُ الکافِ العربیّہ

[ک]
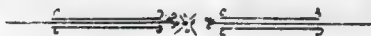
کاجل ؎ دود چراغ کہ بہ جہتِ ساختنِ سیاہی گیرند و زنان در چشم برائے سرمہ کشند، "دودہ" لیکن کشیدنِ دودہ در چشم مرسوم ہند است و در ولایت رواج ندارد، و بعد تحقیق و تفتیش لبسیار معلوم شد کہ در ولایت نیز بہ چشم کشند و سد آں در دفتر دوم سراج اللغہ نوشتہ ام

[=]

کھانڈ ۔ در رسالہ" شکر سفید، معرب آں قند است، وآں را طبرزد نیز گویند، گند بفتح اول و نون زدہ چنانکہ در جہانگیری است"، لیکن تحقیق فقیر آرزو آنست کہ در اصل ہندی کھانڈ و در بعضے از السنہ کھنڈ بحذفِ الف است، وچوں مخلوط التلفظ بہ یا در فارسی نیست و تلفظ آن دشوار ست گند گویند و قند معرب آنست و در عرفِ حال قند غیر کھانڈ است چنانکہ نبات و طبرزد، و در قاموس قند مطلق شکر آوردہ و در کشف اللغات [1] قند آبلوج کہ نوعے

---

[1] برہان : کہ قند سفید، نیز ابلوج و ابلوچ (برہان)

است از شیرینی و آں بغایت نرم و سفید بود، و در شرفنامہ طبرزد شکرے بغایت سفید، و در صراح نوعے از شکر، و اقوی آنست کہ شکرے است بغایت سفید و سخت کہ گویا اطرافِ آں تیز[۵۱] تراشیدہ اند و ہمیں صحیح است و طبرزدے کہ از ولایت براے دوامی آید مکرر دیدہ شدہ ہمیں قسم می باشد [=]

کھات[۵۲]۔ در رسالہ "خس و خاشاک و سرگینِ حیوانات و پس افگندۂ آدمی کہ در ہیولہ تودہ سازند و مزارعان در زراعت ریزند مزروع قوت گیرد انبار بفتحِ الف و سکونِ نون و باے موحدہ و راے مہملہ" لیکن انبار زبانِ قدیم است بہ معنی کھات و در عرفِ حال فارسی کود[۵۳] گویند بکافِ تازی بواؤ رسیدہ و دال مہملہ، و صاحب ایں عمل را کودکش خوانند [=]

کھاجا۔ در رسالہ "نانے از میدہ بمقدار برگِ بلغرا، چوں او را در میان روغن بریاں کنند بادے دراں افتد و بعد ازاں درمیان شیرۂ قند اندازند و شیرہ را نجود کشد و بغایت لذیذ بود گلانہ بضمِ کافِ فارسی و نون"، لیکن گلانہ بقدر برگ بلغرا نوشتہ اند و کھاجا بقدر کفِ دست و زیادہ باشد پس غیر آں بود، غایتش طرزِ پختن ہر دو نزدیک است بلکہ کھاجا نزدیک است بہ پکلادہ (؟) کہ نوعے است از شیرینی۔ [=]

---

[۵۱] مطابق ج، الف، تیز و حب تیر۔ [۵۲] آصفیہ۔ [۵۳] برہان۔
[۵۴] برہان "گلان بروزن فلان"

کان رکھنا۔ آں باشد کہ چوں دو کس باہم سخن کنند شخصے از پس دیوار یا پردہ یا نزدیک نشستہ گوش انداختہ سخن ایشاں را شنود و بواسطۂ فتنہ انگیزی وغیرہ جاے دیگر بگوید دبتازی استراق سمع گویند. نیوشہ بفتح نون و تحانی دواو مجہول و شین [=]

کاپخلی [۵۱]۔ پوستے کہ مار افگند، الطرش بفتح و سکون طا مہملہ، کذا فی الرسالہ [=]

کھاٹ۔ در رسالہ "آنکہ چار پائی گویند نعش"، لیکن کھاٹ اعم است و نعش مشہور چیزے کہ مردہ را بداں بردارند، وحق ایں است کہ عموم خصوص من وجہ است، فی القاموس النَّعْشُ شِبْهُ مِحَفَّةٍ کان یُحْمَلُ علیہا المَلِکُ اِذا مَرِضَ وسَرِیْرُ المَیِّتِ، و در منتخب اللغات وغیرہ است نعش جنازہ کہ بر دمیت باشد و اگر مردہ نبود سریر گویند، بدانکہ کت کہ مبدل کھٹ مخفف کھاٹ است در فارسی بسیار آمدہ و آں را در کتب لغت بہ معنی تخت و سریر نوشتہ اند. و در کتب تواریخ دیدہ شد کہ چوں ایلچیانِ شاہ رخ مرزا و دیگر بادشاہ زادہ ہا بملکِ خطا و ختن رسیدند مردم شاہی بموجب حکم بادشاہی براے ہر یکے ہر شب کت مہیا کردند کہ خواب براں نمودہ باشند، دریں صورت معلوم می شود کہ در غیر ہندوستان نیز رواج کھٹ باشد [=]

کھاس [۵۲]۔ در رسالہ" جائیکہ غلہ دراں مدفون سازند، بتو راک بموحدہ

---

[۵۱] = کینچلی (آصفیہ) پلیٹس میں (کاپنچلی)، [۵۲] حل نہ ہوا آصفیہ اور پلیٹس میں یہ معنی موجود نہیں، اور، بدایلوں کی جلی بوری فیلن میں کھاس، بعض اطراف ہند میں کہاس بولا جاتا ہے۔

دو فوقانی بواو رسیدہ وراے مہلہ"، لیکن بزبانِ گوالیار کہ افصح جمیع السنۂ ہنداست آں را کھو گویند[۵۱] بفتح کاف مخلوط التلفظ بہ ہا[۵۲] [=]

کھانڈ۔ دررسالہ" شمشیر چوبیں آمدہ کہ طفلاں براے بازی سازند بلونہ[۵۳] بموحدہ بروزن نمونہ" لیکن کھانڈا درہندی مطلق شمشیر وباصلاح بعضے نوعے از شمشیر۔ [=]

کاچھ۔ دررسالہ" ازارِ تنگ وکوتاہِ کُشتی گیراں، توبان بفوقانی وواد مجہول" لیکن دربرہانِ قاطع وسروری توبان بوزن خوبان اِزار وتنبانِ چرمی کہ کشتی گیران پوشند۔ [=]

کھائی ۔ خندقِ قلعہ و باغ وغیرہ۔ ترک[۵۴] بفتح فوقانی وسکون راے مہلہ وکاف۔ [=]

کائی ۔ زنگارے وسبزے کہ برآب بستہ شود، جامہ غوک[۵۵] بغین معجمہ"، اگرچہ درشرف نامہ تہروجوے آوردہ لیکن صحیح بمعنی سبزی مذکوراست چنانکہ درشرفنامہ گفتہ بزغمہ[۵۶] بباے موحدہ وزاے معجمہ ہردو مفتوح وسکونِ غین معجمہ وفتح سین مہلہ ومیم، وبتازی طحلب بضم وحا ہردو مہلہ ولام و وباے موحدہ [=]

کانٹا۔ دررسالہ" قلّابے چند کہ دلو وچیزہاے دیگر افتادہ از چاہ بدان برآرند چاہ پوز بجیم فارسی وہاے موقوف وباے فارسی بواو رسیدہ

---

۵۱ بلٹس میں واد مجہول اور ماقبل مفتوح ہے ۵۲ ملحقات، "آنرا اوک نیز گویند
۵۳ بفتح موحدہ، "شمشیر چوبیں" نیز بُنونکٹ (برہان) ۵۴ برہان ۔ ۵۵ برہان
۵۶ برہان، نسخہ ج میں "بزغمہ" ہے۔

وزاے،" انیست در جہانگیری و ایں خطاست، صحیح تحتانی است بجاے
باے فارسی ماخوذ از پویدن بہ معنی جستن، لہذا آں را چاہ جو نیز
گویند، کمال اسماعیل گوید ؎

چاہ جوئے زسرِ زلف کجت راست کنم — مگر آرم دل ازاں چاہ زنخدان
برسر، و نیز درعرف ہندی بہ معنی مطلق خار است و بمجاز بہ معنی قلاب
مذکور شہرت دارد [=]

کاٹھ - دررسالہ" چوب کندہ کہ سوراخ کردہ پاے مجرمان و گنہگاران
ازاں بگذارند و محکم سازند و آں را کلیدان نیز گویند، کلندرہ بفتح کاف
تازی ولام مفتوح" لیکن کاٹھ بہ معنی چوب کہ ضخامت داشتہ باشد شہرت
دارد و کلندرہ بفارسی قدیم است و در عرفِ حال کندہ بضم کاف
تازی وسکون نون خواہند، نحوی گوید - ع

اے کندہ پائے خویش پاے بردار[۱] [=]

کاٹھڑا[۲] - دررسالہ" تغار چوبیں کوسن بفتح کافِ عربی و واو و سینِ
مہلہ و نون،" لیکن لفظ کوسن درکتب عربی و فارسی نیست، ایں قدر ہست
کہ کرسان[۳] بہ معنی ظرفے چوبیں یا گلین کہ نان گذارند آمدہ پس اگر ہمیں لفظ
را مدنظر کردہ نوشتہ تحریف است و معنی ہم غیر معنی مذکور، وظاہرا در معنی
کوس نقارہ نوشتہ اند و ایں عزیز آں را تغار فہمیدہ و آں را مرادف

---

[۱] الف میں غنی کا یہ شعر ہے ؎

از تواضع ہائے مردم سخت درماندم غنی :: ہر کہ می افتد بپایم کندۂ پا می شود،

ب و ج میں یہ شعر نہیں - [۲] سب نسخوں میں کاٹھرا - [۳] برہان بروزن ترسان

کاٹھڑا پنداشتہ، واللہ اعلم، وکوس بواو مجہول فارسی است وبواو معروف معرب، کما فی القاموس [=]

کانٹے پھل[1] - داروے مشہور، دار شیشعان[2] بہر دو شین معجمہ وعین مہملہ [=]

کاچی[3] - در رسالہ" نوعے است از طعام، لاخشہ[4] بخا و شین معجمہ"، لیکن کاچی خود لفظ فارسی است وآں حلواسے است کہ ادویہ درآں داخل کردہ خورند وبعضے گویند تماج است وتماج آش آرد است چنانکہ سروری گفتہ، وازیں بیت احمد اطعمہ غیر کاچی معلوم می شود[5]

جانم از کاچی وتماج زمستاں سیر شد — استخواں ہاے قدیدم در نظر شمشیر شد

لاخشہ تماج گفتہ اندپس اگر تماج وکاچی یکے باشد بہ معنی کاچی خواہد بود [=]

کانس - در رسالہ" کلک وسنے سرسفید کہ درآب روید، کاگول کاف دوم فارسی وواو معروف"، ہرچند درکتب مشہورہ کاگول بہ معنی نے کہ درمیان آب روید نوشتہ اند لیکن بودن کانس چنیں نیست زیرا کہ کانس سے نیا شد [=]

کھانسی - مرضے معروف کہ بتازی سعال گویند سرفہ [=]

کانجی - در رسالہ" کانجی ترشی کہ مثل خردل وفلفل وادرک وغیرہ

---

[1] = کانٹا بھل (آصفیہ) نیز کابھل [2] بر وزن آبریزگان (برہان) نیز نفائس [3] آصفیہ ندارد، پلیٹس میں ہی۔ [4] برہان نیز خشتہ بر وزن آغشتہ برہان [5] نفائس۔

آمیختہ در آب کردہ در آفتاب نگاہ دارند و آں را سرکۂ ہندی گویند، آبکامہ" فقیر آرزو گوید کانجی مرسوم ہند دو قسم باشد: یکے آنکہ بڑہا را کہ نوعے است از طعام روغن بریاں کردہ گرم گرم در آبے کہ نمک و خردل سودہ دراں داخل کردہ باشند انداز ند و چندے نگاہ دارند تا ترش شود و بعضے در آب مذکور خردل داخل نکنند، وقسم دوم آنست کہ بعضے از اثمار مثل بادنجان وکدو وترئی و بعضے از اصول مثل گزر وجز آں را جوش دادہ یا خام در آب مذکور اندازند ونگاہ دارند تا ترش شود، فلفل در آب مذکور انداختن ہرگز مرسوم نیست و آبکامہ در رشیدی نانے کہ از خمیر ترش پزند و در سرکہ کنند و بجاے ترشی و آچار بکار برند، و در برہان نانخورش معروف کہ در اصفہان از ماست و شیر و تخم اسپند و خمیر خشک شدہ و سرکہ سازند پس محقق شد کہ آبکامہ و کانجی یکے نیست، غایتش نزدیک بہم اند [=]

کارچ[۵] در رسالہ" گوشتے کہ از نشست گاہ وقت غائط کردن بسبب ضعف و نخافت بیرون آید، قعدہ بضم قاف،، لیکن قعدہ در کشف اللغات بضم و فتح دوم شنیدہ و سکونِ دوم اعتقاد کردہ و پسندیدہ، و در قاموس وقُعَدَۃٌ ضُجَعَۃٌ کثیرُ القعودِ والاِضطِجاع، وبہ معنی کہ مصنف آوردہ لفظ مقعدہ مستعمل است، چنانکہ کتب طبّی نوشتہ خروج المقعدہ بہ معنی بر آمدن عضو مذکور [=]

کاندا - بیخ بشکل پیاز کہ جولاہگان آں را پختہ بجاے آہار بر تار بمالند

---

۵ پٹیس، نور: نفائس: کاندا؛ ۵ برہان -

وبکار دوا نیز آید، بصل الفار بفتح بائے موحدہ وسکون صاد مہملہ۔ بصل العنصل بفتح عین مہملہ وسکون نون، پیاز موش وپیاز دشتی۔

کاندھا۔ معروف کہ بتازی کَتِف بفتح کاف وکسر فوقانی و فاخوانند، فارسئ قدیم شُفنت بضم سین مہملہ وسکون فا و فوقانی و درحال دوش گویند [=]

کھاج[۱] ۔ مرضے معروف کہ بتازی جرب جیم ورائے وبائے موحدہ خوانند گر بکاف فارسی ورائے مہملہ [=]

کاتنا۔ تافتنِ پنبہ وابریشم وغیرہ رشتن وریسیدن وبتازی غزل بفتح غین معجمہ وسکون زائے معجمہ خوانند [=]

کَلال ۔ دررسالہ" مے فروش، خمار بضم خائے معجمہ"، لیکن ضم ظاہرا صحیح نبود بلکہ بفتح ست از عالم حدّاد وخبّاز۔ درازطہ رلقۂ قاموس ہم فتحہ معلوم می شود [=]

کان کامیل ۔ دررسالہ" زہر گوش، صِلاخ بکسر صاد مہملہ وسکون میم ولام بالف کشیدہ وخائے معجمہ"، لیکن در قاموس صلاخ بمعنی سوراخ گوش و چرک آں ہر دو آوردہ [=]

کپڑ گندھ[۲] ۔ دررسالہ" بوئے کہ از سوختن پارچہ یا کاغذ آید خنجیر بکسر معجمہ وسکون نون وجیم بیا رسیدہ"، ودرجہانگیری خَنجیر بوئے کہ از پنبہ[۳] و استخوان و پشم سوختہ وچراغ مُردہ وامثال آں برآید" لیکن ایں سہو است چراکہ کاغذ سوختہ را کپڑ گندھ نگویند، بلکہ مخصوص

---

[۱] برہان۔ [۲] ب: کپڑ گندہ۔ [۳] برہان "خنجر بروزن دیگر" نیز بفتح اول۔

بوے پارچہ است چنانکہ جوہر لفظ ولایت دارد، وتحقیق آنست خنجیر
بوزن زنجیر: ان است کہ در جہانگیری گفتہ "وہندی آں را چڑاهند
گویند" امّا بر بوے پنبۂ سوختہ اطلاق چڑاهند نیست [=]

کھبّا - آنکہ بدست چپ کار کند بیش تر از دست راست چپ دست بتازی
الیسر بفتح اول وسکون تحتانی و را و سین ہر دو مہملہ [=]

پکّی - در رسالہ" دبۂ خورد کہ روغن خوشبو دراں نگاہ دارند، کلا[1]
بفتح دو فوقانی"، لیکن قید خوشبو خطاست دبۂ خُرد است مطلقاً" وکلاں
آں را کُپّا خوانند وآں را بفارسی دبہ بفتح دال وتشدید باے موحدہ
خوانند [=]

کھپنے مچھلی کے - ذرے کہ بالاے پوست بعضے از ماہیان باشد، فلس
ماہی و درم ماہی نیز گویند، کج[2] بضم کاف تازی وجیم فارسی -

کپڑ کوٹ[3] - در رسالہ" آنچہ مردم در شہر وقت داخل شدن پادشاہ وحاکم
نو در شہر از قماش نفیس بر بام اندازند وازیں بندی نیز گویند وآذین بالف
ممدودہ نیز گویند" لیکن کپڑ کوٹ بدیں معنی مسموع ما مردم کہ از اہل ہندیم
نیست، و در گوالیار وغیرہ بہ معنی اذیں بازار چھاونا[4] مستعمل است و در کتب
معتبرہ لغت اذیں بہ معنی مطلق زیب وزینت است ونیز طاقے چند کہ در آرایش

---

[1] برہان میں یہ معنی نہیں۔ [2] برہان [3] آصفیہ: کپڑ کوٹ بہ معنی ڈیرہ، خیمہ، تنبو، پلیٹس
میں کپڑ کوٹھ کپڑ کوٹھا بہ معنی خیمہ: کپڑ کوٹ بواؤ معروف بھی ہے مگر مندرجہ معنون
میں نہیں۔ [4] پلیٹس "چھانا" بہ معنی آراستہ کرنا مگر یہاں شاید
چھاونا ہے۔

شہر بند، و دریں صورت نزدیک باشد، می تواند یکے باشد، غایتش رسم ہر ملک ہر ملک جُدا است، و لفظ کپڑکوٹ کہ مسموع ما مردم است آنست کہ در علم مدح گویندیداں معنی کہ بخشندۂ جامہ ہائے مقدار قلعہ و کوٹ باشد[۱] [=]

کپٹنا[۲] - ستردنِ پشم بُز و میش، فرہیدن[۳] [=]

کھپرا - تیر پہن پیکان، نجیف بنون و فا و نجوف بوزن فعیل و مفعول، کما فی القاموس [=]

کٹ پھوڑا[۴] - جانورے سبز رنگ کہ رنگ ہائے دیگر نیز دارد و خود بدرخت آویختہ فریاد کند و حق حق گوید، مرغِ حق گو و چوک بجیم[۵] فارسی بواو رسیدہ، و بعضے چوکٹ[۶] بہ معنی کلان گفتہ اند، اوّل اقوی است۔

گُٹھالی - ظرفے گلین کہ زر و سیم وغیرہ درآں گدازند، بوتہ بہائے موحدہ و واو مجہول و فوقانی، بوتق بلغات معرّب آن، و اینکہ خلاص بکسر خا بعضے باین معنی گمان بردہ اند خطا است خلاص بہ معنی زر و سیم سرہ است کما فی الکتب المعتبرہ [=]

کٹھیالی - در رسالہ "قسمے از چار مغز کہ مغز آں بدشواری برآید و زود شکستہ نشود و آنرا کنک بکسر کاف و فتح نون نیز گویند و نخکلہ بفتح نون و خائے معجمہ و کاف و لام" لیکن کنک بفتح اول است و نیز کٹھیا مخصوص چار مغز نیست

---

[۱] آصفیہ وغیرہ میں یہ معنی نہیں۔ [۲] مطابق ہ اب۔ باقی نسخوں میں کپنا، کہنا وغیرہ مگر ترتیب چاہتی ہی کہ یہاں ک کے بعد پ کا صرف آئے [۳] فرنیز.... بمعنی کندن وستردن موئے و پشم باشد خواہ از سر، خواہ از عضو دیگر" (برہان) [۴] ایضاً کٹھ پھوڑا، کھٹ پھوڑا۔ [۵] برہان۔ [۶] ب = چوک بعض نسخوں میں چکوک۔

بر بادام سخت نیز اطلاق کنند [=]

کٹوری گھڑیال کی - در رسالۂ "کاسۂ مسین یا روئین کہ در تہ آں سوراخ تنگ کنند و آں را بر روے آب نہند ہمیں کہ یک گھڑی بگذرد کاسۂ مذکور پُر شود و در آب نشیند، و اکثر آبیاران مانند آں کاسہ داشتہ باشند و در مقسم آب نہند، پنگان بکسر باے فارسی و سکونِ نون" فقیر سراج الدین علی آرزو گوید: پنگان کہ براے دریافت ساعات بود و آں را بہ ہندی گھڑی گویند بکاف مخلوط التلفظ بہا، و در فارسی گری بہ معنی مطلق پیمانہ است خواہ جریب خواہ کیل خواہ پنگان، دریں صورت موافق روزمرۂ فارسیان میان گری و پنگان عموم و خصوص مطلق باشد و موافق محاورۂ ہندیان گری و پنگان یکے، و چوں توافق دریں دو زبان بسیار است اغلب کہ گھڑی و گری یکے باشد، غایتش تفاوت عموم و خصوص بود چنانکہ لفظ سمن کہ در ہندی بہ معنی مطلق گلؔ است و در فارسی گلِ مخصوص، زیراکہ نگاہ داشتن گھڑی بر مقسم آب در ہندوستان رواج ندارد [=]

کھٹمل - جانورے است از عالم کیک و شپش اما بزرگ تر از اں، "خون مردم خورد آں را ساس بہ ہر دو سین مہملہ نیز خوانند و غسک بفتح معجمہ و سین مہملہ و کاف تازی"، لیکن ایں ہر دو زبانِ قدیم است و از بعضے ثقات مسموع است کہ حالا آں را شب گز گویند بکاف فارسی و زاے معجمہ و آں در دفتر دوم سراج اللغۃ مرقوم است، و از ترجمۂ قاموس ظاہر می شود کہ آں را بہ عربی بقّہ بفتح باے موحدہ و تشدید قاف نیز گویند [=]

سلہ برہان۔

کتلا - در رسالہ" گرد بریدہ شدہ از ہر چیز مثل خیار و بادنجان قوّارہ بضم و تشدید واو" لیکن در قاموس است قوارہ بتخفیف چیزے کہ بریدہ شود از جامہ وغیر آں یا مخصوص است بچرم و ہر چیزے کہ بریدہ شود از جانب چیزے کہ از گرداگرد آں بریدہ باشند، و از لغات اضداد است؛ و نیز مستعمل فارسیان بہ معنی پارہ است نظامی گوید ع

قوارہ قوارہ شد درع و ترک [=]

گٹھ کٹا - در رسالہ" کیسہ مردم را دزدانہ قطع کند، طرار بہر دو راے مہلہ" لیکن ایں سہو است، چرا کہ گٹھ کٹا بکاف فارسی است نہ تازی، پس در فصل آیندہ می باید نوشت [=]

کٹہرا - تکیہ گاہ چوبیں کہ بر صفہ و کنار بام نصب کنند و خرزین[1] نیز گویند و بتازی محجر خوانند پکوک بیاے فارسی مفتوح و ثانی مضموم"، لیکن ایں سہو است، چرا کہ سابق پکوک بہ معنی چھجا نوشتہ و تحقیق آں گذشت؛ و نیز خرزیں اعم است از کٹہرا چرا کہ بہ معنی چوبے کہ در طویلہ ہا نصب کنند و زیں ہا بر آں گذارند نیز آمدہ، بلکہ ہمیں اصل است، و جو ہر لفظ نیز دلالت دارد بر آں بہ معنی دوم مجاز است، و نیز محجر در قاموس است بوزن معظم یا محدث نام چشمۂ آبے یا نام جاے است و بہ معنی کہ مصنف نوشتہ و شہرت نیز دارد نیست بلکہ در کتب دیگر لغت بہ نظر نیامدہ [=]

کٹکنے[2] کٹکنے در رسالہ" آں خط کہ دوم بارہ بر سر آں قلم کشند آں سر مشق

---

[1] یہ لفظ باب الکاف الفارسیہ سے متعلق ہے۔ [2] برہان [3] پلیٹس میں کٹکنا - کٹکنہ - Amodel : cohy : نوکٹ گئے۔

اطفال باشد، رجیع برائے مہلہ وجیم بیا رسیدہ وعین مہلہ، لیکن رجیع درکتب معتبرہ کلامے گردانیدہ شود سوے صاحبش وہرچہ ردکردہ شود [=]

کھڈ رنگ سیاہ کہ آہن درسرکہ انداختہ سازند سکاہن بکسرسین مہلہ وکاف تازی بالف کشیدہ وہائے مفتوح ونون۔

کترنی ۔ آنچہ بداں برند بوضع مخصوص، وبہ عربی مقراض خوانند کگار بکاف فارسی وزائے معجمہ، ودوکارد بکاف تازی ورائے مہملہ موقوف نیز۔

کٹاری ۔ دررسالہ" آنکہ قاتلہ ہم گویند، نوعے از اسلحہ، جلیبہ بفتح جیم عربی وتحانی وبائے موحدہ" لیکن جلبہ آنچہ متعارف حال وزبان زدمغلان است سلاحے کہ سپاہیان پوشد وبہ معنی کٹاری درکتب معتبرہ عربی قاموس وغیرہ ودرفارسی مانند سروری وجزآں نیست، شاید مؤلف جائے دیدہ باشد ودربرہان است تجمدز بروزن خنجر سلاحے کہ درہند کٹار گویند وآں جنبث دز است بہ معنی پہلو شگاف، وبہ ہندی بہ معنی دندان عزرائیل لیس دریں صورت ہم جلیبہ بتحانی درست نباشد وبہ نون باشد اگر باشد، ونیز لفظ قاتلہ بہ معنی مذکور دیدہ نشدہ، آرے اگر قتالہ معرب کٹار انگفتہ شود جا دارد آں ہم بشرط آمدن است [=]

کلتی[۱] دررسالہ صندوقچۂ زنان کہ درمیان آں گردسہ ریسمان ودوک وپنبہ وغیرہ گزارند ودوک دان نیز گویند، سادیس بہر دوسین مہلہ

---

[۱] برہان ۔ ۵۷ آصفیہ

لیکن سادلیں درکتب معتبرہ پنبہ تحلوج کہ درجامہ نہند ودر مؤید بہ
معنی پنبہ آگندہ کہ درجنگ پوشند وآنچہ درادات بہ معنی چیزے
کہ درآں پنبہ نہند آوردہ مراد ازآں جامۂ مذکور است نہ بہ معنی صندوقچہ
مذکور [=]

کٹنی - بتاے بندی زنے کہ دلالگی کند وزن ہا رابخانۂ مرداں
رساند خلاف شرع، در بفتح دال وتشدید لام۔

کتلی[1] - در رسالہ شیرینی کہ پیش تر بار داح اموات قسمت کنند
دلصورت خشت سازند خشت بروغن زشت "لیکن نفظ خشت
بدیں معنی درکتب معتبرہ نیست وار محاورہ ہم مسموع نہ [=]

کھٹونہر کھٹومر[2] - در رسالہ خربزہ سفید یاسرخ وآں راعلیج نیز خوانند
فرپوک بفتح فاد سکون راے مہملہ وتحانی مجہول وفتح واو وکاف، لیکن
در جہانگیری وکشف اللغات وسروری فرپوک بہ معنی مطلق خربزہ
است ودر بعضے از کتب طبیہ فرپوک بروزن معصوک آوردہ وینز
کھٹومر نوعے از خربزہ نیست بلکہ ثمر علیحدہ است [=]

کٹائی[3] - رسالہ گیاسے خار دار .آر، دو نوع است یکے گل سفید
دارد دوم بنفش، خار شتر لیکن اغلب کہ اشتر خار ہمیں است کہ
کہ بہ ہندی اونٹ کٹارا یا جواسا گویند دآں بہرہ مرغوب شتر است
وکٹائی را فارسی مطلق خار گویند ہندا زنیکے راکہ برنگ گل ادیا تدگل اخار
گویند [=]

---

[1] آصفیہ ندارد [2] کھٹونہر د ہا ب) کھٹومر (ب) کھٹومر (د)
[3] = کٹا ، پلشیں

کُتکا - چوبے کہ گازران بوقتِ شُستن بر جامہ زنند، مِر حافض بمیم وراے
مہملہ وحاے بے نقطہ وضاد معجمہ بوزن مضراب، امّا چیزے راکہ کدنگ
بکاف[1] تازی بوزن تفنگ وکدین بوزن سرین وکدینہ بزیادتِ ہا گویند
چوبے است کہ جامہ را بعد از شستن ورنگ کردن بداں کوبندو
بہ ہندی مونگری خوانند وآں آلتِ گازران ودقّاقان است و
بتازی مُدِق و مُدقّہ بضم میم وتشدید قاف خوانند [=]

کٹیانا دیہ کا - حالتے کہ در ابتداے تپ حادث شود وآں برخاستن
مُو است بر بدن و درہم آمدن پوست وبتازی قشعریرہ بضم وسکون
شین معجمہ وفتح عین مہملہ وراے بے نقطہ بیا رسیدہ وراے دوم نیز مہملہ
فراشا بفا وراے مہملہ وشین معجمہ بروزن تماشا[2]

کُچلی - در رسالہ" دندان نیش دار کہ بہ عربی ناب گویند، لُیتک[3]
بتحتانی مضموم وشین وقاف" لیکن صحیح بفتح اول است - [=]

کچڑی - در رسالہ" غوزہ پنبہ وکوکنار وامثال آں ہرچہ از ثمر میوہ
اول بر آید وتا حال پختہ نشدہ باشد گوزہ بضم کاف فارسی وواو مجہول
وزاے معجمہ" لیکن آنچہ از زبانِ مردم فصحاے ہند است کچری چیزے
است کہ پیش از بار آوردن کنار کہ بہ ہندی بیر گویند شود و آں
شگوفہ کنار است وبرغوزہ پنبہ وکوکنار اطلاق آں مسموع نیست،
غوزہ ہاے مذکور را ڈوڈہ بدو دال ہندی گویند. ونیز طعامے مشہور
کہ بفارسی کچری گویند بجیم فارسی چنانکہ در برہان قاطع آوردا" اما اغلب

---

[1] برہان، کدنگ ــــ مطابق ب؛ الف: کٹیانا بدن کا [2] برہان -
چہار دنداں پیشِ سباع را۔

که ایں لفظ ہندی الاصل است وبسبب علمیت وعدم[۱] لہجہ مغلی کھچری مستعمل شده، لہٰذا در اشعار بعضے از اساتذه ایں لفظ واقع است، و بعضے آں را خلیش بشین معجمه گویند و آں خطاست صحیح بمہلہ است بہ معنی مطلق ہر چیز درہم آمیختہ ولفظ عربی پس تجویز تبدیل بشین معجمہ نیز درست باشد [=نسخہ ہا ب دونوں معنی دئے ہیں لیکن الگ الگ موقعوں پر]

کچرا- خربزہ خام و نارسیده که کالک نیز گویند، سفچہ بسین مہلہ وسکون فا و جیم [=]

کچھوا- در رسالہ" آنچہ بتازی کشف خوانند باخہ و سنگ پشت" لیکن دریں نظر است کشف لفظ فارسی است کچھوا وکشف از عالم توافق است بعد تأمل وتدقیق معلوم شد [=]

کچا مساں[۲] - بچۂ نارسیده که از شکم افتد، انگانہ بفا[۳] و کاف فارسی بوزن انجانہ [=]

کچکول[۴]- در رسالہ" قدح چوبین بزرگ و به ترکی شغرلق خوانند چنبل بضم جیم و سکون نون"، لیکن کچکول به معنی چوبین بزرگ مستعمل فصحا نیست، و در فارسی بعضے به معنی کاسۂ گدائی نوشتہ اند و مستعمل فارسیان حال ہمیں است، آرے طبّاخان دہلی کاسۂ کلاں را کچکول خوانند ونیز چنبل در کتب لغت به معنی گدا است که دریوزه گر بود و در صورتے که کچکول به معنی دریوزه گر بود چنانکه بعضے از ارباب

---

[۱] کذا - [۲] قب کچیا سان : ج : کچا سان - [۳] برہان -
[۴] = کچکول و کشکول - برہان -

فرہنگ نوشتہ اند چنبل بدیں معنی صحیح باشد لیکن ایں غیر مرضی مصنف است۔ [۔]

کچہری۔ جائے کہ متصدیاں وغیرہ نشستہ حساب اہل لشکر وغیرہ کنند، دفترخانہ کچہری جائے کہ رعایا مال واجبی خود را دراں جا شمردہ تسلیم تحویل داران نمایند، سرائے شمردہ بسین و را بردو مہملہ والف و شین معجمہ و میم مضموم، و این نام از عہد نوشیرواں مقرر است۔

کھجوریں[1]۔ در رسالہ آنچہ از میدہ و شکر بصورت خرما سازند و در روغن بریاں کنند و مسافرین ہمراہ دارند، برسان بضم بائے موحدہ و سکون رائے مہملہ، لیکن برسان در کتب معتبرہ لغت دو شاب سیاہ است و بعضے قید خوشبو کردہ اند [=]

کجاوا۔ در رسالہ "محمل شتر اگر دراز باشد شغدف[2] و اگر سایہ دار باشد شغدفات بزیادت الف و لون"، لیکن کجاوا خود لفظ فارسی است ہندی نیست تا برائے آں لفظ دیگر باید رسانید، و در قاموس است الشُّغْدُفُ مرکبٌ مشہورٌ بالحجاز و ا ما الشّقندف فلیس من کلامہم [=]

کچور۔ دوائیست مشہور کہ برائے آماس دست و پا بکار آید ندر نباد[3] بزاء و رائے مہملہ و سکون نون و یائے موحدہ [=]

کچ لون۔ نمک شستہ، زبد القوار[4] [=]

---

[1] بعض نسخوں میں "کھجوریں"۔ [2] کذا: شاید "خرانہ" بمعنی کھلا، واللہ اعلم۔
[3] برہان۔ [4] ماٰب: زبد القوار

کچری - دررسالہ "خیارسے کہ خرد بغایت خوش بو و ستبو تخم گویند" لیکن در قاموس است اَلشَّام کستَدَ اِ دِ بطیخ لحنظلۃ صغیرۃ مخطط بحمرۃٍ وخضرۃٍ وصفرۃٍ فارسیئہ الدّستبوئہ [=]

کڈھی[1] - دررسالہ "آنست کہ آرد دال نخود در ماست و دوغ اندا ختہ می پزند و آں را ماست با نیز گویند، اسپید با" لیکن عجب از صاحب ایں رسالہ کہ ماست بار اکڈھی گفتہ، ہر چند ماست داخل ہر دو طعام می شود ونیز اسپید با کہ اسفید باخ[2] معرب آنست ظاہرا نخوداب است نہ کڈھی کہ مرسوم ہندوستان است زرد رنگ باشد نہ سفید رنگ [=]

کدّو - دررسالہ "آنکہ بتازی قرع خوانند، دُبا بقتم دال مہلہ و بای مشدد" لیکن کدو خود لفظ فارسی است غایتش عوام ہندوستان بہ تشدید دال خوانند، قرع و دُبا ہر دو عربی پس آوردن آں در زیر الفاظ ہندیہ بے حساب باشد ولفظ ہندی صحیح آں تومڑا و آں اعم است از تلخ و شیریں، ولغارسی اُخ بضم ہمزہ وسکون جیم تازی نیز [=]

کھُر - دررسالہ "سُم شگافتہ حیوان چوں سُم گاؤ و گوسفند و امثال ظِلف بکسر طاے مہلہ وسکونِ لام وفا" لیکن شگافتہ خطاست، بر سُم خر نیز اطلاق آں آمدہ [=]

کرن - دررسالہ "آنچہ اول پیدا شود از آفتاب مقابل شعاع بصر،

---

[1] نیز وسبنویہ (برہان) [2] کرا ھی - پلیٹس

[3] [4] [5] برہان -

قَرن"، لیکن در قاموس است = القَرنُ مِنَ الشَّمسِ نَاحِیَتُها اَوْ اعلاھا اَوْ اَوّلُ شُعاعِھا، پس موافق معنی سوم باشد، بدانکہ قرن وکرن برتقدیر معنی سوم در لفظ و معنی نزدیک بہم باشند، و این از نوادر است کہ لفظ ہندی و عربی نزد ہم باشند۔ [=]

کُرکُری[۱]۔ در رسالہ" آواز شکم است کہ بسبب باد باشد و درد ہم کند" قراقر بہر دو قاف و بہر دو رائے مہلہ"، لیکن کُرکری در ہندی بہ معنی درد شکم است نہ معنی آواز مذکور [=]

کرٹیل[۲]۔ در رسالہ چیزے مانند تابہ از سفال کہ نان بر آن پزند، برزن بفتح بائے موحدہ وسکون رائے مہلہ وفتح زائے معجمہ ونون"، لیکن برزن اقوی بکسر اوّل است [=]

کھڑکی۔ در رسالہ" از بعض فرہنگ ہا در جہانگیری منقول است کہ درے غیر از متعارف باشد کہ از آن ہم بخانہ آیند وروند، برواره بفتح بائے بائے موحدہ و بہر دو رائے مہلہ" لیکن کھڑکی درِ کوچک را گویند نسبت بہ در ہائے کلان، و الاّ در شاہ جہان آباد و اکبر آباد بعضے از کھڑکی ہاست کہ فیل در آن آمد و رفت می کنند و نیز کھڑکی درِ خرد است خواہ خود باشد خواہ در درِ دیگر کہ کلان بود، آمد و رفت نیز ہم شرط نیست۔ چنانکہ ظاہر است پس غیر برواره بود و در خورد کہ در در کلان سازند بہ عربی آن را خوخہ گویند، بہر دو خائے، کمافی کنز اللغۃ [=]

---

[۱] آصفیہ۔

[۲] آصفیہ = تُور۔ آگ کا بڑا ٹھیکرا۔

کرڑلی[1] - در رسالہ جاییکہ سرگین و خاشاک و پلیدی ہا در آں جمع کنند، ششنکہ بفتح شین معجمہ و نون ساکن لیکن بعضے بلام گفتہ اند بجاے کاف بمعنی مذکور، و بعضے بہ معنی مذکور، و بعضے بہ معنی لتہ حیض، و نیز کڑی[2] زبان مردم نواح دہلی است و فصیح گھورہ است، و کڑی بضم و تشدید را استخوانے نرم کہ در شانہ گوسفند وغیرہ باشد و آں را می تواں خائید، جرندہ بجیم تازی و راے مہملہ بوزن فلندہ و بتازی غضروف بضم غین و ضاد ہر دو معجمہ و سکون و راے مہملہ بواو رسیدہ و فا [=]

کراؤ مغلی[3] - در رسالہ غلہ است میان ماش و عدس، و چوں مقشر کردہ بگاؤ دہند بغایت فربہ سازد و آں را گرسنہ[4] نیز خوانند، کسنک بکسر کاف تازی و سکون سین مہملہ و فتح نون و کاف، لیکن کراو زبان جاے دیگر باشد نشنیدہ ایم ظاہرا ہماں ست کہ ہندی فصیح آں را مٹر خوانند، و آں غلہ ربیعی است، و در ملک ما دادن مٹر گاو را رسوم نیست واللہ اعلم [= کرم کلا و کراو مکلا =]

کڑاہی - در رسالہ ظرفے کہ کنارۂ بلند دارد، قرغان[5]، لیکن قرغان بغین و قاف و بعضے ہر دو قاف بہ معنی دیگ مسین و بعضے دیگ بزرگ گفتہ اند، دریں صورت غیر کڑاہی باشد [=]

---

[1] بلاٹس : کڑی، آصفیہ میں نہیں - البتہ کڑی بہ معنی غضروف ہے، نیز کڑی - حیوانات مثل بکری وبھیڑ کے سینے کی ہڈی [2] کراؤ بہ معنی مٹر چھوٹی قسم بلا رہا ب: کراؤ مکلا، نور: بکرم کلا ایک قسم کی گوبھی جس میں پھول نہیں ہوتے - نفائس: کرم کلا -
[4] برہان - [5] برہان - قرقان،

کربجوہ ۔ ثمرے است کہ چوں خشک شود و آں را بجنبانند آوازے برمی آید، گُنِ ابلیس⁵¹ بضم کاف فارسی ونون بہ معنی خصیہ وآں مخفف گُند است و بتازی حجرالولادت بجائے مہلہ" لیکن حجرالولادت کربجوہ نیست امّا مشابہ است بداں [=]

کھڑا ہونا گھوڑے کا ۔ بدپا برخاستن اسپ کہ از روے شوخی باشد، چراغ یا و چراغ پا یہ بزیادت ہا و بعضے چراغ تنہا نیز گفتہ اند، و در ہندوستان اں را سیخ پا نیز گویند، اگرچہ ایں لفظ من حیث القیاس می تواند شد لیکن سند آں دیدہ نشد

کھڑکھڑ ۔ صداے ورق کاغذ و جامہ آہار دار و ہر جامۂ تو پوشیدہ، خشت خِشت بکسر خاے و سکون شین معجمہ و تو فانی، لیکن کھڑکھڑ بر بہم خوردن چیزہاے دیگر نیز اطلاق کنند پس اعم باشد۔

کڑکڑ چبانا ۔ خائیدن چیزے کہ صدا ازاں برآید، کلوچیدن⁵² بفتح کاف و لام و واو مجہول و جیم فارسی۔

کرنی ۔ دست افزار معماران و بنّایان کہ کہگل بداں بر دیوار چسپانند، ارزہ بفتح ہمزہ و سکون راے مہلہ و زاے معجمہ، لیکن ارزہ در سروری و کشف اللغات وغیرہ بہ معنی کاہگل است نہ بہ معنی کرنی کہ ازار گل کاراں باشد و ظاہراً خطاست، صحیح بدیں معنی برزہ بباے موحدہ است کہ مرزہ بمیم مبدّل آنست و آں را میم نیز گویند [=]

---

⁵¹ برہان ۔ ⁵² برہان ۔

کریدنی۔ در رسالہ "چوبے کہ آتش تنور و دیگدان ازو بگیرند، آتش کاؤ" با آنکہ بایں معنی در کتب مشہورہ نیست می باید کہ آہنے یا چوبے می باید کہ کہ آہنے یا چوبے باشد کہ آتش را بدان زیر و زبر کنند تا بہتر روشن شود، و فقیر آرزو از بعضے زباندانان لفظ حسنچل بفتح حاے وسین مہملہ وسکون نون، وکسر جیم فارسی ولام بدیں معنی شنیدہ، وچون حاے مہملہ در فارسی نیست معلوم نیست کہ زبان کجا است [کرودنی (ہ الف) کُرُید (ب)=]

کڑولی[1] میلے از طلا ونقرہ و دیگر فلزات کہ بیشتر در دست و پاے اطفال کنند وبعربی سوار خوار خوانند بکسر سین مہملہ وراے مہملہ، ورنجن بفتح واو وراے مہملہ وسکون نون وآنچہ در دست کنند دست ورنجن وآنچہ در پا اندازند پاورنجن خوانند [=]

کڑکی[2] در رسالہ" دام چوبیں کہ شرک بلغہ بغین معجمہ نیز گویند واجول بدال وجیم بواو رسیدہ لیکن در قاموس است: اَلشَّرَكُ مُحَرَّكَةً حبائلُ الصَّیدِ وما یُنصَبُ لِلطَّیرِ ودر کنز اللغہ وکشف اللغات است بمعنی مطلق دام وبلغہ آنست کہ یک سر ریسمان را حلقہ حلقہ کردہ گرہے بران زنند وسر دیگر آں را درمیانِ حلقہ ہا بگزرانند بر نہجے کہ بمجرد کشیدن ریسمان آں حلقہ ہا تنگ شود ہم چناں کہ بر سر سازند، نیز داخول بخاے معجمہ است و داہول بہ ہاے ہوز مبدل آں یا عکس آں بجیم خطا است. وآں علامتے است کہ صیادان نزدیک دام سازند

---

[1] سب نسخوں میں راے مہملہ کے ساتھ، بظاہر کڑے، کی تصغیر ہے جیسا کہ ہزارہ اور پنجاب کے بعض اضلاع میں اب بھی بولتے ہیں۔ [2] پلیٹس : کُڑُک = نور: کُڑکی

تا صید ازاں رمیدہ در دام اُفتد لہذا اطلاق آں بر علامتے کہ بر اطراف زراعت سازند بجہت منع وحُوش و طیور نیز آمدہ و فارسی صحیح کرکی تلہ بفتح فوقانی و لام است اگرچہ ار باب فرہنگ تلہ بر معنی مطلق دام آوردہ اند، لیکن صحیح بمعنی چوبے است کہ رہ خلاصی براں بندند و دانہ براں تعبیہ نمایند و دانہ را بر دن گزارند و تلہ را پنہاں در خاک سازند و مرغاں بداں صید نمایند کما قال الطوسی، لیکن انواع تلہ بسیار است چنانکہ از زبان دانے بہ تحقیق پیوستہ [=]

کھری- در رسالہ "چرم پارہ کہ زیر کفش بجاے پاشنہ وصل کنند، نقیلہ بفتح نون و قاف بیا رسیدہ" لیکن در قاموس است النَّقِیلۃُ رُقْعَۃُ النَّعْلِ و الخُفِّ یُرقَعُ بہا خُفُّ البَعِیْرِ اذا حَفِیَ، دریں صورت غیر کھری باشد یا اعم [=]

کھرپا- در رسالہ "آلت آہنین کہ بداں کاہ از زمین تراشند، رتبہ بفتح رائے مہملہ و سکونِ نوح و بائے موحدہ" لیکن رتبہ در کتب معتبرہ لغت فارسی و عربی نیست [=]

کھریا- گل است سفید کہ خانہ ہا بداں سفید کنند، سیم گل بسین مہملہ بیا رسیدہ و میم و کاف فارسی مکسور و لام، و سفید کردن خانہ را بگل مذکور سیم گل کردن خوانند وسند آں در دفتر دوم سراج اللغۃ مرقوم است ۔

کھرنڈ چرک و ریمے کہ بر جراحت بستہ شود و سخت گردد و آں نزدیک بہ شدن باشد، کرسنہ بکسر کاف و رائے مہملہ و سکون سین مہملہ

ونون وکُرسِ بضم نیز گفته اند، لیکن اختلاف اغلب که مأخوذ از لہجہ باشد لہذا در جہانگیری بفتح آوردہ و دوم مخفف اوّل است ولفظ عربی نیست، کما فی السراج وظاہراً خشک ریشہ کہ در کتب طبّی آوردہ ہمیں باشد واللہ اعلم۔

کُھُرچَن - در رسالہ" طعامے کہ در دیگ بریاں وسرخ شدہ بماند، وبہ عربی عانی گویند، بُنگراں بضم باے موحدہ وسکونِ نون و کاف فارسی، وبگراں بحذفِ نون مخففِ آں [=]

کُرُنڈ - در رسالہ" سنگے کہ آہن را بداں تیز کنند، لوحانی" لیکن اولیٰ آنست کہ سنگے است خاص کہ معدن آں از جزائرِ چین است وازاں چرخ و سنگِ فساں سازند وآہن را بداں تیز کنند و بکار حکاکی تیز آید، و بدیں معنی سنادہ بضم سین وسکون نون و باے موحدہ بالف کشیدہ ودال سنبادج معرب آں۔ [=]

کربڑی ڈاڑھی - بہ معنی ریش سیاہ وسفید، آمیزہ مُو بہم ویاے مجہول وراے معجمہ و دو مو وریشِ جو وگندم، وبہ عربی کہل بفتح کاف وسکون ہا ولام۔

کُرید نا - در رسالہ" تراویدن جراحت، شاریدن" اگرچہ مجدالدین علی قوسی شاریدن بہ معنی تراویدن جراحت آوردہ لیکن اقوی بہ معنی ریختنِ آب است ولفظ شار در آبشار وسرشار ماخوذ است ازیں، وظاہراً مجاز است بہ معنی مذکور، ونظیر آں لفظ بہنا است در ہندی

لہ ہالت: کرودنا: برازیدن جراحت کہ کریدنا - بسازیدن جراحت

که دراصل به معنی مطلق جریان است، معنی ترادیدن جراحت تیر آمده
[=]

گھرچنا - در رسالہ" تراشیدن وستردن گل خشک از چیزے وته دیگ
ز دیگ وحروف از کاغذ، شکنجیدن"، لیکن شکنجیدن اعم است از
تراشیدن وگزیدن وسرفه کردن، کما فی الکتب اللغة [=]

کُڑکڑانا - بانگ کردن ماکیان در وقت بیضه نہادن، کُراجیدن
بکافِ مضموم تازی"، لیکن اقوی اول است و بعضے جیم تازی وبعضے
فارسی گفته اند. بدانکه بانگ کردنِ ماکیان دو وقت، یکے درایامے که
خواہد که بیضه نہد چند روز خود بخود فریاد کند و دوم بعد بیضه نہادن که اکثر
ماکیان شور کنند، کڑکڑانا در ہندی به معنی اول است وکراجیدن از
کتب به معنی دوم ظاہر می شود [=]

کروالا - نام درختے کلاں که شگوفهٔ زرد بسیار و دیرپا دارد و در
ایام شگوفه درخت مذکور سراپا شگوفه شود. مطلق برگ ندارد به ہندی
املتاس نیز گویند، خیار شنبر [ما الف و ب: کرولہ= درختے است
بزرگ اندک برگ و بدرخت جمون مشابہت دارد. گلش زرد باشد
بار او کلاں بمقدار یک وجب و یک دست، خیار شنبر]

کُڑک[1] - ماکیانے که بعد از بیضه نہادن بجاے خود نشیند واگر کسے
دست کند فریاد نماید و این را در فارسی کرگ گویند. غایتش در ہندی براے
ہندی است و در فارسی براے مہملہ،

---

[1] پٹیس : کڑاک وکڑوک۔

گَرَم [1] به معنی کردنِ کارے که بتازی فعل گویند، و هندیان به معنی بخت و
وطالع نیز آورند، ازاں جهت که پیش ایشاں آدمی وحیوانات ونباتات
به تناسخ می زیند به حسب افعال خود، پس خیر وشر ایں را متعلق بدنِ
سابق شمارند و آں موقوف بر فعل باشد و ایں تفصیلے دارد در کتب
ایں قوم مسطو راست -

کُھس پُھس - در رساله سخنان آهسته با هم گفتن چنانکه دیگر نشنود، فجفج بدو
فاء بدو جیم بوزن بلبل، و ایں معرّب پچ پچ [2] است بضم هر دو باے عجمی
لیکن در کتب معتبرهٔ فارسی پچ پچ که بُزرا بداں بخوانند فجفج مبدل آں
و در قاموس فجفج اخذ تدجّة فی صوته فهو فجفاج، دریں صورت
گرفتگیٔ آواز خواهد شد دریں مصرع ؎ مجمجے افتاد اندر مرد و زن -
احتمال است که به معنی آواز باشد که بموجب گرفتگی گلو باشد والله اعلم، و
نیز کھس پھس به معنی احتمال است که به معنی حروف وکلماتے است که آهسته
آهسته گویند امّا بطریقے که سامع اگر بشنود ادراک حروف کلمات آں نمے
تواند کرد و درساید [=]

کِسان - کشت وکار کننده برزه و برزگر به تقدیم راے مهمله بر معجمه
کُشاورز بکاف تازی شین معجمه، مُزارع [=]

کَتی [3] نوعے از دست افزار آهنیں با دستهٔ چوبیں که برزگراں و
باغبانان دارند، کلند بروزن کلنگ - لیکن هندی مستعمل فصحا کدال [=]

---

[1] پلیٹس =[Karma : کرام : کرَم اور کرَم : نُور: کَرَم] [2] برہان
[3] آصفیہ - پلیٹس : الف میں بجاے کَتی کے کدال ہے، ہا ب = کَتی -

کِسوت - در رسالہ "کیسۂ حجاماں کہ استرہ و مقراض وغیرہ لوازم خود دراں دارند بتنگو بفوقانی مفتوح و باے موحدہ و نونِ ساکن و کاف فارسی،" لیکن دریں نظر است، چراکہ کسوت مخصوص بہ حجام و سر تراش نیست، کسوت سقا نیز شہرت دارد، و نیز تبنگو بوے داں و صندوق و زنبیل و کیسۂ حجام و سر تراش، کما فی اللغۃ۔ [=]

کسوندی[له] - نام درختے است کہ گلِ زرد دارد، طانہ کما فی الرسالہ [=..... طانہ بطاے معجمہ]

گُسُنبھ[ـے] گلے است سرخ کہ شاہاب ازاں گیرند و بتازی عصفر بعین مہملہ و صاد مہملہ، و قرطم بقاف مضموم و را و طاہر دو مہملہ [=]

کسیس[له] - زاگ سیاہ کہ جوہرِ فولاد ازاں برآید، و بکار رنگ نیز آید بلچ بالفتح باے موحدہ و سکون لام و حاے معجمہ و جیم فارسی [= رنگ سیاہے کہ رنگ ریزان رنگ سیاہ بداں کنند.....]

کِھسیانا ہونا - شرمندہ شدن و بتازی خجالت خوانند [.... از طرافت و ہزل ترسیدن]

کَش - دو معنی دارد، یکے زور و لفظ زور در عربی نیز بہ معنی قوت آمدہ، و ایں از توافق است کما فی القاموس، و دوم پوست مغیلاں و بدیں معنی فارسیاں نیز آوردہ اند، سلیم گوید: ع چوں شراب ہند اگر حاجت بکش می داشتم

له پلیٹس : واو مجہول اور ماقبل مفتوح ۔ ـ٢ کُسُم، کُسُنبھ (آصفیہ) سله آصفیہ

کسیلا[۱] - آنچه زبان را گیرد، بتازی عفص بعین مهمله مفتوح و فاء مهملہ زمخت بفتح زاے معجمہ وضمّ و سکون خاو فوقانی -

کفث - در فارسی بہ معنی چیزے کہ بر سر آب وغیرہ پیدا شود و بہ عربی زبد بفتح زاے معجمہ و باے موحدہ و دال است، و در ہندی بہ معنی بلغم مستعمل است و این نیز ہماں است، و این از توافق است وحرف فا در زبان مستعمل ہندوستان است، امّا در زبان کتابی این نیست چنانکہ بر متتبع پوشیدہ نیست -

کفن چور - در رسالہ" کسے کہ کفن مردہ ہا دزدد - کفن دزد و بتازی نبّاش بفتح نون و باے موحدہ بالف کشیدہ و شین معجمہ" [=]

گگڑی - بفتح اول خیار دراز، و بضم گروہہ ریسمان کہ بر دوک پیچیدہ شود، فرموک بفا و راے مہملہ و میم بوزن مملوک کذا فی الرسالہ، لیکن[۲] فرموک مشترک است بمعنی گروہہ ریسمان و بازیچۂ اطفال کہ بہ ہندی لٹو خوانند، و چون ہر دو مشابہت است شاید یکے مجاز باشد در اصل و دیگرے حقیقت، و نیز بناغ[۳] بفتح باے موحدہ و نون بالف کشیدہ و غین معجمہ"، کما قال القوسی [=]

گگوڑا[۴] - در رسالہ "نام سبزہ ایست خوکل بفتح" لیکن گگوڑا سبزہ نیست ثمرے است سبز رنگ، مانا بہ کریلا کہ آن نیز ثمرے است معروف و ہر دو در اکثر جاہا در موسم برشگال پیدا شود امّا گگوڑ صحرائی است و نوعے است از کریلا کہ در صحرا روید، وظاہر اقثّاء الحماء بکسر قاف و تشدید

---

[۱] آصفیہ [۲] [۳] [۴] برہان -

وتشدید ثاے مثلثہ وحاے مہملہ کہ در کتب طبیّہ آوردہ ہمان است واللہ اعلم [=]

کنکھلائی[۵۱] گرہے کہ زیر بغل پیدا شود، بمرور پختہ گردد و چرک دراں افتد، بغلک بباو غین مفتوحتین [=]

کُلَنج[۵۲] در رسالہ "باہم نزدیک شدن گام اسپ، کشادہ رفتن، قرمط بکسر قاف وطاے ہر دو مہملہ" لیکن مشہور کلنج در ہندی اسپے یا خرے یا اشترے کہ پاے ہائے او کج باشد و ہر دو زانوے عقب بہم سازند یا نزدیک بہم شود، و در کشف قرمط بفتح نزدیک بہم نوشتن سطور و نزدیک بہم نہادن گام و از قاموس ہم ہمیں مستفاد می شود، پس کلے نباشد و در فارسی کلج مشہور یا است بشین معجمہ و واو مجہول و بائے فارسی [=]

کلاّ با[۵۳] - در رسالہ "ممر آبے کہ از کوزہ گلی سازند و آں ہا را برابر بہم نصب کنند، تا آب از میانش بگزرد و آں را لنگ[۵۴] نیز گویند - منگ[۵۵] بکسر میم و نون زدہ وکاف فارسی" لیکن کلابا بکاف تازی زبان جہلا و عوام ہندوستان است و مشہور قلبہ نقابت بغیر الف - [=]

کھلائی - کنیز و داہ یا زن نوکر کہ خدمت اطفال کند، دادا دو دال مہملہ بالف کشیدہ واینکہ در ہندوستان بہ معنی دادا بحذف الف مستعمل است

---

[۵۱] آصفیہ اور بلیٹس میں یہ صورتیں نہیں بلیٹس میں یہ صورتیں ہیں کگھری (= بغل) گھوالی، لکھوری، لکھولی، آصفیہ کگرالی، کھرالی، لکھوالی، نفائس ایضاً [۵۲] الف، ج، ب کلج ج - تصحیح از آصفیہ سا ج ب : کلج [۵۳] ب: کلابی [۵۴] [۵۵]

ظاہرا مخفف آنست۔

کِھلایا۔ غلام پیر یا نوکر قدیم کہ خدمتِ طفل کند، واو و بہر دو دال و واو معروف و این مقابل دادا ست، و اغلب کہ قید پیر درین جا نیز بے جا باشد، کلاں سال باید گو کہ پیر نشدہ باشد۔

کلہاڑا۔ کہ بعضے کہاڑای گویند چیزے کہ چوب بداں شگافند بفتح[1] بت و بتازی قدوم بفتح قاف و بفارسی تبر گویند [کُہاڑا (ہا جب) = تیشہ]

کلونجی۔ سیاہ دانہ، شونیز بشین معجمہ و واو مجہول و نون بہار رسیدہ و زائے معجمہ [=]

کلیجی۔ در رسالہ مجموع دل و جگر و شش و سپرز کہ باہم گلو آویختہ باشد و آں را جگر بند نیز گویند، پوت ببائے فارسی و واو مجہول و فوقانی، بچۂ آں را قلیہ پوتی خوانند لیکن در کتب پوت بہ معنی جگر است نہ بہ معنی مجموع مذکور [=]

کلگی[2]۔ پرہائے کہ بادشاہان و دولت منداں و مردم شجاع در بزم و رزم بر سر دستار و کلاہ خود زنند، کلک بکاف[3] عربی و لام مفتوح، و بہ ترکی جیغہ خوانند [=]

کُلیچا[4]۔ در رسالہ نان روغنی، برنامہ و این عجیب است چرا کہ برنامہ بہ معنی سرنامہ است کہ بر سر خط نویسند و اگر بہ دو نون گمان

---

[1] برہان۔ [2] = کلغی، گگی (بکاف) بھی پلیٹس میں ہے۔

[3] برہان: کلکی بروزن فلکی۔ [4] کُلچا۔

برده نیز نیست، و نیز کلیچہ خود لفظ فارسی است و آں نوعے است از
نان کہ اکثر مسافران ہمراہ دارند و قید روغنی نیز بے جاست [-]
گلماﻟﻪ — در رسالہ "رودۂ گوسفند کہ بہ گوشت پُر کنند، چرغند بجیم فارسی
وسکون راے مہملہ و فتح غین معجمہ و نون زدہ و دال"، لیکن اقوی آنست
کہ بجیم تازی است، و جیم فارسی بہ معنی چراغ و چراغدان و نیز بہ معنی
رودہ مذکور رودنج[۲] است بفتح واو و سکون جیم، و بہ عربی عصیب
بعین و صاد ہر دو مہملہ بوزن جبیب، و اہل سمرقند و لوالی بہ دو داو
بوزن چنگالی [=]
کھل کھلی — ثفلے کہ بعد از روغن کشیدن از کنجد و سرشف و امثال
آں مانند و آں را کنجارہ نیز خوانند، لیکن کنجارہ مرکب است از کنج
کہ مخفف کنجد است و آرہ کہ کلمہ نسبت است و کنجالہ بلام مبدل آں،
پس اطلاق آں بر ثفل کنجد حقیقت باشد و بر ثفل بادام و سرشف وغیرہ
مجاز، در اصل عُصارہ بضم عین و صاد بالف کشیدہ و راے مہملہ، لیکن
عصارہ اعم است از ثفل مذکور و شیرہ و روغنے کہ چیز مذکور برآید
کما فی منتخب اللغۃ، و نیز در فارسی ثفل کنجد را بزلیشہ بضم باے موحدہ و
زاے معجمہ بیا رسیدہ و شین معجمہ خوانند [=]
کلال — شراب فروش، خمار بضم خاے معجمہ و تشدید میم، و کلال
بضم در ہندئ کتابی بہ معنی کاسہ گر و کوزہ گر است و در فارسی نیز بدیں
معنی آمدہ، پس از توافق باشد چنانکہ لفظ کپی بہ معنی بوزینہ و اشتر بہ معنی

---

[۱] آصفیہ۔ [۲] برآں۔

جانور معروف و دیگر الفاظ، وہیچ کس از اہل لغت بداں مہتد نشدہ الّا فقیر آرزو فنحمد اللہ تعالیٰ حمداً کثیراً کثیراً ، و سوچی بسین مہملہ بواو رسیدہ و جیم فارسی بیا رسیدہ نیز گویند، و ظاہراً ایں ترکی است ۔ [=]

گلنج ۔ کبوتر سیاہ کہ یک دو پر یا زیادہ از بازوے اُو سفید باشد، خلنج و خلنگ بفتح خا و نون زدہ و جیم و در دوم کافِ فارسی، و ظاہراً ہندی و فارسی ہر دو یک است کہ در آں تبدیل حروف شدہ،

گلّر ۔ زمین شور کہ گیاہ دراں نروید ۔ دغ بدال مفتوح و غین معجمہ ۔

کلیانا[۵۲] ۔ پر خام بر آوردنِ بچۂ مرغ کہ ہنوز درست نشدہ باشد، سیخ پر شدن بسین مہملہ بیا رسیدہ و خاے بباے فارسی و راے مہملہ، و نیز کلیانا سبزہ است معروف کہ بفارسی شاہ ترا گویند ۔

کلیپ[۵۲] ۔ شوربائے کہ بجامہ مالند براے قوّت، آہار و آش بمدہ شین معجمہ و شوی و سندرش در دفتر دوم سراج اللغہ مرقوم است و نیز کلیپ ۔ برچھ بمعنی درختے است کہ در بہشت ۔ لوو و در عربی طوبیٰ خوانند ۔

کمہار ۔ در رسالہ ” کسے کہ آوند گلین سازد کہ بتازی فخّار خوانند، گلال بکاف تازی “، لیکن فخّار بہ تشدید[۵۲] خاے معجمہ بمعنی گلِ پختہ است مثل کوزہ و سبو و سفال ۔ [کومہار ! (ہا الف) =]

کمند ۔ در رسالہ ” رسنے حلقہ دار کہ بر بالاے بام و قصر اندازند و بالا روند “

---

[۵۱] نور : شیرازی کبوتر ۔

[۵۲] پلیٹس ۔ [۵۲] ” کمہار کش “ [۵۳] بمعنی کوزہ ” فاخوری “

دہن بفتحتین،، لیکن کمند خود لفظ فارسی است کہ آدمی وحیوانات دیگر را بداں گیرند، و بہ ہمیں معنی است و ہنٖ کما فی القاموس، ایں قدر ہست کہ بعضے مردم ہند کمند بہ معنی طنابے کہ بر بام و کنگرہ اندا ختہ بالا بہ آیند و وہنٖ بہ ہمیں معنی در شعر انوری دیدہ شدہ، و شاید در فارسی ہم لفظ کمند آمدہ باشد۔ [=]

کملی۔ جامۂ پشمینہ کہ درشت و خشن بود و فقرا و درویشاں پوشند، و خشن اگرچہ لفظ عربی است بہ مطلق چیز درشت و ناہموار ضدّ املس است کہ فارسیاں بہ معنی جامۂ مذکور استعمال نمایند، و فقرا را خشن پوشاں گویند، و بفارسی پلاس خوانند۔

کمھلایا۔ کمٰلایا۔ برگے یا درختے یا گلے کہ رطوبت آں بسیار کم شدہ و افسردہ باشد پژمردہ و پژمان و پژمریدہ، ہر سہ بکسر اول، وقیل بفتح وزاے عجمی۔ [=]

کن انگلی۔ انگشت خورد، خنصر بکسر خاے معجمہ وصاد مہملہ۔ [=]

کنپٹی[1]۔ در رسالہ جاے بالاے گوش کہ بتازی شقیقہ خوانند سرون بفتح سین مہملہ و راے مہملہ بواو رسیدہ،، لیکن بہ معنی شقیقہ سرونگاہ است چہ سرون بہ معنی شاخ است، و چوں محل مذکور جاے رستن شاخ بود در حیوانات دیگر بہ شقیقۂ آدمی نیز اطلاق آں آمدہ، نظامی فرماید ؎

سرے کو سزاوار باشد بتاج سرونگاہ او مشک باید نہ عاج

---

[1] ایضاً پلیٹس

پس سرون تنها غلط باشد، و آنرا بناگوش نیز گویند، بناگوش در اصل اگرچه به معنی نرمۂ گوش است لیکن بہ حوالیٔ گوش کہ بطرف رخسار و طرف بالاے گوش بود نیز اطلاق آمده، و تحقیق این در سراج اللغه نوشته ام [=]

کنپا (=کپیا)[1] در رساله "سریشم بچوب باریک مالیده که بدان کنجشک و مانند آن بگیرند، دبق بکسر دال مهمله و باے موحده زده و قاف" لیکن تحقیق آنست که کنپا سریشم نیست چیزیست که از شیر درختا بڑ که درختے است در هندوستان سازند، و در غیر این ملک معلوم نیست که از چه می سازند، و در قاموس است الدِّبْقُ غِرَاءُ الصَّیدِ[2] و غرا به معنی سریشم ماہی گفته اند. و ظاهرا در غیر هند سریشم بدین کار می آمده باشد [=]

کُندلا۔ خیمۂ که پیش خیمه اُمرا و سلاطین نصب کنند، کُندلان بضم کاف کاف تازی و نون زده و اغلب که کندلا تصرف هندیان است، در اصل کندلان است و آن ترکی است۔

کُندی گر۔ شخصے که جامه ہا را کو بد برائے زینت، قصار بفتح قاف و تشدید صاد مهمله و راے مهمله، اگرچه در اکثر کتب قصار به معنی گازر آمده لیکن در منتخب است۔ قصار آنکه جامه ہا را می کو بد، و دقاق مطلق کوبندۂ چیزے۔

کُنڈل۔ دائره که از عکس ماه بر گرد ماه در موسم برسات شبها ظاهر شود و آن را خرمن ماه نیز گویند، ہالہ [=]

---

[1] پلٹیس۔ . . .

[2] "الدِّبقُ بالکسر...... غِراءُ یُصادُ به الطیرُ"

کنگنی - در رسالہ "کنار ہاے دیوار کہ بہ خشت فرو گرفتہ از دیوار بر آوردہ باشند، طنف بضم طاے مہملہ و نون زدہ و فا" لیکن در کشف اللغات بفتح و ضم حلقہ کہ در پیش دیوار ہا باشد و شگافہ دیوار و پوشش در سراے ....، و در قاموس طنف بفتح و ضم، بہ تحریک و بضمتین اِفریز الحائط اَشرَفَ خارِجاً عن البِنَاءِ (و السقیفۃِ) تُشْرَعُ فوق باب الدّار در ایں صورت غیر کنگنی باشد، و نیز کنگنی غلہ است کہ اکثر مرغ با خورند و خوراک جانوران خورد شود، مثل لال، توتی، و صاحب رسالہ" آں را گال بکاف فارسی و بہ عربی زخیر آوردہ"، لیکن مشہور گال غلہ است مشابہ کنگنی و بہ ہندی آں را چینہ خوانند، لہذا اگالہ کہ مزید علیہ گال بہ معنی گاورس آوردہ و در کشف زخیر بہ معنی تخم کتاں آوردہ کہ بہ ہندی السی گویند [= یہ دو جگہ دیا گیا ہے]

کُنڈا - در رسالہ" حلقہ کہ بر چہار چوب در زنند و زنجیر را بداں آویزند و قفل کنند، زرفین بضم راے معجمہ و انچہ از سوے ہے یعنی بر آید، موق مقدم

۵؎ نوادر کے نسخوں میں اس کے بعد ایک سطر ایسی ہے جو کویا کی تشریح سے متعلق ہے کنڈا سے اس کا کوئی تعلق نہیں، ایسا معلوم ہوتا ہے کہ آرزو کے پیش نظر، غرائب کا جو نسخہ تھا اس میں کنڈا کے بعد کویا کی سرخی نہ تھی چنانچہ کنڈا اور کویا کی تشریح خلط ملط ہو گئی، کویا کے لئے آیندہ صفحات ملاحظہ ہوں۔

بفتح سکون و قاف و دال لیکن اعم است از انکہ بر چہار چوب در زنند یا بر صندوق و قلمدان وغیرہ زنند، و نیز در سرمہ نیست۔ زوفرین بقاو رای مہلہ بوزن روغنین آن آہنے کہ بر چہار چوبۂ در کوبند و دربہ آن بندند و قفل ازاں گذرانند، و عوام زلفین خوانند، و بہ عربی زرفین بکسر راے خوانند، و در قاموس است : الزُّرفینُ بالضمّ و الکسرِ حلقةٌ للباب او عامٌّ معرّبٌ، و نیز مقدم بدین معنی در قاموس و منتخب اللغہ و کشف اللغات و کنز اللغہ نیست [کونڈا=]

گنگرۂ[1] در رسالہ و قسمے از گدایان کہ شاخ گوسفند بدستے و شانۂ گوسفند بدست دیگر بر در خانہ و پیش دکان مردم استادہ شاخ مذکور را بہ قسمے برشانہ مالند کہ آواز غرغری[2] ازاں ظاہر شود تا مردم شنیدہ بآں ہا چیزے دہند و اگر اہمالے واقع شود سر خود را بکارد[3] بتراشند و مجروح سازند کہ خون برآید تا صاحب خانہ و دوکان ازیں عمل شنیع دہشت خوردہ چیزے بآنہا دہد و ایں ہا را شاخ شانہ نیز گویند" لیکن ایں خطاست، چراکہ بدین معنی فارسی است و در ہندی ایں قسم مردم را مونڈ چرا[4] و بھگیہ[5] گویند اگرچہ داشتن شاخ و شانہ گوسفند دریں جا مرسوم نیست محض سر خود و اعضاے دیگر مجروح سازند و پیش دکانہا گردند و بر در خانہ ہا نے آیند مگر در شادیٔ ہندواں، و کنگرہ در ہندی بہ معنی جوان قوی ہیکل [=]

گوڑا کرکٹ ۔ چیز ہاے افگندنی و بکار نیامدنی کہ رُفتہ بیروں از

---

[1] کنگڑا۔ موٹا تازہ آدی۔ [2] ب: غرغری۔ [3] ب: سر خود را بکارد مجروح سازند۔ [4] مُنڈچرا اور اگھوری (آصفیہ) [5] اصل: ب: بہکنہ: الف۔ بکھیہ۔

خانہ اندازند، آغال بغین معجمہ بوزنِ پامال [کوڑا =]

کَنْ سَلائی۔ دررسالہ "خزندہ ایست بسیار پاکہ در گوش خزک نیز گویند کولیسہ بفتح کاف عربی و واو و یاے معروف وسین مہلہ"، بدانکہ گوش خزک کہ بعضے آں را گوش خیہ نیز گویند بسیار پا دارد، و آں دو نوع بود یکے کن سلائی دوم کنکھورا یسیں کلاں تر از نخستیں بود، وآں را ہزارپا نیز گویند، معلوم نیست کہ ہزارپا و گوش خزک کدام یکے راازیں دو گویند، ہرچند جوہر لفظ دلالت بر ترادف دارد، کن سلائی و گوش خزک و گوش خیہ و نیز لفظ کولیسہ در کتب مشہورہ عربی و فارسی نیست، و آنچہ دررسالہ کنکھورا نوشتہ کہ خزندہ ایست کہ در گوش خزد آں را ہزار پایہ نیز گویند محل تأمل است و تفرقہ لفظ سد پایہ و ہزار پایہ و گوش خزک و تعین و تشخص یک لفظ براے ہر یک مشکل، بدانکہ لفظ سد در لفظ سد پایہ بمعنی عدد معروف است کہ سابق بسین مہلہ می نوشتند و متاخراں بصاد می نویسند چنانکہ در لفظ جشن سدہ در کتب توم مرقوم است [کن کھجورا (ہالف) =]

کنگورہ۔ دررسالہ "آنچہ برسر دیوار حصار ہا و بعضے از حویلی ہا باشد، شرفہ بضم"، لیکن کنگورہ غلطِ عام ہندیان است صحیح کنگرہ است کہ فارسی است [=]

کنگن۔ سیلے از نقرہ وغیرہ کہ زنان واطفال در دست و پا کنند، و دستوانہ نیز گویند، یارہ [=]

گوش خیہ و گوش خید۔ (برہان)

کنتھا[51] دررسالہ" جامۂ پشمین بے آستین کہ فقراے ہند[52] و پوشند، چوخا" لیکن چوخا بہ معنی جامۂ فقراء ہند نیست اگرچہ صاحب صاحب کشف اللغۃ گفتہ، وتحقیق آنست کہ مخصوص نصاریٰ است چنانکہ بعضے از ارباب فرہنگ نوشتہ اند وشعر خاقانی دلالت دارد چہ دواں قصیدہ اکثر اصطلاحات والفاظ مستعملہ نصارے آوردہ۔

کھنڈھر۔ دررسالہ" جاے خراب یعنی خانۂ ویران، دیولاخ"، لیکن در برہان دیولاخ بہ معنی دیوخر است، چراکہ لاخ بہ معنی مکان است مانند سنگ لاخ، و در رشیدی لفظ لاخ بہ معنی انبوہے است، بہرحال حتی جاے خراب وبسیار ویران است وکھنڈر خانۂ کہ ویران شدہ باشد، پس غیرہم باشد [=]

کنڈل - دررسالہ" دائرہ کہ عزائم خوانان برگرد خود کشند و درمیان نشستہ عزائم وادعیہ خوانند، مندل بفتح میم ونون زدہ ودال ولام" گوید: سابق کنڈل بہ معنی ہالہ گذشتہ و بہ ہندی آن را پارس گویند وکنڈل در ہندی بہ معنی چیز مدوّر است ومخصوص بہ دائرۂ مذکور نیست ومندل نیز در اصل بہ معنی خانہ است امّا مجازاً بہ معنی دائرہ مذکور شہرت گرفتہ، و در اشعار متاخرین واقع است، ونیز دررسالہ مذکور "بازیچۂ" است کہ خط بکشند ویکے دراں بنشیند ودیگراں آمدہ برسر

---

[51] پلیٹس ، کنتھا = وہ ہلالی وضع کا کڑھا ہوا کپڑا جو گریبان میں لگتے ہیں (نور) [52] باقی نسخوں میں 'ہند'، ہاپ میں بھی ہندوہی۔

اُو زنند و پاے خود را در آں ایستادہ بجنبانند، بہر کدام کہ پاے اُو برسد بجاے او بنشیند، و بہ عربی حجّورہ بفتح حاے مہلہ و جیم مشدّد بواو رسیدہ و راے مہلہ، و خرسک بکسر خاے معجمہ بفارسی،، لیکن زبان گوالیار کہ ہندی افصح است بدیں معنی چیل جھپٹّا خوانند [=]

کنتو - سنگ ریزہ کہ در راہ زیر پا کوفتہ شود، رضراض بدو ضاد معجمہ و راے مہلہ۔

کنگنا - " دست بندے کہ عوام بہ کتخدائی در دست عروس و داماد بندند، و عکسہ بفتح و عین بے نقطہ،، لیکن ایں غلط محض است چنانکہ در کشف اللغات است و عکسہ دست بند، و آں یک نوع بازیٔ مجوس است، و فی القاموس : الدَّ غَلَسَۃُ لَعِبٌ لِلْمَجُوسِ یُسَمُّوْنَہُ الدَّسْتَبَنْدُ یَدُوْرُوْنَ وَقَدْ اَخَذَ بَعْضُھُمْ یَدَ بَعْضٍ کَالرَّقْصِ وَقَدْ وَعَلَسُوْا تَدَعْلَسُوْا۔ وسبب اشتباہ صاحب رسالہ دست بند است و حالانکہ دست بند نیز بہ معنی کنگنا مرسوم کتخدائی است و دست بند مطلق زیور دست مرداں و زناں است، و نیز کنگنا مرسوم غیر ہند معلوم نمے شود [=]

کنوار - [= کُ آر] نام درختے، و قار کذا فی الرّسالہ و نیز ماندنِ آفتاب در سنبلہ سی و یک روز شہریور، امّا تفاوت ایں سابق مکرر نوشتہ شدہ [=]

کنگھی - شانہ، و بہ عربی مشط بفتح میم و سکون شین معجمہ و طاے مہلہ [=]

---

۵۱ پلیٹس   ۵۲ مُشط، مَشط، مِشط و مُشُط، مُشُطٌ، جمع، مِشاط أمشاط، و مِشط۔

کُنجڑا۔ شخصے کہ سیر وپیاز و بقول وغیرہ فروشد، سبزی فروش۔
کن پھٹا۔ شخصے کہ او شگافتہ باشد، اخرب بفتح خاے ورائے مہملہ و باے موحدہ بوزن افعل۔ [=]
کنول - در رسالہ گُلے کہ در آب روید، نیلوفر، لیکن نیلو دو نوع است، یکے آنچہ روزانہ بشگفد و در ہندی کنول گویند، و دوم آنچہ بہ شب بشگفد و بہ ہندی کمودنی و بگلا، و آنچہ مستعمل اطباء است دوم است پس نیلوفر اعم باشد [=]
کَنیر۔ درختے است کہ گل سُرخ وسفید دارد، خرزہرہ و بہ عربی دِفلی بکسر دال وسکون فا خوانند [=]
کُھنبی - آنچہ اززمین روید برنگ سفید در موسم برشگال، و در رسالہ است کہ آنرا کلاہ[1] باراں نیز گویند، سماروغ، اغلب کہ کلاہ باراں چیز دیگر است اگرچہ آں نیز بوضع کھنبی اززمین روید اما آں را مطلقاً نخورند و در کھنبی ہیچ صورت کلاہ نیست [=]
کنول باؤ۔ مرضے است کہ چشم واندام زرد شود، یرقان، لیکن قید زرد بے جاست، وگاہے سیاہ نیز شود [=]
کَنڈال - مرضے کہ در گلوے مردم پیدا شود و پختہ گردد، خنزیر بحاے معجمہ، لیکن در ہندوستان بدیں معنی انجیر شہرت دارد زیراکہ دانہ ہاے آں بصورت دانہ ہاے انجیر مشابہت دارد و ظاہراً از راہ غلط خنزیر را انجیر گویند [=]

---

[1] برہان : کلاہ زمین۔

کُنبھلانا[۵۱]- پژمردہ شدنِ چہرے مثل کشت وگل، پژولیدن [=]
کھوجی- در رسالہ" پے شناس کہ نشان پاے وزد راشناسد، وآں راپے گیر گویند، "بالف بقاف و فا" لیکن قید دزد خطاست گاہے گریختہ رانیز پے گیرد [=]
کونڈا- تغار سفالین وغیرہ کہ بداں غسل کنند وجامہ شویند، اُجان بہمزہ مضموم وجیم مشدد ولاوک بوزن لاوک [=]
کونڈا کرنا- عمل بدنماں کہ یک کس را گرفتہ چند کس با وفعل شنیع کنند، سرگیری بسین مہلہ ورا ے بے نقطہ وکاف فارسی بیارسید درا ے مہلہ ویاے معروف، وسند آں در دفتر دوم سراج اللغہ مرقوم است، واین قسم را حشر گا بجاے مہلہ مفتوح وشین معجمہ و راے مہلہ وکاف فارسی بالف کشیدہ وحشر بمعنی فوج است وگا بمعنی گائیدہ شدہ، ومردم ہندوستان از راہ غلط حشر گاہ گویند [=]

کونبھل[۵۲]- در رسالہ" سوراخ کردنِ دیوار کہ بتازی نقب گویند نغم بنون وغین مفتوحین"، لیکن این خطاست چراکہ در رشیدی وجہانگیری بفتح اول وسکون دوم است، آرے بعضے از ہندیان از راہ غلط بدیں لہجہ خوانند؛ بدانکہ نغم سوراخ کردنِ دیوار و بعضے سوراخ کردن زمین نوشتہ اند، دوم اقوی است و اول مجاز، ونیز رشیدی

---

[۵۱] = کُملانا - [۵۲] آصفیہ پٹیس مطابق ا، ب : کونبھل - ، الف وغیرہ میں کوبھل اور کوبل

گفتہ کہ ظاہرا از تغیر لہجۂ عوام است چرا کہ نقب بدیں معنی در عربی
پس فارسی علیحدہ نباشد، اما احتمالِ تعریب ہم دارد و اشتقاق بعد
از تعریب بود [=]

کوٹھی ۔ در رسالہ" آنچہ از کندہ ہاے چوب گرد شکل ساختہ در تہ
چاہ کنند کہ عمارت پختہ بداں قرار گیرد بر ہون بباے موحدہ و سکون
راے مہلہ و واو معروف و نون" و بعضے مطلق چیز میانہ خالی ہالہ شکل
گفتہ اند" مؤلف گوید: اقوی دوم است پس اعم بود از حصار و
دائرہ و درخانہ و کمربند وغیرہا و آنچہ دفائی بباے تازی بہ معنی کمرہ
گاہ و بفارسی بہ معنی دائرہ آوردہ بے حساب است مگر آنکہ گویند کہ
باے تازی بفارسی بدل شدہ یا برعکس، و نیز کوٹھی اعم است از آنچہ
براے غلہ سازند و آنچہ براے چاہ بود، اول از چوب و گل بود و دوم
از چوب و خشت و آہک و گل و نے بود، و آنچہ از گل بود آں را کندو
بفتح کاف تازی و نون زدہ و آنچہ از نے بود خنور بر وزن تنور کذا
فی الرسالہ، و ایں خطا ست خنور بہ معنی مطلق ظرف است از عالم سبو
و خم و امثالِ آں، عنصری گوید :۔

گاہ اقبال آبگینہ خنور بستاند عدو ز تو پیلور ۔[=]

کوکھ ۔ جاے زیر پہلو کہ استخوان ندارد و خالی است و بہ عربی کشح خوانند
بفتح کاف تازی و سکون شین معجمہ و حاے مہلہ، تہی گاہ، کذا فی الرسالہ،
لیکن در صحاح کشح مابینِ تہی گاہ[1] و شیب بغل، لہذا در کنز اللغہ بہ معنی پہلو

---

[1] الف : پائیں ۔

آورده [=]

کھوپری - کاسهٔ سر که بتازی قحف بکسر قاف وحاے مهمله زده و جمجمه بضم هردو جیم نیز گویند، کاچک بفتح کاف تازی وجیم فارسی وآهیائے بہ تحتانی ونون بوزن باهیانه -

کوکڑا - مرغ نرخروس، بتازی دِیک بدال مهمله بیارسیده [=]

کوکڑی - ماده ماکیان وبتازی دُجاجه، درعرف حال ایران نررا خروس ماده را مرغ گویند، وسند آں در دفتر دوم سراج اللغه نوشته ام، ونیز کوکرا بمعنی سگ نراست وکوکری بمعنی سگ ماده [-]

کوتل - اسپے که بے راکب[۱] پیش دولت منداں درسواری رواں باشد جنیبت [=]

کھوسٹ - جانورے مشهور بنحوست، چغد بجیم فارسی وبعضے بجیم تازی گویند، وآں غیر بُوم است که به هندی اُلّو گویند،

کوٹ - مشهور، قلعه وبتازی حِصن بکسر حاے مهمله وسکون صاد مهمله ونون خوانند یا دِز بزاے تازی وبعضے عجمی. دِژ گفته اند، ولفظ کوتوال که بتاے فوقانی است در اصل بتاے هندی بود مرکب از کوٹ بمعنی قلعه ووال که لفظ نسبت است درهندی، و اینکه قوسی مرکب از کوٹ بمعنی قلعه و وال مخفف والی بمعنی صاحب آورده از مثل قوسی محل تعجب است چراکه کوٹ خود

---

[۱] آصفیه - ۲۵ ب : بار اکب -

لفظ ہندی است و دالی عربی، و مرکب ازیں دو زبان را لفظ فارسی پنداشتن کمال بے تحقیقی است، و چوں ایں لفظ مستعمل اہل ولایت نیز شدہ و آنہا تلفظ بتاے ہندی نتوانند در ہندوستان نیز باتباع ایشان شہرت گرفتہ، بلکہ بعضے از اہل ہند بتاے ہندی خوانند۔ ھذا نہایۃ التحقیق۔

کھوٹا - زر ناسرہ کہ بتازی قلب خوانند وشاید لفظ دہ پنجی بدال وہا وفتح باے فارسی و نون زدہ و جیم بیا رسیدہ نزدیک بہ ہمیں باشد و در رسالہ درہم قلب و ناسرہ زلیف گفتہ، لیکن درم خطا است بہ معنی مطلق زر ناسرہ است، و ہم چنیں لفظ زلیف بزاے معجمہ بیا رسیدہ بلکہ جوہریاں ہر جوہرے کہ تقلیدی بود آں را کھوٹا گویند۔ [کھوٹا]

کونچھ - در رسالہ دست افزارے مرجولاہگان را کہ در وقت آہار بر سر تانہ بفشانند، و آں را آلہ تیز گویند، غرداش بکسر غین نقطہ دار و راے مہملہ و دال، لیکن در سروری عرداش بضم و فتح اول است و دال تصحیف است و صحیح دا است [=]

کھوس - پنبہ ریزہ کہ در ندف بر اندام چسپد، و ہر چہ مثل آں از کہنہ شدن کشاید، نیج بہ فوقانی بیا رسیدہ و جیم فارسی۔ [=]

کولی - مسافت میان دو دست، رش براے و شین معجمہ، لیکن صحیح ارش کہ مخفف آرش است و آں مقصور و ممدود ہر دو آمدہ، و آں از سر

لہ درم رلیف سہ انغت - سہ برہان سہ برہان سہ آصفیہ سہ برہان

انگشتان تا اریج چنانکہ در کتب لغت نوشتہ، و بازہ بباے موحدہ و زاے معجمہ، و بعضے اول تحتانی گفتہ اند، امّا اول اقوی است و بہ عربی باح بباے موحدہ بالف کشیدہ و بعین حہلہ خوانند [=]

کونپل - در رسالہ "شاخ نو کہ از درخت سر زند، ستاک بشین معجمہ"، فقیر آرزو گوید کوپل در فارسی بدون نون غنّہ بہ معنی شگوفہ آدردہ و در ہندی بنون غنّہ بہ معنی شاخ و برگ نو برآمدہ، و چون توافق دریں در زبان بسیار است اغلب کہ یکے باشد و لفظ ستاک اکثر بسین مہلہ است و چوں شین معجمہ بدل شود ہر دو صحیح باشد، ظاہرا اصل شین معجمہ است پس مخفف شاخ تاک بود بعد ازاں بمجاز بہ معنی ہر شاخ نو رستہ شہرت گرفتہ پس کسرہ و فتح آں از عالم چرا باشد [=]

کوٹلا - انگشت و بتازی فحم بفتح فا و سکون حاے مہلہ [=]

کوڈی - در رسالہ "نقطۂ سفید کہ بر ناخن افتد، فوفہ بقاف و او رسیدہ و فاے دوم"، اگرچہ در کنز اللغہ ہمیں است: لیکن در قاموس آوردہ: الفُوفُ بالضمّ البیاض الذی فی الاظفار: و در ہندی کوڈی در اصل بہ معنی خرمہرہ کہ در خرید و فروخت اکثر شہر بارواج دارد بہ مجاز بہ معنی سفیدی مذکور شہرت گرفتہ- [=]

کوڈھ - در رسالہ "مرضے مشہور کہ اندام سفید شود بتازی برص خوانند پیس بباے فارسی"، و ایں خطاست چرا کہ برص خاص است و کوڈھ عام کہ بر جذام نیز اطلاق آں آمدہ [=]

لویا - گوشۂ چشم کہ بطرف گوش باشد موخر بضمّ میم و کسر خاے معجمہ و آنچہ

۵۔ ب، ب : کونا و ب الف : کریا-

سوے بنی بود موق و مقدم بضم میم وکسر دال مہملہ۔ [=]

کودوں[1]۔ غلہ ایست مشہور مانند ارزن کہ در خریف پیدا شود وسبزہ آں بہ سبزۂ شالی ماند وبعضے از جنس آں نشہ ناک باشد کہ آدمی بخوردن آں بے ہوش گردد، کُدام بضم کاف تازی وسکون دال ورائے مہملہ ومیم، وا اینکہ دررشیدی گوید غلہ ایست کہ خوردن آں باعث گردش سر گردد و در گندم روید خطاست گندم ربیعی است، وکدام خریفی وآنچہ ہمراہ گندم روید ونشہ آرد دانہ دیگر است۔ از جملہ غلات نیست

کوا۔ جانورِ مشہور کلاغ وزاغ، وظاہر از زاغ عربی، ونیز گوشت پارۂ کہ از حلق آویختہ، کُتُرہ بکاف تازی وزہائے عجمی [=]

کھودنا۔ کاویدن وکافتن بقا [=]

کھونا[2]۔ بائے دادن بموحدہ بالف کشیدہ وتحتانی۔

کھوسنا۔ برورکشیدن چیزے از چیزے

کوچنا۔ خلانیدن چیز سرتیز۔

کوٹنا۔ کوفتن وکوستن۔

کھوندنا۔ ببائے کوفتن پاخوستن وپاخوست ببائے فارسی وخائے معجمہ وواو مجہول۔

کہنی۔ عضوے کہ بہ عربی مرفق گویند، آرنج[3] [=]

کُہر۔ بخارے کہ در ایام زمستان بر روے ہوا پیدا شود وماند

---

[1] آصفیہ، پلیٹس : نفائس : کودو
[2] حل نہیں ہوا۔ [3] برہان "بروزن تاریخ"

و اطراف را تیرہ و تاریک کند تارمیخ بفوقانی بالف کشیدہ و راے مہلہ و یاے مجہول و غین، و نزم بفتح نون و سکون زاے بعجمہ و میم، و اینکہ در رسالہ بدیں معنی او نون نوشتہ خطا است چنانکہ گذشت۔

[کہل =]

کہیلا - دار نیست کہ بفارسی کسیلا بفتح کاف تازی و سین مہلہ و یاے مجہول و لام الف گویند، و چوں توافق دریں دو زبان بسیار است و ہا بدل سین در ہر دو زبان باشد غالب کہ یکے باشند و آنچہ در قاموس سیلتہ بوزنِ تلیفہ آورده شاید معرب باشد۔

کیپ در رسالہ" پیالہ کہ در تہ آں لولہ نصب کنند و آں را بر دہن شیشہ گذارند تا گلاب و روغن و امثال آں ریزند، و بتازی قیف خوانند بیاے مجہول و فوقانی بواو رسیدہ"، لیکن کیپ زبان مردم جہال و عوام ہندوستان است کہ زبان آنہا بگفتن قاف بر نگردد، و اگر ہمیں را مراعات می کرد جمیع الفاظے کہ قاف دارند بکاف می نوشت و بقاف مرادف آں، بلکہ خصوصیت بقاف ندارد بسیار حروف است کہ زبانِ عوام ہندیاں بر نگردد و نیز تخصیص بہ شیشہ خطا است و بر شیشہ و تنگ و دبہ روغن نیز گذارند و در فارسی تگاب بفوقانی و کاف فارسی بوزن شراب گویند [=]

کینچوا[۱] جانوریست کہ در برشگال از زمین پیدا شود و بتازی خراطین گویند، و ایں معرب خراتین است بفوقانی، چنانکہ در کتب مرقوم

---

[۱] "کیچوا" (آصفیہ)

گشتہ، شکند کبسین معجمہ و کاف تازی بروزن سمند، وبتازی تخم الرمل تیز خوانند
وانچہ از شکم آدمی اکثر از راہ مقعد واحیاناً از راہ دہن بر آید آں را
دؤد البطن گویند [کینڈ را (ہا الف) =]
کیار۔ برنج زارکہ وراں شالی کارند بائیہ تیز خوانند، گربخار بضم کاف فارسی
ورائے مہملہ و نون زدہ وجیم۔
کھینڈ۔ نہالی ولحاف وسوزنی وہر چیز پنبہ آگندہ بہ سبب کہنگی از ہم
پاشیدہ وریختہ وضائع شدہ باشد چبخت بفتح جیم تازی وبائے موحدہ
زدہ وغین معجمہ وفوقانی [کھیند (ہا ب) =]
کیکڑا ۔ دررسالہ" کرم آبی بتازی سرطان گویند، خرچنگ بفتح فائے
معجمہ وبنج پا نیز گویند" لیکن خرچنگ کرم نیست [=]
کیاری۔ دررسالہ" پارۂ زمین کہ بجہت کاشتن سبزہ وغیرہ آراستہ
کنارہ ہائے آں بلند سازند وبتازی مرز بہ تقدیم رائے مہملہ بر معجمہ
گویند کرز بضم کاف تازی وسکون رائے مہملہ" ودریں نظر است چرا
کہ مرز لفظ فارسی است وتحقیق آں درسراج اللغۃ نوشتہ ام، آرے در
قاموس مرج بہ معنی زمینے کہ دواب را دراں چرانند آوردہ، دریں
صورت اگر باشد معرب خواہد بود ودیگر آنکہ کیار وکیاری درعرف زبان
دانان یکے باشد، غایتش بر چمن خورد اطلاق کیاری کنند و درعرف
چمن گویند [=]

لہ و کہ برہان کہ کھنڈری۔ الف وب وج میں " کھند"، نفائس :
کھینڈی ۔ کہ برہان۔

کھیس ۔ در رسالہ" جامہ گندہ بافتہ کہ در زمستان پوشند و آں را بُرد بضم با نیز
گویند۔ فرص" لیکن در قاموس است الفِرْصَۃُ بِالکسرِ خرقۃٌ او قطعۃٌ
تتمسّحُ بہا المرأۃُ من الحیضِ و بہ معنی کھیس نیست [=]

کھین ۔ آنچہ در کعبتین وغیرہ کنند، و چیزے از روے دغا در آں داخل
نمایند تا بنوعے کہ خواہد افتد ششِ فنج بہر دو شین معجمہ و خا بوزن شطرنج
ایں قدر تفاوت ہست کہ شش فنج بہ معنی گردگانی است کہ خالی کردہ
پُر از سرب سازند بجہت قمار، و در ہندوستان بازی گردگان نیست در
کعبتین وغیرہ کنند،

کیس ۔ موے سر مطلقاً گیس بکاف فارسی و یاے مجہول و سین مہملہ، و اینکہ
بعضے بہ معنی موے دراز کہ از ہر دو جانب سر کشیدہ باشد نوشتہ اند از
خصوصیت مقام ناشی شدہ و اں مخفف گیسو است، و تفصیل ایں در سراج
اللغہ مرقوم است، بہر تقدیر از توافق لسانین باشد ۔

کھیر ۔ در رسالہ آنکہ" شیر و برنج را باہم پزند، شیر با بہطہ بفتح با سکون
ہا و طاے حطی"، لیکن در قاموس اَلبَھَطُّ محرکۃً مُشَدَّدَۃُ الطاءِ الأَرُزُّ
یُطبَخُ بِاللّبنِ وَالسّمنِ معرّبُ ھندیۃ ھَتّا" دریں صورت غیر
کھیر باشد، زیرا کہ در کھیر روغن داخل کردہ پزند اگرچہ بعضے بعد پختن
داخل کردہ خورند مگر آنکہ مرسوم عرب باشد، و تحقیق آنست کہ بھتا
در ہندی بہ معنی مطلق برنج پختہ است و بہطہ و بتہ کہ در فارسی بہ معنی
مُشک آمدہ یکے است۔ و آں بہ معنی مطلق برنجے است کہ در آب پزند
و آں را در ہندوستان بھتا بگویند۔ و در عرف حال ملتان کھیر را شیر
برنج گویند و آں غیر فرنی است و لفظ فرنی نیز بہ تحقیق فارسی است [=]

کھیرا۔ ثمر معروف کہ بتازی قثا بکسر قاف وتشدید ثاے مثلثہ خوانند، باد رنگ و بالنگ[۱] -[=]

کیوڑا۔ درختے کہ گل خوشبو دارد گازی بکاف فارسی وزاے معجمہ بیاے رسیدہ، لیکن کاف فارسی وزاے معجمہ خطا است، در قاموس کاذی بذال معجمہ روغنے و نباتے است خوشبو، لیکن نبات مذکور خوشبو نیست بلکہ گلے دارد کہ خوشبو باشد وکدر[۲] نیز گویند بکاف تازی و دال مہملہ [=]

کیسلی[۳]۔ شیر حیوان نوزادہ کہ بر آتش نہند بستہ شود مانند پنیر، فرشہ[۴] بضم نیز خوانند فلہ[۵] بفتحتین[۶] و بہ ہندی پیوسی نیز گویند [=]

کیلا۔ درختے است میوہ دار کہ اکثر در ہندوستان بود و بتازی طلح[۸] و موز نیز گویند، و فروشندہ موز بفتح میم وتشدید واو وزاے معجمہ -[=]

کیسر۔ گلے خوشبو زرد رنگ کہ زعفران نیز گویند، خلوق بفتح خاے معجمہ ولام بواو رسیدہ و نون [=]

---

[۱] برہان۔ [۲] برہان۔ [۳] ب: کھیلی، الف: لگی: با ب کیل: با الف: کیلی۔ [۴] و [۵] برہان۔ [۶] با ب: بفتحتین۔ [۷] پلیٹس [۸] لیکن طلح Acacia
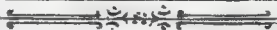
باب الکاف الفارسیہ
[گ]

گال - رُخسارہ، بتازی خدّ بدال مشدّد گویند، و دیم[1] بدال و یاے مجہول نیز گویند [=]

گاڑی - در رسالہ" ارابہ کہ گردونِ چوبیں نیز گویند، غرآدہ بفتح غین معجمہ و راے مہملہ" و در قاموس عرّادہ بعین مہملہ و تشدید راے مہملہ = چیزے خرد تر از منجنیق آوردہ، و منجنیق از آلات حرب است و آں را فلاخن بزرگ گویند[2] بغیرا رابہ مذکور است [=]

گھالی[3] - میان دو انگشتان، و بتازی خَصاص بفتح خاے معجمہ و ہر دو صاد مہملہ،

گھاٹی - در رسالہ" راہِ تنگ کہ در کوہ باشد و بہ عربی ثغر بثاے مثلّثہ و غین معجمہ خوانند، درب بفتح دال و سکون راے مہملہ بباے موحدہ" لیکن در ہندی گھاٹی سرا زیر کہ گذشتن از اں بدشواری باشد، و ثغر در

---

[1] برہان "بروزن جیم"، [2] الف میں اس کے بعد یہ عبارت درج ہے: "یا چال بیاد جسم ہر دو فارسی و تحقیق آنست" لیکن یہ عبارت اس مقام پر درست نہیں"
[3] نور۔

قاموس جائیکہ متصل باشد بدار الحرب و موضع مخافۃ[1] از سرحد شہرہا و
در کنز اللغہ دربند میان کفر و اسلام. پس غیر گھاٹی باشد، و دَرَب بفتحتین
در قاموس دروازۂ کلاں و واسع، و ہر مدخل بسوے رُوم، یا بتحریک
راہ نافذاں، و بسکون غیر آں، دریں صورت نیز غیر گھاٹی بود، و در
منتخب دَرب بفتح درِ فراخ کوچہ و محلّہ و رفتن گاہِ تنگ، و در صراح
درب دروازہ و در اصل بمعنی گزرگاہِ تنگ است در کوہ ہا و بریں
تقدیر نیز غیر گھاٹی باشد و بہ معنی درّہ بود۔ [=]

گارا ۔ گلے کہ آں را برائے عمارت سازند و آں را ملاطہ و سلالہ
نیز گویند آژند بمد فتح زائے فارسی و سکون نون و دال، و ساختن
آں را آژندیدن بروزن و اگر دیدن خوانند۔

گاڈ[2] ۔ در رسالہ "کہ جولاہگان در وقت بافتن پاہاے خود را دراں
آویزند، یا چال بیا و جیم ہر دو فارسی، و تحقیق آنست کہ گاڈ در اصل
بہ معنی مطلق گو است و معنی مذکور نیز آمدہ [گاڈ =]

گابھن ۔ بیرسوالے کہ بچہ در شکم داشتہ باشد، آبستن و آبستان و
آبست بمدّہ و باے موحدہ، و ایں کہ اطلاق آں بر ستب کردہ اند
مجاز است۔

گاڈھا ۔ در رسالہ "جائے درشت و سطبر بافتہ، شغنت بشین معجمہ مکسور"

---

[1] "مایلی دَارَالحَرْبِ و موضعُ المخافۃِ من فروج البُلدان ......" [قاموس]

[2] = گاڑا، ب اور ج میں "گاڈ"

لیکن شین معجمہ خطاست، صحیح مہملہ است اگرچہ تبدیل معجمہ و مہملہ باہم در فارسی است لیکن آمدن شرط است، و نیز تحقیق آن ست کہ گاڈھا در ہندی چیزے سطبر است نسبت بدیگرے خواہ در جسمانیت خواہ در قوام، وہم چنیں سفت کہ بمعنی محکم و مضبوط است [=]

گاندڑ۔ گیاہے است کہ ازاں جاروب سازند و آتش بداں روشن کنند کُخ بکاف تازی مضموم و خائے معجمہ زدہ و جیم فارسی، لیکن گاندر آنچہ زبان زد مردم گوالیار و اکبرآباد کہ افصح السنۂ ہندی است کاسے باشد کہ چپرہا ازاں و بیخ آں کہ خس می گوید خس خانہ سازند، وجاروب ساختن ازاں مرسوم نیست وہم چنیں آتش روشن کردن، و کُخ بہ ہمیں کار آید، پس غیر کُخ باشد و در صورتے کہ جاروب از گاندڑ می ساختند و آتش ہم روشن می کردند از کجا معلوم می شود کہ کُخ باشد۔ [گاندر =]

گھاٹ۔ در رسالہ "جائے از کنار بحر و نالاب رود خانہ کہ مردم و جانوران ازاں جا آب خورند، آبشخور بالف ممدودہ" لیکن آبشخور اعم است کہ بر ظرف آب خوری و توقف و مقام و روزی و قسمت نیز اطلاق کنند، حافظ گوید: ع

بخت بد تا بکجا می برد آبشخور ما

و ایں قلب آبخورش است، و بہ عربی عُطن بضم عین مہملہ و سکون طائے بے نقطہ، و مَنہل بفتح میم و سکون نون و فتح ہائے ولام خوانند [=]

گالہ۔ در رسالہ "گلولۂ پنبہ حلاجی کردہ، پاغندہ[۱]" لیکن اعم است ازاں

---

[۱] برہان "پاغند" نیز

که گلولہ کردہ باشند یا پہن شود۔ [=]

گاجر۔ ترہ ایست مشہور کہ زردک گویند بکاف فارسی، وجزر بجیم معرّب آں و ظاہر اگاجر و گزر از عالم توافق است چراکہ زاے معجمہ در ہندی نیست بدل آں جیم بود، [=]

گاتی[1] دررسالہ" ضرب پوشش چادر یا گلیم کہ اکثر دہاقین و زردان دارند، و بتازی ضمّا بصادِ مہملہ و تشدید، و شملہ بفتح شین معجمہ"، و تحقیق آنست کہ تنہا شملہ بدیں معنی نیست بلکہ شَمْلَةُ الصَّمّا ست کما فی القاموس۔ [=]

گھانٹی پھوٹنا۔ دررسالہ آنکہ" چوں آدمی بالغ شود گرہے در حلقوم نمایاں بود حرقدہ و ایں سہو است چراکہ حرقدہ گرہ مذکور را گویند نہ حالتِ مذکور را۔ [=]

گاندھی۔ خوشبو فروش کہ بتازی عطّار گویند، بُو فروش، و حالا عطّار بہ معنی دارو فروش است [=]

گاڑرو[2]۔ افسوں گر کہ زہر مار دُور کند، مار افسا[3] [=]

گپ چپ۔ دررسالہ آنست کہ طفلے دہانِ خود را پُر باد سازد و دیگرے چناں زند کہ باد از دہانش بجہد و صداے ازاں برآید و ایں بازی مخصوص اطفال است"، زالغز[4] بزاے معجمہ و باے موحدہ و غین معجمہ"، لیکن آنچہ گپ چپ مشہور فصحا ست بہ معنی شیرینی است نازک کہ بخوردن آں آواز دہن برنیاید، بہ معنی کہ آوردہ شاید مستعمل وطن مصنف باشد [=]

---

[1] آصفیہ [2] الف ج، د: بگنجی [3] گاندھی [4] پلیٹس [5] مار افسار، مار افساں (برہان) [6] نیز 'زابخر' (برہان)

گبھرو۔ در رسالہ "مردیکہ دست وپاے قوی وگندہ شدہ وخطش تمام دویدہ باشد، دگل بدال[1] وکاف فارسی وتگل بفتح فوقانی،" لیکن گندگیِ دست وبارویدن تمام خط شرط نیست، بہ معنی نوجوان است دتگل مبدل دگل است یا برعکس [گبھروا=]

گبھواس۔ نخستیں حدث کہ کودک بعد از تولد کند، عقبی بکسر عین مہملہ وسکون قاف وباے موحدہ والف۔ [=]

گیڑورا۔ کرے است کہ سرگین را گرد ساختہ ہمراہ دارد بہر جا رود وآں را نگہدارد، سرگین گردانگ وپشک بفتح باے فارسی وسکونِ شین معجمہ و کاف تازی، وبعربی جُعَل بضم جیم وفتح عینِ مہملہ نیز خوانند، [=]

گیتی۔ در رسالہ "سلاحے کہ نول او بنول زاغ ماند، زاغ نول" واین غلط محض است، زاغ نول سلاح دیگر است، گیتی سیخے است آہنیں از دو طرف تیز ونوکے سرتیز دارد، پس این آہن اگر دراز بود وبہ شکل تیغ باشد دھوپ خوانند وبفارسی عصا شمشیر، واگر خورد وبر سر آن دستہ بود کہ در بغل نگاہ داشتہ تکیہ بر آں کنند، عصا تکیہ، اگرچہ عصا تکیہ اعم است از گیتی وغیر گیتی کہ آں را بیراگی خوانند[3] [=]

گھٹّا۔ پوستے کہ از کثرتِ کارہا سخت وسطبر شود وآں را سعر[2] نیز گویند، شوغ بشین معجمہ وواو مجہول وغین معجمہ۔ [=]

گھٹلی۔ استہ کہ از شفتالو وخرما وامثال آں برآید وبتازی نواہ وبفارسی

---

[1] برہان۔ [2] تگل بفتح تا وکسر کاف فارسی (برہان) بشعر: حب: اسعر۔
[3] سب نسخوں میں یہی ہے؛ بیراگن صحیح۔

خستہ واشتہ گویند [=]

گٹا - دہان بندِ ابریق ولوٹہ وحوض وامثال آں، ودر رسالہ" پوششِ دہان ابریق وصراحی وغیرہ - فِدام بفا ودال وآں چیز سر پوشیدہ را مقدم بوزن مقدم گویند" گٹا پوششش نیست وچیزے باشد از چوب یا پارچہ بہم چپیدہ کہ دہان ابریق وغیرہ بداں بندند، ونیز در قاموس است فدام بوزن کتاب وسحاب وشداد وتنور چیزے است کہ می بستند مجم ومجوس بر دہاے خود نزدیک خوردن آب ونیز چیزے کہ آب بداں صاف کردہ شود واں نیز گویا ہمانست پس بمعنی گٹا کہ بند دہان است نباشد چنانکہ از کشف اللغات نیز واضح می شود [=]

گتا - ودر رسالہ" لتہ کہ زنان در ایام حیض در فرج دارند تا پارچہ پوشیدنی وتن ملوث نشود، وبتازی کرشف خوانند شلّہ بفتحِ شین معجمہ وتشدید، لیکن گتا بدیں معنی مشہور نیست بلکہ زبانِ فصحاے ہند لتا است ونیز شلّہ بفتح اقوی است، ودر اصل بمعنی فرج زنان است وبمجاز معنی لتہ مذکور آمدہ وشہرت گرفتہ [=]

گٹھا کپڑوں کا - بستہ جامہ وقماش ملوند بباے فارسی بوزنِ اوتد، وبتازی رزمہ بفتح راے مہلہ وسکون زاے معجمہ ومیم خوانند -

گُچّی[۵۲] ودر رسالہ" گوے کوچک کہ کودکان جوزبازی دراں کنند، خانچ

---

[۵۱] نیز "مقدم". [۵۲] نوادر کے سب نسخوں میں گچّی ہو مگر اب میں "گٹے آئی گچی" صاف لکھا ہو۔ ترتیب بھی یہی چاہتی ہو کہ یہاں گاف کے بعد ٹ ہو۔

بنون موقوف وجیم عربی لیکن در کتب لغت ششش نج وششش خانج
بنون موقوف بہ معنی گردگان خالی کہ از سرب پُر کردہ باشد برای
قمار وبعضے گردگان گلین گفتہ اند وخانج بہ معنی گو مذکور نیست ونیز جوز
بازی مرسوم ہندوستان نیست، این جا خرمہرہ کہ نیز بوڑی گویند
وامثال آں دراں اندازند [گنتی (۴) =]
گٹھ کٹا۔ آنکہ کیسہ مردم را دزدانہ قطع کند، طرار۔ برائے مشدّد د
راسے دوم نیز مہلہ وسابق صاحب رسالہ درباب کاف تازی از
سہو نوشتہ [=]
گدھی۔ مادہ خر، اُتان بضم ہمزہ وفوقانی بالف کشیدہ، مادہ خر، و
نر را خر گویند ودر ہندی کتابی نیز بدیں معنی خر آمدہ۔
گدّاونا[1] سوزن زدن بردست وپا واعضائے دیگر برائے
نشان ونقش، واین معنی اکثر در ہندوستان طرف مشرق رویہ است
کہ بہ ہندی پورب خوانند۔ نزغہ بفتح نون وسکون رائے معجمہ وغین
معجمہ درکشف اللغات بہ معنی نیزہ زدن وعیب کردن است ودر
قاموس نزغہ طعن فیہ چوں طعن بہ معنی نیزہ زدن وعیب کردن آمدہ
ہر دو قول موافق باشد، بہر صورت بہ معنی کہ مصنف آوردہ نیست
[...... اکثر مردم پورب خصوصاً نساء آں اطراف دارند ...... =]
گڈھا۔ در رسالہ "گوے کہ آب باراں دراں جمع شود غدیر" لیکن
غدیر بہ معنی آبگیر شہرت دارد، ودر قاموس قطعۂ از آب گذاشتہ باشد

---

[1] الف گودنا دج، ہاالف ہ ب: گداونا،

آں را سیل و توسی بہ معنی آبگیرے آوردہ کہ در دشت و صحرا باشد لیں
بہ معنی زکور نباشد، و نیز در اطلاقات ہندی گڈھا بہ معنی مطلق گو است
و بر آبگیر و غدیر اطلاق نکنند و لفظ صحیح آبگیر و غدیر تلاؤ و جوہڑ است
[=]

گڈیریا[1] گرد بچہ طفلان و کودکان حالہ بکاف مہملہ و تخفیف لام۔
گنڈیرنا = |

گڑیا۔ در رسالہ "تمثال و صورتے کہ دختران از پارچہ سازند بشکل
نر و مادہ، و بداں بازی کنند لعبت" لیکن در قاموس لعبت بہ معنی
مطلق تمثال است، آرے در کشف اللغات وغیرہ بدیں معنی آوردہ،
اما اہنفت راکہ بہا و فابوزن لعت است فارسی و لعبت را عربی پنداشتہ،
و بعضے گویند چوں سند در میان نیست احتمال تحریف نیز ہست، بہر دل
در فارسی بہ معنی بازیچۂ مذکور نیز مستعمل است امّا اینکہ آں را دختراں
سازند مسموع نیست [=]

گڈی ۔ در رسالہ "یک بند ترہ وغیرہ، عانہ" لیکن ایں سہو است، چرا
کہ عاد سابق مرادف پولا گفتہ و آں مخصوص کاہ وغیرہ است و تحقیق
آنست کہ گڈّی یک دستہ از بقولات و چند چیز بہم بستہ مثل برگ ہائے
تمباکو و چند کاغذ بہم آوردہ را گویند و عانہ بہ تخفیف بہ معنی مزدوع درود
کہ دستہ بندند کمافی القاموس، بہر دو یکے نباشد و گڈی بضم در رسالہ
کاغذ باد غیر باد پرک کہ اطفال ریسمان بداں می بندند و در ہوا کنند، باد فر"

---

[1] پلیٹس گڈولنا، گرڈرنا، آصفیہ: گرڈولنا اور گڈولنا۔

لیکن تحقیق آنست کہ بادفر مبدل بادپر است و بادفرک مصغر آں و کاغذ باد نیز بہمیں معنی و تغایر درین ہر دو بہ ثبوت نرسیدہ [=]

گِدھ۔ جانورے است نزدیک بنوع غلیواز کہ مردہ خوار باشد گید بکاف فارسی بیار سیدہ و دال" وچوں ہر دو در تلفظ نزدیک اند غالب از توافق باشد و آنچہ بعضے بہ معنی غلیواز گفتہ اند و لفظ گیدی را در آں منسوب داشتہ اند اصلے ندارد چنانکہ در سراج اللغہ نوشتہ ام۔

[=]

گُدگُدی۔ در رسالہ آنست کہ انگشتان در زیر بغل شخصے کردہ متحرک سازند تا آں مرد بخندہ درافتد و آں را دغدغہ و غلج[1] نیز خوانند، بخلوچہ بفتح بائے فارسی و سکونِ خائے معجمہ و لام بواو رسیدہ و جیم فارسی لیکن متعارف حال است بہ معنی خاریدن زیر بغل وغیرہ است۔ و فارسی بخلوچہ و بخلیچہ بخا و داو و بائے، و غلغلیچ بہر دو غین مکسور و لام بیا و غلغج بدون لام نیز آمدہ۔ [=]

گرِچھ۔ جانورے پرندہ مردار خوار، کرگس، و بتازی نسر بفتح نون و سکون سین در ابر دو مہملہ [=]

گُدڑیہ۔ شخصے کہ جامہ ہائے کہنۂ مردم خریدہ باز بہ دست دیگر کسان فروشد، کہنہ فروش، سیفی گوید ؎

تا از لباس کہنہ بیار است دوش خود از توشدیم بندۂ کہنہ فروش خود

گھرٹث۔ در رسالہ بست دستار، عجرد بکسر عین مہلہ و جیم مکسور، لیکن در

---

[1] غلج غلیج. غلغج. غلغلیج وغیرہ (برہان)

قاموس[۱] اعتجار بعین مہلہ وجیم و راے مہلہ بدیں معنی آوردہ [=]

گھڑا- ظرف آب کہ نہ کلاں باشد و نہ خورد، کلاں را گولی و گول و خرد را کوزہ گویند بتازی جرّہ بفتح جیم و تشدید راے مہلہ سبو، لیکن در ولایت سبو دستہ دار باشد، لہذا دستِ سبو در اشعار آمدہ و در ہندوستان مرسوم نیست [=]

گرنڈ- در رسالہ" آنچہ در زیر دست آس سازند، دوارہ بہ تشدید واؤ لیکن در قاموس: کُلُّ مَالَم یَتَحَرَّکْ وَلَمْ یَدُرْ دَوَّارَۃٌ بفتحہا فاذا تحرّک اَوْ دَارَ فَہُوَ دُوارۃٌ وقُوّارۃ بضمّہا، دریں صورت اسم باشد [= بُن آسیا.....]

گرجنا- آوازے کہ از ابر بر آید- بہ عربی رعد خوانند، تندر بضم فوقانی و نون زدہ و فتح دال مہلہ و راے بے نقطہ

گرگٹ[۲]- جانورے است شبیہ چلپاسہ اما کلاں تر کہ آں را بوقلمون و آفتاب پرست نیز گویند [=]

گھڑونچی- در رسالہ" آلت چوبیں کہ براے سبوے آب و اسباب دیگر نہند، رفیہ بفتح را و سکون تحتانی، کذا سمعت لیکن لا استفاد من کتب اللغت اِلّا بہ معنی المرقات " فقیر آرزو گوید کہ ریہ در قاموس بمعنی درجہ است و در فارسی خرزین بخا بر وزن پروین بمعنی چوبے کہ در طویلہ بانصب کنند و زین وغیرہ لوازم اسپ براں گزارند و آں سہ پایہ باشد و ایں نزدیک بہ گھڑونچی است- [=]

---

[۱] قاموس: الاِعتجار لفّ العِمَامَۃِ دُوْنَ التلحِی،، [۲] پلیٹس گرگٹ، گِرگٹ، گِرگٹ، نور: گرگٹ۔

گردن ۔ در رسالہ "آنکہ بتازی قفا ہم گویند جید" لیکن ایں خطاست
گردن خود لفظ فارسی ست وہندی آں نار است بنون و گریو بکاف
فارسی و راے بیار سیدہ و نون غنہ و واؤ، در فارسی گری و گریبان
مرکب است از گری بہ معنی گردن و بان بہ معنی حافظ و نگہبان کما
فی الرشیدی و می تواند کہ گریو باشد بدون نون غنہ والف و نون
نسبت، بہرحال از عالم توافق ایں دو زبان است [=]
گھر کی بی بی ۔ کد بانو و خدیش بضم خا و دال و یاے مجہول و شین معجمہ
و اینکہ خدیش بہ معنی مطلق صاحب آوردہ اند اصلے ندارد،
گربھ سوت[1] ۔ قسمے از پارچہ کہ در میان ابریشم آں ریسمان پنبہ باشد
وحالا اہل ایران گرمسوت بمیم خوانند، وسند آں در دفتر دوم سراج اللغہ
مرقوم است، وخیش بخاے معجمہ و یاے مجہول و شین معجمہ چنانکہ بعضے
گفتہ اند لیکن اغلب کہ خیش جامہ باشد گندہ کہ از پنبہ و ابریشم بافند و
خیشخانہ از اں ماخوذ است۔
گھر مکڑی کا ۔ پردۂ سفید مثل کاغذ کہ عنکبوت سازد، کرو بکاف
تازی و راے مہملہ بوزن سبو، اما از لفظ کرو تنہ کہ بہ معنی عنکبوت
است چناں ظاہر می شود کہ مثل جولاہہ می تند، بریں تقدیر مجاز باشد
گراس ۔ آنچہ خورند از جنس طعام، ہر دفعہ را گراس خوانند، وبتازی
لقمہ و تکیہ و نوالہ اگرچہ اول وسوم لفظ عربی است اما در فارسی
ہمیں شہرت دارد و فارسی اصل گراس است بفتح در ہندی بکسر، پس ار

---

[1] د: گربھسوت۔

توافق لسانین باشد۔

گِڑگِڑانا۔ در رسالہ "طلب کردن بنالہ و زاری، انو بیدن"، لیکن در کتب معتبرہ بہ معنی نالہ و زاری و نوحہ نوشتہ اند و آں غیر گِڑگِڑانا است و در حقیقت گِڑگِڑانا کمال اضطرار و عجز است در حالتِ باز خواست یا جواب یا زدن و کشتن [=]

گزک۔ در رسالہ "آں باشد کہ چوں یاران بہم صحبت دارند میوہ یا شیرینی درمیان آرند و خورند تا دریں وقت باہم سخن کنند، شَجِرہ بفتح اول و بائے موحدہ زدہ[۱]" لیکن گزک باصطلاح اہلِ اُردو[۲] نوعے است از شیرینی کہ از کنجد و شکر سازند و بہ معنی کہ مصنف آوردہ نیست و گزک صحت[۳] ہماں است کہ فارسی است و بہ عربی نُقل گویند بفتح نون و بعضے بفتح آوردہ اند و ہمیں را صحیح پنداشتہ اند [=... لب چرہ[۴] بفتح لام و سکون بائے موحدہ و جیم عجمی]

گربی۔ در رسالہ "جامۂ سطبر سفت کہ غربا پوشند و اغنیا خیمہ و سراپردہ سازند" اِبافہ بکسر و بائے موحدہ و فا"، لیکن در کتب معتبرہ مشہورہ ابافہ بدیں[۵] معنی نیست، و اینکہ در ہندوستان بدیں معنی صلاحی بصاد و حائے مہملہ و تائے ہندی نویسند غلط فاحش است، بسین و بائے ہوز است و لفظ ہندی [=..... ابافہ ...]

---

[۱] برہان "بروزن شب پرہ"۔ [۲] مطابق الف و ب، ح "اصطلاح اُردو"
[۳] مطابق ح ب الف و ج میں 'صحبت'۔ [۴] لب چرا (برہان)
[۵] ابافت بروزن تافت (برہان)

گردن - در رسالہ "آنکہ بتازی قفا ہم گویند حید" لیکن ایں خطاست، گردن خود لفظ فارسی ست وہندی آں نار است بنون و گریو بکاف فارسی و راے بیار سیدہ و نون غنہ و واؤ، در فارسی گری و گریبان مرکب است از گری بہ معنی گردن و بان بہ معنی حافظ و نگہبان کما فی الرشیدی و می تواند کہ گریو باشد بدون نون غنہ و الف و نون نسبت، بہر حال از عالم توافق ایں دو زبان است [=]

گھر کی بی بی - کد بانو و خدیش بضم خا و دال و یاے مجہول و شین معجمہ دا اینکہ خدیش بہ معنی مطلق صاحب آوردہ اند اصلے ندارد،

گربھ سوت - قسمے از پارچہ کہ در میان ابریشم آں ریسمان پنبہ باشد وحالا اہل ایران گرمسوت بمیم خوانند، وسد آں در دفتر دوم سراج اللغہ مرقوم است، و خیش بخاے معجمہ و یاے مجہول و شین معجمہ چنانکہ بعضے گفتہ اند لیکن اغلب کہ خیش جامہ باشد گندہ کہ از پنبہ و ابریشم بافند و خیشخانہ از اں ماخود است۔

گھر مکڑی کا - پردۂ سفید مثل کاغذ کہ عنکبوت سازد، کرو بکاف تازی و راے مہملہ بوزن سبو، اما از لفظ کرد تنہ کہ بہ معنی عنکبوت است چناں ظاہر می شود کہ مثل جولاہہ می تند، بریں تقدیر مجاز باشد

گراس - آنچہ خورند از جنس طعام، ہر دفعہ را گراس خوانند، و بتازی لقمہ و تکیہ و نوالہ اگرچہ اول و سوم لفظ عربی است اما در فارسی ہمیں شہرت دارد و فارسی اصل گراس است بفتح در ہندی بکسر، پس از

لہ د : گربہسوت۔

توافق لسانین باشد۔

گڑگڑانا۔ در رسالہ "طلب کردن بنالہ وزاری، انویدن"، لیکن در کتب معتبرہ بہ معنی نالہ وزاری و نوحہ نوشتہ اند وآں غیر گڑگڑانا است؛ دو درحقیقت گڑگڑانا کمال اضطرار و عجز است در حالتِ باز خواست یا جواب یا زدن وکشتن [=

گزک۔ در رسالہ "آں باشد کہ چوں یاران بہم صحبت دارند میوہ یا شیرینی درمیان آرند وخورند تا دریں وقت باہم سخن کنند، شَجِرہ بفتح اول و بائے موحدہ زدہ[۱]" لیکن گزک باصطلاح اہلِ اُردو نوعے است از شیرینی کہ از کنجد وشکر سازند وبہ معنی کہ مصنف آوردہ نیست؛ وگزک صحت[۲] ہماں است کہ فارسی است و بہ عربی نُقل گویند بضم نون و بعضے بفتح آوردہ اند وہمیں را صحیح پنداشتہ اند[=... لب چَرَہ[۳] بفتح لام وسکون بائے موحدہ وجیم عجمی]

گربی۔ در رسالہ "جامۂ سطبر سفت کہ غربا پوشند واغنیا خیمہ وسراپردہ سازند" ایاقہ بکسر و بائے موحدہ وقا"، لیکن در کتب معتبرہ مشہورہ ایاقہ بدیں[۵] معنی نیست؛ وانیکہ در ہندوستان بدیں معنی صلاحتی[۴] بصاد و حائے مہملہ و تائے ہندی نویسند غلط فاحش است، بسین و بائے ہوّز است ولفظ ہندی [=...... ایافہ...]

---

[۱] برہان "بروزن شب بَرَہ"۔ [۲] مطابق الف و ب؛ ح " اصطلاح اُردو"

[۳] مطابق ح ب الف وج یں 'صحت'۔ [۴] لب چرا (برہان)

[۵] ایافت بروزن تافت (برہان)

گھِسنا۔ سُودن، وسائیدن۔
گھسیٹنا۔ کشیدہ بردن چنانکہ برزمین چسپاں رود، کشان بفتح کاف و شین معجمہ۔ [= ...... کشالہ می گویند کر کشاں کشاں بیارند یعنی بایں طرز مندکور بیارند]
گھِسٹنا۔ دررسالہ" نشستہ رفتن چنانکہ اطفال روند۔ غزیدن" لیکن گھسٹنا اعم است از نشستہ رفتن، وخوابیدہ وغلطیدہ رفتن، غزیدن بہ معنی برانو ودست وسررفتن چنانکہ اطفال روند وایں غیر گھسٹنا است وطرفہ اینکہ بعد ازیں نوشتہ" برزمین چسپاں وکشالہ کنان رفتن لوکیدن بلام وواو مجہول وکاف تازی بیار رسیدہ، دریں صورت باآنکہ ہر دو جا بہ معنی جدا آوردہ صحیح معنی دوم است ولوکیدن بدست وزانو رفتن از ضعف وسستی وبعضے گویند رفتن مثل رفتن اطفال بریں تقدیر گھسٹنے چلنا خواہد بود کہ رفتن اطفال است [= یہ لفظ اِ جب میں دو مرتبہ آیا ہے، بالعث میں دوسری مرتبہ کھسلنا ہی]
گھُسیڑنا۔ دررسالہ" چیزے رابزور درچیزے فروبردن، سپوختن و سپوزیدن لیکن سپوختن وسپوزیدن مشترک است درفرو بردن وبر آوردن بزور واز اضداد است [=]
گلا۔ سوراخ آسیا، حزبہ بجائے مہلہ وزائے معجمہ وبائے موحدہ لیکن حزبہ بدیں معنی درکتب مشہورہ نیست [=]
گُلی ڈنڈا۔ دو پارہ چوب، یکے اندک دراز ودیگر خورد کہ اطفال بداں بازی کنند بایں وضع کہ چوب خرد را برزمین گزارند وبچوب کلاں چوب خورد را زنند بطریقے کہ بلند شود از زمین ودرہوا ضربتے

دیگر زنند که دور رود و دستہ چلک و غوک و چوب و چالیک بجیم فارسی ولام بیار رسیده، گویند[1] [=]

گلال ۔ چیزے است سرخ رنگ که اکثر ہنود در ہنگام ہولی بکار برند، حوجم بفتح حاے مہلہ و واو زدہ وجیم تازی مفتوح "لیکن در قاموس است پس حوجمہ گلِ سرخ و حوجم جمع آں، و ہمیں است در منتخب اللغہ۔

گلہڑ[1] [=] گوشت زائد بزرگے مثل بادنجان که در زیر گلوے مردم آویزاں باشد حجخ[2] بفتح جیم تازی و سکون خاے معجمہ وجیم فارسی، وجخش بہ شین معجمہ مبدل آں۔ [=]

گلاپھل ۔ ثمرے که اندرون آں ضائع وتلخ شدہ باشد، آب زرفت بضم زاے و راے مہلہ و سکون فاء فوقانی، و اگر آب زرفت بمعنی آب بزیرفت باشد چنانچہ سامانی گفتہ پس تصحیف آں باشد۔

گلاکرانا ۔ در رسالہ "برداشتن کام اطفال بانگشت، و ایں در وقت لاغر شدن است، و گویند ایں عمل تازہ ساز د اطفال را۔ وَغر بفتح دال و سکون عین و راء ہر دو مہلہ، و در شرع ایں عمل ممنوع است: کمافی الحدیث لاتعذبوا اولادکم بالدَّغرِ، لیکن در قاموس است الدَّغرُ الفسادُ و در مجمع البحار که کتاب معتبرے است در لغت حدیث الدِّعارۃُ الفسادُ و الشرّ رجلٌ داعِرٌ خبیثٌ مُفسدٌ، پس بعین مہلہ تصحیف است و صحیح غین معجمہ است و عبارت صحیح

---

[1] تینوں لفظ برہان میں ہیں۔ [2] پلیٹس :گل ہڑ و گل ہڑ۔ [2] برہان

حدیث چنیں: لَا تُعَذِّبْنَ اَوْلَادَکُمْ بِالدَّغَرِ کما فی مجمع البحار، و فارسی آں بناگوش کردن است' اما بناگوش کردن در وقتِ زادن بود پس اخص باشد۔ [گلا کرنا =]

گل گھوڑ[۱] - رسنے کہ در گردنِ اسپ انداختہ بدوطرف از میخ بندند، چلوک بجیم فارسی مفتوح و لام و واو زدہ۔ [=]

گھلنا - در رسالہ "باہم آمیختن چنانکہ دو پہلوان در کشتی بہم شوند، گفتن بکاف تازی" امّا گھلنا مشہور بہ معنی گداختن است ظاہراً مجازاً بہ معنی سابق آمدہ [= .... گفتن چنانچہ شیخ سعدیؒ گوید ؎

شنیدم کہ مسکین درآں زیر گفت نہ شاید بدیں پنجہ با شیر گفت]

گلا گھوٹنا - فشردنِ گلو، و بتازی خنق بخاے معجمہ و نون و قاف، خبہ کردن بخاے معجمہ و باے موحدہ وخفہ کردن لغا مبدّل آں [=]

گھن - در رسالہ "کرم چوب خوار، سیک بہ سین مہملہ بیارسیدہ" لیکن سیسک[۲] بدو سین مہملہ و سیک بوزن[۳] نیک بہ معنی زردیٔ کشت کہ آفت کشت است و نیز سیسک کہ مخفف سیسرک است بہ معنی کرم گندم خوار است نہ بہ معنی کرم چوب خوار و کرم چوب خوار اگر دیوک است چنانکہ گذشت پس غیر آں است، و اگر ہماں است پس اعم باشد از چوب خوار و گندم خوار را سبوسہ نیز گویند[۴] [=]

گنڈہ - ریسمانے خام کہ دختراں نابالغ رشتہ باشد بجہت دفعِ تپ افسوں

---

[۱] پلیٹس "گل" کے لفظ کے ماتحت۔ [۲] برہان ۔ [۳] ، [۴] و [۵] برہان ۔

بران خوانده گره بران زننده وبرگردن ودست وپاے مریض بندند،
رشتہ تپ۔

گھنڈی۔ دررسالہ" حلقہ است درجامہ کہ تکمہ دران داخل کنند،
انگلہ بفتح ہمزہ ونون زدہ دکاف فارسی، وتکمہ مذکوررا گوی[۱] خوانند،
لیکن گھنڈی بہ معنی حلقۂ مذکور خطا است بلکہ تکمہ را گھنڈی گویند [=]

گندھک۔ دررسالہ" آنکہ بتازی کبریت گویند، گوگرد" دنقیر آرزو
گوید: کہ گندک بدال مہملہ درفارسی نیز بمعنی گوگرد آمدہ، وہم چنیں گندش
بشین معجمہ، پس از عالم توافق باشد، کبریت درفارسی بہ معنی خسے کہ در
آب گوگرد تر نمودہ خشک سازند وآتش وچراغ بدان افروزند وبہ ہندی
دیا سلائی گویند آمدہ، وسد ایں در دفتر دوم سراج اللغۃ مرقوم است [=]

گھنٹا۔ دررسالہ" ربگولۂ کلاں کہ درگردن شتر وغیرہ بندند وآں را درا
بکسر دال مہملہ نیز گویند، جرس بفتح جیم وراوسین ہر دو مہملہ؛ لیکن درا
ماخوذ است از درائیدن بفتح پس مفتوح الاول باشد، ونیز جرس و درا
اگرچہ مشہور است کہ یکے است لیکن از کلام اکابر متغایر معلوم می شود چنانکہ
درسراج اللغۃ نوشتہ ام [=]

گنجا" کسے کہ موے سر نداشتہ باشد وبتازی اقرع خوانند بفتح ہمزہ
وسکون قاف وراوعین ہر دو مہملہ، کل بفتح کاف تازی" وکاسہ سر و
کچل ونتر بفتح فوقانی وزاے معجمہ [=]

گولا۔ دررسالہ" درد از پس زادن زن زچہ کہ از باد حادث شود حسن" و

---

[۱] برہان۔

وحس بدیں معنی در کتب معتبرہ نیست، نیز گولا در رسالہ" از آلات جنگ است و آں سنگے باشد مدور کہ بہ قوت داروہاے آتش رواں کنند و بیشتر از آہن وشیشہ بود، کشکنجیر" لیکن کشکنجیر بفتح در کتب[۵ا] معتبرہ چیزے است کہ بہ کشیدن آں زور کماں بہم رسد، بتازی منجنیق وبفارسی منجل بلام گویند وبضم بہ معنی توپ کلاں، وچوں وضع توپ مستحدث است و در قدیم نبود کشکنجیر مجازاً بہ معنی مذکور مستعمل باشد و بہ معنی گولا موافق قول ابراہیمی است وآں قابل اعتماد کلی نیست چنانکہ قوسی نوشتہ، ولفظ صحیح گولا سنگ رعد است ولفظ رعد بہ معنی توپ کلاں چنانکہ رعد انداز گویند

[= ..... کشکنجیر، انوری گوید ؎

نہ منجنیق رسد بر سرش نہ کشکنجیر   نہ تیر چرخ نہ سامان برشدن بوہق

درد از پس زادن ..... حس بجاء مہلہ وسین مشدد]

گوہ[۵۲] - بواو مجہول جانور صحرائی کہ دو زبان دارد وبتازی ضب بفتح ضاد وتشدید باے موحدہ خوانند، وآں بہ مذہب شافعیؒ حلال است سوسمار بہر دو سین مہلہ وواو معروف وراے مہلہ پس افگندۂ آدمی، وبدیں معنی در فارسی نیز آمدہ وسند آں در دفتر دوم سراج اللغہ مرقوم است و گہ مخفف ایں است، پس از عالم توافق باشد [=]

گھونسلا - جائے بودن مرغان کہ از خس وخاشاک سازند، آشیانہ وبتازی وکر بفتح کاف وراے مہلہ [=]

[۵ا] ج: کتب حرب۔

[۵۲]. (platts) Guh, Goh

گھونس له۔ جانورے است از موش کلاں تر کہ خانہ ہا را سوراخ کند و شبہا بر آید و گربہ آں را نتواند گرفت، خرموش، [=]

گوگل ٹه۔ داروئے کہ اکثر بخور عبادت ہندواں است و بتازی مُقل بضم میم، و در رسالہ "خش بخاء معجمہ و شین بدین معنی آوردہ، و در جہانگیری بہ معنی لغل کہ بتازی رابط گویند آمدہ دریں صورت در لغل و مقل تحریفے واقع شدہ۔ [=]

گھوڑا۔ مشہور و بتازی فرس و بفارسی اسپ و بزبان کتابی اسو بواو و چوں بائے فارسی و واو نزدیک بہم اند از عالم توافق باشد۔

گھڑسال۔ جائے کہ اسپاں بندند و بتازی طویلہ خوانند، پائے گاہ بیائے فارسی و تحتانی و بکاف فارسی، و لفظ اصطبل کہ مخصوص اسپان است لفظ شامی (ج) است مطلق مکان دواب۔

گھوڑے کے دانتوں کی سیاہی و آں سیاہی باشد مشابہ بدانہ جو کہ درمیان دنداں اسپان و اشتران وغیرہ بود و جوانی بداں شناختہ شود، جو دانہ بجیم تازی و دال مہملہ نون۔

گھوڑی۔ در رسالہ "اسپ مادہ رماک" فقیر آرزو گوید: در قاموس است الرَّمَکَةُ مُحَرَّکَةً اَلْفَرَسُ وَالْبِرْذَوْنَةُ تُتَّخَذُ لِلنَّسْلِ، جَمْعُهُ رَمَکٌ جَمْعُ الْجَمْعِ اَرْمَاکٌ، و ہم چنیں است در منتخب، و در کنز اللغۃ: رمکہ مادیان و رماک جمع، اقوی قول قاموس است،

له = گھوس (بلیٹس) ٹه نیز گگل بلیٹس سه مطابق
جب : باقی نسخوں میں شامل است،

بدین تقدیر رمکۂ اسم باشد بر ذونہ بکسر باے موحدہ وسکون راے مہلہ وفتح دال معجمہ[1] وسکون واو وفتح نون بہ معنی مادیان است، وبر تقدیر دوم رماک ترجمہ گھوڑی نہ شود چہ رماک جمع است[2] [=]

گوڈی[3]۔ دررسالہ "برزانو نشستن، جمہ" وصاحب ایں حالت را جاثم خوانند لاکن گوڈی پابند شتر را گویند کہ ہنگام نشستن برزانو آں بندند تا استادہ نشود وجاے نہ رود، وبہ عربی عِقال بکسر عین مہلہ وقاف بوزن غزال خوانند وہندی صحیح حالت مذکور شتر بیٹھنا است ومتعدی آں بٹھانا اگرچہ بر آدم و دیگر حیوانات نیز اطلاق آں آمدہ؛ ودرفارسی خوابانیدن ودر عربی اناخہ بکسر ہمزہ ونون وخاے معجمہ ودر کنز اللغۃ جثوم بجیم وثاے مثلثہ برسینہ خفتن مردان ومُرغ ودر قاموس بہ معنی مطلق گرفتن مکان است [=۱ برزانو نشستن ..... ۲ زانو بند شتر.... عقال.....]

گوٹ۔ آنست کہ مردم چیزے بیارند و بر سر ہم ریزند ضیافت کنند، وبعضے گویند کہ ایں عمل اطفال است، ودر رشیدی است کہ بہ عربی ایں را توزیع خوانند لیکن توزیع در قاموس ومجمع البحار بہ معنی تفریق وتقسیم است، وصاحب کتاب مذکور در منتخب اللغات بہ ہمیں دو معنی آوردہ وایں محل تعجب است، ونیز گوٹ آنکہ از سنگ وچوب وغیرہا باشد کہ در بازیہا بخانہا آمد و رفت کند مُہرہ؛

---

[1] برہان "بردون" بدال مہلہ۔ [2] رمکۂ صحیح س: رمک در مِلک و رمکات دا رمالث۔ [3] گوڑا یا گوڈا .... وہ رسی جو جانور کے پاؤں میں باندھتے ہیں۔

گون" چیزے کہ دراں غلّہ و امثال آں پُر کردہ بر مرکب بار کنند و بتازی عِدل بکسر اول خوانند، لیکن عدل در قاموس نصف بار است لہذا قوسی یکتاے بار گفتہ و در کنز اللغة تنگ بار آوردہ و ظاہر ادر عرب و ولایت تنگے را بر مرکب بار کنند دو تنگ باشد کہ بہم بستہ بار می کردہ باشند چنانکہ در ہندوستان نیز بعضے جا ہا چنیں باشد و اکثر یکے بود کہ دو طرف آں چیز را پُر کردہ بار کنند دریں صورت گون و عدل یکے نباشد و اینکہ در کنز بہ معنی تنگ آوردہ چنانکہ گذشت مراد از ان نیز نصف بار است لہذا در منتخب گفتہ یک طرفِ بار کہ بفارسی تنگ گویند۔

[= ......جوال......]

گوپھن - چیزیست کہ از پشم و ریسمان سازند و آلت جنگ است و شبانان و مزارعان طیور از سر درختاں رانند، فلاخن و فلاسنگ و فلیاسنگ ہر دو بفا و دوم بزیادتِ تحتانی، پلخمان بفتح باے فارسی و سکونِ لام و خاے معجمہ و میم نیز گویند۔ [=]

گوڑھی - در رسالہ" گرہے کہ در رشتہ از تافتن اُفتد، دُژک[1] بدال مہلہ و زاے فارسی زدہ" امّا در اصل بہ معنی آبلہ است کہ از راہ رفتن یا کردن کارے بدست و پا اُفتد و بمجاز گرہ مذکور را گویند و قید تافتن چنانکہ آوردہ بے جا است و آنچہ صاحب کشف اللغات بہ معنی آں گل چھڑی گفتہ نیز خطاست چہ گل چھڑی چین و شکنِ جامۂ گستردنی و پوشیدنی است کہ بعمل کردن دور شود [=]

---

[1] گوپن (نور) [2] برہان۔

گونا۔ در رسالہ "فرستادنِ عروس بخانہ شوہر، زفاف بکسر" لیکن گونا رسمے است مقرر ہند کہ بعد از کتخدائی چوں چندگاہ بگذرد و عروس بہ بلوغ رسد او را بخانہ شوہر فرستند، و ایں از اں جہت است کہ ایں ہا، اطفال را در سن کم کتخدا کنند و دختر را زیادہ از نہ سالہ کتخدا کردن گناہِ عظیم دانند و در یں فرستادن شادی کنند کہ داماد مے آید و اکثر رسوم کوزائی بہ عمل آرند و جہیز دیگر می دہند و ایں قسم در ملک دیگر مرسوم نیست، و زفاف آوردنِ عروس است بخانہ یا فرستادنِ آں، بہر حال گونا و زفاف یکے نیست [=]

گھوڑ چڑھ[1] چیزے باشد کہ از چوب سازند و بر کاسہ ذوی الاوتار گزارند و تار ہا بر اں نہند تا بلند شود و چوب۔ نواختہ شود خرک بفتح خا و راے مہملہ تنہا خر نیز چناں کہ خرِ طنبور گویند و بہ سبب قبح لفظ خر حالا آں را مُغلان بلبل گویند[2]

گورکھ دھندا۔ در رسالہ چیزے است آہن سازند، قفلِ وسواس و وجہ تسمیہ آنست کہ در ہند اکثر جوگیان باخود دارند و گورکھ نیز نام یکے از جوگیان است، و در ولایت اعم است خواہ از آہن باشد خواہ از چوب، خواہ از ریسمان [=]

گولی۔ در رسالہ "غلولہ و گردگ گلین یا سنگین کہ کودکان بداں قمار بازند ششش خانج بدو شین معجمہ و خاے معجمہ و الف و نون" لیکن بعضے شش خَنج بوزن شطرنج گردگانی نوشتہ اند کہ پُر از سرب سازند بجہت قمار و بعضے گردگ

---

[1] پلیٹس [2] برہان ۔ گورک دھندا (نور)

گلین گفتہ اند غرض دریں اختلافات است و فارسیٔ صحیح آں تشیرہ بتوقانی و شین معجمہ است بوزن کبیرہ، و نیز گولی خُم و دروازے کہ وساں غلہ وغیرہ پر کنند، شکینہ بوزنِ نگینہ۔ [=]

گھونگرو - پیرایۂ کہ زنان اکثر در پاے کنند، وہنگام رفتن آوازے ازاں برآید، زنگلہ بفتح زائے معجمہ و سکون نون و کاف فارسی [=]

گوبھی - در رسالۂ گیاہے کہ حیوان کم شیر را برائے زیادہ شدنِ شیر دہند، خرجوک[1] بفتح خا و رائے مہملہ زدہ و جیم تازی و واو معروف، "لیکن از رشیدی معلوم می شود کہ جلوک و خرجلوک ہر دو خرفہ است و خرجلوک خرفہ کہ برگ ہایش پہن و بزرگ بود، ہر چند در سروری بہ معنی گیا ہے آورد کہ خورش آں شیر زنان افزاید لیکن در ہندوستان مرسوم نیست کہ گوبھی برائے افزایش شیر زنان خورند و تعین بودن گوبھی خرجلوک محل نظر است، و در بعضے کتب طبیہ گوبھی گاوزبان است و ایں نیز اصلے ندارد [=]

گوکھرو - خارے مشہور حسک بفتح حا و سین ہر دو مہملہ و خسک بجائے معجمہ نیز، و بمجاز آہنِ سہ گوشہ را نیز گویند کہ بصورت خسک ساختہ در راہِ اعدا بریزند [=]

گھونگچی - دانۂ سُرخ رنگ وسیاہ کہ صرافان در وزن بکار برند حبہ" فقیر آرزو گوید: در کنز اللغہ حبہ دو جَو، و ایں ظاہراً از او زان است، و در لفظ حبہ اختلاف بسیار است چنانکہ در قاموس نوشتہ: بہر حال بودن

---

[1] ایضاً خرجلوک (برہان)

گھونگچی در عرب محل تأمل است تا لفظے برائے آں موضوع باشد خصوصاً لفظ حبہ کہ بہ معنی مطلق دانہ است آرے از مقادیر اوزانِ ہندیہ گھونگچی است و بزبانِ اوزان ہند لفظ سرخ برائے آں مقرر کردہ اند، معلوم نیست کہ در فارسی بدیں معنی ہست یا نیست، و بعد تحقیق ظاہر شدہ کہ بہ معنی گونگچی چشمِ خروس است بجیم فارسی و خائے معجمہ و دانۂ سرخ است کہ خالِ سیاہ دارد و بہ عربی عین الدیک گویند کہ چشم خروس ترجمۂ آنست چنانکہ اربابِ فرہنگ نوشتہ اند [-]

گوک[۱]۔ عمارتے کہ بر بالائے خانہ سازند و مشرف باشد بر صحنے یا راہے اعم از اں کہ مسقف باشد یا در دروازہ باشد تنہا یا تکیہ گاہے بود کہ بر کنار بام نصب کنند۔ پکوک بفتح بائے فارسی و کاف تازی بواو رسیدہ و کاف دوم نیز تازی، و بعضے پکول بلام نیز آوردہ، و ایں ظاہراً تصحیف است، تابوک بفتح تا و بائے موحدہ بواو رسیدہ و کاف تازی نیز و بعضے گویند تابوک نخارجہ کہ زیر آں ستون نباشد و ایں معنی مناسب تر است بہ معنی گوک۔

گولر۔ در رسالۂ بار درختے بہ صورت انجیر کہ چوں بشگافند از شکم آں جانوراں برآید، الیو بفتح ہمزہ و سکون لام و تحتانی بواو رسیدہ، و شجرہ آنرا شجرۃ البق و جانوران ریزہ کہ از شکم الیو بر آیند اساریع بالف و سین و رائے ہر دو مہملہ و یائے معروف و عین مہملہ خوانند، لیکن شجرۃ البق درخت پشہ اغال[۲] است و آں غیر درخت گولر

---

[۱] = گوکھ واو ماقبل مفتوح (بلیٹس) [۲] پشہ غال

است، و یہ سبب اشتباہ آنست کہ از گولر نیز پشہ ہا برے آید۔ ودر قاموس است اَلأَسَارِیعُ ..... دُوْدٌ بیضٌ حُمُرُ الرّؤسِ تکونُ فی الرَّمل وفی وادٍ یُعرَفُ بظَبْیٍ الواحِدُ اُسْرُوعٌ ویُسْرُوعٌ بضمّھا [=]

گوند۔ دررسالہ "آنچہ از درخت چکد، آنرا کاہ شیر نیز خوانند، صمغ بفتح صاد مہلہ ومیم وعین معجمہ"، لیکن قید ترشح بیجاست زیرا چہ اکثر در شاخ درختاں برآید وہماں جا منجمد گردد [=]

گھونٹ[۱] دمے از آب وشراب وامثال آں کہ بترکی قُرت بضم قاف گویند، بفارسی جُغت بہ ہا بوزن نُفت۔ [=]

گھوٹی۔ دررسالہ "نوشیدنی کہ بچہ را وقتِ زادن دہند، زقہ بضم زاے معجمہ وتشدید قاف" لیکن در قاموس زق خوراندنِ مرغ است بچہ خود را، ودر کشف زَقہ بفتح پرورش دہندۂ بچہ وخورش دہندہ، وبعضے بہ معنی داروئے کہ بچگاں را دہند گفتہ وفارسی گمان بردہ اند، وایں خطاست۔ [= گھونٹی]

گوجھا۔ نوعے از طعام کہ اہل ہند پزند وآنچناں است کہ میدہ را خمیر کردہ پہن سازند پس دوتا نمایند ودرمیانِ آں شکر آو قند پارہ ہا ومیوہ وغیرہ پر کنند ودور آں را باہم پیوند کنند وبشکنند وآں سنبوسہ و قطائی نیست چنانکہ صاحب رسالہ گمان بردہ زیرا کہ سنبوسہ سہ گوشہ است ودرونِ آں گاہے بگوشت پر کنند بخلاف گوجھا کہ مخصوص ہندوستان است، وطرفہ ایں کہ صاحب

---

[۱] مطابق حب وج، الف: گھونٹ۔

رسالہ ازراہ سہو مکرر گوجھا آوردہ و نوشتہ کہ کلیچہ باشد بطرز سنبوسہ کہ اندرون از قند و مغز بادام و امثال آں پُر کنند. کُلیچہ بضم کافِ فارسی و فتح لام و نون زدہ و بائے موحدہ، و حال آنکہ گوجھا از قسم کلیچہ نیست مطلقاً، چہ کلیچہ بہ تنور بندند و گوجھا را بہ روغن بریاں کنند [= ..... شکر پوزہ، قطابی]

گھونگا- صدف پیچاک دار کہ خروب تیز گویند، خلصون، [= صدف پیچاک، ..... حراب، خلصون]

گونگا- کسے کہ زبانش بہ نطق در نیاید و بتازی ابکم گویند بفتح ہمزہ، وسکون بائے موحدہ، لال و گنگ، و گونگا چوں بسیار نزدیک اند. اغلب کہ از عالم توافق باشد۔

گوجری- در رسالہ "زیورے کہ زنان در پائے پوشند و بتازی، خلخال گویند، پایک" لیکن پایک بدیں معنی در کتب معتبرہ نیست [=]

گونجنا- آواز کردن نقارہ و ابر و امثالِ آں، غرّیدن[1] و غریدن نیز آمدہ و شاید مخفف اول باشد- [=]

گھونمر یا وتا- در رسالہ "نوعے از رقص عجم کہ دست یک دیگر گرفتہ برقصند، فنزج بفتح فا و نونِ زدہ و فتح زائے معجمہ و جیم، و ایں معرب، پنجہ است چوں پنجہ ہا باہم بند کردہ رقصند بدیں معنی شہرت گرفتہ" فقیر آرزو گوید ایں معنی نزدیک است بدست بند کہ بہ عربی دعکسہ گویند چنانکہ تفصیل ایں سابق گذشتہ. [=]

---

[1] برہان، نیز غرلیدن-

گُھار[۵۱] - لشکرے کہ از ولایت دیگر بمدد ولایت یا لشکرے بہ لشکرے دیگر آید، چریک بجیم فارسی بوزن شریک، و بعضے گویند چریک مردے کہ بر زمین داران ملک توجیہ نمایند تا سرانجام نمودہ بمدد لشکر فرستد۔ [=]

گینڈا - جانورے مشہور کہ بتازی جرکش بجیم و راے مہملہ بیار سیدہ و شین معجمہ خوانند، کرگ بفتح کاف تازی و راے مہملہ زدہ و کاف فارسی" بدانکہ کرگ مخفف کرگدن کاف دوم فارسی، و در قاموس در لفظ جرکش کرگدن آوردہ ازیں معلوم می شود کہ کاف دوم نیز تازی ست۔

گیند - در رسالہ" چیزے مانند گوی کہ از ریسمان سازند. براے بازیٔ اطفال، سرگل بکاف فارسی مفتوح و کزلک[۵۲]" لیکن کزلک بدیں معنی در کتب نیست [=]

گیلڑ[۵۳] - پسر شوئ از زن دیگر و پسر زن از شوی دیگر، اگر پسر باشد پُسندر و اگر دختر باشد دُختندر[۵۴] [=]

گھیرا - در رسالہ" نام مرضے کہ سر آدمی می گردد، بتازی دوار بفتح دال و تخفیف واو گویند، سرگیجہ" لیکن در کتب طبیہ دوار مرضے کہ سر آدمی وقت برخاستن گردد و جہان در چشم تیرہ نماید نماید و آں را بہ ہندی تیور[۵۵] بفتح فوقانی و سکون تحتانی خوانند، و سرگیجہ[۵۶] بہ معنی گردش

---

۵۱ = گھاری (پلٹیس) ۵۲ ہا،ب: کرنک باول فارسی وثانی عجمی: ہا،الف: کرلگ. ۵۳ آصفیہ وغیرہ ۵۴ برہان، بعربی ربیب و ربیبۃ ۵۵ ج: بکسر فوقانی ۵۶ نیز "سرگیجش"، (برہان)

است [=]

گیدڑ- جانورے معروف، شغال وشگال و یکے ازیں دو مبدّل دیگر است و ابمرہ بفتح وسکون ہا و میم مفتوح و راے مہلہ و ایں را بعضے گفتہ اند کہ شغالیست کہ در مدائن بعہد نوشیرواں بہم رسید و ایں ظاہرا ازآں جہت باشد کہ در عہد نوشیرواں مدائن آں قدر آباد بود کہ کسے شغال راندیدہ بود و الّا تازہ پیدا شدنِ جانورے ہیچ معنی ندارد، و بعضے گویند ابمرہ جانورے است شکاری از جنس باشہ و شکرہ کہ در عہد شلغر شاہ سلجوقی پیدا شدہ، و ایں ہم شاید بداں معنی است کہ صید کردہ دراں وقت آوردہ باشند، و شغال را تورہ بفتح فوقانی یو او رسیدہ و راے مہلہ نیز گویند- [=]

گیرو- در رسالہ گِل سرخ کہ اکثر جوگیان وغیرہ جامہ بداں رنگ کنند، مغرہ بفتح میم وسکون غین معجمہ و راے مہلہ" و در قاموس است المغرۃ طینٌ احمرٌ" فقیر آرزو گوید: در ہندوستان دو قسم گِل است کہ جامہ بداں رنگ کنند، یکے گیرو کہ ماناست بگِل ارمنی و دوم ہرمز گویند معلوم نیست کہ مغرہ کدام است- [=]

بَابُ اللّامُ

[ل]

لال مُنیا[1] - در رسالہ "جانورانِ کوچک سُرخ رنگ نقطہ ہائے سیاہ، وسفید کہ اکثر برائے جنگ نگاہ دارند، اخیل بخاء بوزنِ افعل و مادہ را خضاری بفتح خاءِ معجمہ گویند، لیکن در قاموس است الاَخیلُ طائرٌ مشئومٌ اَوْھُوَ الصُّرَدُ اَوْھُوَ الشِّقِرّاقُ، ووجہ تسمیہ باخیل اختلاف رنگ اوست و صُرد جانورے مشہور سرکلان کہ شکار جانوران کند وشقراق در قاموس جانورے است مشہور کہ سبز وسرخ وسفید باشد ودر زمین حرم بود خضاری مرغے است، برین تقدیر بودنِ الفاظ مذکورہ بہ معنی لال منیا محل تأمّل باشد۔ [لال ومُنیا =]

لار۔ آب کہ از دہن وگوشۂ لب فرو ریزد، لیر بیاءِ مجہول وراے مہملہ وظاہرا امالۂ لار است، وہر دو یکے است از عالم توافق، ودر قاموس ریز بوزنِ شیر بہ معنی آبے از دہن اطفال برآید آمدہ پس ریر معرّب

---

[1] دیکھو آصفیہ 'منیا'

لیز باشد -

لاٹھی - چوب دست یا ہو بہائے موحدہ، وبتازی عصا [=]

لاٹھ - در رسالہ نیز عصا رسی کہ سنگہا بداں آویزند تا گراں شود و روغن از دانہ بفشارش آں بر آید، خنگ بفتح غین زدہ و نونِ زدہ و کاف عجمی[1]" لیکن اصح آنست کہ لاٹھ در ہندی بہ معنی چوب یا سنگ گرد دراز است کہ بر بالا ان چوبیں یا سنگیں گذارند تا روغن و شیرۂ نیشکر بر آید، لہذا سنگ کلانے دو دارسے را کہ بر دو عمارت از عمارات سلطان فیروز شاہی در دہلی نصب کردہ بودند آں را لاٹھ خوانند [=]

لاکھ - در رسالہ "معروف، لاخہ[2]" لاخہ در کتب لغت نیست، لک کہ معرب لاک است در کتب طبیہ مرقوم، و در فارسی لاک و لکا است چنانکہ در فرہنگہا نوشتہ، و ایں اغلب کہ از توافق لسانین باشد [=]

لانا - در رسالہ "رقعہ بود کہ شریکان[3] بجہت تقسیم اندازند و بتازی قرعہ خوانند، لانہ" لیکن لاتہ در کتب بہ معنی آشیانۂ مرغان و بعضے بہ معنی پارہ دریدہ شدہ نیز گفتہ اند بریں تقدیر اعم باشد از قرعہ و لانا بہ ہر لانہ بہ معنئ کہ آوردہ گوش زد ما مردم کہ ماہم از اہل ہندیم نیست، شاید زبانِ وطنِ مصنف باشد - [=]

لپٹ - در رسالہ "یک کفِ دست، وستوہ بفتح واو، لیکن لپ در ہندی مقدار دست است از سر انگشتان خم کردہ تا منتہائے کف، و نیز

---

[1] برہان: بروزن زنگ - [2] ب: لاخہ، الف: لاچہ، با الف: ایضاً
[3] ب: بزرگان -

وستوه درکتب نیست، ودستوه بدال درکشف آورده به معنی پیشۂ نجاری نہ بہ معنی مذکور [=]

لپسی۔ در رسالہ طعامے کہ مثلِ حلوا پزند لیکن دراں روغن کم باشد وخوب بریان نمے کنند وبجاے شکر و نبات قند سیاہ داخل کنند و غربا خورند، آردہالہ[۱] فقیر آرزو گوید لپسی انواع باشد، بعضے ازاں چناں است کہ دولتمندانِ ہنود خورند خصوصاً ہندوانِ گجرات ولپسی نسبت بہ حلوا رقیق بود، ظاہر انوعِ زبون آں آردہالہ است واللہ اعلم [=]

لُتُرہ۔ شخصے کہ بندِ زبان نداشتہ باشد وہرچہ بشنود جاے دیگر نقل کند، لوترہ ولُترہ بلام وبواو رسیدہ وفوقانی وراے مہملہ، دوم بحذف واو پس از نواقل لسانین باشد، وبتازی ایں را نمّام بنون بوزن حمّام گویند

لکنّن۔ در رسالہ سہ چوب کہ بہ شکلِ تقاطع برہم وصل کنند وکوزۂ آب وصراحی بر آں نہند، مِشعب بکسر میم وسکون شین معجمہ وعین مہملہ وباے موحدہ" لیکن در قاموس مشعب بفتح بہ معنی طریق دراہ است وبکسر بہ معنی منقب کہ سوراخ بداں کنند، معلوم نیست کہ بہ معنی لکنّن از کجا آوردہ [=]

لٹھ۔ چوب دستے سطبر وگندہ کہ اکثر شبانان دارند، دستوار [=]

لٹّو۔ در رسالہ بازیچہ کودکان از چوب کہ میخے برآں بر سر آں نصب کنند وریسمان پیچیدہ گردانند، فرفرہ وبتازی دوّامہ بہ تشدید واو

---

[۱] برہان: آردلولہ، آرد دولہ وغیرہ۔

لیکن فرفر اکثر اہل لغت بہ معنی چوبے مدور آوردہ اند کہ اطفال ریسمان
در آں انداختہ گردانند بعد ازاں در کشایش آرند و آوازے ازاں
بر آید و ایں را بہ ہندی پھرکی گویند نہ لٹو، امّا در سروری بہ معنی
چوبکے دو سر باریک کہ بہ اطفال بزمین دوانند نیز نوشتہ. بریں تقدیر
لٹو می تواند بود امّا اخص ازاں، و بہ ہندی آں را بنگی لٹو گویند و
ظاہرا در ولایت مطلق لٹو ہر دو طرف باریک دارد و در ہندوستان
از گِل نیز سازند و در فارسی لاتو بفوقانی و در ہندی بتائے ہندی بہ معنی
مذکور است، پس از عالم توافق باشد [=]

لٹ - در رسالہ پارہ[1] موے یکجا فراہم شدہ، شاخ گیسو لیکن شاخ
گیسو موضوع برائے ایں معنی نیست بلکہ کنایہ است ازاں چنانکہ بعضے
از محققان گفتہ اند در صورتے کہ پارۂ موئے سر بسبب دیر ماندگی یک جا
شود بہم بستہ گردد گویند: موئے سر فتیلہ شدہ، و ایں معنی در کلام متاخران
بسیار واقع است و از محاورہ مسموع - [=]

لٹ پٹ[2] - دو چیز بہم آمیختہ، مخلوط [=]

لٹکنا - آویختن -

لٹاونا - خواباندن و بتازی تضجیع بضاد معجمہ و جیم عین مہملہ بوزن تفعیل -

لُڑکھڑی[3] - در رسالہ غلطیدن سگ و گربہ و لوزینہ وغیرہ و گردانیدن
دُم زیر پائے خاوند خود و اظہار اخلاص بعجز. تمام، دُم لابہ، لیکن بر غلطیدن
گربہ و لوزینہ اطلاق لڑکھڑی نیست و آں مخصوص سگ است در اصل

---

[1] نفائس - [2] ب: لٹ پٹہ - [3] لُڑکھڑی (پلیٹس)

دراصل وضع وہم چنین دُم لا ،۔ [= لُڑ گھڑی =]

لُکٹی ۔ ہیزم نیم سوختہ ۔ آسغدہ[۱] و در بعضے از نسخ رسالہ بتازی ضرمہ بضاد معجمہ و سکون راے مہلہ، لیکن در کنز اللغہ ضرام آتش انگیز، و در قاموس ضِرام بوزنِ کتاب بہ معنی ہیزم باریک یا ہیزم ضعیف و نرم، یا آنچہ از ہیزم افروختہ باشد [=]

لکڑ ہارا ۔ در رسالہ شخصے کہ چوب و علف از صحرا بجہت فروختن آوردہ باشد، حطّاب بحا و طاے مہلتین، لیکن لکڑ ہارا اکثر مستعمل بہ معنی ہیزم فروش است و ہم چنیں حطّاب نیز بہ معنی ہیزم فروش کما فی الکنز، و کسے کہ از صحرا بیارد او را خارکش گویند و نیز آرندۂ علف را گشیارہ خوانند [=]

لکھنا[۲] ۔ گیاہے بصورت مردم کہ در زمین چین روید، بے روح بہاے موحدہ بیا رسیدہ و حاء مہلہ، مردم گیاہ و بعضے مردم گیا گفتہ اند[۳] ۔ [=]

لنگھن ۔ نخوردن یک شبانہ روز کہ بتازی فاقہ گویند، لنگن بفتح لام و سکون و نون و کافِ فارسی، و ایں از عالم توافق لسانین است و تفصیل ایں در سراج اللغہ مرقوم است ۔

للچاتا ۔ طمع ۔

لنگور ۔ در رسالہ قسمے از بوزینہ کہ رویش سیاہ باشد، قِرد بکسر قاف'' و در کشف و کنز قرد بہ معنی مطلق بوزینہ است و در منتخب قرد بوزینہ کہ کپی نیز خوانند، و ہم چنیں صاحب صراح کپی را ترجمہ قرد گفتہ معلوم نیست

---

[۱] برہان ۔ [۲] الف : لکنا، ب : لکھنا، ج لکھنا، د لکھنا، ہا ب : لکھنا
[۳] الف ندارد یہ لفظ حل نہ ہوا۔

کہ مصنف لنگور کہ جانور لیست غیر نوع بوزینہ از کجا آوردہ، بدانکہ از طرف دکن نوعے از لنگور آرند کہ جثہ اش بقدر جثۂ بوزینہ بود بلکہ خرد از ان وتمام سیاہ باشد وخالی از غرائب نیست - [=]

لُنڈا - جانور دم بریدہ یا پرکندہ کہ بہ عربی ابتر گویند، کلمۃ بفتح کاف تازی ولام زدہ وفوقانی مفتوح -

لَنڈ - آلت تناسل کہ کلاں باشد، ودر فارسی نیز بدیں معنی آمدہ ودر ہندی لِنگ نیز گویند بکسر اول ودر فارسی وعربی نام ہاے بسیار دارد، درشعر سوزنی اکثرے ازاں مذکور است ؎

نامش قضیب وخبریہ وکالم بداں کیر و نمور وبو العمیر کندہ چکندر است -

لنکاکوٹ - در رسالہ ’’نام قلعہ الیست بہ سمت مشرق گنگ دِڑ ہر دو کاف فارسی وزاے عجمی ‘‘، لیکن لنکا موافق قول ہندوان کہ مکان مقررسے است بسمت دکن کہ جنوب است وآں نزدیک است بخط استوا کہ شب وروز ہمیشہ دراں برابر باشد وگنگ دڑ درجہانگیری نام قلعہ است بنا کردہ ضحاک، ودر نزہت القلوب نام موضعے است درحدود مشرق کہ بتازی قبۃ الارض خوانند وآں بنگاہ پریاں است، وشب وروز دراں جا برابر است، وبہشت گنگ نیز گویند، بدانکہ بہشت گنگ در ہندی جمکوٹ خوانند کہ دراقصاے مشرق است، وشیخ ابو الفضل درلخت دوم از دفتر سوم اکبرنامہ گوید کہ ہندوان[1] منتقش دریاے شور بر خط استوا بر چہار طرف

---

[1] ہندیان ایضاً۔

شہرے نشان می دہند، حصار آں زریں خشت جمکوٹ بفتح جیم و سکون میم و کاف تازی و واو مجہول و تاء ہندی، طول عالم از انجا گیرند و در یونانی نامہ ہا سر آغاز ہندی روش از گنگ دژ برگذارند و آگہی نہ شد کہ از کجا برگرفتہ، لنکا بفتح لام و نون زدہ و کاف تازی بالف کشیدہ دستہ پور بکسر سین و دال مشدد و ہاء خفی و بای فارسی بواو رسیدہ و راے مہلہ، ورومک براے مہلہ بواو رسیدہ و فتح میم و کاف تازی، وفقیر آرزو گوید جمکوٹ و گنگ دژ یکے است و آں بسمت مشرق است غایتش فارسیاں اورا بہ گنگ دژ و بہشت گنگ تعبیر کردہ اند و ازیں تفاوت نمی شود در مبدء طول پس تردد مذکور شیخ مدفوع است [=]

لنگڑا۔ آنکہ بتازی اعرج بعین مہلہ و راء بے نقطہ و جیم بر وزن افعل، لنگ، و تحقیق آں است کہ لنگ و لنگڑا یک است، یا آنکہ ڑا در لنگڑا براے تصغیر است کہ در ہندی می آید یا آنکہ مخفف آنست [=]

لنگر۔ شخصے کہ بسیار حیلہ گر و مکار باشد، بتازی مُحیل، لنگر بفتح لام و نون زدہ و کاف فارسی و راے مہلہ، چنانکہ پس از عالم توافق باشد۔

لنگوٹا۔ پارچۂ لنگے آں را ستر عورت کنند یک سر آں در ہر دو آورد بکمر بطرف پشت بند کنند و در فارسی لُنگوتہ بضم اول و نون زدہ و تاے فوقانی و در ہندی تاے ہندی است لُنگ کوچکے کہ فقراے بے ساماں بر میان بندند، و ایں در معنی نزدیک اند پس باید کہ از عالم توافق باشد، و در عرف حال آنرا قیزہ بستن گویند بفتح قاف و سکون تحتانی و زاے معجمہ۔

لُول - نرمۂ گوش، شحمہ بفتح شینِ معجمہ وحاء مہملہ زدہ [=]

لوٹنی - در رسالہ" غلطیدن اسپ وخر وامثالِ آں در خاک، مراغہ براے مہملہ وغین معجمہ" لیکن مراغہ در عربی بہ معنی جاے غلطیدن دواب است وچوں مصدر و اسمِ ظرف اکثر جا بیک وزن آید احتمال دارد کہ بہ معنی مذکور آمدہ باشد [=]

لَوا - در رسالہ" جانورے است شبیہہ بہ تیہو، لیکن کوچک تر ازاں وبتازی وبج بلوا خوانند، ورفش بوا او وراے مہملہ"، واین خطاست وبج لفظ فارسی نہ عربی ونیز صحیح وبج بنون ولوا شبیہہ بہ پودنہ است کہ آں را وشم بواو وشین معجمہ نیز گویند وبہ ہندی بٹیر خوانند ولفظ ورفش در کتب نیست [=]

لَو - زبانۂ آتش وبتازی لہب گویند وشعلہ - [=]

لوری - در رسالہ" ذکریست کہ براے خوابانیدن اطفال در گہوارہ خوانند، بنگرہ بفتح باء موحدہ ونون زدہ وکاف فارسی" لیکن قید گہوارہ بیجاست بہ معنی مطلق ذکریست کہ براے خوابانیدن اطفال خوانند -[=]

لوبیا - در رسالہ" قسم غلہ است، یا قلا، لیکن آنچہ بہ تحقیق پیوستہ لوبیا غیر باقلا است، اول خریفی و دوم ربیعی، ودر فارسی غندماش بضم غین معجمہ وسکون نون وشین معجمہ گویند [=]

لہ نیز وبج (برہان) لغائس: بہ معنی وتیج ۔ سلہ مطابق ج، الف و ب، بوقت جنبانیدن گہوارہ تا اطفال بخواب روند۔

لوٗبیا - سبزۂ مشہور کہ بعربی خرفہ گویند - تورک بفوقانی بواو رسیدہ و راء مہملہ و کاف تازی، دیپ پہن[۱] بفتح ہردو باء فارسی و سکون راء مہملہ نون - [=]

لوک انجن[۲] - سرمہ کہ ہرکہ در چشم کند از چشم مردم پنہاں شود و ایں ظاہراً از خرافات تاریخ اہل ہند است و چوں شہرت گرفتہ در فارسی سرمہ خفا و سرمہ غیب بفتح غین معجمہ و سرمہ از چشم ہا پنہاں شدن نیز آمدہ و سند ہر سہ در دفتر دوم سراج اللغہ مرقوم است -

لونگ - قرنفل، منجک - [=]

لوہ سکھانان - ریم آہن کہ بتازی خبث الحدید گویند و داشخوار[۳] بشین معجمہ و راء مہملہ و داشخوال بلام مبدل آں [سنکھان =]

لولا - در رسالہ "آنکہ از جاے نتواند جنبید و بہ عربی مقعد خوانند، زمن بفتح زاے معجمہ و کسرۂ میم" لیکن آنچہ مستعمل فصحاے ہند است لولا و لنگڑا کہ اعرج باشد یکے است، غایتش اطلاق لولا بر دست و پاے شل نیز آمدہ -

لوٗلک - در رسالہ "گوشوارہ کہ در وے سنگ سبز اندازند نطفہ بنون و ظاے معجمہ و فا" لیکن در قاموس است نطفہ بطاء مہملہ بتحریک و بوزن ہمزہ قرطہ است بہ معنی گوشوارہ یا مروارید صاف خرد ؛ پس بظاء معجمہ خطا باشد و نیز لولک چیزے است کہ در گوشوارہ

---

[۱] برہان بروزن نسترن - [۲] = ٹکے انجن (نور) [۳] برہان : داشخار، داسخار، داشخال -

انداز دبشکل مخروطی وآں آویختہ بود در گوشوارہ وغیرہ پس خطا باشد وآں را در ہندی لٹکا نیز گویند [=]

لہٹورہ[۵۱]۔ جانورے شکاری خرد شاید شیر کنجشک بشین معجمہ ویاے مجہول ہماں است وآں را ورکاک بفتح واو وسکون راء مہلہ ودو کاف تازی نیز گویند۔[=]

لیہم[۵۲] چیزے کہ روئینہ ومسینہ بداں پیوند کنند وبتازی لحیم بلام و حاے مہلہ بیا رسیدہ ومیم گویند وظاہرا لیہم ہماں لحیم است بغلط یا یا کہ قلب ہندیان چنیں گویند وبفارسی کبد کبدا بفتح کاف تازی وسکون باے موحدہ ودال ودر دوم الف نیز، وکفشیر بفتح کاف تازی وسکون فا وشین معجمہ بیا رسیدہ وراے مہلہ، اگرچہ لحیم ماخوذ است از لحم وآں اعم ست کہ بر پیوند کردن شیشہ نیز اطلاق کنند وہم چنیں بر چیزے کہ کاغذ یداں وصل نمایند نیز اطلاق نمائند۔

لیئی[۵۳] در رسالہ" چیزے است کہ از آرد گندم ونشاستہ براے وصل کاغذ وغیرہ پزند، خسو بخاے معجمہ وسین مہلہ" لیکن خسو بدیں معنی در کتب مشہورہ نیست [=]

لیر۔ پارچہ کہ از غایت کہنگی تار ہا از آستین ودامن آویزاں شود واگر موئینہ باشد موہا، فرغیش بفتح وسکون راء مہلہ وغین معجمہ وباے معروف وشین معجمہ، اما از بعضے لیر بمعنی پارچہ دراز یا خرد از جامہ

---

[۵۱] پلیٹس لٹورا : نفائس: لٹورا

[۵۲] لیہم [۵۳]: نفائس: لیئی لیہی (آصفیہ) : اب: لیہی۔

کہنہ مسموع است [=]

لینڈ۔ غائط سطبر و گندہ کہ از مخرج برآید، سندہ بسین مہملہ بوزن گندہ۔

لیزم[۱] ۔ در رسالہ "کمان بغایت نرم کہ براے استعمال کشتی گیراں دارند" کبادہ فقیر آرزو گوید لزوم بروزن ہجوم و لیزوم بہ معنی کبادہ در فارسی آمدہ، دریں صورت ہر دو لفظ عربی باشد، غایتش مستعمل فارسی است اول امالۂ لازم و دوم مجاز براے آنکہ براے رسانیدن مشق کمان داری التزام آں می کنند، بہر تقدیر لیزم لفظ ہندی نیست پس آوردن آں در ذیل لغایت ایں کتاب بے جاست۔ [=]

لیکھ ۔ تخم شپش، رِشک بکسر راے مہملہ و سکون شین معجمہ۔ [=]

لیپ ۔ ادویہ کہ بہ آب و روغن آمیختہ بر اعضا طلا کنند پس اگر غلیظ باشد ضماد بضاد معجمہ و اگر رقیق بود، طلا بطاء مہملہ خوانند۔

لینڈ پھسنا ۔ گرفتار نر و مادۂ سگ بعد جماع، زرمہ بتقدیم راے معجمہ بر مہملہ، لیکن در قاموس زَرِمَ الکَلْبُ و السِنَّوْر [کفرح] بَقِیَ جَعْرُہٗ فی دُبُرِہٖ دریں صورت اعم باشد[۲] [لنڈ پھندنا]

لے پالک ۔ کسے کہ دیگر را بہ پسری گیرد، پسر خواندہ و بتازی متبنّٰی ۔ [=]

لیپنا ۔ در رسالہ "کہگل کردن بر دیوار بستن"، لیکن لیپن بہ معنی لیسیدن است معنی معروف، نہ بہ معنی کہ مصنف آوردہ [=]

۱۔ آصفیہ: نفائس ۔ ۲۔ لند پھندنا (ب) : لینڈی بندنا (الف)

مالا - در رسالہ "سلسلہ در آمودہ کہ زنان در گلو اندازند و شاخ بکسر داو و شین معجمہ" لیکن مالا آں است کہ راست در گردن اندازند و بر سینہ باشد و شاخ بکسر و بضم سلکِ جواہر و مروارید کہ در گردن انداختہ از دست ہا گذرانیدہ زیر بغل اندازند و آں را عوام ہندوستان حمیل خوانند و ایں مخفف حمائل است [=]

مانگتا - در رسالہ "زن فاحشہ و بے حیا، لولی، و در فارسی لول بے حیا و لولی منسوب بدان" لیکن لولی رقاص باشد و مانگتا آنچہ مشہور است غیر رقاص بود، بہر حال مانگتا بوضعی کہ مرسوم ہندوستان است در ولایت نیست و نیز مانگتا بہ معنی مطلق زن بے حیا و فاحشہ حقیقۃً محلِ نظر است - [مانگنا=]

ماڈھی - در رسالہ "عمارتے کہ بر سر قبر آتش پرستان و یہوداں سازند و آں را مکرط خوانند، ستودان بسین مہملہ و فوقانی بواو رسیدہ" لیکن معنی

لہ یہ لفظ لغات میں نہیں ملا۔

بام است چنانکہ از رسالۂ منظومۂ امیر خسروؒ معلوم می شود ۔ اما تحقیق آنست که ماڑھی مطلق عمارت است، و بہ معنی کہ مصنف آوردہ مڑھی بحذف الف و آن عمارتے است خرد تنگ و تار کہ مسکن جوگیان و سنیاسیان سازند آن را سمادھ خوانند و سلو دان مخصوص گبران و مجوسیان است ۔ [=]

ماموں ۔ برادر مادر کہ بتازی خال گویند، تغای بفوقانی و غین معجمہ، و تغاے ترکی است و زبان اکثر اہل توران و فارسی مستعمل آن خالو است بہ معنی برادر مادر، اگرچہ در اصل عربی خال است لیکن فارسیاں در آخر آں واو زیادہ کنند چناں کہ عموماً در ہندوستان خالو شوہر خالہ را گویند [=]

ماٹڈا ۔ در رسالہ "نان تنک کہ بتازی سمید گویند، لواش بفتح لام و واو"، لیکن در قاموس سمید بہ معنی خواری است و خواری در کتب الٰہ نان میدہ است و لواش بہ معنی نان تنک ست مطلقاً، ہر دو اسم باشد [=]

مانٹر[1] ۔ سرگین بر ہم نشستہ برائے پاچک ۔ کراسہ بکاف مکسور و راے مہملہ بالف کشیدہ و سین مہملہ" لیکن در قاموس است الکِرْسُ بِالکَسْرِ البَعَرُ و البَوْلُ المُتَلَبِّدُ بَعْضُہٗ عَلیٰ بَعْضٍ" پس بہ معنی پشک و بول بہم آمیختہ بود غیر ماند کہ مذکور شد [=]

مامیں ۔ دوائیست تلقاق و نیز زنِ خالو بزبان بعضے از اہل ہند ۔ [= صرف پہلا معنی]

---

[1] مطابق الف و ب و ج "مانید" آصفیہ "ماند"

مال گنگنی - دوائیست کذا فی الرسالہ قنقور بدو قاف کذا فی الرسالہ [=]

ماپ - در رسالہ پیمانہ مطلقاً خواہ جریب کہ پیمانۂ زمین است خواہ گز کہ زمین و جامہ وغیرہما بدان پیمایند خواہ کیلہ کہ پیمانہ غلہ بود خواہ پنگس[۵۲] کہ پیمانۂ ساعت است گری بکاف فارسی و راء مہملہ بیا رسیدہ مؤلف گوید لیکن اطلاقِ ماپ بر پیمانہ ساعت مسموع نیست، بدانکہ گری بمعنی پیمانہ ساعت در ہندی نیز آمدہ و این دو صورت دارد، یکے آنکہ آنچہ در ہندی و فارسی آمدہ یکے بود و از عالم توافق و تلفات و عموم و خصوص آن باشد مثل لفظ سمن چنانکہ گذشت، و می تواند کہ پیمانہ مذکور را ازان گھڑی گویند کہ گھڑی کہ حصۂ ششم است از روز و شب بدان یافت می شود و این از عالم اتفاق باشد مثل جاروکہ در فارسی مخفف جاروب است و در فارسی و در ہندی ماخوذ از جھاڑنا بمعنی رُفتن، ہذا من افضالہ اللہ تعالیٰ [=]

مانگ - راہے است میان موہائے سر آدمی، فرق بفتحِ فا، و اینکہ در فارسی فرق سر گویند مراد ہمان خط است کہ در وسطِ سر واقع است و مجازاً بمعنی سر نیز آمدہ، نظیری گویدؔ

زفرق تا بقدم ہر کجا کہ می نگرم — کرشمہ دامن دل می کشد کہ جا اینجاست -

و این کہ درین مصرع سر و فرق بہ عطف واقع شدہؔ

ساقیا ساغرے بدہ کہ خمار — سر و فرق مرا بدرد آورد

غلط است ازان جہت کہ عطف درست نیست من حیث المحاورہ

---

[۵۲] = پنگال (برہان)۔

یا انکہ اگر فرق بہ معنی سر حقیقت می بود حشوی بود کمانی مجمع الصنائع- بدانکہ در مانگ فرق این قدر تفاوت ہست کہ فرق بہ معنی راہ مذکور است خواہ موے سر سترده باشد خواہ نباشد و مانگ نیز راہِ مذکور در حالت نگاہ داشتن موے سر، لہذا مانگ اصطلاح زنان شده اکثر این را موے سر نگاہ دارند نسبت بمردان- [=]

مانِک[1]- بفتح نون، جواہر کانی از ہر قسم کہ باشد خواہ لعل خواہ یاقوت خواہ غیر آن و باصطلاح جوہریان مانک تنہا یاقوت است و این را بفارسی یاکند بہ تحتانی بالف کشیده و فتح کاف تازی و نون زده و دال خوانند [=]

مانک ٹیکا- در رسالۂ پیرایہ زنان است، کرزن بکاف تازی مفتوح و راے مہملہ زده و فتح زاے معجمہ، لیکن کرزن بکاف تازی میانۂ سر است چنانکہ در کنز اللغہ و بکاف فارسی بہ معنی تاجی کہ پادشاہان قدیم از بالاے سر خود می آویختند چنانکہ در کتب معتبرہ فارسی است، درین صورت نزدیک باشد بہ سیس پھول کہ آن ہم زیور زنان است و آں را بر سر بندند بخلاف مانک ٹیکا کہ بر سر پیشانی بود، بدانکہ گرزن فارسی ہمان است کہ در عربی است عایش اول حقیقت است و دوم مجاز، فارسیان کاف تازی را کاف فارسی خوانند، چنانکہ لفظ کہت کہ در عربی بکاف تازی بہ معنی خوشبوے دہن است و فارسیان بکاف فارسی بہ معنی مطلق بوے استعمال کنند[2] [=]

---

[1] آصفیہ = [2] سب نسخوں میں اس موقعے پر لفظ "بدا" درج ہے۔

متّھا در رسالہ "اسپے کہ راہ نداشتہ باشد و قطرہ رود" سکسک فقیر آرزو گوید تحقیق سکسک در سراج اللغہ مفصل نوشتہ ام و آن بہ معنی ناہموار است ضد ہموار کہ عبارت از رہوار باشد و تمام ارباب لغت فارسی ہمیں نوشتہ اند، حالا بہ تحقیق پیوست کہ سکسک لفظ عربی است بہ معنی ضعف کما فی القاموس بریں تقدیر اطلاق از عالم اطلاق مصدر است بر فاعل پس بہ معنی راہوار نبود بلکہ بہ معنی کم راہ شدن کہ بہ ہندی متھا گویند [=]

متوالا - بے ہوش از شراب "مست"، نیز سنگی گرد کلاں کہ از سر کوہ غلطانند برائے دفع دشمن، فِندیرہ بکسر فا و نونِ زدہ و دال مہلہ با رسیدہ و رائے مہلہ۔

مُتاسا - در رسالہ "شخصے کہ او را احتیاج بول بسیار شدہ باشد، حاقن بحاء مہلہ و قاف" لیکن در کنز و منتخب باز دارندہ بول نوشتہ دریں صورت غیر مُتاسا باشد [=]

مٹی بڑکادنا - خاک افشاندن بر خط وغیرہ اِتراب بکسر فوقانی بوزن افعال۔

مُٹھا و مُٹھیا[۱] - دستۂ چوبین کہ پنبہ را بداں ندف کنند۔ کریالی بکسر کاف تازی، مُشتہ بضم میم و سکون شین معجمہ۔ [-]

مٹکا - در رسالہ "آوندگلی بزرگ شکم، خم" لیکن مٹکا بعرف غیر خم است مٹکا اکثر مستدیر و خُم مستدیر طولانی۔ اگویند و خُم را کہ بہ ہندی گولی و گول

---

[۱] ب: مٹھا۔ ہا الف: مٹھیا: ج: مٹھیا۔ نقائس: دستہ چوبیں تلیہ۔

گویند بتازی دنّ بفتح دال وتشدید نون خوانند [=]

مُتکّا۔ بہ تشدید کاف در رسالہ کمرے از پشم و ابریشم و بریک سر آں مہرہ نصب کنند و بر دیگر انگلہ و مہرہ دراں انگلہ اندازند تا بر میان بند شود ہنک بند بفتح فوقانی و کافِ تازی زدہ و باے موحدہ و نون زدہ" لیکن خصوصیت بہ پشم و ابریشم ندارد از چرم مثل بُلغار وغیرہ نیز سازند، و در اصل متکّا آں تکہ و مہرہ است لہذا انگی را کہ بر آں تکیہ کردہ نشیند نیز متکّا گویند داین غلط اہل ہند است، و لفظ صحیح آں مُتکّا بضم میم و تشدید کاف بہ معنی چیز تکیہ دادہ شدہ کہ تکیہ دادہ بداں نشینند [=]

مٹر۔ در رسالہ "دو غلہ ایست مانند ماش لیکن گرد باشد و بتازی کرسنہ گویند، مُشک بضم میم و شین معجمہ، لیکن از قاموس نام درخت دانۂ مذکور معلوم می شود امّا اطلاق دانہ بر درخت و برعکس بسیار است -[=]

مٹھی۔ در رسالہ" نانے کہ در روغن بریاں کنند جروک بضم جیم عربی" لیکن در اکثر نسخ بجیم فارسی است و بعضے آں را بہ معنی مطلق نان گفتہ اند و بعضے نانے ریزہ ریزہ کہ بجہت اشکنبہ سازند، و در ابراہیمی نانے کہ در تہِ انبان گدازند از بہت توشہ پس بہ معنی کہ گفتہ خطا باشد۔ [ماٹھی =]

مجیٹھ۔ در رسالہ" چوبے کہ بداں جامہ را سرخ رنگ کنند و بعضے گویند صمغے است بفتح باے موحدہ و قاف" واین خطاست چراکہ مجیٹھ بیخ نبات

کہ بکار دو او رنگ ہر دو آید و بہ عربی آں رانوہ گویند و لقم چوب درخت کلانے است کہ برگ او مثل برگ بادام بود چنانکہ نوشتہ اند، و صاحب کشف اللغات گوید: لقم را اہلِ ہند بکم گویند و ایں نیز صحیح نباشد چہ بکم ہندی نیست بلکہ چوں عوام تلفظ الفاظ عربیہ یا فارسیہ کنند[۱] زبان بتلفظ آں خوب نگردد چنیں گویند صحیح آں پتنگ است و رنگ بقم دیر نپاید، و در ہندی بزود رفتنِ آں مثل زنند و رنگ مجیٹھ دیر پا بود، بہر تقدیر ہر دو یکے نیست: و عجب[۲] است کہ صاحب ایں نسخہ در ہر دو تفرقہ نکردہ [=]

مچان ۔ چوبے چند کہ برہم بستہ بر آں چیز ہا نگاہ دار ند و گاہے برائے تاک و بیارۂ دیگر مثل کدو وغیرہ سازند، برم بفتح باے موحدہ و راے مہلہ زدہ و آں را دار بست گویند، لیکن در فارسی برم و دار بستِ اکثر براے بیارہ ہا و درخت تاک بود [=]

محصّل ۔ در رسالہ آنکہ زر و سیم را بداں سپارند کہ در خزانہ رساند کہبد[۳] بکسر کاف و سکون ہا و باے موحدہ، لیکن در تلفظ کہبد اختلاف است کہ بہ معنی زاہد مرتاض و دہقان و تحصیلدار و تحویلدار و صراف و سمسار گفتہ اند، و تحقیق آنست کہ بہ معنی زاہد مرتاض بضم اول است بہ معنی شخصے کہ در کوہ باشد، و بہ معنی دہقان بفتح صاحب کاہ و بہ معنی محصل و تحصیلدار بکسر بہ معنی کسے کہ فرمان کنندہ کہ باشد عبارت است از عایا و بہ معنی صراف کہ از لفظ محصل دریافت می شود معلوم نیست کہ بچہ اعراب

---

[۱] مطابق ب [۲] ج میں یہ عبارت نہیں ۔ [۳] برہان ۔

اشت، وی تواں گفت کہ چوں صراف زردار باشد وکار مردم کہیں
از جہت سود او قرض بسیار یا و افتد ایں نیز بکسر باشد، لیکن سند معنی
سمسار در کتب مشہورہ نیست پس شاید کہ نباشد ہذا التحقیق لامزید علیہ،
بدانکہ محصّل لفظِ عربی است و مستعمل فارسیاں نیز، پس آوردنِ آں
در ذیل لغات ایں رسالہ بے جا۔[=]

مذہوری۔ در رسالہ" نوعے از آش آرد کہ آرد در روغن بریاں کردہ
مثل ہریرہ بے شکر پزند، لخشہ بفتح لام وسکون خا و شین معجمہ" اما
لخشہ بدیں معنی در کتب مشہورہ نیست [=]

مَداؤلہ[1] در رسالہ" جراحت و دش است، مَنبَل بفتح میم و نون زدہ و
فتح یا، مولوی فرمایدع "داروے منبل بنہ بر پشت ریش"۔
لیکن در کتب لغت منبل دارو یہ معنی گیا ہے است کہ بجہت تنگ شدن
جراحت ہا و زخم ہاے پارہ استعمال کنند و بعضے گویند کہ در کتب
طبیہ تنہا بہ معنی داروے مذکور، بہر طریق منبل بہ معنی جراحت اگر آمدہ
باشد مجاز خواہد بود، و نیز اگر منبل بہ معنی جراحت باشد لفظ ریش در مصرع
مولوی زائد می شود۔[=]

مَڈھنا[2] نقارے کا۔ در رسالہ" خام کردن چنانکہ گویند نقارہ را خام
کنند"، لیکن خام در اصل بہ معنی مطلق چرم خام است و بہ معنی چرم دباغت
نہ کردہ خصوصاً وخام کردن بہ معنی چرم خام بر چیزے چسپاندن مستعمل
است خصوصیت بہ نقارہ ندارد و در ولایت نوعے از تعذیب است

---

[1] آصفیہ۔ مَدُو، پلیٹس [2] نفائس: منڈھنا۔

که آدمی را در چرم خام می گیرند و آں را در خام گرفتن می گویند و
نیز خام پوششے است که از پوست سازند براے دفع مضرت
برف [-]

مرتبان - در رساله" آوندے سر کشاده که آچار و مربّا در آں نگاه
دارند لپشو بباے فارسی و شین معجمه بواو رسیده" لیکن پشو بدیں معنی
در کتب مشهوره نیست و در نسخهٔ از رساله مذکور است که آں را خنبره
بضم وسکونِ نون و باے موحده گویند امّا خنبره غیر مرتبان است،
چه خنبره به معنی خم کوچک است [=]

مروا: "نام گیاہے است دواے که بوے خوش دارد و در غایت
تلخی، مُشتار بضم میم وسکونِ سین مهمله و فوقانی،، امّا پیش لطیفے ایں معنی
به ثبوت نه رسیده -[=]

مرگھٹ - در رساله" مدفن گبران و جاے سوختن، دخمه بدال مهمله
وخاے معجمه" لیکن ایں سهو است، زیرا که دخمه مدفن گبران و مجوسان
است و مرگھٹ محرقِ هندوان دریں جا نقلے غریب یاد آمده که میر
مرحوم افضل ثابت گفته ست

کُشد چو صبحِ وصالِ تو شمعِ جانِ مرا — بَبَر به مشهدِ پروانه استخوانِ مرا

عزیز از راه شوخی گفت که بجاے مشهد پروانه مرگھٹ پروانه مناسب
است زیرا که پروانه می سوزد و نه شهید می شود [=]

مُزَمّعه - ریسمانے که بر موزه پاے چاروا بندند و ایں غلط مزمعه است
بضم میم و فتح زاے معجمه و تشدید میم دوم و عین مهمله که لفظ عربی است،
رساغ براے رسین هر دو مهمله و غین معجمه [=]

مرو ڑا۔ پیچاک شکم کہ بتازی زحیر بزائے معجمہ وحائے حطی بوزن شریر گویند کناک بہر دو کاف تازی و نون۔ و اینکہ در ہندوستان زحیر بمعنی لاغر و ناتوان است و بعضے گویند ظاہرا مجاز آرند واللہ اعلم [=]
مِرگی۔ مرضے است مشہور بسبب آں شدہ دماغ است صرع بفتح صاد حطی و سکون را وعین ہر دو حطی [=]
مُسّا۔ دانۂ سخت کہ بر اعضائے آدمی پیدا شود و درد نکند۔ زخ بفتح زائے و خا ہر دو معجمہ، و بہ عربی ثونول بثاء مثلثہ بواو رسیدہ و دو لام درمیان دو واو خوانند، لیکن مسّہ خود لفظ فارسی است یا از عالم توافق است۔

[=]
مسوڑھا۔ گوشتِ بُن دنداں لثہ بفتح لام وتشدید ثاء مثلثہ جای دنداں بجیم تازی، و سند ایں در دفتر دوم سراج اللغہ مرقوم است۔ [=]
مسور غلّہ ایست مشہور کہ بتازی عدس گویند نشک بضم نون و سکون شین معجمہ، کذافی الرسالہ لیکن در اکثر کتب بفتح است، و در معیار جمالی بکسرو ایں شاید اختلاف لہجہ الکنہ باشد [=]
مِسّی۔ دوائے کہ بر دنداں مالند برائے رنگ کردن سرخ یا سیاہ، و زناں بیشتر استعمال کنند۔ سنون بضم سین و نون بواو رسیدہ و نون دوم لیکن سنون بمعنی منجن است و مسّی سوائے ہند جائے دیگر نمی شود و غالبا کہ مستحدث ایں ملک است زیراکہ در کتب قدیمۂ اہل ہند یافتہ نمی شود۔ و شعرا کہ تعریف آں کردہ اند ہمیں مسّی آوردہ اند [=]
مِسّی روٹی۔ نانے کہ از جو و گاورس و غیرہما پزند، کشکینہ بکاف تازی شین معجمہ و کاف دوم تازی بیا رسیدہ و نون، و سیارہ بہ سین حطی و تحتانی

بالف کشیدہ و راے مہلہ [=]

مشکیں گھوڑا[۱] - در رسالہ "اسپ سیاہ رنگ، ادہم" لیکن لفظ مشکی در فارسی نیز بہ معنی اسپ مذکور آمدہ -

مشک - در رسالہ معروف، قریہ بکسر قاف و سکون راے مہلہ و باے موحدہ [=]

مُشکِ بلائی[۲] - جانورے مانا بہ گربہ کہ خوشبوے ازاں حاصل شود گربہ زباد بفتح زاے معجمہ و باے موحدہ بالف کشیدہ و دال و بعضے زباد گفتہ اند و پیش بعضے غلط است و صحیح اول است -

مشکیزہ - در رسالہ مشک کو چک. "مشکولہ" بدانکہ مشک و مشکیزہ و مشکو بہ ہر سہ لفظ فارسی است، و مشکولہ مبدل مشکورہ کہ واو دراں براے نسبت است و ہا از عالم خانہ و خانہ و مشکیزہ تصغیر مشک، بہر حال براے مشک لفظ ہندی بہم نمی رسد. و نیز مشک بفتح[۳] میم بہ معنی بستن در دست است بر پشت، کما لہ کذا فی الرسالہ اما بدیں معنی در کتب عربی و فارسی نیست - [=]

مِصقلا - در رسالہ "افزارے کہ بداں داغ زنگار از اسلحہ زدایند و بتازی مِصقلہ" خوانند و بہ ہندی ہمیں شہرت گرفتہ بزداغ بباے موحدہ و زاے معجمہ و عین مہلہ" و ایں خطاست زیرا کہ عین مہلہ در فارسی نیست مطلقاً و ایں مخفف بزداداغ - معنی بزدانیدۂ داغ کہ عبارت است از دور کنندۂ داغ و بہ تخفیف بزداغ شدہ و لفظ مہلہ ظاہرا سہو القلم است [=]

---

۱ = مُشکی ۲ = مُشک بلاؤ (آصفیہ) ۳ = صحیح بضم "مُشکیں باندھنا"
۴ = مصقلہ (آصفیہ، نور)

مصطگی[۵۱] در رسالہ" گوند علک رومی است" لبان لیکن مصطگی لفظ ہندی نیست کہ برائے آں مرادف بہم رسانیدہ شود بلکہ ہندیِ آں نیست پس آوردن در ذیل الفاظ ہندیہ بے جاست [=]

مکڑی۔ جانورے مشہور کہ بتازی عنکبوت خوانند و در رسالہ دیو پاگفتہ و صحیح آنست کہ دیو پا عنکبوت کلاں است و لفظ صحیح آں کاژینہ بکاف تازی و رائے عجمی بیا رسیدہ و نون کہ مطلق عنکبوت باشد و بہ معنی دیو پا مکڑا است بدون تحتانی۔ [=]

مکڑی کا جالا۔ اگر تار باشد عنکبوت اگر مثل پردہ باشد سفید تفت[۵۲] و تفنی بفتح فوقانی و سکون فا و در دوم نون بیا رسیدہ۔ [=]

مکوی[۵۳]۔ رستنے است دوائی کہ بتازی عنب الثعلب و در فارسی سگ انگور خوانند، اورنگ بفتح و سکونِ واو و فتح رائے مہلہ و نون زدہ و جیم تازی۔

مکھن[۵۴]۔ روغن تازہ کہ از جغرات بر آرند و بر آتش نگذاشتہ باشد و مسکہ نیز خوانند زبدہ بضم زائے معجمہ و سکون بائے موحدہ و دال مہلہ [=]

مکوڑا۔ مورچۂ دراز پائے تیز رو مجروف بضم عین مہلہ و جیم زدہ و رائے مہلہ بواو رسیدہ و در فارسی مور سواری بسین مہلہ گویند۔ و سند ایں در دفتر دوم سراج اللغۃ مسطور است [=]

مُنگا۔ مُشتے کہ بر دہان یا جائے دیگر کسے زنند بتازی، وکز بفتح واو و سکون کاف و زائے معجمہ خوانند" اور بوزنِ شور۔ [=]

---

[۵۱] عوام۔ مصطگی۔ [۵۲] برہان: تفنہ، تفت [۵۳] اردو [۵۴] مکو (آصفیہ وغیرہ)

مُگدر- در رسالہ" سنگ زور آزمائی کہ جوانان و کشتی گیران بیک دست بردارند و آں سنگ برداشتن را تربیع خوانند، ربیعہ برائے مہلہ و بائے موحدہ بیا رسیدہ و عین مہلہ" لیکن آنچہ متعارف است مگدر چوبے باشد گراں، یا دو چوب کہ بہ یک دست یا دو دست برداشتہ گرد سرگردانند و ربیعہ بمعنی سنگ زور است و در ہندی آں را نال گویند و آں تصحیف نعل است و سند نعل در دفتر دوم سراج اللغہ مرقوم است [=]

مگرمچھ- در رسالہ" نہنگ، تمساح بکسر فوقانی ، فقیر آرزو گوید کہ لفظ مگرمچھ مشترک است در فارسی و ہندی غایتش فارسیان مگرمچ خوانند کہ جیم تازی دارد و ایں ہم از توافق است، شیفیعائے اثر گوید ؎

گردن شکستہ کہ بعبتی وزید دست   سرتا پائے ہچو سگرمچ ہمہ گلوست۔

[=]

مگرنی- بکاف فارسی، در رسالہ سر بالائے گازہ' چرنگ بجیم فارسی و رائے مہلہ زدہ، لیکن چرنگ بدیں معنی در کتب نیست - [=]

ملک- زمینے کہ در وجۂ مدد معاش بارباب استحقاق دہند، و بہ ترکی سیورغال برائے مہلہ و غین معجمہ خوانند یا بہ تحتانی بالف کشیدہ و بائے موحدہ و رائے مہلہ [=]

ملہ[1]- جانورے کہ صیادان بدام بندند تا حیوان دیگر آں را دیدہ بدام افتد و آں را یادام نیز گویند. خروہہ بجائے معجمہ و رائے مہلہ، و بتازی

---

[1] آصفیہ۔ [2] برہان۔

ملواح بجاے حملہ، وظاہراً ملہ غلط ملواح است [ملہا=]

مَلائی - در رسالہ "آنچہ بالاے شیر وچیزات منجمد گردد و سرِ شیر نیز گویند، نشاقہ بضم نون وشین معجمہ کیاخ بکاف تازی ویاے معروف وغین معجمہ" لیکن نشاقہ در کشف بہ معنی کفک شیر است، وہم چنیں از قاموس مستفاد می شود ولفظ کیاغ بقاف شہرت وارد در نواح کابل[۵] وغیرہ وظاہر ترکی ست۔[=]

ملہٹی[۵۲] دوائیست مشہور کہ بتازی اصل السوس بہر دو سین مہملہ خوانند، مہک بفتح میم و ہا وکاف تازی۔

ملتانی مٹی - ہماں کہ بتازی طین الفرس خوانند وآں گلے است کہ موے سر بداں شویند، گلِ سرشو، کذا فی الرسالہ، مؤلف گوید جعد سا نیز گویند، زلالی گوید:ـ

گل در خون سرشتہ جعد سایش — دل مژگان گزیدہ سنگ پالش

ملاپ - ملاقات ونیز چیزے از راہ فریب ومکر داخل چیزے کنند براے از دیاد وزن تاقیمت زیادہ شود، وبتازی غش بفتح غین معجمہ وتشدید شین معجمہ خوانند، بار بباے موحدہ وراے مہملہ، ایں قدر ہست کہ استعمال در شراب معلوم نیست و در مشک وزعفران زار[۵۳] شہرت دارد [=]

ممولا - جانور مشہور کہ بہ عربی صعوہ گویند سریچہ بسین مہملہ بوزن دریچہ

---

۵۱ - قیاق ۵۲ - ملہٹی بالیٹھی (آصفیہ) نفائس: ملیٹھی

۵۳ ب: وزیر

مسیچہ بضم دال مہلہ وسکون میم وسین مہلہ مجہول بیا رسیدہ وجیم فارسی، ودر ماورالنہر دختر صوفی گویند۔ [=]

منجر۔ درر سالہ" آنکہ چوبے کندہ مانند ستون فرو برند و سر آں شگافتہ علیکے بر آں تعبیہ نمایند و ریسمانے بر آں علیک انداختہ از شگاف مذکور بگذارند و از یک سر آں تودۂ ریگ و سنگ بیاویزند و بر میان آں ستون قبضہ دارے نصب کنند برائے مشق تیر اندازی، پس بدست چپ قبضہ بگیرند و بدست راست سر دیگر دآں ریسمان را بکشا کش آرند کشکنجیر وتحقیق آنست کہ منجر لفظ عربی است و ہندیان بہ سبب اینکہ وضع مرسوم ہندیان نبود استعمال کردہ اند و شیرازی منجل بلام گویند [=]

من سانپ کی۔ مہرہ کہ از مار حاصل شود دافع زہر مار است، مار مہرہ۔

منگیتر۔ دخترے یا زنے کہ اولاً خواستگاری نمودہ باشند، ہنوز نکاح شرعی بہ میان نیامدہ باشد، دست سوزہ بدال وسین ہر دو مہلہ و رائے معجمہ بوزن ہفت روزہ [=]

منڈھا۔ درر سالہ" شامیانہ کہ در ایّام سور و شادی برسم آئین بندند و آنرا کوپلہ و بتازی قبہ[1] سایپوش[2] بیائے فارسی"۔ لیکن منڈھا مرسوم ہندیان است غیر سواکن پنجاب و ہندوان آں طرف، و آں چوبے چند باشد کہ بالائے آں برگ درختان خصوصاً برگ درخت انبہ بندند و یا از کاہ سازند و برگ ہا بندند و قبہ کہ نوعے از آئین بندی ولایت است بطرز

---

[1] برہان۔ [2] برہان۔

دیگر باشد نہایتش نزدیک بہم است، و نیز منڈھا مخصوص کتخدائی است و قبہ و سایوش مخصوص شادی مذکور نیست و نیز سایپوشش مخصوص شادی مذکور نیست، و نیز سایوش کہ مخفف سایہ پوش است بمعنی مطلق سایبان است چنانکہ از کتب لغت مستفاد می شود و بعد از تحقیق بہ ثبوت رسید کہ سابق در عہد قدیم مرسوم ایران نیز بود در عروسی ہا قبہ می بستند از خم یا دریا چین دیگر و آں را خوازہ بجاو واو معدولہ و زا سے معجمہ می گفتہ اند [=]

منڈیری۔ در رسالہ "سر دیوار بلکن بیاے موحدہ مکسور و لام زدہ و کاف تازی" لیکن منڈیری سر دیوار ساختہ بوضعے مخصوص نہ مطلق سر دیوار۔ [=]

منڈاسا۔ در رسالہ "فوطہ کہ بر زیر دستار بندند دیر جو دکہ ترکان دو تغہ گویند بجنبد، درفشہ بکسر دال و فتح راے مہلہ و فاے زدہ" لیکن تحقیق آنست کہ درفش بمعنی پارچہ سر گوشہ است کہ بر سر علم بندند و آنچہ بعضے منڈاسا نوشتہ اند درستد آں تامل است چنانکہ در سراج اللغہ مرقوم است۔ [=]

منڈوا۔ در رسالہ "غلہ شامل بضم میم" و ایں غلط است بدو وجہ اول آنکہ شاخل بضم خاست نہ بمیم، دوم آنکہ شاخل الیست کہ بہ ہندی ارہر گویند چنانکہ در کشف وغیرہ است۔ [=]

منمنا۔ در رسالہ "دانہ سیاہ رنگ از خشخاش کلاں ترکہ ہنگام پاکِ

---

[1] برہان، بفتح اول۔

کردن گندم بر آید و دور کنند، و بہ عربی کعبر بضم کاف وعین مہلہ و بائے موحدہ گویند، کعبۂ گندم، لیکن در قاموس است اَلْکُعْبُرُ بِضَمَّتَیْنِ مَا یُرْمیٰ مِنَ الطَّعَامِ اِذَا نُقِّیَ پس اسم بود و نیز کفہ بدون نوقانی بہ معنی خوشۂ غلہ است کہ خرد نشدہ باشد بعد از پاک کردن بار دیگر گویند چنانکہ در سروری است۔ [منتاں =]

مَنکا۔ در رسالہ امام و دانہ کہ بر سر تسبیح تعبیہ کنند، سرگرہ بسین مفتوح و کاف فارسی، لیکن تسبیح باصطلاح اہلِ اسلام است و دانہ کہ بر سر بندند ہر دو طرف رشتہ باشد آں را امام و عقری گویند، و سرگرہ، اگرچہ لفظِ فارسی است لیکن معلوم نیست کہ اصطلاح کجا است، و بہ ہندی تسبیح را مالا۔ و دانہ مذکور را میر بمیم و یائے مجہول و راء مہلہ گویند۔

منکا پیٹھ کا استخوان پشت کہ بہ شکل مہرہ ہا باشد کہ بہ عربی فقرہ بفتح فا و سکونِ قاف و راے مہلہ گویند، مہرۂ پشت زورہ بفتح زاے معجمہ و سکون واو و راے مہلہ [منکا امام =]

مَوڑ۔ در رسالہ "تاجے کہ ہندوان از کاغذ گل ہا تراشیدہ بر عروس ہنگام کتخدائی بندند، بساک بفتح باے موحدہ و سین مہلہ" و ایں سہو است کہ سایق مصنف بساک را مرادف سہرا گفتہ و دریں جا مرادف موڑ[1] گفتہ چنانکہ در سراج اللغہ نوشتہ ام، و تحقیق آنست کہ سہرا چیزے

---

[1] نفائس میں تفصیل زیادہ ہے۔ سے آصفیہ: الف: مَوْر ۔ مُوَرٌ = نوشہ کا تاج (نوں)۔

است کہ از گل یا مقیش یا سلک مروارید سازند و برسر داماد و عروس بندند و موڑ چیزے دیگر است کہ بر سر گزارند و تفصیل آں در لفظ سہرا گذشت و نیز بستن موڑ بر عروس ہرگز مرسوم ہندوستان نیست و ایں عجب است از مصنف [=]

موتیا بند- مرضے است کہ در چشم پیدا شود و آدمی را نابینا کند نعوذ باللہ منہا - آب مروارید و ایں بعینہ ترجمہ آنست و سند ایں در دفتر دوم سراج اللغہ مرقوم است و نیز آب سیاہ، اما ایں مخصوص چشم نیست - چنانکہ در سراج اللغہ نوشتہ ام -

مونچھ - موے پشت لب دراز باشد خواہ خورد، و بتازی شارب بروت -

مونگرا[۱] در رسالہ چوبے کہ دقاقان و گازران جامہ را بداں کوبند و بتازی مخفاج گویند کندک بکاف تازی مضموم" لیکن مخفاج بفاد معجمہ و جیم در کتب لغت نیست، مخفج بدون الف در قاموس بمعنی چیزے کہ آتش را بداں جنبانند آوردہ، و نیز کندک در کتب فارسی بمعنی نان ریزہ است [=]

مونج در رسالہ "گیاہے کہ جاروب ازاں سازند و رلیمان نیز سازند کنج بکاف تازی مضموم و خاے معجمہ زدہ و جیم" و ایں سہو است چرا کہ سابق کنج را مرادف گانڈر کہ نوعے از کاہ است گفتہ و حال آنکہ نہ از مونج جاروب سازند و نہ از گانڈر و ایں محل تعجب است [=]

---

[۱] = مُوگرا -

موٹھ - در رسالہ" دستۂ ہر چیز مثل دستۂ کارد و تیغ و امثال آں عموماً و دستۂ ندات خصوصاً مُشتہ بضم میم و سکونِ شین معجمہ و فوقانی" و ایں خطاست چراکہ در ہندوستان دستۂ کارد را موٹھ نخوانند وظاہرا از لفظ مُشتہ اشتباہ افتادہ کہ ہر دستہ را گویند و نیز دستۂ ندات را موٹھیا - گویند نہ موٹھ، و نیز موٹھ بہ معنی مُشت است در حقیقت و بجاز قبضۂ شمشیر و خنجر خوانند و موٹھ بواو مجہول در رسالہ غلّہ است کہ آں را قُلت بضم قاف نیز گویند علق، لیکن در بحرالجواہر قلت بہ معنی گج ماش است و بعضے گویند از غلّہ است کہ بہ ہندی کلھی نامند [=]

موچنا - در رسالہ" آلت آہن کہ مُو بداں چینند و خار راز پا بر آرند و خار چینہ نیز گویند، منقاش" مؤلف گوید: ظاہرا موچینہ نیز فارسی مرکب از مُو و چینہ بہ معنی چیننده است و ضابطۂ ہندیان است کہ ہر لفظ فارسی کہ آخر آں ہاء مختفی بود بالف خوانند پس تخفیف[۲] بہ عمل آمده اما موچینہ در فارسی بدیں معنی شہرت ندارد بلکہ متروک الاستعمال است [=]

موہنی - در رسالہ" مہره کہ زنان افسون بداں کنند مرداں را، عطفہ بفتح عین مہلہ و سکون طاے مہلہ و فا" لیکن تحقیق آنست کہ موہنی در اصل بہ معنی مطلق افسونِ حُبّ است و عطفہ نیز ہمیں - [=]

مؤسل - چوبے کہ شالی وغیره بداں کوبند، قاقہ بفتح دال و دو قاف، کما فی القاموس - [=]

مورچا - خندقے و گوے کہ در اطراف و دور قلعہ کہ محاصره کرده باشند

---

[۱] موٹھیا - [۲] مطابق حب، الف و ج بیں، تحقیق،

وسپاہیان در آنجا باشند و آں را مورچال و ملجار کہ قلب آنست نیز گویند و ظاہرا مورچا مخفف مورچال است کہ ہندیان استعمال کردہ اند آہنگ بمد و قصر و فتح لام و نونِ زدہ و کاف فارسی، و بعضے دیوارے گفتہ اند کہ برائے گرفتن حصارے بر دور آں سازند و بعضے بہ معنی مردمے کہ گرد حصارے برائے کشادن معین شوند بہر تقدیر بر ہر سہ اطلاق آں صحیح است [=]

مورچال - نوعے از بازی کہ ہر دو یار را بہ ہوا کردہ راہ روند و ایں اکثر عمل کشتی گیران است، پشتک بضم بائے فارسی و سکون شین معجمہ و فتح فوقانی و کاف تازی و بعضے گویند پشتک آنست کہ شخصے کف دست بر زانو گذاشتہ خم زند تا دیگرے از پشت او بجہد پس غیر اول باشد

مورتا - چیزے باشد کہ از چوب وغیرہ سازند و تار را بدان بچیند و در دستہ طنبور وغیرہ اندازند، گردتا بفتح کاف فارسی و سکون رائے و دال بہر دو مہملہ و نون الف کشیدہ [=]

مونگ - غلّہ ایست سبز رنگ کہ مشہور است، و در رسالہ آنست کہ آں را جلبان بفتح جیم و لام زدہ و بائے موحدہ گویند، و ماش لیکن در کنز اللغہ الجلبان خُلَّر و در قاموس الجلبان نبتٌ بہر تقدیر غیر مونگ است [=]

موٹا - در رسالہ سطبر و غیرہ اگر از قسم جان دار مثل انسان و حیوان باشد سمین بسین مہملہ و بفارسی فربہ و از غیر آں مثل چوب و قلم وغیرہ بہ عربی سطبر و بہ فارسی گنبز بفتح کاف فارسی و سکون بائے موحدہ و زائے معجمہ، لیکن لفظ فربہ مخصوص حیوانات نیست - جام فربہ و نام فربہ نیز آمدہ

چنانکہ در دوم سراج اللغہ مرقوم است و نیز سطبر لفظ فارسی است
مند باریک و طاء آں از عالم طاء طلا و صاد صد است کہ ہر دو
فارسی اند و استبرق معرب سطبر است کما قال الامام السیوطی

موچی - در رسالۂ نعلین ساز، خفاف بفتح خاے معجمہ و تشدید صاد
مہملہ، لیکن موچی اعم است و بر خصاف و زین گر نیز اطلاق کنند [=]

موتنا - شاشیدن، بزیدن، بمیم و یاے مجہول و نداے معجمہ
و آب مذکور بول و بفارسی میز و کمیز و میز ظاہر اًمخفف کمیز است۔

[=]

موتھا - بیخ گیاہ است سیاہ فام و خوشبو، سُعد، بضم سین و سکون عین و
و دال ہر سہ مہملہ، مُشت بضم میم و سکون سین مہملہ فوقانی - [=]

موصلی - بیخ گیاہے است و آں سپید و سیاہ است، اطموط بضم
ہمزہ و طاے مہملہ و میم بواد رسیدہ و طاے مہملہ - [=]

موچ رس - دوائیست مشہور صمغ شنبل - [=]

مونڈنا - تراشیدنِ موے سر ستردن بسین مہملہ [=]

مونڈن - موے ما در زاد بچہ را ستردن، عقیقہ بعین مہملہ و دو قاف

[=]

مہینا - وجہ مقرری کہ ہر ماہ دہند و بہ عربی مشاہرہ گویند مہوارہ
و ماہانہ [=]

منہ بولا بھائی - آنکہ برادر نباشد و از راہ دوستی برادر خوانند، برادر

---

۵ مطابق ج، الف: منہ ج: موہ

خوانده و بتازی مُأتّی بضم میم و فتح همزه و خاء معجمه مشدده و این عمل را مُواخات گویند - [=]

مُنه بولا بیٹا - آنکه پسر دیگرے را بفرزندی خود برگیرند مُتبنّی بضم میم و فوقانی مفتوح بتشدید نشینِ معجمه و نون بوزن رفیق، پسر خوانده -

مَہیری[۱] - در رساله "طعامے که از دوغ و برنج یا آرد جو یا جره دلیده گندم انداخته پزند و اکثر خوراک مردم میوات است - و برائے پُچگی دانه که سخت شده باشد نیز ضماد کنند" دوغبا بدال روا و مجهول و بائے موحده" لیکن دوغوا که مبدّل دوغباست یا برعکس آن بمعنی آشے است که از دوغ ماست پزند. مہیری آش نیست[۲] [=]

مہانی - در رساله" ضیافت. و مهان آنکه بضیافت آید و آنکه بضیافت طلبد میزبان گویند بمیم و زائے معجمه و بائے موحده" لیکن مهانی لفظ فارسی است و مهان بدون تحتانی نیز بمعنی ضیافت آمده چنانکه در شرح سکندر نامه نوشته شده و لفظ مهان در هندی بمعنی اعزاز و تعظیم است پس از عالم توافق باشد، غایتش جائے حقیقت است و جائے مجاز و یائے مهانی زائده لیکن مهان بمعنی ضیف که بضیافت آید لفظ هندی آں پاہنا است[۳] و بدانکه مهانی سوستر دِن اطفال را عقیقه گویند چنانکه گذشت و میان از سفر آمدن را نقیعه بوزن وقاف بیا رسیده و عین مهمله ضیافت بناء عمارت را وکیره بواو و کاف بیا رسیده و را ---- مهله و به هندی بمعنی خوامد بیائے موحده مخلوط التلفظ بهاو فوقانی مشدد بیا رسیده

---

[۱] بفتح اول و سوم - [۲] آصفیه: "چاچھ میں پکایا ہوا باجرا وغیره - [۳] پاہن

(پلیٹس)

وضیافت ماتم را (بضمہ بواو وضاد معجمہ بیا رسیدہ و میم) و بہ ہندی جٹ بفتح جیم و تاے ہندی، و بفارسی بوریا کولی[1] است) و مہانی ختنہ را غذیذہ بعین[2] مہلہ و ذال معجمہ [=]

مہندی - برگ درختے است مشہور، حنا، حِنا بکسر نون و غنہ و فارسیان بہ تخفیف خوانند، شاہ چینی بشین معجمہ و جیم فارسی بیا رسیدہ و نون و یاے معروف و ایں لفظ طبّی است - آ

مُہاسا - در رسالہ علتے است از قسم جوشش کہ بر روے جوانان پدید آید، سپرک بسین مہلہ و باے فارسی و راے مہلہ، لیکن سپرک در کتب معتبرہ علتے کہ بر روے اطفال پدید آید، و در سر دری بضم مرضے کہ بہ عربی حصبہ و بفارسی سُرخجہ نیز گویند پس غیر مہاسا باشد [=]

مُنہ کی باس[3] - بوے بد دہان کہ بفارسی قدیم سُگنج بضم سین مہلہ و کاف تازی و نون زدہ و جیم و حالا گند دہن بفتح کاف خوانند، بخر بفتح باے موحدہ و سکون خاے معجمہ و راے مہلہ -

مَہُوآ - درختے است کہ اوّل بہار گل ہا آرد و آں گل ہا از درخت پختہ شدہ بریزد و بغایت شیریں بود. لیکن بوے بد دارد و در دسر آرد و مردم ہند خشک و تر آں می خورند و شراب سازند و ایں در اکثر نواح ہندوستان و در ایام برشگال ثمرے دہد و آں را گلوندہ خوانند بکسر کاف فارسی و لام و واو مجہول. گل جکان بضم کاف

---

[1] برہان - [2] غرائب میں اس موقعے پر کچھ تفصیل ہی جو ترک کر دی گئی ہے
[3] ج : موہ، الف : موہنہ -

فارسی و لام وجیم وکافِ تازی چنانکہ در برہان آمدہ اگرچہ پیش مؤلف
قول برہان قابل اعتماد کلی نیست ۔

سُنہ آونا۔ در بعضے از نسخ رسالۂ "میدگی دہان از جوشش گرما وغیرہ
سُلاق بضم سین مہملہ" لیکن سلاق اعم است کہ بہ معنی جوشش دہان
و بن دندان و جوشش اعضا آید" و بدین معنی جوشش کہ در چشم ظاہر
شود و پلک را غلیظ گرداند و مژگان بریزد و دانہ کہ در بیخ زبان پیدا
شود آمدہ پس صحیح بدین معنی بثور دہان است کما فی الکتب الطبیہ [=]

میان ۔ در رسالۂ "غلافِ تیغ وغیرہ، نیام و بتازی قِراب بکسر قاف
لیکن میان قلب نیام است یا برعکس از عالم دربوزہ و دریوزہ و چون
تیغ درمیان آں باشد بدین معنی شہرت گرفتہ [=]

میلا۔ در رسالۂ "بہ معنی چرکین، رِیمن بفتح راے مہملہ و تحتانی زدہ و نون و
میم و شوخگن نیز بدین معنی آمدہ" لیکن ریمن می باید کہ بیاء معروف باشد
و لفظ مرکب باشد از ریم بہ معنی چرک و نون نسبت، و ہم چنیں شوخگن
مرکب است از شوخ چرک و گن کہ لفظِ نسبت است و مخففِ گین و میلا
بیاے مجہول در رسالہ مجمع کہ از ہر جنس دراں باشند، اُباشہ بضم الف و
باے موحدہ و شین" لیکن لفظ اُباشہ بہ معنی مذکور مخصوص صاحب جہانگیری
است و بہ ثبوت نرسیدہ چنانکہ در سراج اللغۃ نوشتہ ام و نیز میلا مخصوص
مجمع فقرا است و زیارت گاہ خواہ از مسلمان باشد خواہ از ہنود [=]

مٹیندڑ۔ در رسالۂ "مادر کہ ایکس زادہ او نباشد، مارینہ و بعضے ماریزہ

لہ ب : موہ، ج : موہ، آصفیہ : سُنہ آجانا،
لہ نسخہ ج "میدر" نیز پلیٹس

به معنی دایه گفته اند، لیکن ظاهر آنست که میندر مخفف مادر اندر ست
که الف را با ماله یا کرده اند پس لفظ فارسی است که در هندی مستعمل شده
و لفظ هندی مستعمل شده و لفظ هندی مشهور بدین معنی سوتیلی ماآست۔

[=]
مینڈک ۔ غوک که بتازی ضفدع خوانند، چغز بجیم فارسی و سکون غین و
زاے معجمه [=]

مینڈھا۔ در رساله" دنبه۔ سیر زن که به عربی نهاز گویند، قوچ بضم قاف
وجیم فارسی" لیکن نهاز لفظ فارسی است به معنی بزے که پیش رو گله باشد
و آنرا اخترہ نیز گویند، و به معنی مینڈھا که گوسفند سر زن را نیز گویند معلوم نیست
از کجا آورده و اینکه عربی پنداشته نیز خطاست، و در قاموس نهاز چیزے
که بر سینه[1] او زنند برائے رفتن۔ [=]

مینڈ[2] بلندی اطراف کشت که بذر گران آمد و شد بران کنند یا برائے
محافظت بود۔ مرز بفتح میم و سکون راء مهمله و زاء معجمه، پلوان بضم بائے
فارسی و سکون لام و واو بالف کشیده و نون پلوَن بحذف الف مخفف۔

[=]
مینڈ[3]۔ خوشبوئے که از جانورے که شکل گربه بود حاصل شود زباد بفتح زاء
معجمه و بائے موحده بالف کشیده و دال مهمله، و بعضے زباد به معنی گربه مذکور
نوشته اند لیکن به صحت نه پیوسته۔
مینگنی۔ سرگین شتر و گوسفند وغیره و بتازی بعر بباء موحده و سکون عین،

---

[1] برهان بروزن نادیده، [2] ج "بر سر او زنند"، [3] میٹر ... ٹیس

پشک بکسر باء فارسی وشین معجمہ۔ [=]

شیقمی۔ دررسالۂ تر ہ است کہ دانہ آں رابرائے دفع بادخورند[1]

شملیت بکسر شین معجمہ وسکون میم ولام بیارسیدہ وفوقانی، اٰمّاسروری گویدکہ دراکثر نسخ چنیں است وامّا آنست کہ شنبلید گل سورنجان است وشنبلیلہ کہ بدو لام کہ حلبہ باشد غیرآنست وتحقیق آنست کہ شنبلید مشترک است درحلیہ کہ بہ ہندی میتھی خوانند وگلِ دیگر کہ خوشبو بود۔

[=]

میتل تُنہ کا۔ دررسالہ "شوخ بُن ناخن، رفغ بضم راء مہلہ وفاو غین معجمہ" لیکن درقاموس است رُفغ بفتح وضم، چرکِ ناخن یاچرک بغل وبیخ ران وغیرہ وہرجائے کہ بنداعضاے بود وچرک دراں جمع شود[2] [=]

مین پھل۔ دوائیست مشہور، جوزقی بجیم تازی وزائے معجمہ [=]

---

۱ برہان۔ ۲ آصفیہ۔

باب النُّون

[ن]

ناک کی کونپل - سرِبینی، مارن بمیم بالف کشیده درائے مہملہ و نون زده۔ و ایں موافق قول کنز اللغۃ است لیکن در قاموس است' المارنُ الأنفُ اوطرفہٗ اومَالانَ منہٗ دریں صورت مشکوک باشد- [=]

ناک کی جڑ - در رسالہ" بُن بینی، عِرنین بکسر عین وسکون رائے مہملہ دو نون وتحتانی درمیان" لیکن در قاموس است العِرنینُ بکسر الأنفِ کُلّہ اومَاصَلُبَ من عظمِہٖ [=]

ناک[1] کا بھیتر - در رسالہ" اندرون بینی' خیشوم بخاءِ معجمہ وتحتانی زده وشین معجمہ بواو رسیده ومیم" لیکن در منتخب اللغۃ خیشوم بیخ بینی گفتہ' و ہم چنیں از قاموس بیخ بینی مستفاد می شود' دریں صورت ناک کی جڑیں باشد کہ آں را عرنین گفتہ [ناک کا بھیتر=]

ناک کی دورک - در رسالہ" دورک بینی' اسہران بفتح ہمزه وسکون سین مہملہ و ہا و رائے مہملہ" لیکن در قاموس است اسہران بینی[2] بذکر دورک

---

[1] ناک کا بھنتر (ا ب) [2] الاسْہَرانِ الأنفُ والذَّکَرُ

کہ بینی در آن باشد و دو رگ بینی و دو رگ چشم و دو رگ از خصیتین [=]

تاک کے بیچ کی دیوار - دیوار اندرون بینی، و تیرہ بواو فوقانی بیار سیدہ و راء مہملہ [=]

ناڑی - در رسالہ آنکہ نبض و رگ خوانند، عرق بکسر عین مہملہ زدہ و راے مہملہ زدہ و قاف" لیکن ناڑی در اصل ہندی بہ معنی رگ است و نبض در عربی جنبیدن رگ، چنانکہ در منتخب اللغۃ است و بمجاز بہ معنی رگ مسطور گاہے اطبا استعمال کنند و رگ مذکور را شریان خوانند بکسر شین معجمہ کہ متصل است بدل و رگ اعم است کہ بر رورید سے بفتح و راے مہملہ بیار سیدہ کہ رگ متصل بہ جگر باشد استعمال کنند، و ہمچنیں عرق، پس یکے نباشد [=]

ناخدا - در رسالہ "کشتی بان جہاز کہ خطرات دریا راکہ از آن بجہاز ضرر رسد در نظر دارد، رہنمون لیکن ناخدا در اصل بہ معنی صاحب و مالک کشتی است چہ مرکب است از ناو بہ معنی کشتی و خدا بہ معنی صاحب، و در ہندی نیز کشتی را ناؤ گویند پس از عالم توافق باشد و بہ معنی کہ نوشتہ او را معلم گویند و اگر گاہے آمدہ مجاز است و رہنمون بہ معنی کشتی بان و ناخدا اگرچہ موافق اکثر اہل لغت است لیکن خطاء فاحش است و سبب اشتباہ آنست کہ شیخ آذری گفتہ :-

---

۱ نفائس۔

تن چو کشتی است اندرین دریا　　رہبر و باد بانش فضل خدا
ہست راموز مرشد کامل　　که برد مرد را بسوے ساحل

وازیں جا دریافت می شود که راموز ناخدا است و حال آنکه راموز بمعنی ماہی است بغایت دلیر جنگ جو و باآدمی اُنسے دارد و باکشتی ہمراہ باشد و اگر ماہیان دیگر قصد بکشتی کنند مانع آید و اگر کشتی غرق شود مردم را بکنار رساند چنانکه ہم شیخ گوید :-

ع　ماہیے ہست نام آں راموز　کمافی الرشیدی و راموز درعربی دریا [=]

نائی - آنکه حلاق گویند بجاے مہلہ مزین بکسر تحتانی مشدد و در فارسی موتراش اینکه درہندوستان حجام گویند اگرچه من حیث المجاز درست می شود اما سند آں دریافت نشده [=]

نال - دررساله "وسعت افزا" رسے که جولاہگان ماشورہ دراں اندختہ جامه بافند و بتازی منسج بکسر میم ولون زده وجیم گویند" اما فقیر آرزو گوید که نال مشترک است درفارسی وہندی وآں دراصل بمعنی چیز خالی است لہذا برنے نیز اطلاق آں آمده و اینکه به معنی ریشه قلم آمده اگرچه قوسی منکر آنست اما در کلام متاخران بسیار دیده شد ظاہراً مجاز است ونیز نال دررساله "پوستے که با بچه بیروں آید سلا بکسر مہله وتشدید لام" واین خطاست چراکه نال مثل روده چیزیست درازکه از ناف بچه برآمده باشد و پوست مذکور را جھلّی خوانند - [=]

تانده - دررساله "تغار سفالین که رنگریزان دراں پارچه ہا رنگ کنند و نگاه دارند و مردم جامه شویند مرکن بکسر میم وسکون رائے مہله" لیکن

در منتخب وغیرہ مرکن ظرفے از سنگ یا گل کہ جامہ دراں شویند [=]

ناس دانی ۔ در رسالہ " آنچہ دروے داروے انداختنی در بینی نگاہ دارند، مسعط بضم میم وسکون سین وعین وطاہر سہ مہملہ" لیکن مسعط در قاموس بضم، وبوزن منبر بہ معنی چیزے است کہ سعوط در آں کردہ در بینی اندازند دریں صورت خبر ایں باشد، ونیز ناس دانی مخصوص تنبا کو است کہ اہل ہند خصوص مردم پورب کہ مشرق رویہ ہند است سعوط دراں اندازند ونگاہ دارند [=]

ناریل[1] ۔ جوز ہندی کہ نارگیل خوانند ونارجیل معرب آنست [=]

ناس ۔ در رسالہ " چیزے خشک کہ در بینی چکانند، سعوط، وآنچہ تر باشد آنرا لشوع خوانند و ایں سہو است چرا کہ ناس در ہندی بر چیز خشک وتر کہ در بینی چکانند و اندازند اطلاق کنند بخلاف سعوط، ولشوع بنون وشین وعین مہملہ در کنز اللغہ داروئے کہ در میان دہن فرو کنند دریں صورت نزدیک باشد بہ معنی گھٹی کہ اطفال را دہند و از کتب دیگر بہ معنی سعوط نیز معلوم می شود پس مخصوص بچیز رطب نباشد ۔ [=]

ناشپاتی ۔ در رسالہ " میوۂ بلائی، سیب اما از اں بالذت تر وبہ عربی کمثری بفتح کاف تازی وضم میم وسکون تائے مثلثہ و رائے مہملہ وتحتانی کہ الف خواندہ شود، امرود بہمزہ وسکون واو" لیکن ناشپاتی بہ خود لفظ فارسی است وہم چنیں امرود وامرود بفتح اول شہرت دارد وغالباً در ناشپاتی وامرود تفاوت گونہ ہست ۔ واللہ اعلم ۔

---

[1] نفائس: ناریل ۔

ناگیسر۔ دوائیست، نارمُشک [=]

ناروؔ[ا]۔ در رسالہ" مرضے کہ در اعضائے مردم مثل رشتہ پدید آید وآں را رشتہ نیز گویند، عِرق" لیکن ناروؔ در فارسی آمدہ ایں قدر ہست کہ در ہندی اکثر ناروا بتیا وت الف گویند [=]

نتھ ۔ در رسالہ" حلقۂ زریں کہ زنان در بینی کنند، توق بخاء معجمہ و واو معروف وقاف" لیکن از قاموس بفتح اول مستفاد می شود وآں بہ معنی حلقۂ گوش است پس بدو وجہ خطا باشد [ناتھ (ہا ب) =]

نٹ ۔ در رسالہ آنکہ چوبے بلند بزمین فرو برند و از اطراف ریسمان ہا بندند وشخصے آمدہ دست برآں ریسمان ہا زند وبرسر آں چوب بلند بر آید و بازی ہائے عجیب وغریب کند وآں را دوال باز نیز گویند، سازد" لیکن ایں از چند جہت غلط است اول آنکہ آنچہ دیدہ شدہ چوب نباشد بلکہ نئے خیمہ کلاں بود دوم دوال باز قمار باز را گویند، سوم آنکہ سازد نیز سازو یا باز است چنانکہ در کتب معتبرہ آوردہ، سازو ریسمانے در غایت استحکام کہ از لیفِ خرما سازند واکثر در کشتی ہا بکار برند ومجرمان را بحلق کشند و در عرف حال رسن باز و ریسمان باز گویند ودریں ایام بعضے از مردم ولایت آمدہ اند وخود را طاس بازی گویند واکثر عمل رسن بازی می نمایند وشعبدہ بازی کہ حُقہ بازان کنند نیز کنند [=]

نٹوا ۔ در رسالہ" طفل بازی گر کہ آں را مشعبد نیز خوانند، اعجوبہ" و دریں عبارت خبرا و غلط بسیار است زیرا کہ نٹوا طفل بازی گر را نہ گویند بلکہ

[ا] نفائس :..... العِرق المدنی : بہ سبب حدوث در مدینہ۔

بازی گر را نٹ یا حقہ باز نامند و اگر مراد از بازی رقص است
چنانکہ استعمال حال اہل ایران ست پس اطلاق مشعبد بران درست
نبود و نیز خصوصیت بطفل ندارد و نیز نٹوا قومے است از رقاص کہ
موافق کتب علم موسیقی رقص کند و مشعبد غیر آنست و اعجوبہ در کشف اللغات
بہ معنی کار عجیب و نوبادہ آوردہ و در قاموس و غیرہ نیز بہ معنی مذکور نیست
و نٹوا مخصوص بطفل نیست بہر حال آنچہ نوشتہ افادہ غریبے است۔
پچوڑنا[1]۔ افشردن و بفارسی قدیم شپلیدن[2] بکسر شین معجمہ و بائے فارسی
ولام بیار سیدہ، و بتازی عصر بعین مہملہ و سکون صاد و راء ہر دو مہملہ[=]
نِداسا[3]۔ کسے کہ او را خواب آمدہ یا بید از خوابے کشیدہ باشد، خواب آلود۔
نرّی۔ بہ تشدید دوم، نائے گلو، حنجرہ بحاء مہملہ و نون زدہ وجیم و راء
مہملہ، و بہ تخفیف پوست بز و بفارسی سختیان بفتح سین مہملہ و سکون خاد
فوقانی مکسور و تحانی بالف کشیدہ و نون، اگرچہ سختیان اعم است
از پوست گوسفند و نر در ہندی بہ معنی آدم مرد مراد است و مقابل آں
ناری بہ معنی زن و در فارسی مطلق نر خواہ انسان باشد خواہ حیوان،
و ایں ہم از عالم توافق است و نظیر ایں سمن است کہ در ہندی بہ معنی
مطلق گل است و در فارسی گلِ خاص۔ [=]
نربیسی۔ بیخے دوائی کہ تریاق زہر است و بتازی جدوار گویند بجیم تازی
ماہ پروین ببائے فارسی و راء مہملہ و واو بیار سیدہ و نون۔

---

[1] نفائس : پچوڑنا۔ [2] = شپلیدن۔ [3] = نِنداسا (نور) :
نفائس : ایضاً۔ [4] نفائس۔

نس ۔ در رسالہ" بہ معنی پے ، عصمت بفتح عین و صاد ہر دو مہلہ و بائے موحدہ"، لیکن نس بہ معنی رگ است نہ عصمت کہ بفارسی پے خوانند و پے سخت را کوفتہ بر کمان بہ پیچند و بہ ہندی نزوٹہ[1] گویند۔ [=]

نِسوتؔ[2]۔ دوائے مشہور ست، تربُد بفتح فوقانی و سکونِ راء مہلہ و یاء موحدہ و دال مہلہ [=]

نشاستہ ۔ در رسالہ" جسد گندم کالہ، لیکن نشاستہ خود لفظ فارسی است و بہ عربی نشاء گویند بکسر نون و فتح شین و ہمزہ، کما فی کشف اللغات [نشاستہ =]

نقشا۔ در رسالہ" صفحہ یا تختہ کہ نقاشان مصوران جہت اظہار صنعت آنچہ خواہند بران کنند ارتنگ بفتح ہمزہ و سکون راء مہلہ و فتح فوقانی و سکون و کاف فارسی" لیکن ارتنگ کارنامۂ نقاشان کہ عمل ہاے خوب دراں دارند و بروقت اظہار نمایند و صاحب رشیدی گوید کہ کارنامۂ نقاشان چین را ارتنگ و نقاشان روم را تنگ خوانند و ایں ہیچ نیست تنگ مخفف ارتنگ است بہر حال نقشا در ہندی صورتِ عمارت است کہ استادان بناپیش از رنگ ریختن ساختہ[2] بہ نظر صاحب عمارت در آرند و نقشہ مصور ہرگز مستعمل نیست [=]

نکھتوڑا[3] ۔ در رسالہ" سوراخ بینی، منخر بفتح میم و نون زدہ و خاء معجمہ و راء مہلہ" لیکن نکھتوڑا در عرفِ اُردو وغیرہ بہ معنی حرفِ ناز و غرور است

---

[1] نقاشس : نچوڑنا۔ [2] = طرح عمارت انگندن۔ [3] مطابق دب و ج : نکھتوڑا، نور : نکٹورا۔

و بہ معنی سوراخ بینی - [=]

تکسیر - خون بینی، رُعاف بضم راء مہملہ وعین وفا [=]

تکٹا - دررسالہ" شخصے کہ بینی او از بُن بریدہ باشد، اصلت بہمزہ وصاد مہملہ و فوقانی اشرم بہ شین معجمہ وراے مہملہ سرِ بینی بریدہ، وافطس بطاء وسین ہر دو مہملہ مردنامے بینی فرونشستہ، والزم بلام کوتاہ بینی واقعم بقاف وعین مہملہ بُن بینی فرونشستہ واخلم بخاے معجمہ وطاے مہملہ درازبینی واخشم بخاے معجمہ وثائے مثلثہ پہن بینی، واقنی بقاف ونون کثر بینی واذلعت بذال معجمہ وخا ہموار بینی واجدع بجیم ودال وعین ہر دو مہملہ بریدہ بینی"، لیکن اصلت در قاموس وغیرہ بہ معنی شخصے کہ بینی او از بن بریدہ باشد نیست بلکہ در کنز اللغہ بہ معنی پیشانی کشادہ است ونیز اشرم در کشف اللغات بہ معنی شگافتہ است والزم بہ معنی کوتاہ بینی در کتب لغت دافتم از قاموس پہن یا سطبر بینی معلوم می شود واجدع کہ ماخوذ است از جدع بہ معنی بریدہ بینی یا گوش بریدہ یا دست یا لب بریدہ مستفاد می شود - [=]

نکیل - دررسالہ" چوبے یا آہنی کہ در بینی شتر کنند وبتازی خزامہ بضاد معجمہ وراء مہملہ خوانند، ورس بفتح واو وسکون راء مہملہ وسین بے نقطہ لیکن بعضے ورس بفتحتین گفتہ اند، وچون بہ معنی مرس کہ بہ معنی ریسمان گلو ہست نزدیک است احتمال تصحیف دارد، وتحقیق این در سراج اللغہ مرقوم است -

[=]

ٹکا پورا - چار خط باشد کہ قمار بازان کشند در یک علامت یک ودر خطِ دوم علامت دو ودر سوم علامتِ سہ ودر چہار دائرہ بکشند وآں را

سدراک بفتح سین مہلہ وسکون دال راے مہلہ نیز گویند سریدہ بوزن خریدہ"
بدال شاید غلط باشد وصحیح سریرہ براے مہلہ بود چراکہ سریرک بوزن پنیرک
بہ معنی خط قمار آوردہ اند پس احتمال دارد کہ سریرہ نیز آمدہ باشد اگرچہ
لفظ سریرہ درکتب نیست ونیز سریرک خطے کہ براے قمار برزمین کشند
وبودن نکاپور را بہ معنی مذکور یقینی نیست وظاہرا سریرک مرکب است از
سریر وکاف نسبت، پس خط مذکور بریں تقدیر چار ضلع داشتہ باشد پس
احتمال آنچہ در رسالہ مذکور است می شود واللہ اعلم۔ [نکاپور =]
نکہ۔ مشت زدن بر بینی وبہ عربی وکز بفتح واو وسکون کاف ونیز وباے
مہلہ تواند بود تصحیف وکز بزاے معجمہ نیست کہ ہر دو آمدہ کما فی القاموس۔
نکھ۔ در ہندی بہ معنی مطلق ناخن ست ونیز ناخن کہ احیوان دریائی
حاصل شود ودر خوشبو ہا بکار برند، اظفار الطیب بفارسی ود ناخن پریان

[=]

نک چیکنی۔ در رسالہ" دوائیست کہ چوں بو کند عطسہ بسیار آید، افکاہ

[=]

نگلنا۔ در رسالہ" ناجاویدہ فروبردن در حلق وبتازی بلع خوانند بیاے
موحدہ وعین مہلہ او باریدن [1] بفتح الف و باے موحدہ بالف کشیدہ
وراے مہلہ"، لیکن نگلنا بہ معنی فروبردن چیزیست در حلق اعم از ناجاویدہ وناجاویدہ
وہمیں قسم بلع واوباریدن بہ معنی فروبردن است۔ [=]
نلی۔ نَے میانہ تہی کہ جولاہگان ریسمان برآں پیچیدہ در ماکو نہند وجامہ

---

[1] برہان۔

بافند، ماشوره [=]

نلاوتا[۵۱] پاک کردنِ کشت از کاه، خشودن بضم خاءِ معجمہ،" لیکن در جہانگیری خشودن و دور کردن غلّہ و علف، و پیراستن شاخِ درخت آوردہ۔ [غرائب کے نسخوں میں نہیں ملا]

تل ۔ نے کہ بہ عربی قصب خوانند وظاہراً تال و نل کیسیت کہ تل مخفف تال است پس توافق فارسی و ہندی باشد۔

نَنہال[۵۲] ۔ خویشی از جہت مادر و بتازی خؤولہ بفتح واوِ اول بدوم رسیدہ۔ [=]

نواڑ۔ در رسالہ "آنچہ از ریسمان بافند و دوال بلغچہ کنند و چارپایہ بافند قیط بقاف وطاء حطی بوزن فعیل،" لیکن آنچہ از قاموس و کشف اللغات ظاہر می شود، قیط بوزن فعیل،" سالِ تمام[۵۳] است و قمط بکسر ریسمانے کہ دست و پائے ستوران بداں بندند چنانکہ قِماط، و نوار کہ خود لفظ فارسی است ریسمان نیست بلکہ چیزے بافتہ است ۔

نوَنا۔ در رسالہ "خم شدن برائے چیزے، دامیدن" لیکن ایں خطا است زیراکہ نونا برائے چیزے ضرور نیست، خم شدنِ درخت وغیرہ را نیز گویند و نیز دامیدن بر بالائے چیزے شدن و برابر بہ چیزے شدن، و در سروری آذیج برکندن و پاشیدن تخم وغیرہ آوردہ، و بہ معنی خم شدن ہیچ جا نیست ۔ [=]

---

[۵۱] نِرانا و نَرانا (پلیٹس) [۵۲] نفائس : تانہال

[۵۳] نوتار ناونا

(پلیٹس) آصفیہ : نونا : ۱ب : ۱الف : نیوا۔ [۵۴] الف۔

نواسا۔ در رسالہ "دختر زادہ کہ بہ عربی سبط گویند بکسر سین مہلہ و بائے موحدہ و طاء مہلہ نبیسہ بنون مفتوح و بائے موحدہ"، لیکن در قاموس است السبط ولد الولد، دریں صورت غیر دختر زادہ بود، و اگر ولد اعم از پسر و دختر باشد پس اعم باشد از دختر زادہ و نیز در تحفہ السعادت است کہ نبیرہ از جانب دختر و نیز از جانب پسر اما حق آنست کہ ہر دو بہ معنی ولد ولد است خواہ دختر باشد خواہ پسر و نبیسہ بفتح و تحریک ہر دو درست است [=]

نہورا[۱]۔ اظہار نعمت از منعم بر کسے کہ نعمت بادو دادہ باشند، منّت بکسر میم و تشدید۔

نہار۔ در رسالہ "آنکہ از بامداد چیزے نخوردہ باشد، لیکن مخفف ناہار کہ خلاف آمدہ بہ معنی شخص چیز ناخوردہ و ناہار مشترک است در ہندی صحیح نہار نرنے است بکسر و رائے مہلہ و نون مفتوح و تحتانی۔

نہرنا۔ اوزارے کہ ناخن بداں گیرند و دور کنند ناخن بُرا۔ [=]

نہالی۔ بستر پنبہ دار کہ بالاپوش سر گویند، زیر افگن بزاء معجمہ و بائے موحدہ، و آنچہ زیر افگند زیر افگن بتحتانی مجہول" لیکن نہالی خود لفظ فارسی است، شاعر گوید ؎

نہال ساختہ سرو قدش نہالی را

دیگرے گوید ؎

بہ تن بو یا کند گل ہائے تصویر نہالی را

---

[۱] نہورا و نہوڑنا (نوٗر)

وهندی اصل آں سورا است بفتح سین[1] مهمله وسکون دواو وراء مهمله [-]

پنیل کنٹھ - در رساله ٔ جانورے که بتازی عقیق گویند، سبزک بسین مهمله
و باے موحده و زاے معجمه، لیکن در قاموس اَلْعَقْعَقُ طَائِرٌ أَبْلَقُ
بِسَوَادٍ وَبَيَاضٍ يُشْبِهُ صَوْتُهُ الْعَيْنَ وَالْقَافَ و بعضے از فضلا نوشته
اند که نوعے از کلاغ است، وصاحب رشیدی زاغ دشتی گفته و توسی
معنی آں کلاژه[2] آورده، وکلاژه کلاغ ابلق است نیل کنٹھ نیست، بهرحال
اگرچه بعضے عقعق را سبزک گفته اند، وسبزک در برهان قاطع جانورے است
سبز رنگ سرخی آمیز و تاجے مثل هُدهُد دارد و به عربی شقراق خوانند
و ایں اگر به ثبوت رسد نزدیک است به نیل کنٹھ یا خود نیل کنٹھ
والله اعلم [=]

پئو - در رساله ٔ "بناے دیوار که به عربی اساس خوانند، پاسے دار"
لیکن در کتب پائدار به معنی باقی وهمیشه است وبرقرار و مقاومت کننده
است و به معنی مذکور پاے بست وظاهرا سهو قلم ناسخ است - صحیح پاے
دیوار باشد [=]

نیمه - جامهٔ کوتاه آستین و دامن پیش باز، نیمه تنه بنون بیا رسیده وفوقانی
ونون هر دو مفتوح، و ترلک[2] و تلک وکانی نیز گویند، لیکن در هندوستان
تلک جامهٔ مخصوص زنان است -

نئے پنج - اسپے که داخل سال پنجم شده باشد وهمه دندان او برآمده

---

[1] مطابق ب : باقی نسخوں میں شین معجمه هر دو [2] کلاژ، اره، کلاژه
(برهان) [2] برهان -

باشد، ہمرف شدہ بفتح با و سکون میم و را و مہملہ مفتوح و فا و شین معجمہ مضموم و دال و بہ عربی فارح بقاف و راء مہلہ۔

نینبو۔ در رسالہ "میوہ ترش مزہ بہ عربی حامض گویند لیموں، و این خطاست چرا کہ حامض بوزن رُمان سبزۂ است ترش مزہ کہ بر گہالیش مثل کاسنی باشد وظاہرا ہماں است کہ بہ ہندی چُوکا ست و حماز بزاے معجمہ بہ معنی تُرش است چنانکہ ہم در قاموس است رُمانۃٌ حامزۃٌ فیہا حموضۃٌ و آں نیز اعم است از لیمو و لیموں معرب نیبو است [=]

نیلا تھوتھا۔ توتیاے سبز۔ ظہر فون بظاء معجمہ [=]

نیا رنا۔ پاک کردن باغ و کشت از گیاہ خود رو و خار و خلاشہ، خارہ بفتح و فوقانی بالف کشیدہ و راے مہلہ وقیل بضم اول۔

نیل بری۔ در رسالہ "چیزے باشد کہ جامہ را بداں رنگ کبو د کنند و آں را جدبل نیز خوانند، لیلنج، و آں مبدل لیلنگ است بفتح ہر دو لام و سکون تحتانی و نون زدہ و کاف فارسی" اما تحقیق آنست کہ لیلنج نیل است کہ اصیل باشد و نیل بری مغشوش بود۔ [=]

نیلا۔ در رسالہ "اسپ موے سفید، خنگ، بکسر خاء معجمہ وسکونِ نون و کافِ فارسی" لیکن تحقیق آنست نیلا چیز کبو د است عموماً و اسپ خصوصاً و آں اسپے باشد کہ سابق در رنگ آں کبودی بودہ و اگر در اصل سفید بود بوز خوانند۔ [=]

---

۵۱ ن ۔ ترہ ۔ ۵۲ برہان: خارہ۔

۵۳ بضم اول وثانی مجہول۔

باب الواو

[و]

ویرنا۔ دررسالہ" انداختنِ غلّہ وتخم درکشت وقتِ کاشتن، شومیزیدن بفتح شین معجمہ ومیم بیا رسیدہ وزائے" لیکن شومیزیدن درجہانگیری بواو مجہول است بہ معنی زراعت کردن وآں اعم است از شیار کردن و تخم ریزی نمودن وفارسی صحیح ویرنا کشت وکار است۔ [=]

باب الہاء

[ہ]

ہاہا۔ الفاظیست کہ در وقت نہایت عجز و اضطرار گویند، مطلقاً خواہ در جلب منفعت خواہ در دفع مضرت، جگی جگی بکسر ہر دو جیم تازی و ہر دو کاف بیار سیده[1]۔

ہاٹ۔ در رسالہ" دکان کہ کلبہ نیز خوانند، حانوت" لیکن در قاموس حانوت بجاے مہملہ بہ معنی دکان ہے فروش و خود می فروش آوردہ، وہم چنیں در کشف اللغات اما در منتخب اللغہ بہ معنی دکان نیز آوردہ، و کلبہ در فارسی بہ معنی خانۂ مختصر[2] است بہ معنی دکان نیست، بدانکہ لفظ دکان مخفف دکّان بہ تشدید است و ایں قاعدۂ فارسیان است کہ اکثر الفاظ مشدد عربیہ بہ تخفیف خوانند مثل قد و خد و جادہ وغیرہ و اینکہ اہل ہند دوکان بوا و نویسند خطاے محض است یا بہ تشدید یا بہ تخفیف و قیاس لفظ دنیا وریں جا صحیح نیست۔ [=]

ہانگی۔ نوعے از غربال کہ باریک تر بیزد، تنک بیز بضم فوقانی و نون و سکون کاف تازی و باۓ موحدہ و تحتانی مجہول و راۓ معجمہ" بدانکہ

---

[1] برہان: ہر دو کاف فارسی۔ [2] حب: محقّر

لفظ تنک بضمتین و فتح اول ہر دو مشہور است، اول عرف بعضے از اہل ایران است۔ وآں بہ معنی چیزے است کہ حجم کم داشتہ باشد مثل ردہ تنک وظرف تنک کہ حیثیت او من حیث العمق کم بود وایں نزدیک است بہ معنی تنک کہ در ہندی بہ معنی کم است پس از عالم توافق باشد غایتش تفاوت عموم و خصوص بود چنانکہ سابق نوشتہ آمد [=]

ہانپھنا ۔ ہاپھنا ۔ از گرانی و مشقت دم برآوردن، رخمیدن بفتح راے مہملہ و خاے معجمہ بیار رسیدہ [ ]

ہالوَن ۔ در رسالہ" دانہ کہ آں را حب الرشاد گویند ہلیون" لیکن ہلیون در منتخب گیاہے است کہ آں را مارچوبہ خوانند پس خطاے محض باشد

[=]

ہاتھی دانت کا چوڑا ۔ در رسالہ" دستانہ از عاج، وقف بفتح واو وسکون قاف وفا" لیکن سابق وقف بہ معنی چوڑا نوشتہ دریں صورت مکرر نوشتہ ظاہرا سہو است اما آنچہ کہ دریں جا نوشتہ صحیح است۔

[=]

ہار ۔ در رسالہ" آنچہ از مروارید وغیرہ در رشتہ کشیدہ زنان و بادشاہان در گلو اندازند، گریوازہ بہ کاف فارسی و راے مہملہ و یاے مجہول و واو بالف کشیدہ و زاے معجمہ" لیکن ہار در فارسی نیز آمدہ چنانکہ در کتب لغت مسطور است بہ معنی مطلق چیزے کہ از پے ہم در رشتہ کشند، مجری گرگانی گوید :۔ ؎

زدر دہ ما در وہجر برادر گسستہ ہار مروارید دربر

و نیز گریوارہ زاے دوم مہملہ است، چنانکہ در سراج اللغہ نوشتہ ام۔

ہتھوڑا[1] - اوزار آہن گراں کہ بآن آہن پارہ را کوفتہ چیزے سازند، پتک بضم باے فارسی و فوقانی زدہ و کاف تازی وچکش بفتح جیم فارسی و ضم کاف تازی و شین معجمہ۔ [=]

ہتکڑی - در رسالہ "چوبے سوراخ کردہ کہ در دست گنہ گاران کنند، دوشاخہ بعضے گویند دوشاخہ در گردن گناہ گاران باشد" مؤلف گوید: ہتکڑی اکثر زنجیرے باشد حلقہ دار کہ در دست مجرمان کنند و دوشاخہ چوب باشد و نیز دوشاخہ در گردن باشد نہ در دست وقول دوم صحیح است۔ [=]

ہتّھا - چوب دستِ آس کہ بداں آسیا گردانند، رآئد براے مہلہ باَلف کشیدہ و ہمزہ و دال [=]

ہتھیلی - کفِ دست، راحت،

ہتّلی[2] - چوبے کہ بافندگان ہنگام بافتن برجامہ می زنند، لفتری بفتح باے موحدہ و سکونِ فاو فوقانی وراے مہلہ - [=]

ہتھا - شکارے کہ مردمان حلقہ کردہ استادہ شوند و درمیان ہر جنس شکار کہ باشد صید کنند نرگ بفتح نون وسکون راے مہلہ و کاف فارسی و شکار جرگہ بفتح جیم و قیل بکسر، و بہ ترکی قمرغہ بفتح قاف و میم زدہ و فتح راے مہلہ و غین معجمہ، و نیز بیخے است وظاہرا ہمان است کہ بیروح بفتح باے موحدہ و سکون تحتانی و راے مہلہ بواو رسیدہ و

---

[1] ب ہتوڑا، ج ہتھورا: ہا ب: ہتھورا۔ [2] الف: ہتھلی۔

حاے مہلہ گویند کما فی القاموس، و در کشف اللغات ببیر د ح بہ تقدیم تحتانی بر موحدہ آوردہ و قول اول اقوی است۔

ہچکی۔ معروف، و بتازی فواق بضم فا و واو بالف کشیدہ و قاف خوانند، ہکہک[1] بکسر ہا و فتح کاف دوم کہ ہم تازی است، لیکن ہچک نیز بدین معنی در فارسی آمدہ پس از عالم توافق باشد [=]

ہڈ جڑ ی سپے کہ در استخوان مردم باشد، ملیلہ بمیم بوزن فعیلہ۔

ہرنوٹا۔ آہو برہ و غزالہ و غزال، اگرچہ فارسیان غزال بہ معنی مطلق آہو استعمال کنند و شاخے برا ے آں ثابت کنند۔ [=]

ہرتال و ہڑتال۔ در رسالہ "آنکہ بتازی ذہب گویند" زرنیخ لیکن در قاموس و غیرہ زرنیخ بکسر اول بہ معنی دواے معروف آوردہ پس ایں نیز عربی باشد [=]

ہرول[2]۔ در رسالہ "پیش آہنگ لشکر، مقدمۃ الجیش" لیکن ہرول غلط عوام و دہاقین ہندوستان است، صحیح ہراول است کہ لفظ ترکی است [=]

ہڑبڑانا[3]۔ مضطرب شدن پلسہ بفتح باے فارسی و لام زدہ و میم و سین مہلہ ہر دو مفتوح، و در عرف حال دست و پا گم کردن۔

ہڑپھنا۔ در رسالہ "چیزے ناچا دیدہ فرو بردن، نوازیدن" لیکن ہڑپھنا زبانِ اُردو و اہل شہرہا نیست، شاید زبانِ قریات و مواضع

---

[1] برہان ہکہک۔ [2] ہراول، ہرَوَل (پلیٹس) [3] ب۔ ہرہرانا، نفائس: ہڑہڑانا۔ [4] الف: زبان اُردو، اہل شہرہا۔

باشد و بدیں معنی تگلنا شہرت دارد، چنانچہ سابق نوشتہ آمد- [=]

ہکلا - در رسالہ "آنکہ زبانش در گفتن آویزد و چند مرتبہ لفظ را تکرار کند بعد از ان سخن گوید تاتا بہر دو فوقانی"، لیکن این سہو است و حالت مذکور الکنت و صاحب حالت راالکن خوانند، و در کنز اللغہ است تاتا آنکہ زبانش بلفظ تا لغزد و بعضے گویند آنکہ وقت گفتن تاتا را تکرار نماید، دریں صورت از ہکلانا اعم باشد [=]

ہگنا - براز کردن، ریدن براے مہملہ بیار سیدہ [=]

ہل - در رسالہ "چوب مزارعان کہ زمین را بدان شیار کنند، قلبہ بضم قاف و سکون لام و باے موحدہ" بدانکہ لفظ قلبہ بہ معنی مذکور در ہندوستان شہرت دارد لیکن از کتب لغت باثبات نے رسد و در قاموس المِقلَبُ کمِنبَرٍ حدید ۃٌ یُقلب بہا الارض المزارعہ و فارسی آں آہن چوب[1] - [=]

ہلہلانا "جنبانیدن چیزے در چیزے تا قرار گیرد یا یکے گردد، حصحصہ بہر دو حاے مہملہ و دو صاد بے نقطہ" اما تحقیق آنست کہ ہلہلانا بسیار جنبانیدن است بخلاف حصحصہ آرے بہ معنی مذکور آمدہ [=]

ہلاے کے بھرنا - جنبانیدن پیمانۂ غلہ وغیرہ تا دراں بیشتر گنجد، بتازی دعدعہ بہر دو دال و بہر دو عین مہملہ، نادیدن بنون[2] کذا فی الرسالہ [ہلا کے بھرنا =]

---

[1] برہان ندارد، شاید آہن جوت = آہن جُفت۔ [2] لیکن برہان: خم کردن دمانده گرانیدن۔

ہلس۔ در رسالہ "چوب قلبہ و آں چوبے است دراز کہ از یک سر آں آماج و بر سر دیگر نوع قبہ بر گردن گاو نہند، سنبج بکسر سین مہملہ و فتح بائے موحدہ و نون زدہ و جیم تازی" لیکن دریں نظر است چراکہ بدیں معنی ہل می شود چنانکہ سابق ذکر کردہ شد پس موافق تفسیر او یکے می شود و نیز سنبج بباے موحدہ نیست بفوقانی است بہ معنی چوبے کہ غلتک ہا بر آں نصب کردہ بر گردن گاو بندند و بر بالائے غلہ گردانند تا کاہ از غلہ جدا شود، چنانکہ در سروری وغیرہ است [ہلس وہلیس =]
ہلدی۔ بیخے است زرد رنگ کہ زرد شود نیز گویند زرد چوب و بہ عربی عروق الصفر بعین و صاد ہر دو مہملہ و فا خوانند [=]
ہلکارنا۔ در رسالہ "انگیختن سگان را و بتازی اغرا گویند بغین معجمہ و رائے مہملہ مہارشہ بشین براغالیدن لیکن در کتب معتبرہ اغرا بہ معنی مطلق برانگیختن است و ہم چنیں براغالیدن کہ در غلانیدن بواو مبدل و مخفف آں شہرت دارد [=]
ہنڈوی۔ در رسالہ آنست "کہ چوں کسے زر از شہرے بہ شہرے فرستد بقالے را دریں شہر بدہد تا آں را بر پارچۂ کاغذے نوشتہ بدہد بیکے از گماشتہ ہا یا رفقائے خود کہ دراں شہر بدہند کہ ایں قدر زر بفلاں کس بدہد و آں کاغذ را سفتج بضم سین مہملہ و سکون فا خوانند بدانکہ لفظ صحیح ایں ہنڈی ہست بضم ہا و سکونِ نون بدون واو، و فارسیان ہندوستان در دفاتر ہنڈوی بزیادت واو نویسند و مغلان ولایت ہنڈوی بردتحانی دسند ایں در دفتر دوم سراج اللغۃ مرقوم است۔ و سفتج بجیم معرب سفتہ است [=]

ہنگث ۔ صمغ درختے است کہ بتازی حلتیت گویند بجاے مہلہ ودو فوقانی، وثائے مثلثہ کہ در آخر شہرت دارد بے اصل است لہذا اورا حلتیت بوزن سکیت نیز خوانند کما فی القاموس ۔ انگژد وانگوژہ بفتح الف وسکون نون وکاف فارسی وزائے عجمی ودال، ولغت دوم مشہور است وانگژد مرکب است از انگ بہ معنی درخت مذکور وژد بزائے عجمی کہ بہ معنی صمغ است، ودر فارسی نیز انگ وہنگ ہر دو یکے است از عالم توافق [=]

ہنکارا[1] در رسالہ" آوازے کہ شنوندۂ افسانہ براے تسلی افسانہ گو کنند تا بداند کہ گوش می کند وبیدار است نامشں بدو نون مفتوح و میم وشین معجمہ، لیکن در کتب معتبرہ نامشں بہ معنی چیز ہا ندیدہ وبعضے پیدا کردن آوردہ اند، معلوم نیست کہ صاحب رسالہ از کجا آوردہ [=]

ہنسلی ۔ طوقے از زر ونقرہ کہ زنان واطفال در گردن کنند، برہون بباے موحدہ وسکون راء مہلہ وہا ونون بوزن مجنون، وبعضے برہون مطلق چیز از میان خالی گفتہ اند مانند دروازہ وچار دیوار وہالہ وطوق کہ در گردن کنند [=]

ہوڑ[2] در رسالہ" شرطے باشد کہ دوکس باہم کنند وچیزے بران مقرر نمایند کہ ہر کہ برد آں چیز ازو باشد، جُناغ بجیم مضموم ونون وغین" لیکن جناب نیز بدیں معنی آمدہ، تحقیق آنست کہ جناغ بہ معنی سینہ مرغ است کما

---

[1] نور: دہلی میں ہُنکارا، ہنکاری ونیز آصفیہ: ہُنکارا۔ [2] آصفیہ۔

فی البرہان، و بمجاز بہ معنی گروی کہ بعد از شکستن استخوان بہ طریقے معہود می بندند و جناب بیاے موحدہ بہ معنی مطلق گرو است کہ دو کس بندند و ارباب لغت را بہ سبب قرب تلفظ اشتباہ دریں دو لغت واقع شدہ [ہوڑ=]

ہوم - "در رسالہ" آنکہ برہمنان آتش افروختہ روغن وغیرہ در آں سوزند جوزن بفتح جیم و سکون واو زاے معجمہ و نون" لیکن سہو است چراکہ جوزن شخصے باشد افسون خواندہ جادو نماید پس صاحب ایں عمل را گویند اگرچہ ایں عمل مرسوم اہل ولایت نیست، لہٰذا جوزن در فارسی بہ معنی مطلق ساحر و جادو مستعمل است۔ [=]

ہولے[1] - "در رسالہ" بیاے مجہول خوشہ گندم و نخود کہ سبز بریان کنند، دُلمل بدال و میم بوزن بلبل" تحقیق آنست کہ دلمل در اصل بہ معنی نخود و گندم خام است و بہ مجاز ہولے، و ہولی بیاے معروف ایضاً "در رسالہ جشنے در پھاگن ہندوان کنند و آں روز گلاب و عبیر و گلال و امثال آں بریک دیگر ریزند و شبانہ آتش افروزند و فردا خاک بسر کنند، سدہ بفتحتین"، لیکن ایں غلط است چراکہ سدہ دہم روز بہمن است و بعضے گویند از اں تا نوروز پنجاہ روز و پنجاہ شب ماند و ہولی گاہ گاہ اتفاق افتد دو روز کہ پیش از نوروز باشد و نیز ہولی مرسوم ولایت نیست و سدہ مرسوم ہند نہ، پس ہر دو را یکے دانستن محل تعجب است و نزدیک است بہ عمل جشن مردگیران کہ آخر اسفندار پنج روز کنند و جشن مردگیران رسم

---

[1] ہولا = سبز بھنے ہوئے چنے (نور)

گبراں بود [=]

ہوبیز۔ اگرچہ زاے معجمہ در اصل زبان ہندی نیست لیکن ہندوستانیان فارسی داں بعضے جاہا می گویند بہر حال بہ معنی مصالح گرم است کہ در طعام اندازند و بتازی ابازیر بفتح الف و باے موحدہ بالف کشیدہ و زاے معجمہ بیا رسیدہ و راے مہملہ خوانند بوزار بباے موحدہ بوا و رسیدہ و زاے معجمہ

ہوبھل[1]۔ در رسالہ "آدم بزرگ لب، برطام بباے موحدۂ مکسور و سکونِ راء مہملہ و طاء مہملہ و لب گندہ ہر دو آمدہ [=][2]

بالخیر تمت

---

[1] نفائس۔ [2] اس کے بعد غرائب میں فارسی عربی اصوات اور کنیوں پر ۲ باب ہیں چونکہ اردو سے متعلق نہیں اس لئے ان کو نظر انداز کیا جاتا ہے۔

صحّت نامہ نوادر الالفاظ

افسوس ہی کاپی اور پرُوف کی کئی بار صحت کرنے کے باوجود اس کتاب میں کتابت کی بے شمار غلطیاں باقی رہ گئی ہیں۔ مسودہ واضح لکھا ہوا نہ تھا۔ کاتب فارسی سے واقف نہ تھے۔ کتاب ایسی کہ اعراب، اوقاف، نقطے، شوشے کی معمولی بے احتیاطی سے سنگین غلطیاں بن گئیں۔ جہاں تک ہوسکا انھیں پھر تلاش کیا۔ اور ذیل کے صحت نامے میں درج کردیا ہی کہ ناظرین کتاب پڑھتے وقت انھیں دُرست کرلیں لیکن چھوٹی موٹی غلطیاں طوالت کے خوف سے یہ سمجھ کر درج نہیں کیں کہ اس لُغت سے اِستفادہ کرنے والے اہل علم خود استدراک کرلیں گے۔ اعراب، اوقاف، نقاط کی بے ترتیبی اور اُڑ جانے کے علاوہ اعلام کے بالائی خط جگہ جگہ چھوٹ گئے یا دوسرے لفظوں پر کھینچ دے گئے ہیں۔ لفظ اور جملے مکرّر لکھ دے ہیں۔ دال اور واو میں التباس ہوا ہی۔ " فوقانی " (= ت) کو کاتب اکثر جگہ قوقانی اور ضوقانی لکھ گیا ہی۔ " مثلثہ " (= ث) کو " مثلہ " کرگیا ہی۔ سَند کو سند یا سدتحریر کرتا ہی۔ ان کو یہاں بار بار درج نہیں کیا براہ کرم ناظرین خیال رکھیں۔

(س - ۵)

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۷	۱	دیں	دریں	۱۴	۳	فشدد	مُشدد
۹	۷	حنگلوک بر	برحنگلوک	۱۷	۱۰	ازگجا	اژگجا
۱۲	۸	ریچار]	ریچاریکیست]	″	۳(ح)	چشیشہ	حشیشہ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲۰	۱۴	جناره	جنازه	۴۲	۱۳	لیکن	لیکن ضعیف
۲۲	۱۶	بانون	بالون	۴۳	۱	سبزسود...زد	سبزشود...زرد
۲۳	۱۶	وارو	و ڑو	〃	۲	کہ انگشت	کہ برانگشت
۲۵	۲و۵،۱۲	مقبض	مِقبص	〃	۵	سکالیو	سکال بُو
۲۶	۴	بنیدگوبینڈ	× بینڈ	۴۳	۱۷	تزم	ترنم
〃	۶	تاکے	تاکسے	۴۷	۲	لبیا	بہ پآ
〃	۸	مؤالف	مولّف	۴۸	۸	باشند	پاشنہ
〃	۱۰	را رفتن	رفتن	〃	۱۰	حیاے	جاے
۲۹	۱	اخوردن	خوردن	〃	۱۱	آفل	آغل
۳۰	۳	بلنگے	بہ سنگے	۵۲	۱	خطاب	خطا
۳۵	۵	مقبری	مُقری	۵۵	۱۴	کنج را	کُنجِ دہن را
〃	۸	بہلال	بہماں	۵۶	۳	نسوب	منسوب
۳۷	۲	انگلیڑ	انگل بڑا	۵۸	۲	ستروَن	ستروَن
〃	۳	اگلڑہ	〃	〃	۱۰	ایرو	اتبرو
〃	۱۲	بفارسی و	بفارسی پلغدو	〃	۱۱	دریا و در ہندوستان	دریااست و درہندوستان در
۳۸	۶	بارباب	ارباب				
〃	۱۰	بزبان میکایل	بزبانِ شرع میکائیل	〃	۱۴	تبر	تیر
				۵۹	۱	تخس	تخش
۳۹	۵	قلماق	قلماق گویند	〃	۱۰	ولات	ولایت

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۵۹	۱۱	جینہ	چِینہ
۶۰	۱۲	امّم	اعم
۶۱	۸	زہان	زبان
″	۱۲	افدبد	افدر
۶۲	۱۵	نقط دار و بردستہ ہاون	لفظ دار و کوب بردستہ و ہاون
۶۳	۱۵	سَرِمق	سَرْمَق
۶۵	۱	اگر ترکی	اگر، ترکی
۶۷	۳	کولہ	کہ بولہ
۶۸	۳	نظ شاہ	لفظ شاہ
″	۷	گوجمرہ بضم جیم	جُمرہ بضم جیم ـ
″	۱۲	پرتبیرہ	پُر۔ تبیرہ
″	۱۳	داہل	ڈہل
۶۹	۲، ۳	خرمہ بضم ہاے	خُرمہ بضم حاے
۷۱	۱۳	درصورت	صورت
۷۷	۳	بھکنا	بھٹکنا
″	۱۱	طافک	طاخک ۳
″	۱۲	یکسا	یکسا ۴
۷۸	۱۴	آثار	اعصار

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۷۹	۱	غم خوراک بیز	غم خوراک نیز
″	۴	بچّہ بزبچہ	بچّہ بز، بزبچہ
۸۰	۵	معل مذکور العبت	عمل مذکور را لعبت
″	۱۳	نسیج	بفتح
۸۲	۱۰	دہ بہ معنی سرود	پردہ بہ معنی برود
″	۱۳	بودن دیوم	بودن دیو مردم
۸۳	۳	شخصت	شصت
″	۷	واقع سندہ	واقع شدہ
۸۴	۹	وتیز	و نیز
۸۷	۵	بوغندا بای	بوغ بندا بای
″	حاشیہ	فالن	۲ـ فالن
۹۰	۱۱	خس	جِنس
۹۱	۲	میووالبست	میوہ الیست
۹۵	۲	حول	اَحوَل
۹۶	۶	دسورہہ	دسوردہ
″	آخری سطر حاشیہ	-	۵
۹۷	۵	بیغام است	بیغام راست
۹۸	حاشیہ ۲ و ۳	نوجی	فوجی

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۰۲	۷	ہمہت	جہت	۱۲۰	۱۸	آنجست	آب خست
″	۹	امثال	امثال	۱۲۱	۲	″	″
″	۱۱	مہا	رہطہ	۱۲۶	۱۲و۱۷	نوادا اماداں	نَو داماداں
۱۰۳	۲	سدمارگفند	شدیارکُنند	۱۲۷	۱۳	سجنیا	بَجنا
″	۱۱	وماشن	وبنوماش	۱۲۸	۸	ازداخت	ازدرخت
۱۰۴	۵	پانوپینا	پاٹوپیٹنا	″	۱۱	مانند بر	مانند عشقہ بر
″	۱۳	یدن	مزیدن	″	″	ثوت ،	تُوت
۱۰۶	۱	موہ	مرّہ	۱۳۱	۱۵	رگو	برگو
۱۰۷	۱۷	درستنی	دُرستنی	″	۱۶	صرواوس	صرف واوین
۱۰۸	۸	حوابیدہ	خوابیدہ	۱۳۳	۱۴	پیش از	پیش رس
″	۹	دسامے	وبامے	۱۳۶	۱۴	مداں وجلد	بداں جلد
۱۰۹	۶	ار	سوار	۱۳۷	۱	متعاد	معتاد
″	۱۰	بُت کدہ	ہمیں بُت کن	۱۴۱	۵و۶	بنوعے کہ برآمد	بنوعے کہ صدا برآید
۱۱۱	۲	پتر	پترا	۱۴۲	۱۳	سپرر برحیرد و	سپرز برخیزد و
″	۸	پتنسگہ	پتنگہ	۱۴۳	۲	تھانا باشد	تھانانہ باشد
۱۱۳	۱	پوبہ	پویہ	″	۱۵	دال تحتانی	دال وتحتانی
″	۱۰	بوستاں	دربوستاں	۱۴۶	۱۹	دحرلیض	دخریض
۱۱۷	۱۳	بنہرج	نبہرج	۱۴۷	۱	″	″
۱۲۰	۱۶	ضمیر	خمیر	″	۳	آودہ	آوردہ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۴۸	۱۷	تازہ معنی بائل	تازی بہ معنی مائل
"	(حاشیے کا لمبا خط ایک سطر نیچے ہونا چاہیے)		
۱۶۲	۱	ٹانڈا	ٹانڈ۔
۱۶۵	۱۳	زدن زدن	زدن
۱۶۶	۱۶	گلوگا----	گلوتہ بضمتین و
۱۶۹	۱۰	چول گل	چوں گلِ
۱۸۲	۱۷	کارہ	کازہ
۱۸۳	۱	سارمان	ساربانان
۱۹۰	۴	دست و	دست و پا
۱۹۵	۴	ارکاہ	ازکاہ
"	"	پشہ چیزے	پشہ خانہ، چیزے
۱۹۸	۱۲	آدہ	اڈہ
۲۰۰	۱۲	جنبانیدن را انگشتاں	جُنبانیدن انگشتاں
۲۰۴	۱۹	جنبانیدن	جُنبانیدن
۲۰۶	۴	ریسمان دلورا از	ریسمانِ دلو را بالا گذاشتہ اند
۲۰۸	۶	شعرا امیر	شعرِ امیر
۲۱۱	۲	خبر، دہم	خبر۔ دہم

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲۱۲	۲	صرام	صرم
۲۱۳	۱۲	تیر زدن کہ اعضا	تیر زدنِ اعضا
۲۱۷	۲	کردو	گردد
۲۱۸	۳	زشی	ترشی
"	(حواشی کا لمبا خط تین سطر نیچے ہونا چاہیے)		
۲۲۰	۱۰	آزار ددادن	آزار دادن
۲۲۳	۸	مشکے تا	مشکے یا
"	حاشیہ	میں ملا	میں نہیں ملا
۲۲۶	۱۶	چیتا	چیتنا
۲۲۷	۱۱	و بہ معنی حتکا	و بہ معنی خنکا، کُتک
۲۳۲	۶	[illegible] کاد	دگاو کشی
۲۳۳	۸	بزوزن	بر وزن
۲۳۵	(حواشی کا خط کھینچا جائے۔ نیز سلہ لکھنا رہ گیا ہے۔)		
۲۴۲	۹	۲ے	سلہ
۲۴۴	۱	مجیرہ---ہائے مہملہ	مجرہ---بجائے مہملہ
نشان صفحہ		۳۴۶	۲۴۶
۲۴۶	۱	ربع کہ	ربعِ مسکوں کہ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲۴۸	۱	رنگ کردنگ	رنگ
۲۴۹	حاشیہ	ہی. بروزن	ہی ۂ ۲ے بروزن
۲۵۸	۱۱	ملاحظہ ہو رانڈ	ملاحظہ ہو رنڈوا
۲۵۹	۸	شتی ہا	کشتی ہا
۲۶۱	۱۴	زغاف	زغارو
۲۶۵	۱۰ (وحاشیۂ ذیلی)	زاویر	زاویرہ
۲۶۶	۵	پاپیختن	پا پیختن
۲۶۷	۵	سکون وواو	سکونِ واو
۲۷۸	۱۵	باغ ہا	در باغ ہا
۲۸۰	۲	سنج	سج
۲۸۱	۴	مسر مندلہ	سر منڈلہ
〃	۱۳	میاں نہی	میان تہی
۲۸۵	۱۷	شنوا مداں	شنوا ہدن
۲۸۶	۲	کلتباں	کلبتاں
۲۹۱	۱۳	تشید	تشدید
۲۹۷	۴	یہ سرستہ برادو	بہ سربستہ بردو
۲۹۹	۱۱	بکارنے	پکانے
۳۰۳	۱۹	لوح مزار است نہ سوشہ	افشرہ کہ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۳۰۵	۱۷	منتخب....	و در منتخب اللغات
۳۱۴	۸	و آواں را	و آں را
۳۱۶	۳	ازمعام	از طعام
〃	۱۳	گوشنے	گوشتے
۳۱۹	۱۴	کٹھیالی	کٹھیا
۳۲۱	۷	گٹھ کٹا	گٹھ کٹائے
۳۲۲	۶	کٹرنی	کترنی
〃	۷	ودکارد	و دوکارد
۳۲۳	۱	موبّد	مویّد
〃	۵	بندی زنے	ہندی، زنے
〃	۶	دز	دلّالہ و دلّہ
〃	۱۶	نبش	بنفش
۳۲۴	۱۴	گورہ	گوزہ
۳۲۷	۱	خررد.... دستبو	خُرد.... دستنبو
〃	۱۵	طلف بکیسر	طلف، بکسر
۳۳۰	۳	تجرانولادت بجاے	تجرالولادت بجاے
〃	۵	خاشتن	خاستن
〃	۸	آں را میم	آں را مالہ بہ میم

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۳۳۳	۱۱	سنبادہ.... سکرں	سنبادہ.... سکون
۳۳۴	۱۲	دریرپا	و دیرپا
۳۳۵	۱۴	وساند	و درنیابد
〃	۱۶	ئزادع	مُزارع
۳۳۷	۳	برسرآب	برسرآب
〃	۱۹	انو کریلا	از کریلا
۳۳۸	۱۷	درہندوستان بہ معنی	درہندوستان دوا بہ معنی
۳۳۹	۸	سار رسیدہ	بیار رسیدہ
۳۴۳	۱	کنار باے	کنار ہاے
۳۴۶	۲	کہ درگوش خرک	کہ گوش خرک
۳۴۸	۱۲	وعکسو	دعکسو
۳۴۹	۲	کہ او	کہ گوشِ او
۳۵۴	۱۱	انگست	اِنگشت
〃	۲۰	لویا.... بصرف گوش باشد موخر	گویا۔ گوشۂ چشم کہ بطرف گوش باشد، مُوخر
۳۵۵	۱۲	بردرکشیدن	بزورکشیدن

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۳۵۵	۱۳	چیز سرنیز	چیزے۔ سرتیز
۳۵۷	۴	وراں	درآں
〃	۷	ہاشدہ	پاشیدہ
۳۵۹	۴	بابالاسیدہ	بابا رسیدہ
〃	۱۲	کیسنر	کیسر
۳۶۰	۶	دغیرا رابہ	وغیرا رابہ
۳۶۱	۱۴	یرسولے	ہرحیوانے
۳۶۳	۲	گویند بکاف	گویند۔ گرد بکاف
۳۶۴	۱۵	دغبر گیتی	وغیر گیتی
۳۶۵	۴	مقدم	مقدّم
〃	۹	بند دماں	بندِ دہاں۔
۳۶۶	۴	لودی لویند	کوڈی گویند
〃	۱۹	لذاستہ	گذاشتہ
۳۶۷	۱۱	بہر دل	بہرحال
〃	۱۵	کہ عاد	کہ عانہ
〃	۱۸	نباشد دگدی	نباشد۔ وگڈی
۳۶۸	۱۹	عجرد بکسر	عجرہ بکسر
۳۷۰	۹	ینہ	پنبہ

صفحه	سطر	غلط	صحیح	صفحه	سطر	غلط	صحیح
۳۷۳	۱	ودسته چلک	ودسته چلک و	۴۰۲	۱	اسے... ماسدد	اسپے... باشدو
		دغوک وچوب	غوک چوب	″	۷	ہمیدی	ہندی
″	۸	چخچخ	چخچخ	″	۱۸	عبرف	درعرف
۳۷۸	۱۴	بس افگنده	وبس افگندهٔ	۴۰۳	۱۶	گدارندارست	گذارند از جهت
۳۷۹	۱۲	ربادت تحتانی	بزیادت تحتانی	″	۱۸	جوبے	چوبے
		پلحماں	وپلخ ماں	۴۰۴	۱۰	ناک	تاک
۳۸۰	۱۳	است آہن	است کہ از آہن	۴۰۶	۱۲	سوختن رحمه	سوختن، دخمه
۳۸۲	۱۹	پشنہ اغال	پشنۂ اغال	۴۰۷	۴	مزگی	مِزگی
۳۸۳	۱۶	شکرآوقند	شکروقند	۴۰۸	۴	قریه	قربه
۳۸۴	۷	حراب	خراب	″	۱۵	مصقله	مِصقله
″	۱۶	فرزج	فن زج	۴۰۹	۱۰	دوائ	دواے
۳۹۱	۱۰	لکھنا	لکھنا	۴۱۲	۱	میسچه	دُمیسچه
۳۹۴	۲	حرواشال	خر، واشال	۴۱۳	۶	از غم ہا	از اسیر غمها
۳۹۶	۱	اندازد	اندازند	″	۱۷	شاخل الیست	شاخل غلالیست
۳۹۸	۳	ودشاخ	و وشاخ	۴۱۴	۱۶	منوڑ	موڑ
۴۰۰	۳	۲	۱	۴۱۵	۳	مور بر	موڑ بر
۴۰۱	۶	خورلعل	خواه لعل	۴۱۶	۸	کلھی	کلتھی
″	۷	باقوت	یاقوت	۴۱۷	۳	آسگ	آلنگ
″	۱۰	مبانهٔ سر	میانهٔ سر	″	۱۵، ۱۶	جلیان	جلبان

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۴۱۸	۶	یزیدن	میزیدن	۴۳۲	۱۱	بظلے وہ،	بظائے وفا۔
۴۱۹	۴	شفیق	شنیق			ناخن پرباں	ناخنِ پریاں
〃	۱۸	۔ آوکیرہ	را اوکیرہ	〃	۱۶	ادبار بدن	اوبار یدن
〃	۱۹	بجھی	بھتی	۴۳۵	۲	عقیق	عق عق
۴۲۳	۵ (کر)	ستبنلیلہ...	شنبلیلہ	۴۴۲	۴	مذکور الکنت	مذکور را لکنت
		ستنبلید		۴۴۳	۲۰	برد تحتانی	بدو تحتانی
۴۲۵	۳	ناک کے بیچ	ناک کے بیچ	〃	〃	سران اللغہ	سراج اللغہ
				〃	۲۱	سفقح	سفتج
〃	۱۰	روریدے	وریدے	۴۴۴	۹	تابد اند	تا بدا ند

فہرست

*(ناظرین سے استدعا ہے کہ مطالعہ کرتے وقت پہلے اغلاط کتابت مندرجہ صحت نامہ درست کرلیں)

مطبوعات انجمن ترقی اردو (پاکستان)

[چ]ین و عرب کے تعلقات

مصنفہ مولوی بدر الدین چینی فاضل جامعہ ازہر (مصر) و بی۔ اے جامعہ ملیہ اسلامیہ (دہلی)

مصنف چینی مسلمان ہیں۔ عربی، فارسی، انگریزی، اردو زبانوں سے پوری [و]اقفیت رکھتے ہیں اور چینی تو اُن کی مادری زبان ہے۔ یہ ایک محققانہ تالیف ہے۔ [ف]اضل مولف نے اس کتاب کے لکھنے میں چینی، عربی، فارسی، اردو اور یورپی [ز]بانوں کے تمام مستند ماخذوں سے مدد لی ہے۔ چین کے عرب اور دیگر ممالک اسلامیہ [سے] ساتھ جو تعلقات رہے اور ان کے ملی اور عمرانی اثرات پر سیر حاصل بحث کی ہے۔ [ک]تاب میں آٹھ باب ہیں۔ شروع میں چین و عرب کے تعلقات قبل از اسلام کا ذکر ہے [ب]اقی ابواب میں سیاسی، تجارتی، دینی، سفارتی، صناعی و فنی تعلقات کا تفصیلی [ت]ذکرہ ہے۔ اس کتاب کے مطالعہ سے مسلمانوں کی تاریخ کا ایسا باب سامنے آجاتا ہے جس کے بارے میں ہماری معلومات بہت کم بلکہ نہ ہونے کے برابر تھیں۔

قیمت چھ رُپے بارہ آنے

[تاریخ] ادبیات ایران بہ عہد مغولان

مترجمہ جناب محمد داؤد رہبر صاحب ایم، اے میکلوڈ پنجاب عربک

اسکالر۔ یہ پروفیسر ایڈورڈ جی براؤن کی مشہور تاریخ "ادبیات ایران" کی تیسری جلد ہے۔ مترجم نے اس کا ترجمہ بڑی محنت اور اس خوبی سے کیا ہے کہ اصل کا لطف پیدا ہو گیا ہے۔ [م]ترجم کے والد مرحوم پروفیسر محمد اقبال (پرنسپل اورنٹیل کالج لاہور) نے بھی ان کو اس [م]یں مدد دی تھی جس نے علمی لحاظ سے اُسے اور بھی مستند بنا دیا۔ قیمت عہ

ملنے کا پتہ:- انجمن ترقی اردو، ہسپتال روڈ۔ کراچی ۱

انجمن ترقّی اردو کے رسالے

اُردو یہ سہ ماہی رسالہ جنوری، اپریل، جولائی اور اکتوبر میں شائع ہوتا ہے۔ خالص ادبی رسالہ ہے، جس میں زبان اور ادب کے مختلف شعبوں ... ہوتی ہے۔ حجم ڈیڑھ سو صفحات ــــــ قیمت سالانہ دس رُپے، ششماہی پانچ رُپے علاوہ محصول ڈاک۔ فی پرچہ ڈھائی رُپے۔

سائنس سہ ماہی رسالہ "سائنس" بیس سال سے زائد مدت تک حیدر آباد ... تقسیم کے بعد یہ بند ہوگیا تھا، انجمن نے پھر اسے جاری کیا ... کا مقصد اُردو داں طبقہ میں جدید علوم اور سائنس کی معلومات کو عام کرنا ہے جس کے لئے ماہرین سے بہ طور خاص مضامین تیار کروائے جاتے ہیں۔

قیمت سالانہ مع محصول ڈاک چھ رُپے۔ فی پرچہ ایک رُپیہ بارہ آنے

تاریخ وسیاسیات انجمن کا نیا سہ ماہی رسالہ جس میں تاریخ وسیاسیات پر مستند اہل قلم کے بلند اور معیاری مضامین شائع ہوتے ہیں۔ حجم ۱۵۰ صفحات۔ قیمت سالانہ دس رُپے، فی شمارہ دو رُپے آٹھ آنے

معاشیات انجمن کا یہ رسالہ ایک عرصہ سے بند تھا۔ دوبارہ اگست ۱۹۴۹ء سے برابر شائع ہو رہا ہے۔ اس رسالہ کا مقصد یہ ہے کہ معاشیات سے متعلق پاکستان، ہندوستان اور اسلامی ممالک کے معاشی مسائل اور حالات حاضرہ پر سنجیدہ اور علمی انداز میں بحث کی جائے ــــــ حجم تقریباً ۶۴ صفحے۔ سالانہ قیمت چھ رُپے۔ ششماہی تین رُپے۔ فی پرچہ آٹھ آنے۔

مینیجر انجمن ترقی اردو سپتال روڈ۔ کراچی

(اردو پریس کراچی)